

مضامین البواب	خلاصہ البواب	مضامین البواب	خلاصہ البواب	مضامین البواب	خلاصہ البواب
جو چیز کچھ ایک سے اور کچھ دو سے مختلف ہے	۱۷	مذی جب کپڑے میں لگ جاوی	۱۷	تیم کا بیان پرست قرائن	۱۷
اور کچھ دو سے اور کچھ تین سے مختلف ہے	۱۸	مذی جب کپڑے میں لگ جاوی	۱۸	جن میں پریشاں ہو	۱۸
اور کچھ گشت کہانی سے وضو جانا	۱۹	جن جب بلی نہائی سو ہے	۱۹	البواب المصنوعہ عن رسول	۱۹
وضو تو ماذکر کے چوٹے سے	۲۰	جن جب سوئے لگ وضو کرے	۲۰	الصلی علیہ السلام	۲۰
اس کے حضرت میں	۲۱	جن سے وضو نہ کرنا	۲۱	نماز کے وقت میں	۲۱
بوی وضو نہ ٹوٹنا	۲۲	عورت کی احکام کا بیان	۲۲	اول و آخر وقت کا	۲۲
تے اور کچھ سے وضو جانا	۲۳	عورت کے مرد کی کو عورت کی	۲۳	اندر میں صیحا از پڑھنا	۲۳
بنیادی وضو کرنا جائز نہیں	۲۴	جن کا تم چاہی بناوی	۲۴	اسفار کرنا نجس نماز میں	۲۴
دو وہ بیکہ کلی کرنا	۲۵	سختا نہ جحفی ایک	۲۵	ظہر میں جلدی کرنا	۲۵
بے وضو سلام کا جواب دینا	۲۶	سختا نہ وضو کرے نماز کی لیے	۲۶	گرمی میں ظہر نہ دینا	۲۶
کرتا جس برتن میں سو نہ پڑے	۲۷	سختا نہ نماز میں ایک ہی چہرے	۲۷	عصر میں جلدی کرنا	۲۷
بلی کا چوٹا پاک ہے	۲۸	سختا نہ نماز کی کو بیکہ غسل کرے	۲۸	نماز عصر میں دیر کرنا وقت	۲۸
موزوں پر سہم کرنا	۲۹	حائفہ نماز کی قصا نہ پڑھی	۲۹	سختا نہ نماز	۲۹
مسافر کی مدت سہم	۳۰	جن اور قصہ قرآن نہ پڑھیں	۳۰	مغرب کا وقت پاک	۳۰
میتہ کی مدت سہم	۳۱	حائفہ برس نہ کرنا	۳۱	عشا کا وقت جبرائیل کی	۳۱
موزوں کی اوپر اور بھی سہم کرنا	۳۲	حائفہ رحائفہ ساتھ کہنا اور	۳۲	کا چاند	۳۲
موزوں کی اوپر سہم کرنا	۳۳	اونکا جو پڑھا	۳۳	تاخیر عشا میں	۳۳
جو زمین اور غلین پر سہم کرنا	۳۴	حائفہ کوئی چیز مسجد لیے	۳۴	نماز عشا کی قبل نماز کو	۳۴
عمل خباثت کا بیان	۳۵	حائفہ سے صحبت کرنا	۳۵	اور ادسکی حضرت	۳۵
عورت کو نہانے وقت چوٹی کہنا	۳۶	حائفہ سے صحبت کرنا	۳۶	باتیں کر کے حضرت عبد	۳۶
ہر مال کی نیچے خباثت ہے	۳۷	حائفہ سے صحبت کرنا	۳۷	اول وقت کی حضرت	۳۷
وضو بعد غسل کے	۳۸	حائفہ سے صحبت کرنا	۳۸	نماز صبر ہو کہ جانے میں	۳۸
جب بلحاظ عورت و مرد کی خفی	۳۹	حائفہ سے صحبت کرنا	۳۹	جلد نہ پڑھ لی تاخیر کرنا	۳۹
بعض نہائی کہ نہی نکلی	۴۰	حائفہ سے صحبت کرنا	۴۰	سو جانا نماز چہرے	۴۰
میدی او ملکہ کپڑے میں نہی	۴۱	حائفہ سے صحبت کرنا	۴۱	چوٹی جاد نماز کو	۴۱
عن	۴۲	حائفہ سے صحبت کرنا	۴۲	جیکے کی نمازین فوت ہو	۴۲
	۴۳	حائفہ سے صحبت کرنا	۴۳	کس سے شروع کرے	۴۳
	۴۴	حائفہ سے صحبت کرنا	۴۴	نماز وسط کو	۴۴

۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴

۸۲	و تری پہلی نماز جو نہ اوڑھ سکے اسکو	یا بعد طلوع	سنت فجر اگر قوت ہو بعد فرض	۸۲	ت نقصان نماز میں سجدہ سہو کرے
۸۳	اور اسکی فریب اول آخر شب میں	حدیث غریب	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۸۳	ملا بہرہ دو رکعت نظر و
۸۴	وتر کی سات رکعت کا ثبوت	شعبہ ثابہ ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۸۴	مین
۸۵	پانچ رکعت کا ثبوت	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۸۵	ان پہنکر نماز پڑھنا
۸۶	عائشہ رضی اللہ	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۸۶	وقت صبحین قوت پڑھنا
۸۷	عنا حسن ہے	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۸۷	صحیح ثابہ ہے
۸۸	ترقی کی انکو	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۸۸	دوام اسکا
۸۹	مجید کہا نہیں	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۸۹	قوت میں
۹۰	حسن ہے	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۹۰	یعت ہے
۹۱	اعلہ والگا قوت	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۹۱	دعا حدیث ہے
۹۲	واخلاص	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۹۲	نیکے نماز میں
۹۳	راہی ہی حسن	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۹۳	مین کلام سنو ہو
۹۴	بن علی کے	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۹۴	کی نماز
۹۵	جیب جاگے یا	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۹۵	کے کو کب سے حکم کرین نماز کا سات برس
۹۶	یاد آد پر لے	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۹۶	رکعت کوئے بعد شہد کی نماز تمام ہوئے
۹۷	نامور ہے	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۹۷	میں نہ رہتا نماز اپنی نماز میں پڑھ لیون
۹۸	روایت حسن ہے	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۹۸	کی تہیون میں
۹۹	سنون ہے	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۹۹	اور پانی میں سوا کرین نماز
۱۰۰	نماز حاجت کا بیان	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۰۰	مت میں اول پیش نماز کی
۱۰۱	زوال کے وقت کی نماز چار رکعت	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۰۱	میں ہے
۱۰۲	غریب ثابہ ہے	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۰۲	ابہ رکعت سنت ہر دو رکعت ایک کا ثبوت
۱۰۳	بروت غریب	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۰۳	میں یاوے
۱۰۴	مردی ہے	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۰۴	دنیا و ما فیہا
۱۰۵	غریب دی ہے	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۰۵	سے بہتر ہے
۱۰۶	بروت غریب	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۰۶	تین سنت فجر اور اسکی قراۃ قلیا اذین
۱۰۷	مردی ہے	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۰۷	ہی سنت کی بعد باتین کرنا
۱۰۸	درود نہینا اور اسکا حدیث ہر دو رکعت	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۰۸	طلوع فجر سہنت کی اور کچھ کہ نہیں ہے
۱۰۹	درود بہت پڑھنے الیکا حال	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۰۹	پڑھنا
۱۱۰	قیامت میں	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۱۰	عکاسنت کی بعد لیٹنا
۱۱۱	البواب الجمع عن رسول	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۱۱	برق کے وقت کوئی نماز نہیں
۱۱۲	الصلی اللہ علیہ وسلم	سنون ہے	سنت فجر اگر قوت ہو بعد طلوع	۱۱۲	

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

اگر صبح کی بعد طلوع آفتاب تک مستحب ہے ۱۰۴
 مسجد میں بیٹھنا
 نماز میں کنگھیوں سے دیکھنا جائز ہے
 جو امام کو سجدہ میں دیکھے کیا کرے شریک ہو جاوے
 اگر وہ ایسی امامی قبل کھڑے رہنا
 قبل دعا کے حمد و درود
 مسجد میں خوشبو کرنا
 نماز قبل دو رکعت ہی
 دن کو آنحضرت نقل کوئی کر رہی ہے
 عورت کی جاہد میں نماز پڑھنا
 دن اعمال میں جو نماز نقل میں ہے جیسے وار کو پڑھنا
 ایک رکعت میں دو رکعت پڑھنا
 مسجد میں جائیداد کا ثواب ہر قدم پر ایک درجہ بلند کرنا
 غنا و معاف
 آخر کے بعد کی نماز
 ہاں حاجب آدمی مسلمان ہو
 بچانے جاتے وقت بسم اللہ کہنا
 اس بات کی نشانی سجدا و فطرو کی اگر بروز قیامت
 وہ اپنی طرف سے شروع کرنا وضو میں مستحب ہے
 کتنا مانی وضو میں کافی ہے دو غسل
 اگر کے تھے پشاپ یا بانی چھڑکنا کافی ہے
 جنب کو کھانا اور سونا جائز ہے جب
 انصاف کرے
 فضیلت میں
 ان میں
 عن
 السلام

زکوٰۃ زیدی کے برائی ۱۰۴
 جب زکوٰۃ دیکھا تو اگر چکا
 جو چھپر تھا
 اونٹ اور بکریوں کے انقضائے الیہ ۱۰۹
 زکوٰۃ میں
 گاٹی سیل کی زکوٰۃ میں ۱۰۵
 زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا
 کہتے اور پہلوں اور غلو کی زکوٰۃ ۱۱۱
 کچھ نہیں
 گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں ۱۱۰
 شہد کی زکوٰۃ
 ایک شاک
 مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں جیتک اور ش ۱۱۱
 سال نگذرے
 مسلمانوں پر خبر نہیں ۱۱۲
 زیور کے زکوٰۃ
 سبزی اور ترکاری کی زکوٰۃ ۱۱۳
 جبین پادین ہر خیر سے
 اوکی زکوٰۃ میں
 مال غنیمت کی زکوٰۃ میں
 جانور کی مارا درکار کا کیا
 کو مٹی میں غلہ وغیرہ کے
 زکوٰۃ تحصیل کر تو ایسے
 ثواب میں
 تحصیل زکوٰۃ میں جو
 زیادتی کرے ۱۰۸
 مصدق کی راضی کرنا
 بیان میں
 زکوٰۃ کیجا اور نہ دیکھا

زکوٰۃ لینا کو جائز ہے
 جب زکوٰۃ لینا درست نہیں
 جب زکوٰۃ لینا درست ہی ۱۰۹
 قضا و دن میں سے
 سید اور آنحضرت کی اہل بیت
 کو زکوٰۃ درست نہیں
 اور باکو زکوٰۃ دینا ۱۱۱
 سو زکوٰۃ کی مال میں اور
 زکوٰۃ کے ثواب میں
 سائل کا حق
 سلفہ القلوب کا بیان
 مال زکوٰۃ جب کو دراشتہ ہو کر
 خیرات دیکر سیر لینے کی ہر اگر چہ شرا ہو ۱۱۸
 مردہ کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہے
 بیو کو ہاؤنڈ کی گہری حسی حج بیزاران ہر
 صدقہ فطر میں
 صدقہ فطر غار عید کے گئے ۱۱۹
 قبل وقت کی زکوٰۃ دینا رخصت ہی
 سوال کا منع ہونا
 ابواب الصوم
 رمضان کی فضیلت میں
 رمضان کے استقبال کے لیے
 روزہ نہ کرے
 شک کے دن روزہ کھنا مکروہ ہے
 زکوٰۃ کے مال میں کھانا
 زکوٰۃ کیجا اور نہ دیکھا

جو بچاؤں میں مالک بنو
 غنی دوقی ہر
 مدین کو دہر ۱۱۵
 صدقہ اور صلہ
 رحم دونو کا ثواب
 صدقہ فطر وہ ۱۱۶
 اسکے میں ۱۱۷
 سائل کا حق ۱۱۸
 مال زکوٰۃ جب کو دراشتہ ہو کر ۱۱۹
 خیرات دیکر سیر لینے کی ہر اگر چہ شرا ہو ۱۲۰
 مردہ کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہے
 بیو کو ہاؤنڈ کی گہری حسی حج بیزاران ہر
 صدقہ فطر میں
 صدقہ فطر غار عید کے گئے ۱۲۱
 قبل وقت کی زکوٰۃ دینا رخصت ہی
 سوال کا منع ہونا
 ابواب الصوم
 رمضان کی فضیلت میں
 رمضان کے استقبال کے لیے
 روزہ نہ کرے
 شک کے دن روزہ کھنا مکروہ ہے
 زکوٰۃ کے مال میں کھانا
 زکوٰۃ کیجا اور نہ دیکھا

بیان صفات کا بیان اور تہمید کا درجہ ۱۲۲

۱۲۱	روزہ میں مباحات	۱۲۵	مطلق روزہ کی فضیلت	۱۲۶	صوم و افطار
۱۲۲	اوسکا رندہ نہیں جنت کی تفصیل	۱۲۷	ہمیشہ روزہ رکھنا	۱۲۸	سبکدوش کی گواہی
۱۲۳	رات سے	۱۲۹	پے درپے روزہ رکھنا	۱۳۰	چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا
۱۲۴	افضل روزہ تو روزہ انسا	۱۳۱	عید فطر اور عید الفطر میں روزہ	۱۳۲	دو روزہ میں سے کسی ایک کو چاہئے
۱۲۵	جہ نفل روزہ نورہ قضا ہے	۱۳۲	ایام تشریق میں روزہ	۱۳۳	بستر ہارون کو لڑائی و ستیزہ
۱۲۶	شبائیکہ روزہ رمضان میں	۱۳۳	روزہ دار کو جو چاہے لگانا	۱۳۴	سبکدوش کی گواہی
۱۲۷	نصف شعبان ہی بہت قابل	۱۳۴	اسکے جواز میں	۱۳۵	کس چیز سے افطار مستحب ہے
۱۲۸	روزہ رکھنا	۱۳۵	صوم وصال	۱۳۶	عید فطر اور عید الفطر میں
۱۲۹	شعبان پندرہویں شب	۱۳۶	جب مہجوری اور روزہ ہی ہو	۱۳۷	افطار کے وقت میں
۱۳۰	حرم میں روزہ رکھنا	۱۳۷	روزہ دار دعوت قبول کرے	۱۳۸	جلد روزہ کہوں
۱۳۱	مستحب ہے	۱۳۸	عورت کو روزہ نفل ہے	۱۳۹	سحر میں تاخیر
۱۳۲	مستحب ہے	۱۳۹	روزہ دار کو روزہ		

۱۴۰	سحر کیا ہے فضیلت	۱۴۱	حاضر روزہ کی قضا کر ہی	۱۴۲	شاہینہ کا روزہ
۱۴۱	سفر میں روزہ رکھنا خوب ہے	۱۴۲	دوشنبہ اور پچھنبہ کا روزہ	۱۴۳	فل نہیں ہے
۱۴۲	حیوان اسکا	۱۴۳	چارپنبہ اور پچھنبہ کا روزہ	۱۴۴	صائم کو مبالغہ استثناء میں
۱۴۳	اڑنے والے کو روزہ رکھنا چاہئے	۱۴۴	عزہ کا روزہ	۱۴۵	مہمان بی افون میزان
۱۴۴	حاملہ اور وضع کو افطار جائز ہے	۱۴۵	عزہ کا روزہ	۱۴۶	اعتکاف میں
۱۴۵	مرد کی طرف سے روزہ رکھنا	۱۴۶	عزہ کا روزہ عرفات میں	۱۴۷	شب قدر میں
۱۴۶	انکارہ صوم مرد کی طرف سے	۱۴۷	عاشورہ کا روزہ	۱۴۸	دوسرا اسی بیان میں
۱۴۷	صائم کو اگرچہ آباد روزہ میں	۱۴۸	عاشورہ کا روزہ	۱۴۹	جائز ہے
۱۴۸	صائم سہواً کہنا بی لے	۱۴۹	عاشورہ کا روزہ	۱۵۰	عاشورہ کا روزہ
۱۴۹	جو رمضان کا روزہ قضا کرے	۱۵۰	عاشورہ کا روزہ	۱۵۱	عاشورہ کا روزہ
۱۵۰	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۵۱	عاشورہ کا روزہ	۱۵۲	عاشورہ کا روزہ
۱۵۱	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۵۲	عاشورہ کا روزہ	۱۵۳	عاشورہ کا روزہ
۱۵۲	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۵۳	عاشورہ کا روزہ	۱۵۴	عاشورہ کا روزہ
۱۵۳	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۵۴	عاشورہ کا روزہ	۱۵۵	عاشورہ کا روزہ
۱۵۴	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۵۵	عاشورہ کا روزہ	۱۵۶	عاشورہ کا روزہ
۱۵۵	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۵۶	عاشورہ کا روزہ	۱۵۷	عاشورہ کا روزہ
۱۵۶	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۵۷	عاشورہ کا روزہ	۱۵۸	عاشورہ کا روزہ
۱۵۷	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۵۸	عاشورہ کا روزہ	۱۵۹	عاشورہ کا روزہ
۱۵۸	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۵۹	عاشورہ کا روزہ	۱۶۰	عاشورہ کا روزہ
۱۵۹	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۶۰	عاشورہ کا روزہ	۱۶۱	عاشورہ کا روزہ
۱۶۰	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۶۱	عاشورہ کا روزہ	۱۶۲	عاشورہ کا روزہ
۱۶۱	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۶۲	عاشورہ کا روزہ	۱۶۳	عاشورہ کا روزہ
۱۶۲	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۶۳	عاشورہ کا روزہ	۱۶۴	عاشورہ کا روزہ
۱۶۳	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۶۴	عاشورہ کا روزہ	۱۶۵	عاشورہ کا روزہ
۱۶۴	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۶۵	عاشورہ کا روزہ	۱۶۶	عاشورہ کا روزہ
۱۶۵	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۶۶	عاشورہ کا روزہ	۱۶۷	عاشورہ کا روزہ
۱۶۶	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۶۷	عاشورہ کا روزہ	۱۶۸	عاشورہ کا روزہ
۱۶۷	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۶۸	عاشورہ کا روزہ	۱۶۹	عاشورہ کا روزہ
۱۶۸	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۶۹	عاشورہ کا روزہ	۱۷۰	عاشورہ کا روزہ
۱۶۹	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۷۰	عاشورہ کا روزہ	۱۷۱	عاشورہ کا روزہ
۱۷۰	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۷۱	عاشورہ کا روزہ	۱۷۲	عاشورہ کا روزہ
۱۷۱	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۷۲	عاشورہ کا روزہ	۱۷۳	عاشورہ کا روزہ
۱۷۲	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۷۳	عاشورہ کا روزہ	۱۷۴	عاشورہ کا روزہ
۱۷۳	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۷۴	عاشورہ کا روزہ	۱۷۵	عاشورہ کا روزہ
۱۷۴	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۷۵	عاشورہ کا روزہ	۱۷۶	عاشورہ کا روزہ
۱۷۵	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۷۶	عاشورہ کا روزہ	۱۷۷	عاشورہ کا روزہ
۱۷۶	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۷۷	عاشورہ کا روزہ	۱۷۸	عاشورہ کا روزہ
۱۷۷	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۷۸	عاشورہ کا روزہ	۱۷۹	عاشورہ کا روزہ
۱۷۸	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۷۹	عاشورہ کا روزہ	۱۸۰	عاشورہ کا روزہ
۱۷۹	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۸۰	عاشورہ کا روزہ	۱۸۱	عاشورہ کا روزہ
۱۸۰	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۸۱	عاشورہ کا روزہ	۱۸۲	عاشورہ کا روزہ
۱۸۱	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۸۲	عاشورہ کا روزہ	۱۸۳	عاشورہ کا روزہ
۱۸۲	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۸۳	عاشورہ کا روزہ	۱۸۴	عاشورہ کا روزہ
۱۸۳	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۸۴	عاشورہ کا روزہ	۱۸۵	عاشورہ کا روزہ
۱۸۴	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۸۵	عاشورہ کا روزہ	۱۸۶	عاشورہ کا روزہ
۱۸۵	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۸۶	عاشورہ کا روزہ	۱۸۷	عاشورہ کا روزہ
۱۸۶	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۸۷	عاشورہ کا روزہ	۱۸۸	عاشورہ کا روزہ
۱۸۷	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۸۸	عاشورہ کا روزہ	۱۸۹	عاشورہ کا روزہ
۱۸۸	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۸۹	عاشورہ کا روزہ	۱۹۰	عاشورہ کا روزہ
۱۸۹	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۹۰	عاشورہ کا روزہ	۱۹۱	عاشورہ کا روزہ
۱۹۰	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۹۱	عاشورہ کا روزہ	۱۹۲	عاشورہ کا روزہ
۱۹۱	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۹۲	عاشورہ کا روزہ	۱۹۳	عاشورہ کا روزہ
۱۹۲	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۹۳	عاشورہ کا روزہ	۱۹۴	عاشورہ کا روزہ
۱۹۳	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۹۴	عاشورہ کا روزہ	۱۹۵	عاشورہ کا روزہ
۱۹۴	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۹۵	عاشورہ کا روزہ	۱۹۶	عاشورہ کا روزہ
۱۹۵	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۹۶	عاشورہ کا روزہ	۱۹۷	عاشورہ کا روزہ
۱۹۶	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۹۷	عاشورہ کا روزہ	۱۹۸	عاشورہ کا روزہ
۱۹۷	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۹۸	عاشورہ کا روزہ	۱۹۹	عاشورہ کا روزہ
۱۹۸	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۱۹۹	عاشورہ کا روزہ	۲۰۰	عاشورہ کا روزہ
۱۹۹	رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ	۲۰۰	عاشورہ کا روزہ		

۱۳۹	جو کرنا یا جب پہننے احرام ہاں ہے	اور تار دل کی تکرار	۱۴۰	جرا زور کور بچین ہیک	۱۴۱	بھیا گورین	۱۴۲	صوم منع ہی
۱۴۰	اورن جانور زمین جنگا مارنا	چرا زور کور بچین ہیک	۱۴۱	بھیا گورین	۱۴۲	صوم منع ہی	۱۴۳	صوم منع ہی
۱۴۱	محرم کو درست ہے	بھیا گورین	۱۴۲	صوم منع ہی	۱۴۳	صوم منع ہی	۱۴۴	صوم منع ہی
۱۴۲	محرم کے پچھنے لگانے میں	بھیا گورین	۱۴۳	صوم منع ہی	۱۴۴	صوم منع ہی	۱۴۵	صوم منع ہی
۱۴۳	احرام میں نکاح کرنا منع ہے	بھیا گورین	۱۴۴	صوم منع ہی	۱۴۵	صوم منع ہی	۱۴۶	صوم منع ہی
۱۴۴	دوسرا اسکی خصلت میں	بھیا گورین	۱۴۵	صوم منع ہی	۱۴۶	صوم منع ہی	۱۴۷	صوم منع ہی
۱۴۵	محرم کو شکار کا گوشت کھانا	بھیا گورین	۱۴۶	صوم منع ہی	۱۴۷	صوم منع ہی	۱۴۸	صوم منع ہی
۱۴۶	اشکار کا گوشت درست نہیں	بھیا گورین	۱۴۷	صوم منع ہی	۱۴۸	صوم منع ہی	۱۴۹	صوم منع ہی
۱۴۷	یہ اور داخلہ ہو تب حج کے	بھیا گورین	۱۴۸	صوم منع ہی	۱۴۹	صوم منع ہی	۱۵۰	صوم منع ہی
۱۴۸	فرض میں عمر میں	بھیا گورین	۱۴۹	صوم منع ہی	۱۵۰	صوم منع ہی	۱۵۱	صوم منع ہی
۱۴۹	نخست نے کتنے حج کیے	بھیا گورین	۱۵۰	صوم منع ہی	۱۵۱	صوم منع ہی	۱۵۲	صوم منع ہی
۱۵۰	نخست نے کتنے عمر کے	بھیا گورین	۱۵۱	صوم منع ہی	۱۵۲	صوم منع ہی	۱۵۳	صوم منع ہی
۱۵۱	آنحضرت فی کہاں احرام بڑا	بھیا گورین	۱۵۲	صوم منع ہی	۱۵۳	صوم منع ہی	۱۵۴	صوم منع ہی
۱۵۲	آنحضرت نے کب احرام باندھا	بھیا گورین	۱۵۳	صوم منع ہی	۱۵۴	صوم منع ہی	۱۵۵	صوم منع ہی
۱۵۳	افراد کی بیان میں	بھیا گورین	۱۵۴	صوم منع ہی	۱۵۵	صوم منع ہی	۱۵۶	صوم منع ہی
۱۵۴	ایک احرام میں حج و عمرہ کرنا	بھیا گورین	۱۵۵	صوم منع ہی	۱۵۶	صوم منع ہی	۱۵۷	صوم منع ہی
۱۵۵	متع کے بیان اور وہ کیا ہے	بھیا گورین	۱۵۶	صوم منع ہی	۱۵۷	صوم منع ہی	۱۵۸	صوم منع ہی
۱۵۶	باندھنا پیر	بھیا گورین	۱۵۷	صوم منع ہی	۱۵۸	صوم منع ہی	۱۵۹	صوم منع ہی
۱۵۷	عمرہ حج کا	بھیا گورین	۱۵۸	صوم منع ہی	۱۵۹	صوم منع ہی	۱۶۰	صوم منع ہی
۱۵۸	لیک کا بیان	بھیا گورین	۱۵۹	صوم منع ہی	۱۶۰	صوم منع ہی	۱۶۱	صوم منع ہی
۱۵۹	لیک اور قربانی کی فضیلت	بھیا گورین	۱۶۰	صوم منع ہی	۱۶۱	صوم منع ہی	۱۶۲	صوم منع ہی
۱۶۰	بلند آواز سے لیک بکارا	بھیا گورین	۱۶۱	صوم منع ہی	۱۶۲	صوم منع ہی	۱۶۳	صوم منع ہی
۱۶۱	احرام کے وقت نہا	بھیا گورین	۱۶۲	صوم منع ہی	۱۶۳	صوم منع ہی	۱۶۴	صوم منع ہی
۱۶۲	آفانی کے احرام باندھنے کی پانچ چیزیں	بھیا گورین	۱۶۳	صوم منع ہی	۱۶۴	صوم منع ہی	۱۶۵	صوم منع ہی
۱۶۳	محرم کو پناہ دست نہیں	بھیا گورین	۱۶۴	صوم منع ہی	۱۶۵	صوم منع ہی	۱۶۶	صوم منع ہی
۱۶۴	محرم کی یا بجا رہے روزہ ہاں	بھیا گورین	۱۶۵	صوم منع ہی	۱۶۶	صوم منع ہی	۱۶۷	صوم منع ہی
۱۶۵	جوتی ہوں	بھیا گورین	۱۶۶	صوم منع ہی	۱۶۷	صوم منع ہی	۱۶۸	صوم منع ہی

صوم و افطار دونوں بڑے ہیں	۱۲۱	روزہ میں مسافر کو روزہ میں	ہی یا نہیں	بہترین	۱۶۰	برو اوٹو کی رسی کا بنا	۱۶۱	صوم و افطار
مسکین کو انیس گالی ہوتا ہے	"	اور کارہ روزہ	نہ اسی بیان میں	+	"	حج اکبر کیا ہے	"	صوم ہی افطار
جانڈ کی کو اسی پر روزہ رکھنا	"	عمر کی فضیلت	"	"	"	طواف مثل نماز ہے	"	مسنون
ارکب کی کافی ہے	"	متعم سے عمرہ لانا	"	"	"	حج اس وقت قیامت آئے	"	حرام ہے
دو نوہینے عید کی گئے ہیں	"	"	"	"	"	ظہر عصر کا تو دیر ہے	"	کرہ ہے
ہر شہر ان لوں کو اذکی و ستہ	"	نواب میں	حج کے روزہ	"	"	الجواب الجہ	"	+
کس چیز سے افطار مستحب ہے	"	میان ہے	"	"	"	رسول اللہ	"	ذکار
عید فطر اور اسی ہے	"	رجب میں عمرہ لانا	"	"	"	بیک کے توار میں	"	منون
سہ ماہی اور سو سو	"	ذمی قعدہ میں عمرہ لانا	"	"	"	عید	"	منوع ہے
حلق و فحج میں تقدیم و تاخیر	"	رمضان میں عمرہ لانا	"	"	"	موت کا اردو	"	+
احلال میں قبل طواف بارت	"	جولیک کے بعد نخی یا لنگر	"	"	"	مریض کے تعویذ میں	"	نامور ہے
خوشبو لگانا	"	مہاجد ہے	"	"	"	وصیت میں	"	نامور ہے
لبیک بکارتا کب موقوف کرے جب جہ خجہ	"	چ میں شرط کرنا	"	"	"	ثلث یا ربع مال کی وصیت	"	+
کے رسی کرے	"	دوسرا اسی بیان میں	"	"	"	قریب المارگ کی تلقین	"	+
عمرہ میں لبیک کب موقوف کرے جب جہ اکرم	"	جسے بعد طواف اناضہ حیض کے	"	"	"	سکرات موت میں	"	+
کو پودے	"	حالیقہ جو ناسک ادا کرتی ہے	"	"	"	مومن کی موت میں	"	+
سجیہ حرم	"	آخر میں بیت امسی حضرت	"	"	"	ایک صحابی کی طرک کا ذکر	"	+
جائزہ ہے	"	طواف میں تارن کے	"	"	"	نئی یعنی موت کی خبر لیکارنا	"	منوع ہے
ابطرح میں اور ترنا	"	مہاجر مدینہ بعد حج مکہ میں لنگر تین دن	"	"	"	صبر ہی ہی جو پہلے پہل ہو	"	آخر میں سکھ
دوسرا ابطرح کی اور تین دن کے	"	تقل کی حالتیں اور خنول کہا ہے	"	"	"	صبر آجاتا ہے	"	ابو بکر نے اپنے
ایک مقام ہے	"	جو احرام میں مرجادے	"	"	"	میت کو بوسہ دینا	"	صلی اللہ علیہ
ارکے کے چرمین کہ صحیح ہے	"	محمم انگلیہ میں ایلو لگا دی	"	"	"	میت کے غسل میں	"	کو بوسہ دنا
میت اور بڑی کی کھیر سے چکرنا ثابت ہے	"	احرام میں طعن کرے تو کیا ہوگا	"	"	"	میت کو خشک لگانا	"	منون
بجین	"	کہلانا یا تین	"	"	"	غسل میت سے غسل کرنا	"	منوع ہے
نا بوسہ اسی بیان میں	"	روئے یا دریا	"	"	"	کفن کس رنگ کا دینا	"	سفید رنگ
	"		"	"	"	کفن احما دینا	"	منون
	"		"	"	"	ادن علیہ وسلم کی کفن میں	"	تین کبر

[illegible]

صوم و افطار دونوں بدعت ہیں	۱۲۱	روزہ میں نہ کرا دست نہیں	روزہ کے ادا حق میں	ایک عیلام کا
سینکچہ اویس کی ہوتا ہے		اور کافرین بشرط کر نہیں	جو نو عیسیٰ آزاد ہوا دراد گاہ	۱۹۸
چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا		راہ	بیتہ ہوا دراد بایں چار	یہ ہے
ایک شایانی ہے		بہیمان ہوں	اولاد عورت کی ایک شہر کی	۱۹۹
دو روزہ عید کی ہٹے نہیں	۱۵	نوابین با عین کر کے چور	۱۹۳	مرد کو کوئی عورت خوش لگی
بشر شہزادوں کو بڑی درندہ جی		جایز ہے	بن ہوں	صحبت کرے
کس چیز سے افطار مستحب ہے		رہم کرے دینی طریقت	تا وضع حل	۱۹۹
بشر اور انجی		کتر دینین	صحبت نکرے	۱۹۹
کچ بفر دل کے		دست نہیں	جایز ہے	۱۹۹
نکاح بغیر گواہوں کے	۱۸۷	زنا کی اجرت	حرام ہے	۱۹۹
نکاح کا خطبہ		ایک پیغام پر دوسرے کے منع ہی	عورت کو اکیلے سفر کرنا	دست نہیں
نکاح کا اذن کنواری اور بیوہ	۱۸۸	غزل میں	۱۹۴	غیر محرم عورت کی ساتھ نہ ہونے منع ہے
سے لینا		غزل کی کرہت ہے	جن عورتوں شوہر باہر گئی ہوں	۱۹۹
بیت پر نکاح میں جبر کرنا		دست نہیں	۱۹۵	عورت کو پردہ ضرور ہے
جس کی کار و دیون الگ الگ	۱۸۹	سوتون کو برابر رکھنا	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا
نکاح کیا		دست ہی	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا
غلام کا نکاح بغیر اذن حلی کے		دست نہیں	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا
عورتوں کا مہر کم سے کم		دو جوتیان	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا
جو نوڈ کو آزاد کر کے نکاح کرے	۱۹۰	عقوبت ہی ہر	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا
اسکے تفصیل		ہر کتاب ہے	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا
نکوہ کی بیٹی ہی نکاح کرنا		نکاح کی نواب	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا
مطلقہ ثلاث کا حکم		دونا	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا
محل اور محل رک کا بیان	۱۹۱	تفصیل آبا	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا
معدہ کا نکاح پہلے جائز تھا		عدم ثبوت حرمت معاصر	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا
نکاح شکار		اسلام میں نہیں	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا

[illegible]

[illegible]

تلف کے بیان میں	۲۴	حل کرادی کی دیت	ایک پر وہ	شرابی کا چہرہ مبارک قتل کرنا	۲۵
یازر کے مار پر قصاص نہیں	۲۵	مسلمان خنزیر کا خون مارا ناجاوی	یہی قتل مجھ پر	کتنے مال میں ہاتھ کاٹا جاوے	۲۶
کنوے میں	۲۶	جو اپنی غلام کو مار ڈالے	بجائے جن	جو رکنا ہاتھ کاٹ کی گئی	۲۷
یعنی جو کسی کے	۲۷	غریب قصاص کے	۲۵	خائن اور دھوکے اور انگلیز	۲۸
ملک ہو	۲۸	عورت اپنی شوہر کی دیت سے	ورنہ باؤ کے	یہ لون اور کچور کی گاہوں	۲۹
جائز ہے	۲۹	نزول قصاص کے بیان	+	چوہا دین کی جو رکنا ہاتھ کاٹا	۳۰
جو کہا گیا ہے	۳۰	سہم خونی کو قید کرنا چاہئے	+	جو زنا کرے بی بی کی کو تیرے	۳۱
لکھا جاہیگا	۳۱	جو اپنی مال کی لئے مارا جاوے	شہید ہے	جس عورت سی زبردستی زنا کیا	۳۲
مزارعت یعنی شراکت سی کہتے کرنا	۳۲	قنات کے باب میں	پچاس آدمی کے	لوٹلی کی حد میں جو تیرے	۳۳
الواب الدیات عن	۳۳	الواب الحدود عن رسول	۳۴	مرد کی بیان میں اور کسی قتل ہے	۳۴
رسول الصلی اللہ علیہ وسلم	۳۴	الحدود عن رسول	۳۵	جو مسلمانوں پر ہتیار نکالی	۳۵
دیت کے کتنے اونٹ ہیں	۳۵	جن پر حد جب نہیں ہوئے	نام رکا دیو	جادو کے حد کی تلوار کی مختلف قسم	۳۶
دیت کے کتنے روپیہ	۳۶	حد کا دفع کرنا جہاں تک	ماور ہے	جو غنیمت کا مال جو راوے	۳۷
جن خنوں سی ہدی کھجادی	۳۷	مسلمان کا عیب چہا نا	موجب ہے	جو کسی کو محنت ہے	۳۸
دیت	۳۸	حد میں یقین کرنا چاہئے	۳۹	تقریر کے بیان میں	۳۹
انگلیوں کے دیت	۳۹	ہر دنگی کے	۴۰	الواب الصید عن	۴۰
دیت کا عفو	۴۰	موجب جواب ہے	۴۱	رسول الصلی اللہ علیہ وسلم	۴۱
جس کا سہرہ ہے کچلا جادوے	۴۱	قصاص ہو	۴۲	جائز نہیں	۴۲
قتل ہونے کا عذاب	۴۲	زوال دنیا سے	۴۳	زانی کی نیے	۴۳
آخرت میں خون کا فیصلہ	۴۳	سب اول ہو	۴۴	کلب جو کسی کی شکار میں	۴۴
باب بیٹے کے قصاص میں	۴۴	مازاجا کے	۴۵	کے شکار کو تیر مارین اور وہ کم	۴۵
خن مسلم کی حرمت میں	۴۵	دوسرا اسی بیان میں	۴۶	جسے ایک بار لٹی	۴۶
قابل دفعی	۴۶	جنت کی خوشبو	۴۷	حلال کی	۴۷
کافر کے دیت	۴۷	زانی کے جلا وطن کرنے میں	۴۸	وہ محسن ہے	۴۸
دلی مقبول کو اختیار ہے	۴۸	مسلمان کی ہراس	۴۹	حلال کی	۴۹
مسئلہ کی نہی اور مسئلہ کیا ہے	۴۹	عفو یا قصاص	۵۰	جس کو تیر مارین اور پانچ	۵۰
	۵۰	نار کا گناہ	۵۱	معاوض کی شکار میں اور وہ گناہ	۵۱
	۵۱	آقا کا کام	۵۲	پتھر سے ذبح کرنا	۵۲
	۵۲	اسی کوڑھی	۵۳	مضبورہ کا کہنا	۵۳

جنین کا ملال کرنا جب تک کہ حاملہ ہو	۲۶۱	حقیقہ کے بیان میں	۲۶۸	الواب اسیرین	۲۶۸
کچلے اور شکن الی جانور	۲۶۲	سچے کے کاغذین اذان دینا	۲۶۹	الصلی علیہ وسلم	۲۶۹
زندہ جانور کا جو عضو کا جاوے	۲۶۳	اضحیہ کے بیان میں	۲۷۰	وعدت قبل قتال	۲۷۰
نہ بھر کرنا خلق اور لہبہ میں	۲۶۴	امام حسن کا حقیقہ	۲۷۱	شکر اسلام جہاں مسجد یا	۲۷۱
چپکے اور گرگٹ مارنے کا ثواب	۲۶۵	ساتویں حقہ	۲۷۲	آواز مودن پاوی	۲۷۲
سایون کا مارنا اس میں	۲۶۶	بالغ موٹوئی قربا ہوا	۲۷۳	شب خون اور لوٹ	۲۷۳
کھنکھانے کا مارنا	۲۶۷	الواب المنذور	۲۷۴	کافرون کا گھر جلانا اور	۲۷۴
کھانا یا نیکوئی کے گتے کا سبب	۲۶۸	الایمان عن رسول	۲۷۵	وہ ان کرنا	۲۷۵
بالش وغیرہ کی ذبح کرنا	۲۶۹	الصلی علیہ وسلم	۲۷۶	غنت ایکی امت کو	۲۷۶
ذبح اضطراری میں	۲۷۰	عند درست نہیں مصیبت کو	۲۷۷	گھوڑے کے دو جھری اور ایک	۲۷۷
الواب الاضاحی عن رسول	۲۷۱	عند زشی غیر ملوکہ میں نہیں	۲۷۸	سیرہ بہ جیش	۲۷۸
الصلی علیہ وسلم	۲۷۲	نذر غیر معین کا کفارہ	۲۷۹	مال غنت کبر تقیم متا ہے	۲۷۹
قربانی کے فضیلت اور فتن ہانا	۲۷۳	کے نذر جیم کہا کر اوس سے بہتر نذر قلم کفارہ	۲۸۰	علامہ کا حصہ غنت سی	۲۸۰
دو منڈ ہون کی قربانی	۲۷۴	ادای کفارہ قبل حنت کے	۲۸۱	ذمی اگر شریک یا دھون تو	۲۸۱
قربانی جس جانور کی سبب ہے	۲۷۵	مستمن استننا کرنا	۲۸۲	اوٹ کا حصہ	۲۸۲
جکے قربانی درست نہیں	۲۷۶	غیر خدا کے قسم کہا نا	۲۸۳	ظروف شرکین کا استعمال	۲۸۳
جکے قربانی مکروہ ہے	۲۷۷	جو قسم کہا دے جانے کی اور حن	۲۸۴	نفل کا بیان	۲۸۴
ذبح کی قربانی بیٹھ میں سے	۲۷۸	کراہت میں نذر کرنے سے	۲۸۵	جو قتل کرے کسی کا زکوٰۃ کا حکم	۲۸۵
قربانی میں شریک ہونا	۲۷۹	نذر پورا کرنا	۲۸۶	مال ایلی	۲۸۶
ایک کیسی ایک گہروا لون کو	۲۸۰	انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۲۸۷	سج مقام قبل تقسیم	۲۸۷
قربانی واجب نہیں	۲۸۱	قسم	۲۸۸	حاملہ عورتین جو قید ہوں	۲۸۸
قربانی بعد نماز عید ذبح کرنا	۲۸۲	علامہ آنا ذکر نیک ثواب	۲۸۹	اونسی جماع	۲۸۹
تین دن کی زیادہ قربانی کا ثواب	۲۸۳	جو کا پنجہ ماری اپنے علامہ کو	۲۹۰	طعام مشرکون کا	۲۹۰
خاک سناہنی زیادہ کی رحمت	۲۸۴	غیر اسلام کی قسم کہا نا	۲۹۱	کراہت میں لغزین میں	۲۹۱
رہ کے بیان میں	۲۸۵	میت کی طرف سے قضائی نذر	۲۹۲	قیدیوں کے	۲۹۲
		علامہ دوندی راؤ کرنا ثواب	۲۹۳	قیدیوں کے قتل اور فتنہ	۲۹۳
		نرا دوی	۲۹۴	قتل عورتوں اور گونا گونا	۲۹۴
			۲۹۵	جہاد میں	۲۹۵

[illegible]

[illegible]

109

174

کتابخانه
مکتب
مطهر
مطهر

337

174

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

جَارِةُ الشَّعْبِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

البركات

[illegible]

عَلَيْ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَإِلَى الطَّاهِرِينَ وَأَصْحَابِهِ الْأَكْرَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

منه

بیجانی میں بابی اور نکلتی لی کا کا اور حاتمہ میں بکریہ
 سی وہ سب طلال موبانی ہیں کہا ابوعلیٰ بن ابی نعیم اور عبد اللہ بن محمد بن فضال بہت سچی ہیں اور حکام کی سی تھیں علماء کی
 انکی جانفہ میں اور سنا میں مہربن انھیں بخاری ہی فرماتی تھی کہ احمد بن حنبل اور یحییٰ بن ابی عمیر اور عبد اللہ بن محمد بن فضال کی روایت ہی کہ
 وہ متعارف الحدیث ہیں اور اسباب میں جابر اور ابی سعید سی ہی روایت ہی **باب مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ** باب بیجانی جاتی وقت کہ
 اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخُبَائِثِ اَوْ الْحَبِثِ وَالْحَبَائِثِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سی کہ کہاتھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتی یا خانہ میں سر
 پیادہ میں آتا ہوں میں تیری کہا شعبہ بنی اور کہا دوسری جابر الغزنی پیادہ انگشت ہوں میں ساتہ اللہ کی نایاکی سی اور نایاکی سی یا کہا نایاکی جنوں سی اور نایاکی
 عورتوں سی جنوں کی مٹھ کر کہتا ہی کہ شعبہ بنی کہابعد الغزنی کہی اللہ عافی اَعُوذُ بِكَ روایت کی اور کہی اَعُوذُ بِاللّٰهِ اور یہی شک راوی ہی کہ
 اَلْحَبِثُ وَالْخُبَائِثُ یا کہا میں اَلْحَبِثُ وَالْخُبَائِثُ **ف** اسباب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود سی ہی روایت ہی کہا ابوعلیٰ بنی حدیث
 کی صحیحہ تری اسباب میں اور حسن اور زید بن ارقم کی اسناد میں اضطراب ہی کہ روایت کی شہام و ستوالی اور سعید بن ابی عمرو بنی قنادہ سی اور کہا سعید بنی کہ
 ہی قاسم بن عوف شیبانی سی وہ روایت کرتی ہیں زید بن ارقم سی اور کہا شہام بنی روایت ہی قنادہ سی وہ روایت کرتی ہیں زید بن ارقم سی اور روایت کی ہی
 حدیث شعبہ اور عمر بنی قنادہ سی روایت نصر بن انس اور کہا شعبہ بنی روایت زید بن ارقم سی اور کہا سعید بنی روایت ہی نصر بن انس سی وہ روایت کرتی ہیں ابی اسید
 مٹھ کر کہتا ہی یعنی شعبہ بنی بعد قنادہ کی زید بن ارقم کا نام یا اور عمر بنی نصر بن انس کا کہا ابوعلیٰ بنی پورا ہیں محمد بن سہیل بخاری سی حال اس اضطراب کی
 سو فرمایا انھوں کہ احتمال ہی کہ قنادہ بنی روایت کی ہو دوسری نے زید بن ارقم اور نصر بن انس سے **عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کا
 إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخُبَائِثِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیجانی جاتی لگتی تھی کہ
 سی آخر کہ یعنی یا اللہ پیادہ انگشت ہوں میں تیری ساتہ نایاکی سی اور زید بن ارقم سی کہ ابوعلیٰ بنی حدیث حسن ہی **باب مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ**
مِنَ الْخَلَاءِ باب بیجانی سی نکلتی کے بعد کہ **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ عَشْرَ اَكْثَرِ**
 ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتی یا بیجانی سی فرماتی عَشْرَ اَکْثَرِ یعنی یا اللہ بخش انگشت ہوں میں تیری کہا ابوعلیٰ بنی
 حدیث حسن ہی نہیں بچا پتی ہم اسکو مگر روایت اسراہیل کی وہ روایت کرتی ہیں یوسف بن ابی بردہ اور ابو بردہ بیٹی ہیں ابو موسیٰ کے نام کا حاتم بن عبد اللہ بن
 فضال بخاری ہی اور اسباب میں سوا ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی **باب فِي النَّهْيِ عَنِ اِسْتِقْبَالِ**
الْقَبَلَةِ بِفَارِطٍ اَوْ بَقُولِ باب نہی میں استقبال قبلہ کی بیجانی یا پیش کے وقت **عَنْ اَبِي الْوَلَدِ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَتَيْتُهُ الْفَارِطُ فَلَا اِسْتِقْبَالَ الْقَبَلَةِ بِفَارِطٍ وَلَا بَقُولٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرُّهُ اَوْ عَرَبُا قَالَ اَبُو الْوَلَدِ فَقَالَ**
السَّامِعُ فَوَجَدَ نَامِرًا خِصَصَ فَلَدَيْتُ مُسْتَقْبِلَ الْقَبَلَةِ فَخَرَفْتُ عَنْهَا اسْتَعْفَرَ اللّٰهُ ترجمہ روایت ہے ابو الولد بخاری کہافرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 جاؤ تم یا خانہ میں تو مونہ نہ کرو قبلہ کی طرف نہ بیجانی کی وقت اور نہ پیش کے وقت اور نہ پیٹہ نہ کرو اسطرف لیکن مشرق کی طرف مونہ نہ کرو یا مغرب کی طرف کہ ابی الولد نے
 سنا کہی ہم شام میں تو دیکھا اتنی بیجانی نوک کہ نبی ہو ہی ہی قبلہ کی طرف تو مونہ نہ پیرتے ہم اس کی یعنی میں بیجانی اور حضرت عائشہ ہی ہم اللہ تعالیٰ کی بیجانی کہ
 اور اسباب میں روایت ہے عبد اللہ بن حارث اور عقیل بن ابی شہم سی کہ جبکو عقیل بن ابی مفضل کہتے ہیں اور روایت ہے ابی امامہ سی اور ابو بردہ اور اسراہیل بن خنیس سی کہا
 ابوعلیٰ بنی حدیث ابی ایوب کی اس باب میں احسن اور صحیحہ تری اور ابو الولد کا نام خالد بن زید ہی اور نہ ہی کا نام محمد ہی اور وہ بیٹی ہیں مسلم بن عبد اللہ بن شہاب
 زہری کی اور کنیت انکی ابو بکر ہی کہا ابو الولد کی ہی کہ کہا ابو عبد اللہ شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مونہ نہ کرو قبلہ کی طرف یا خانہ یا پیشاب
 میں اور نہ پیٹہ نہ کرو اسطرف مگر اس سے جنگل ہی مگر نبی ہو ہی بیجانی نوک میں مونہ نہ کرنا قبلہ کی طرف جائز ہی اور ایسا ہی کہا اسحاق بنی اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ
 اخبار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹہ نہ کرنا بیجانی نہ پیشاب مگر مونہ نہ کرنا کی طرح جائز نہیں جنگل میں نہ مکان میں **باب مَا جَاءَ مِنْ**

میں نے
محبوبت میں ان کے
اردو بانی سکول پر
پاسی سکن چین
منوع ہے اس
سے
فکا کہ شہزادی
دیکھنے والی اللہ
وہ جس کی بیا
الصحبت کی
فضیلت کی
اُس ایسے لوگوں
خوبیہ بندہ رجب
پائے ۱۱ صفحہ

میں نے انہوں نے اپنے سے
کوئی حدیث نہ پڑھی
موتی کی دھنی بیل
غلام آزاد کو کس کو
دوم سے ٹانگ لڑائی
ہر ایک کے لئے
موتی اعلیٰ درجے کا
موتی اعلیٰ درجے کا



[illegible]

جیسا اچھا روایت کیا ابو اسلمہ نے اور روایت کی گئی ہے ابو سعید سے یہ حدیث کہی سندوں اور اسباب میں اس حدیث اور عائشہ سے ہی روایت ہے **باب منہ آخر**
باب دوم اس میں بیان ہے کہ ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يقول في الفلاة من الأرض ما يؤمنون وما يؤمنون
الشيخ والفلاة قال إذا كان الماء قلتين أو كحل الخبث ترجمہ روایت ہے ابن عمر کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انسی پوچھتی تھی حکم اس بانی
کا جو تھوڑی جگہ میں آتی ہیں اس پر زندگی اور چارپائی تو فرمایا آپ نے جب ہو جائے دو ٹکڑی تو نہیں جس میں ہوتا ہے کہ اس میں حق فی فک کہ تھی میں ٹکڑی کو اور قلعہ وہی
ہی حسین بانی بہر جاتی ہیں کہا ابو سعید اور یہی قول ہے شافعی اور احمد و اسحق کا کہ جب ہو جائے دو ٹکڑی تو جس میں کئی اسکو کئی چیز جنک کہ نہ بد چاوی بولوا
منہ اسکا اور کہا ہی کہ وہ قلعہ ہوتی ہیں یاخ مشکون کہ **باب كراهية البول في الماء الزكيا** باب اس میں بیان ہے کہ پیشا کب کر کی موی بانی
میں کہہ سکتے ہیں ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤکل أحدکم فی الماء الدائرجو صلاً منہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کی کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ پیشا کر کی کوئی ٹم میں کا ٹھہری ہو جائے یا من میں ہر وضو کر ہی سہی کہا ابو سعید یہ حدیث حسن ہے اور اسباب میں جابر ہی روایت
ہے **باب فی ماء البحر أنه طهور** باب میں بیان ہے کہ وہ پاک ہے عن صفوان بن یسعل عن سید بن سلمہ عن ال
ابن الاثرقی ان العیصر بن ابی بردہ و هو من بنی عبد اللہ اذ احب انہ یشبع ابا ہریرۃ یقول سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم
سئل فقال يا رسول الله اننا نركب البحر ونحمل معنا القليل من الماء فان توضأنا به عطشنا افترضنا من البحر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وسئل هو الطهور ما شاء الخ لم يمتنه ترجمہ روایت ہے صفوان بن یسعل سے یہ حدیث ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں سعید بن سلمہ سے جو اولاد میں ہیں ابن ازرق کے تحقیق کہ
میں وہ ابی بردہ کی کہ اولاد سے عبد اللہ کی ہیں خبری انکو کہ سنا انہوں نے ابی ہریرہ سے فرماتی تھی پوچھا ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے
ہیں دریائی شہر میں اور ٹہراتے ہیں اپنی ساتھ تھوڑا سا پانی سو اگر وضو کریں اس سے تنویر یا نہیں کریں کیا وضو کریں ہم دریا سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
تو ہی کہ اسکا پانی پاک ہے اور مردہ حلال **ف** اور اسباب میں روایت ہے جابر اور فراسی ہی کہا ابو سعید یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میں میں ابوبکر اور عمر اور اس جاس کہ نہیں جانتی ہیں کچھ مضائقہ دریا کی بانی میں اور کہہ دیا کہا ہی بعض صحابہ نبی وضو کرنا دریا
پانی ہی جیسی بن عمر اور عبد اللہ بن عمر اور کہا عبد اللہ بن عمر نبی وہ تو آگ ہے یعنی ضرر پہنچانی والا ہی پیدا کرنی والا جگہ **باب التشديد في البول**
باب پیشا سے بہت احتیاط کر لینے یا نہیں عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر علی قاترین فقال انما یعدان وما یعدان بان فی یکسر
اما هذا فکان لا یشتر من جودہ واما هذا فکان یشتر بالقیمة ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزری دو قبروں پر سو فرمایا ان
دونوں پر غلاب ہوتا ہے اور نہیں غلاب ہوتا کسی پر گناہ ہی مگر یہ نہیں پردہ کرتا تھا پیشا کے وقت اور یہ دوسرے ہر ہاتھ ساتھ چٹخوڑی کے **ف** اور اس باب
میں یہ بن ثابت اور ابوبکر اور ابوبکرہ اور ابو موسیٰ اور عبد الرحمن بن جحہ سے ہی روایت ہے کہا ابو سعید یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا مسعودی نے انکو
مجاہد ہی انہوں نے ابن عباس اور نہیں ذکر کیا امین طاووس کا اور روایت عیش کی زیادہ صحیح ہے اور سنان بن ابابکر محمد ابن ابان سے فرماتی تھی سنان بن کعب سے کہتے
تھے عیش خوب یاد رکھنی والی میں ابیہم کی اسناد مسعودی **باب ما جاء في نهي بول الغلام قبل ان يقطع بلسان** باب اس میں بیان ہے
کہ اگر وہ جنک کہا نا کہنا ہی اسکی پیشا پر پانی چڑھ کر کافی ہے عن ارقم بن ارقم عن حفص بن غوث عن حفص بن غوث عن حفص بن غوث عن حفص بن غوث عن حفص بن غوث
یا کل الطعام قال علیه قد عابماء فرشته علیہ ترجمہ روایت ہے ارقم سے جو میں حفص کی کہا گئی میں اپنے لڑکے کو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور
دکھانا نہیں کہا نا تھا یعنی دودھ پیتا تھا پھر موت دیا سنی آپ پر سرنگو یا اپنی بانی اور چڑھ کر دیا اس پر بھی ہار یا **ف** اور اس باب میں علی اور عائشہ اور سیدہ
لہا بہت خارش تھی کہ وہ ماہر فیصل بن عباس بن عبد المطلب کی اور ابو اسحق اور عبد اللہ بن عمر اور ابی اسحاق اور ابن عباس سے ہی روایت ہے کہا ابو سعید اور یہی قول
ہی اکثر لوگوں کا اصحاب اور تابعین سے اور جو انکی بعد تھی مثل احمد اور اسحاق کی کہتی ہیں بانی بہر دیوی لڑکے کی پیشا پر اور خوب دھوا جاو لڑکی کا پیشا جنک
دونوں کہا نا کہنا تھی مومن اور جب کہا نا لیکن تو دونوں کا پیشا دھوا جاو **باب ما جاء في بول الغلام قبل ان يقطع بلسان** باب جس جانور کا گوشت

[illegible]

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مٹی پاک چھو رہے مسلمان کی اگرچہ پانی بناوی دس برس تک پہرے سے بانی تو لگاوی اپنی جیسے بہتر ہی اسکا دور کہا محمد نے
اپنی روایت میں ان الصبیح الطیب وضوء المسلم اور مطلب دونوں کا ایک ہے **باب** اور سبب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین سے
کہا ابو سعید ایسی ہی روایت کیا کتنی راویوں نے خالد واسی انہوں نے ثنابی قلابی اسی انہوں نے عمر بن عبد الرحمن بن ابی ذرری اور روایت کی ہے یہ حدیث اپنے الی
سی انہوں نے ایک مرد سی جو نبی عامری ہیں انہوں نے ابی ذرری اور نام نہیں لیا اس مرو کا اور یہ حدیث حسن اور یہی قول ہے امامی فقہاء کا کہ جب اور وائض جنب تک
پناویں بانی تہم کرتی رہیں اور نماز پڑھتا اور مروی ہے ابن مسعود سی کہ وہ تم جائز نہیں جانتی جب کے لمی اگرچہ پناوی بانی اور مروی ہے کہ انہوں نے چوڑا اپنی قول کو اور
لئے لگی جب پانی بناوی تو تیمم کی جب اور وائض ہی اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری اور مالک و شافعی اور احمد و حاکم **باب** **الاستحاضۃ**
متخاضہ کے یا منین **عن عائشة** قالت جاءت فاطمة ابنة أبي جبريل رضي الله عنه وسلم فقالت يا رسول الله اني امرأة استحي
فلا تطهر فأدع الصلاة قال لا إنما ذلك عرق وليست بالحخصة فاذا قبلت الحخصة قد عصى الصلوة وإذا ذكرت فاعبس عندك الدم وصلى
قال أبو معاوية في حديثه وقال توضأ لكل صلوة حتى يفرغ ذلك الوقت ثم رحمه رايته حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کسی امین حضرت فاطمہ بنتی
ابی جبریل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتی تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہو گیا چوڑا دن
نماز فرمایا آپ نے نہیں وہ تو ایک رک ہے اور چہرہ حبس نہیں جبا دیں حبس کے دن تو نماز چوڑی اور جب جاتی رہیں حبس کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ اور کہا ابو معاویہ
فی ابی روایت میں وقال سے آخر تک اور مطلب اسکا یہی کہ فرمایا حضرت نے جب جاگلین حبس کے دن تو وضو کر ہر نماز کی لمی یہاں تک کہ پہر گروی وہی وقت یعنی
دن حبس کے جب تک نہ اوں ہر نماز کی لئے وضو نازہ کر لیا **کرف** اور سبب میں ائمہ مسلمہ سی روایت ہے **کہا ابو سعید** فی حدیث عائشہ کہ جن ہی صحیحہ اور یہی قول ہے
کتبی عدائی صحابی اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک و شافعی کا کہ متخاضہ کے جبا یام حبس گزار جاؤں تو غسل کری اور وضو کر لیا کری ہر نماز کی لمی **باب**
ما جاء أن الاستحاضة تتوضأ لكل صلاة باب اس یا منین کہ متخاضہ وضو کر لیا کری ہر نماز کی لمی **عن عائشة** بنت ثابت عن أمية عن
جلده عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال في الاستحاضة تدعى الصلوة أيام أقرضا التي كانت تحيض فيها ثم تغتسل وتضع ماء على كل صلاة
وتصلي وتصلي ثم تجلس رايته **عدی** بن ثابت سی مدہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ مدی کے دادا سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی استحاضہ کی حق میں کہ چوڑ
دیوی نماز جن دنوں میں سے حبس آتا تھا پہر غسل کری یعنی بعد از فی یام حبس کی اور وضو کرتی رہی ہر نماز کی لمی اور روزہ رکھی اور نماز پڑھی **باب** روایت کی ہم سی
علی بن حجر نے انہوں نے شریک سی مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں **کہا ابو سعید** فی یہ حدیث فقط شریک فی بیان کی ہی ابی القطن سی اور پوچھا میں نے مجھ سی حال
اس حدیث کا سو کہا میں نے **عدی** بن ثابت روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ دادا سی اپنی مدی کے دادا سی سو کیا نام ہی انکے دادا کا تو نہ پہچانمجھ فی نام انکا اور ذکر کیا میں نے
قول مجھ بن معین کا اُنسی کہ نام انکے دادا کا دینا رہی تو اعتبار کیا اسکا بخاری فی اور احمد اور شافعی **کہا** اگر متخاضہ ہر نماز کی لمی عمل کیا کری تو بہت چہا ہی اور احتیاط کی
بابت ہم اور ذکر وضو کہ لمی ہر نماز کی لمی توجہ کافی ہی اور اگر ایک غسل ہی روزانہ پڑھ لیوی تو بھی کافی ہی یعنی ایک غسل میں پھر اور عصر اور ایک میں مغرب اور ایک میں
صح باب **في الاستحاضة انها تصح بين الصلاتين بغسل واحد** باب اس یا منین کہ متخاضہ روزانہ میں ایک غسل کر کی
پڑھ لیا کری **عن** إبراهيم بن محمد بن طلحة عن عمه عثمان بن طلحة عن أمية بنت جابر عن عائشة قالت كنت استحاض حيضة كبيرة شديد
فأنيت النبي صلى الله عليه وسلم أستغيبه وأحضره فوجدته في بيتي حتى ترين بنت جابر فقالت يا رسول الله اني استحاض حيضة كبيرة
شديدة فما مررتي فيها فقد منعني الصيام والصلاة قال أنت لك الكرسف فإنه يؤهب الدم قالت هو أكثر من ذلك قال فتجي قالت
هو أكثر من ذلك قال فالجود في ثوبا قالت هو أكثر من ذلك إنما الحج فقال النبي صلى الله عليه وسلم سأمر بك بأمرين إيهما صنعت أحجز
عنك فإن قويت عليهما فانت أعلم فقال ما هي ركضة من الشيطان فتحضي ستة أيام أو سبعة أيام في علم الله ثم أعطيت فإذا رأيت أنك
قد طهرت واستنقأت فصلي أربعة وعشرين ليلة أو ثلثة وعشرين ليلة وإياها وضوي وصلي فإن ذلك خير منك وكذلك فاعلمي حكاه

بہارِ کربلا کے دلدادہ

فی کہ ام حبیبہ فی یومہا آخر حدیث تک اور کہابی بعض علمانی مستحاضہ غسل کر لیا کری ہر نماز کی وقت اور روایت کی اور اسی نے زیر سچ انہوں فی عمرہ اور عودہ سی انہوں نے عائشہ رضی باب ما جاء في الحيض انما لا تقضي الصلوة باب اس یامنین کہ حائضہ نہ کی قضاء نہ پڑھی عن معاذہ ان امراة سالت عائشة قالت انقضی احدنا صلواتها انما لم یحییضها فقالت حرورة انت قد كانت احدنا یحییض فلا تؤمر بقضاء ترجمہ ہوتا ہی معاذہ ہی کہ ایک عورت نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کسی کیا قضا پڑھی حیض کے دنوں کی نماز تو فرمایا حضرت عائشہ فی کیا تو حورو یہی ہم میں سے ایک کو حیض آتا تھا اور حکم ہوتا تھا قضا کا کہا ابو عبیدہ نے یہ حدیث سن صحیحہ ہی اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کسی کہی سند وہی کہ حائضہ قضا کری نماز کی اور ہی قول ہے نام فہما کا اس میں اختلاف نہیں کیا کہ حائض قضا کری نماز یا جم حیض کی اور قضا کری روزہ کی باب ما جاء في الحيض انما لا تقضي الصلوة باب اس یامنین کہ جب اور حائضہ قرآن پڑھی عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقرأ الحائض ولا التجنب شتا من القرآن ترجمہ روایت ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نہ پڑھی حائض اور جب قرآن میں ہی کچھ ہے اور اسباب میں روایت ہے حضرت علی سے کہا ابو عبیدہ ابن عمر کی حدیث کو نہیں پہچانتی ہم مگر اسماعیل بن عیاش کی روایت کرتی ہیں موسیٰ بن عقبہ سی وہ نافع سی وہ ابن عمر سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا آپ نے نہ پڑھی قرآن حائض اور جب اور ہی قول ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکے تھے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہ کہی ہیں نہ پڑھیں حائض اور جب قرآن کے کچھ مگر ایک ایک کا یا حرف وغیرہ اور حضرت دمی ہی جب اور حائض کو سبحان اللہ والاکلہ اللہ پڑھنے کی کہا ترمذی نے اور سائیں نے محمد بن اسماعیل کو کہ اسماعیل بن عیاش روایت کرتی ہیں اہل حجاز و عراق سے احادیث مگر گویا کہ انہوں نے ضعیف یا اسماعیل کی ایسی روایت کہ اہل عراق وغیرہ اسماعیل انہوں ہی فی روایت کی ہوا کہ اسماعیل بن عیاش کے وہی حدیث معتبر ہی جواب شام سی روایت کریں اور کہ احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش ہی میں یہ سی اور عقبہ بہت حدیثیں منکر ثقہ لوگوں سے روایت کرتی ہیں کہا ابو عبیدہ نے فی روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حنبل نے کہا سائیں نے احمد بن حنبل سی وہ کہتی تھی ہی بات باب ما جاء في مباشرة الحائض باب بس من ذم الحائض کے ساتھ عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حیضت یا امرؤی ان اترد عنہ یا شری ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ جب میں حائضہ ہوں تو کم کرنی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت بانہی کہ پھر بس روکن کرتی میری ساتھ ف اور اسباب میں روایت ہے ام سلمہ اور عیسیٰ نے کہا ابو عبیدہ نے حدیث عائشہ کی جن ہی صحیح ہی اور ہی قول ہی کتنی لوگوں کا صحابہ تابعین ہی اور ہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق فی باب ما جاء في موکلة الحب الحائض وسورہا باب جب اور حائض کی ساتھ کہابی اور انکی جو بیکی یامنین عن حماد بن معاویة عن عیبة عبد اللہ بن سعد قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن موکلة الحب الحائض فقال واکلة ترجمہ روایت ہے حرام بن معاویہ سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی چچا عبد اللہ بن محمد سی کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا نا کہنا کہ حائض کے ساتھ فرمایا آپ نے کہا نا کہ اسکے ساتھ ف اور اسباب میں حضرت عائشہ و انس سے روایت ہے کہا ابو عبیدہ نے حدیث عبد اللہ بن محمد کی جن ہی غریبی ہی اور ہی قول ہی تمامی علما کہ حائض کے ساتھ کہنا نا کہنا نا کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اختلاف کیا ہی اسکے وضو کی بھی ہوئی بانی میں سو وضو نہ ملو کہ کہا ہی اور بعضوں فی حضرت دمی ہی باب ما جاء في الحائض تتناول الشئ من المسجد باب اس یامنین کہ حائض کوئی چیز مسجد میں ہی لیلی عن القاسم بن محمد قال قالت عائشة قال لیرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نا و لینی الخمر قال قلت انی حائض قال ان حیضتک لیست فی یدک ترجمہ روایت ہی فاسم بن محمد سی کہا انہوں فی کہا عائشہ فی فرمایا مجھ سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلی بویا مسجد سی کہا عائشہ فی عرض کیا میں نے کہ حائضہ ہوں فرمایا حیض تیرا نہیں کچھ تیری ہاتھ میں ف اور اسباب میں ابن عمر و ابی ہریرہ ہی ہی روایت ہے کہا ابو عبیدہ نے حدیث عائشہ کی جن ہی صحیح ہی اور ہی قول ہی تمامی اہل علم کا نہیں جانتی ہم اس میں اختلاف کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر لیلی حائضہ کچھ میں ہی باہر کہ باب ما جاء في كراهية اتيان الحائض باب حائضہ صحت حرام ہوئی یامنین عن ابن ہشیرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتى حائضا او امرأة فی ذریعہا او کاہنا فقد كفر بما اُنزل علیہ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وجوب کمری حائضہ سی ایسی عورت سی اسکی بھیجی ہی یاودی کاہن کی یا بس نبی غیب کی خبر پوچھی تو بیشک منکر ہوا اسکا جو اتر چا پڑنے

قرآن کا کہنا ابویسی نے اس حدیث کو ہم نہیں پہنچتی مگر روایت سے حکیم اترنے کی وہ روایت کرتی ہیں ابی تیمیمہ بھی وہی اور یہ فرمانا حضرت کا علم کی نزدیک ابوہریرہ
اور زانی کی ہی اور روایت سے حضرت سے کہ فرمایا جو شخص محبت کرے عیسیٰ سے تو ان کا ثواب صدقہ دی ہے اگر کوئی اس سے کفر ہو تو حضرت یہ کفارہ کیوں فرمائی اور حضرت
کہا میں اس حدیث کو از روی اسناد کی اور ابی تیمیمہ بھی کام طریف بن مجاہد ہی **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُفَّارَةِ فِي ذَلِكَ** باب اس کی کفارہ کی جان میں عن
ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یفتر علی امرأته وهو حائض قال یتصدق بصدقة نصف دینار ترجمہ روایت سے ابن عباس سے کہ فرمایا ہے
علیہ سلم نے کہ جو آدمی جو کہ کپڑی اپنی عورت کے جنس کے ذمہ تو فرمایا صدقہ دیوی تو ہوا دینار رسول ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جو کو خون اس عورت حائض کے جس سے جاری کرنا
فکر دینا اور ان کا دنا نصف دینار ترجمہ روایت سے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جو کو خون اس عورت حائض کے جس سے جاری کرنا
ہی شرح رنگ تو صدقہ دیوی ایک دینار واجب رہا تو ہوا دینار کہما ابویسی نے حدیث ابن عباس کی کفارہ کی باب میں مروی ہے موقوف ہے یعنی اس میں کلام اور مروج
ہی ابی حضرت کا کلام اور یہی قول ہی بعض علماء کا اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے کہا اللہ ہی حضرت مانگی اور کفارہ نہیں ہی اس پر اور مروی ہی بعض تابعین سے
مثل قول ابن مبارک نے انہیں میں میں سعید بن جبیر اور ابیہیم **بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسَلِ الْحَيْضِ مِنَ التَّوْبِ** باب کپڑی سے خون عین سے
کی یا عین حسن اسماء ابیہ انیکہ الصدیق ان امرأۃ سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن التَّوْبِ یُصَلِّیْہُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللہ علیہ وسلم حَتَّی تَمْسُکَ قُرْبُصَہُ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُئِیَہُ وَصَلَّی فِیہُ روایت سے ہوا ابی بکر صدیق کی بیوی سے کہ ایک عورت نے پوچھا میں صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں کپڑی چھین کر
حیض گجادی سو فرمایا حضرت نے کپڑی اس کو پہرے لائی تو ان کا کھلوانی ہی پرانی پہاڑی اس پر غار پڑا اس کپڑی سے کہ اور اس باب میں ابی ہریرہ اور تم قیامت محسن ہی ہی
روایت سے کہما ابویسی نے حدیث اس کی خون حیض کی باب میں جن ہی صحیحی اور اختلاف سے علماء کہ جس نے غار پڑا اس کپڑی سے کہ ابی ہریرہ اور بعض علماء نے اگر قدر درہم سے کہ
جو بیک ضرورت نہیں اور اگر قدر درہم ہی اور غار پڑی خبر دہی تو عادی کری اور جنسوت سے کہما جب قدر درہم سے زیادہ ہو عادی ضروری یعنی قدر درہم میں عادی واجب نہیں اور
ہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور بعض علماء تابعین غیر ہم نے کہا دوبارہ غار پڑنا واجب نہیں اگر قدر درہم سے زیادہ ہی ہو اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور
کہا شافعی نے وہ جب سے دہونا اس کا اگر قدر درہم سے کم ہو اور تشد کیا اس باب میں **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَوْنِ التَّوْبِ مِنَ النِّسَاءِ** باب اس میں کہ عورت
انفاس میں کت کت میں حسن اسماء ابیہ انیکہ الصدیق انکانت النفس تجلس علی عَصَدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ كَوْنًا وَلَدًا نَطَلِي وَجْهًا بِاللَّحْمِ
مِنَ الْكَلْبِ ترجمہ روایت سے امام مسلم سے کہما عورتیں بی بی تہن سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی میں چالیس دن تک اور یہ ملتی تھی اپنی ہونہ پر ٹھنا جہانوں کے سب سے
کہما ابویسی نے اس حدیث کو ہم نہیں پہنچتی مگر روایت سے ابی ہریرہ کہ کہ وہ روایت کرتی ہیں ستمہ لازمی ہی وہم سلمہ ہی اور ابی ہریرہ کا نام نہیں زیادہ ہی کہا صحیح بن
ابیہ نے علی بن عبداللہ ثقی نے ابی ہریرہ اور ابی ہریرہ ہی ابی تیمیمہ نے اس حدیث کو گرا بی ہریرہ کی روایت سے اور اصل سے ہی علماء اور تابعین کا اور جو بعد ان کی تھی کہ انفا نماز
چوڑی بن چالیس دن تک کہ کہ خون بند ہو جاو اس سے شیر تو غسل کری اور غار پڑی اور اگر خون جاری ہی چالیس دن تک بعد تو اکثر اہل علم کہتی ہیں کہ غار پڑی اور یہی قول ہی اکثر
فقہاء کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کبار صبری نے بیاس میں تک نماز پڑی اگر خون بند نہ ہو اور وہی عطا بن ابی رباح اور حنفی ہی کہ
ساتھ دن تک اگر خون بند نہ ہو **بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ يَغْسِلُ قَلْبَهُ** باب اس میں کہ مرد کو بی بی ہونی محبت
کر کی اخیر میں ایک غسل کی حسن اسماء ابیہ انکانت النفس تجلس علی عَصَدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ كَوْنًا وَلَدًا نَطَلِي وَجْهًا بِاللَّحْمِ
صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتی تھی اپنی سب عورتوں میں ایک غسل کرتی ف اور اس باب میں ابی ارفع سے ہی روایت سے کہما ابویسی نے حدیث انس کی صحیحی اور یہی کہ
ہی کہتی علماء کا انہیں میں میں جن بصری کہتی ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ محبت کری قبل وضو کر نیکی اور مروی ہے حدیث محمد بن یوسف سے ہی وہ روایت کرتی ہیں
سفیان کے وہ ابی ہریرہ ہی وہ ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابو جعدہ کا نام محسن رشیدی اور ابو الخطاب کا نام قادی بن عباس سے **بَابُ مَا جَاءَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ**
توضا باب اس میں کہ جب ارادہ کری دوبارہ محبت کر نیکی وضو کر لی حسن اسماء ابیہ انکانت النفس تجلس علی عَصَدٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ كَوْنًا وَلَدًا نَطَلِي وَجْهًا بِاللَّحْمِ
کہا کہ اگر ارادہ کرے کہ فلیوضا علیہما وضوءاً ترجمہ روایت سے ابی سعید خدری کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی صحبت کرے اپنی بیوی

مختلفات یعنی لپٹی ہوئی اور طلب و نہ نکاح ایک ہے **ف** اور اسباب میں ابن عمر اور انس اور قلیبہ بن خنسمی ہی روایت ہے کہ کہا ابو عیسیٰ فی حدیث عائشہ کی حدیث
 صحیحہ ہی ہا واری کو اختیار کیا ہی اکثر عالموں نے صحابیوں میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی انکار اور نہ فی اور جو بعد لگی تھی تابعین ہی اور کسی قابل میں شافعی اور احمد
 اور سنی کہ مستحب کہتے ہیں اندھیری میں نماز پڑھنا صبح کی **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْفَارِ بِالْفَجْرِ** باب ششویں میں صبح کی نماز پڑھنے کا حکم کہ فخر ابن
 حدیث صحیحہ کاک جمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول **إِسْفَرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ مَا تَجُزُّهُ** روایت ہی لطف بن خنسمی ہی کہ انہوں نے ان میں ہی رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم ہی فرمائی تھی روشنی میں پڑھنا نماز صبح کی کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے **ف** اور اسباب میں ابی ہریرہ اور جابر اور بلال ہی ہی روایت ہے اور روایت کیا شجرہ
 اور ثوری فی اس حدیث کو محمد بن اسحاق ہی اور روایت کیا محمد بن عجلان ابی ہی عامر ابن عمرو بن قتادہ ہی کہ ابوعبیدہ نے حدیث لطف بن خنسمی کی حدیث ہی صحیحہ ہی اور
 بخیر کیا ہی اکثر عالموں نے احباب سنی ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تابعین ہی میں پڑھنا نماز صبح کی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور کہا شافعی اور احمد اور سنی فی صحیحہ سفار
 میں کہ یقین ہو جاوے صبح صادق کا اور نہ کہ ہی اس میں اور مضمی سفار کی یہ نہیں ہیں کہ آخر وقت پڑھی نماز **بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّحِيلِ بِالظُّهْرِ** باب
 ظہر کی جلد شروع کرنا کہ **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ لَحْدًا كَانَ أَشَدَّ تَحِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ ابْنِ بَكْرٍ وَلَا مِنْ عَمْرِو**
مُحَمَّدٍ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہ فرمایا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی زیادہ جلدی کرنا والا ظہر کی نماز شروع کرنی میں
 اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہی **ف** اور اسباب میں جابر بن عبد اللہ اور خطاب اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن عمر ہی ہی روایت ہے
 کہ ابوعبیدہ فی حدیث عائشہ کی حدیث ہی ہا واری کو اختیار کیا ہی اہل علم فی صحابیوں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو بعد لگی تھی کہا ابی علی فی کہا جی میں صحیحہ
 کہ کلام کیا ہی شجرہ فی حکیم ابن حمیر میں مسند روایت اس حدیث کی جو بیان کی انہوں نے ابن مسعود ہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ لفظ اسکی یہ ہیں **مَنْ سَأَلَ النَّاسَ**
وَلَا يُلْقِيهِمْ إِلَّا بِذَاتِ بَعْضٍ جو مانگی تو میونس اور اسکی پاس اتنا ہو کہ کفایت کرے تا ہو اسکو آخر حدیث تک کہا جی ہے اور روایت کی ہی انس سفیان اور زائدہ فی اور زید
 صحیحہ فی انکی روایت میں کچھ مضائقہ کہا محمد فی روایت کیا گیا ہی حکیم ابن حمیر ہی وہ روایت کرتی ہیں سعید بن جبیر ہی وہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی وہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم
 ہی جلدی شروع کرنا ظہر کا روایت کی ہی حسن بن علی حلوانی فی کہا جی ہے کہ جو عبد الرزاق فی انکو جی ہے عمر فی انکو نہ ہی فی کہا جی ہے یحییٰ بن مالک نے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فی ظہر کی نماز پڑھی جب ڈھلاؤ آتا ہے حدیث صحیحہ ہی **بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الظُّهْرِ وَتَشْدِيدِ الْكُسْرِ** باب اسکا کہ
 ظہر کی نماز پڑھنے شروع کی جاوے جب گرمی زیادہ ہو **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الشَّيْءَ الْكُسْرَ فَإِنَّهُ دَوَّاعٌ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا**
رَدَّ الشَّيْءَ الْكُسْرَ مِنْ فَيْحٍ جَعَلَ تَحْتَهُ رُجُلُهُ روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جب گرمی زیادہ ہو تو ٹہنی کر دو اسکی نماز ہی کہ جلے گی
 کی جہنم کی جوش ہی ہی **ف** اور اس باب میں ابو سعید و ابو ذر اور ابن عمر اور مضمرہ اور قاسم بن منوان ہی ہی روایت ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابی بابہ اور ابو موسیٰ
 اور ابن عباس اور انس ہی ہی روایت ہے اور مروی ہی عمر رضی اللہ عنہ ہی وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اسباب میں اور وہ صحیحہ نہیں ہے **مُحَمَّدٌ** کہتا ہی یعنی روایت
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع نہیں ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہو بلکہ موقوف ہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ابوعبیدہ فی حدیث ابو ہریرہ کہ
 حسن ہی صحیح ہی اور اختصار کی ہے ایک قوم فی اہل علم ہی تاخیر نماز ظہر کی گرمی کی دنوں میں اور یہی قول ابن مبارک اور احمد اور سنی کا ہی اور کہا شافعی
 دیر کرنا نماز ظہر میں جب کہ لوگ دوسری آتی ہوں اور جو نماز پڑھتا ہی اکیلا یا نماز پڑھتا ہی اپنی قوم کی سنا اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اسکو کہ تاخیر کرے گرمی کے دنوں میں
 ہی کہ ابوعبیدہ نے اور مذہب ان لوگوں کا جو گئی ہیں تاخیر ظہر کی طرف شدت گرمی میں تابعی ہی کی ابی ہریرہ اور یہ فرمایا شافعی کا کہ حضرت ابن مسعود کو جو دوسری آ
 ہو جو میں اسلی ہی کہ مشقت نہ ہو آدمیوں پر حدیث ابی ذر کی خلاف ہی کہا ابو ذر فی ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سفر میں سواذان دی ظہر کی بلال نے
 فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ای بلال ٹہنڈا ہونی دو اور ٹہنڈا ہونی دو میں اگر مطلب وہی ہو تا جو نہ ہے شافعی کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں فرمائی کہ نہ
 میں تو سب لوگ جمع تھے اور کہیں دوری نہ تھی **مُحَمَّدٌ** کہتا ہی مٹی نام شافعی رحمہ اللہ علیہ جو فرمائی ہیں کہ دوسری آنواں کو تاخیر ظہر کی حضرت ابو ذر کی حدیث کہ
 مخالف ہی اسکی کہ ابو ذر فی تو روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تاخیر کا حکم یا سفر میں ہی حالانکہ وہاں کوئی دوسری آنواں نہ سب ایک ہی جگہ جمع تھے **عَنْ**

کہ دونوں سجدوں کی جہاں کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں بھی پتی ہم اسکو کہ روایت کی پہلی سی گرانی پہنچتی ہے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے اور یوسف کہا میں نے بعض
اہل علم نے حدیث اچھوڑ کر اور اسی پر عمل ہے انہوں نے علم کا کردہ کہتی ہیں اتفاقاً اور اسباب میں روایت ہے عائشہ اور انس اور ابی ہریرہ ترجمہ کرتا ہے کہ اتنا ہی کہتی ہیں کہ دونوں سجدوں
زمین پر رکھی اور دونوں پر کھڑی کری اور ہاتھ زمین پر رکھی **باب فی الرخصة فی الاصل** باری حضرت افکاری بیان میں **عن ابن عمر** قال اخبرني ابو الزبير ان
يجمع طائفتين قلنا لا بن عباس في الارقاء على القدرين قال هي السنة قلنا انما اذا جفأ بالرجل قال بل هي سنة زيدكم ترجمہ کرتا ہے
ابن جریر سے کہا خبری صحیح اور ابی زبیری کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہتی ہے کہا میں نے ابن عباس سے کیا فرماتی ہیں آپ اتفاقاً کر نہیں ملو تو دونوں پر کہا ہیست ہی کہا میں نے ہم سے ظلم جانتی
ہیں ساتہ آدمی کی فرمایا ابن عباس بلکہ سنت ہی تمہاری ہی کی کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے اور گئی میں نے بعض اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرف
کہ نہیں جانتی ہیں اتفاقاً میں نے کچھ مضافاً دیکھی ہے قول ہی بعض علما اور فقہاء اہل کما کہ اور اکثر اہل علم کردہ جانتی ہیں اتفاقاً درمیان دونوں سجدوں کے ترجمہ کرتا ہے بیان اتفاقاً
سی مراد دونوں سجدوں کے سیکر کہ میں نے کہا کہ اس پر بیٹھنا ہی جیسے میں **باب** کا یقول بیان التحدیثین وادھمہ وادھمہ ترجمہ کرتا ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی دونوں
اللہ علیہ وسلم کان یقول بیان التحدیثین وادھمہ وادھمہ ترجمہ کرتا ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی دونوں
سجدوں کے میں اللہ سے اخیر تک اور سنی اسکی میں یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور پورا کر میری نقصان کو اور ہدایت کر مجھ کو اور ذوق سی مجھ کو **روایت کی** میں حسن بن علی
خلاف نے اسی زید بن ہارون نے اسی زید بن جابر نے اسی کامل ابو اللہ الدانی اور کی حدیث کی نزد کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث غریب ہی اور اسی ہی مروی ہی علی ہی اور ہی
کہتے ہیں شافعی اور احمد و اسحاق کہ یہ جابر بن نفیض اور نفیض میں روایت کی بعضوں نے حدیث کامل ابی العلاء سے **باب** کا حاء فی الاعمال فی السجود **باب** کا حاء
سجدہ میں **عن ابن عمر** قال استنکى اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم الى النبي صلى الله عليه وسلم مشقة السجود عليهم اذا تفرجوا فقال
استعينوا يا اربك **ترجمہ کرتا ہے** ابی ہریرہ سے کہا بیان کی صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف سجدہ کی جب مبارک ہی اعضا میں گھنٹا ان گھنٹوں سے تو فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدد کو گھنٹوں سے گھنٹا ان گھنٹوں پر کہہ لو کہ تخلف کم ہو کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث غریب ہے اسکو ہم نہیں جانتی کہ روایت کی مدد ابو صالح سے انہوں نے
ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گرا اسی سند سے کہ روایت کی ابی اجماع اور روایت کی ہی یہ حدیث سفیان بن عیینہ فی اور کی لوگون نے سنی ہی ابو ہریرہ
نعمان سے جو بیٹی میں ابی عیاش کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہاتھ اسکی اور روایت انکی زیادہ صحیح ہی روایت کی **باب** کیف التفحص من السجود
یہ باب میں بیان میں کہ سجدہ کی کو کرنا چاہی **عن مالک بن الحویرث** قال رأی رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فكان اذا كان في
وتر من صلواته لم يرفع يديه حتى يستوي جالساً **ترجمہ کرتا ہے** روایت ہی مالک بن حویرث سے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتی تو جب ہر دو طاق کوحت
میں پہلی بات سے میں تو نہ اٹھتی جب تک یہ بیٹھ نہ لیتی یہ جلیلہ تلمحت تھا کہا ابو عیسیٰ حدیث مالک بن حویرث کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر ہی بعض علما کا اور
ہی کہتی ہیں اصحاب ہمارے **باب** منہ ایضاً دو سجدوں میں بیان میں **عن ابن عمر** قال کان النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في الصلوة على الصلوة
فلما سجد ترجمہ کرتا ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتی تھے نماز میں دونوں قدم کی سروں پر یعنی سر و نکی انگلیوں پر زور دیکر اٹھ کر کھڑی ہوتی اور سجدہ
کی بیٹھتی تھی کہا ابو عیسیٰ ابی ہریرہ کی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتی ہیں کہ آدمی اٹھ کر کھڑا ہو کھینچو زور دیکر یعنی بغیر بیٹھنے کے اور خالد بن ابی اسحق میں اہل
حدیث کی نزدیک اور انکو خالد بن ابی اسحق ہی کہتی ہیں اور صالح بن ابی صالح کی ہیں اور ابی صالح کا نام نہبان رنی ہی **باب** ناخاء فی التشديد
باب تشدد کے بیان میں **عن عبد الله بن مسعود** قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قعدنا في الركعتين ان نقول اللهم صل على الصلوة والصلوة
والصلوات السلاطین علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلى عباد اللہ الصالحین استھد ان لا اله الا الله واشھد ان محمد
عبدہ ورسولہ **ترجمہ کرتا ہے** عبد اللہ بن مسعود سے کہا سہارا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیٹھیں ہم دو رکعت کی بعد تو کہیں التھبات سے آخر دعا کا اور معنی اسکی یہ ہیں
کہ سب عبادتیں بنائی اندک پہنچیں میں اور عبادتیں بدلتی اور مالکی ہی سلام ہی تجھ پر ہی نبی اور رحمت اللہ کی اور کہتیں اسکی سلام ہی ہم پر اور تمام اللہ کے بندوں پر کہ ہی دینا میں
کہ کوئی محبوب نہیں سوا خدا کی اور کہ ہی تیا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی اسکی اور رسول اسکی ہیں **ف** اور اسباب میں روایت میں عمر اور جابر اور ابو موسیٰ اور عائشہ سے کہا ابو عیسیٰ

نہیں پڑھتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مازنین بات کر لیا اور نماز کو کیا اور نماز کو کس نماز کی ایک کراہی تھی تب تک حدیث ہم کے کرنا لیا بیان

روایت ہے ہمارے بنی ہاشم سے کہنا انہوں نے نماز پڑھنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی تو چھینک آئی تھو کہ سو کہا میں نے احمد اللہ سے یہی بات کہ میں سب سے قریب
انکے لئے ہی بہت پاکیزہ توفیق کہ برکت ہے اسکی اندر اور وہ جی دست کرتا ہی ہمارا رب و ربنا کرتا ہی ہر جب نماز پڑھتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر گز ٹپٹے اور دوچار کوئی
کرنا لاتھا نماز میں سونہ بولا کوئی ہر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنا لاتھا نماز میں تو کہا رفاعہ بن رافع بن خضر الزہری
میں بتایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون کہا تھا میں نے کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جی صلی اللہ علیہ وسلم میں قسم ہی اسکی کہ میری جان جسکی ہاتھ میں آگڑی تھی اسکی ہاتھ میں آگڑی تھی
چڑھ جاتا ہی اس کلمہ کو دیکر یعنی آسان کی طرف **ف** اسباب میں حدیث ہے انس اور وائل بن حجر ہی اور ہمارے بن جعیہ ہی کہا ابو عیسیٰ فی حدیث رفاعہ کی حسن ہی اور بعض کہا
کی نیک یہ واقعہ نماز میں تھا اسلئے کہتے تبیین کہتے ہیں کہ جب چھینک آدمی نماز میں تو کہہ کر اللہ تعالیٰ کی اپنی ولین اس سے زیادہ جائز ندی **باب** فی
نسخۃ الکلام فی الصلوۃ باب نماز میں کلام منسوخ منہ کی یا نہیں **ع** سید بن ارقم قال کنا نکتکم خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
الصلوۃ یقول الرجل لرجل جندہ حتی تزکت و قو مو اللہ فانین قاترنا بالکفوت و فہینا عن الکلام ترجمہ روایت ہے زید بن ارم
سی کہا انہوں نے باتیں کرتی تھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی نماز میں بولتا تھا آدمی اپنی ساتھی سی جو بازو پڑھتا تھا یہاں تک کہ آخری آیت و قو مو اللہ فانین رسول
مبارک کو چپے ہنسی کا اور منع ہوا بات کرنا **ف** اسباب میں روایت ہے ابن مسعود و ابو ہریرہ بن ابی سلمہ سی کہا ابو عیسیٰ فی حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہی اور ہی
عمل ہے اکثر اہل علم کہ جب آدمی کلام کرے نماز میں عدا یا سہوا تو دوبارہ پڑھی نماز اور یہی قول ہی توری اور ابن مبارک اور بعض نے کہا ہی اگر کلام کرے قصد تو دوبارہ
پڑھی نماز اور اگر کلام کرے سہوی سی یا مسئلہ بخانا ہو کافی ہی اسکو وہی نماز اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** کاجاء فی الصلوۃ عند التوبۃ باب توبہ کی نماز
یا نہیں **ع** اسماء بنت الحکمہ انفراری قال سمعت علیا یقول انی کنت اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا نفعنی اللہ
منہ بما شاء ان ینفعنی بہ و اذا حدثنی رجل من اصحابہ استخلفته فاذا خلف لی صدقہ و اذناہ حدثنی ابو بکر و صدق ابو بکر قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کما من رجل یدرب ذبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی ثم یتعذر اللہ الا غفر اللہ لہ ثم قوا
لہذہ الایۃ و الذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکر اللہ الی اخر الایۃ ترجمہ روایت ہی اسباب میں حکم فرامی سی کہا سنا میں نے حضرت علی کی کہ فرما
تھی میں جب سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حدیث توفیق دیتی تھی اللہ کی حکم سی جھکو چنا وہ چاہتا تھا اور جیتا تھا میں کوئی حدیث کسی مرد صحابی سی تو تم
لیتا تھا میں اس سے ہر جب قسم کہا تھا تہا وہ سچا جانتا تھا میں اسکو اور بیان کیا مجھ سے ابو بکر نے اور یہ کہا ابو بکر نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمائی
کوئی آدمی نہیں کہ کچھ گناہ کرے ہر گز ہوا اور طہارت کرے ہر نماز پڑھے ہر مغفرت ملے اللہ کی مگر بخشتا ہی اللہ کے گناہ کو ہر پڑھے حضرت نے اپنی قول کی تائید
کی اپنی یہ آیت و الذین ان لا یتنبی عنہ من کہ جب بولتی ہی انے کچھ بخیا لی یا ظلم کرتی میں اپنی جان پر تو یاد کرتی میں اللہ کو آخر آیت تک **ف** اسباب میں ایسا
ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ و عازہ اور وائل ابی الیسر اور نام ابی الیسر کا کعب بن عمر ہی کہا ابو عیسیٰ فی حدیث علی کی حسن ہی نہیں جائز
ہم اس کی گزند سی عثمان بن مغیرہ کی اور روایت کی انسی شعبہ اور کئی لوگوں سے سمرقوع کیا انہوں نے اہل عوانہ کی حدیث اور روایت کی صفیان توری اور شمر فی یہ حدیث
موقوف اور فروغ کیا اسکو بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مروی ہے ہر جس سے مروا ہی **باب** کاجاء عنہ من یومہ الصبی بالصلوۃ باب اس یا نہیں کہ
لڑکی کو کب سے حکم کرین نماز کا **ع** سیدۃ الجحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصبی الصلوۃ ابن سبع سنین و اضر و
علیہما ابن عشر ترجمہ روایت ہے ہر جب ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نماز سکھلاؤ اگر کو کو جب بات برسے ہون اور اگر کو نماز کی ہی جب سن
کی ہون **ف** اسباب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر ہی کہا ابو عیسیٰ حدیث ہے ابن مسعود بن عبد جہنی کی حسن ہی صحیح ہی اور ہی بعض علماء کا اور ہی کے قابل
ہیں احمد اور سحاق اور کہتے ہیں جو نماز چھوڑ دیوے اگر بعد اس کے اسکی قضا پڑھے کہا ابو عیسیٰ فی سہرہ بی میں عبد جہنی کے اور انکو ابن عمر ہی کہتی ہیں +
باب کاجاء فی الرجل یحدث بعد الشہد باب اس کے یا نہیں جو حدیث کرے بعد شہد کی **ع** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا حدثت یعنی الرجل و قل جلس فی الخ صلوۃ قبل ان یتکلم فقد جازت صلوۃ ترجمہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر ہی

۹۷ نصیحت کا آؤ خشاک بن دو کر سنت کا اور اپنی ناز و دود کو غیبت کی ٹھنکیاں۔ ابوالاب صلوٰۃ

مگر یہ بجا رکعت سنت میں جس کی معنی ایک سلام ہی ہے اور نہ بکری اس حدیث سے اور کہا کہ معنی اس حدیث کی یہ ہیں کہ اگر شہد پڑھتے ہیں تو دو رکعت کے بعد اور کہتی ہیں شافعی اور
ابن حنبلہ اللیل مثنیٰ مثنیٰ یعنی نمازات دن کی دو رکعت اور کہتی ہیں فضل کری انہیں یعنی دو سلام میں پڑھی عین ابن حنبلہ ان کا موصول
اللہ صلی علیہ وسلم قال رحمہ اللہ اوصیٰ قبل الصلوات بکلمۃ ربکم وایک عمری کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحمت کری اللہ اس آدمی پر جو پڑھی اللہ کے
قبل ہر رکعت کہا ابو یسے فی حدیث حسن ہی غریب ہے **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد المغرب والشاء فیہ ما باب غریب بعد دو رکعتیں اور ان کی نمازات
بیان میں حسن عبد اللہ بن مسعود جہا کہ قال ما احدثنی ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب و فی الرکعتین
قبل الصلوات الخیر یقول یا ایتما الذکر یقول وقل هو اللہ احد ترجمہ روایت عبد اللہ بن مسعود کی کہ میں نے بیان نہیں کر سکا کتنی بار سنا ہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کرم علیہا ایہ الکافرون اور قل هو اللہ احد پڑھی ہو دو ستونین بعد مغرب کی اور قبل صبح کی **ف** اسباب میں ابن عمر ہی روایت کہا ابو یسے فی حدیث ابن مسعود کی
غریب ہے روایت ابن مسعود کی نہیں جانتی کہ کسی روایت کی ہو انسی کہ عبد الملک بن معاذ کے کوہ روایت کرتے ہیں عاصم **باب** ماجاء انہ یصلیٰ ہما فی
البیت باب مغرب کی دو ستون گہر میں پڑھتے کی بیان میں حسن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین بعد المغرب فی بیتہ +
ترجمہ روایت ابن عمر سے کہا انہوں نے پڑھی میں دو رکعت بعد مغرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مائتہ حضرت کے گہر میں **ف** اسباب میں رفیع بن خذیم اور کعب
بن عجرہ ہی روایت کہا ابو یسے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی حسن ابن عمر قال حضرت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر رکعات
کان یصلیٰ باللیل والنهار رکعتین قبل الظہر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء الاخرۃ قال وحديثی
انہ کان یصلیٰ قبل الفجر رکعتین ترجمہ روایت ابن عمر کی کہا انہوں نے یا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دن رکعتیں کہ پڑھتی تھے آپ رات و دن
دو قبل ظہر کی اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کی کہا ابن عمر کی اور روایت کی مجھ ہی حصہ کہ پڑھتے تھے ہی حضرت دو رکعت قبل فجر کے **ف** نہ نہ نہ
حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہے حسن بن علی فی النسی عبد الزراق فی النسی عمر فی النسی زہری فی النسی سالم فی النسی ابن عمر فی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شل اور پھر
حدیث کی کہا ابو یسے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی فضل التطوع میت رکعات بعد المغرب باب غریب بعد چہ رکعت کے ثواب کے بیان میں
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب ست رکعات کرم اللہ وجہہ فیما یشئ یؤجر علیہ کذا
بعیادۃ ثلثی عشرۃ سنۃ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھی بعد مغرب کے چہ رکعت بری بات مگر مجھیں بابر ہوگا اس کا ثواب
بارہ سو کی عبادت کے کہا ابو یسے اور وہی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھی مغرب کے بعد میں رکعتیں بنا لیا اللہ کے لئی ایک
گہر بیت میں کہا ابو یسے فی حدیث ابی ہریرہ کی غریب ہے نہیں جانتی ہم اسے مگر روایت زید بن حباب کے کہ وہ روایت کرتی ہیں عمر بن ابی شعمہ ہی کہا اور سنا میں
محمد بن حنفیہ سے کہتے ہی عمر بن عبد اللہ بن ابی شعمہ مگر حدیث روایت کرنا ہی اور بہت ضعیف کہا انکو **باب** ماجاء فی الرکعتین بعد العشاء باب غریب
بعد دو رکعت سنت کے بیان میں حسن عبد اللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت کان یصلی
قبل الظہر رکعتین وبعدھا رکعتین وبعد المغرب رکعتین وبعد العشاء رکعتین ترجمہ روایت عبد اللہ بن شقیق سے کہ ابو ہریرہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا کہ سو فرمایا انہوں نے پڑھتی تھے قبل ظہر کی دو رکعت اور بعد اسکے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشا کی دو
اور قبل فجر کے دو **ف** اسباب میں علی اور ابن عمر ہی روایت کہا ابو یسے فی حدیث عبد اللہ بن شقیق کی عائشہ رضی اللہ عنہا ہی حسن ہی صحیح ہی **باب**
ما جاء ان صلوۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ باب میں بیان میں کہ راہی نماز دو رکعت ہی حسن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال صلوۃ اللیل
مثنیٰ مثنیٰ فاذا اخذت الصبح فاوتر بها حادۃ واجعل اخر صلوۃک وتر ترجمہ روایت ابن عمر کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازات کی دو دو رکعت
پڑھنا یا ہی ہر جب خوف ہو تو پڑھی صبح کا تو تر کر اس کو ایک رکعت ہی اور اگر نماز ابی کو دو تر **ف** اسباب میں عمر بن عبد اللہ سے ہی روایت کہا ابو یسے حدیث ابن عمر کی
حسن ہے صحیح ہی اور ہی پر عمل ہے اہل علم کہ نمازات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہی اور ہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد و اسحاق کا **باب**

[illegible]

ابنی باپ سے معلوم نہیں ہوتی اور حبیب ابن سالم مولیٰ بن نعان بن بشیر کی اور روایت کی میں انہوں نے کہا کہ بہت حد میں اور دوسری ہی ابن عیینہ سے یہ روایت کرتی ہیں ابابکر
 بن محمد بن شمسری مانند روایت ابن لوگوں کے اور دوسری کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بڑھتی ہی تھی عیینہ میں سورۃ قاف اور اقربت الساعۃ اور یہی کہتی ہیں شافعی **عَنْ**
عُمَيْدٍ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَقْدٍ النَّخَعِيِّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى
قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافٍ وَالْقُرْآنَ الْحَمِيدَ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْتَشَقَّ الْقَمَرُ ترجمہ روایت مجید الدین عبد الدین عبد الدین بن عیینہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے ابوجہا الوالد
 لیس سے کیا پڑھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر اور عید الضحیٰ میں ترکہا ابوقدلی نے پڑھتی تھی قاف والقُرآن الحَمید اسقاط رب السَّاعَةُ وَانْتَشَقَّ الْقَمَرُ کہا
 ابو عیینہ یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی آیت کی جیسی تھا دانی النبی ابن عیینہ فی النبی مؤخرہ بن سعید فی اسی اسناد ہی مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیینہ نے ابوقدلی سے کہا عارث بن عوف
 ہی **بَابُ فِي التَّكْوِينِ فِي الْعِيدَيْنِ** باب تکوین عیدین کی میانین **عَنْ** کثیر بن عبد اللہ عن ابنہ عن جَدِّہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُ
 فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأَوَّلَى مُتَّبِعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خُصَّافًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ترجمہ روایت مجید الدین عبد الدین عبد الدین سے کہ روایت کرتی ہیں ابنی باپ سے وہ کثیر کی راوی اسی کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے کہیں عید کو پہلی کوحت میں سات قرات پہلی اور دوسری کوحت میں پانچ قرات پہلے **ابن** اسامین عائشہ اور ابن عمر اور عبد اللہ
 عمرو سے روایت کے کہا ابو عیینہ حدیث شمسری کی دادا کی جن ہی اور ابن اسامین سب تین ہی اچھی ہی اور نام شمسری کی دادا کا عمرو بن عوف قرنی ہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم کا اصحاب ہی
 صلہ اللہ علیہ وسلم وغیرہم ہی اور اسی ہی مروی ہے ابی ہریرہ کی کہ انہوں نے ابی اسکت کی مرنی میں اسطرح اور یہی قول ہی اہل مین کا اور یہی کہتی ہیں مالک ابن انس اور شافعی اور احمد
 احی اور دوسری ابن سواری کہ انہوں نے عیدین میں نو تیسرے کہیں پہلی کوحت میں پانچ قرات کے اور دوسرے چار بعد قرات کی مع تکبیر کو مع کی اور دوسری کہی صحابہ سے کہ رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی ہی اور یہی قول ہی اہل کوئی کا اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری **بَابُ** لا صلواتہ قبل العیدین ولا بعدہا اباس میانین کہ عیدین کی اول
 اور بعد کوئی نماز میں **عَنْ** ابن عباس اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ نَوَافِلَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا ترجمہ
 روایت ابن عباس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی عید فطر میں اور پڑھیں دو رکعتیں یعنی عید کی اور پہلی اسکی اور بعد اسکی کوئی نماز نہ پڑھے **ابن** اسامین عبد الدین عمرو ابی
 سے ہی روایت کے کہا ابو عیینہ نہ بہت ابن عباس کی جن ہی صحیح ہی اور یہی پر عمل ہی بعض علما صحابہ غیرہم کا اور یہی کہتی ہیں شافعی اور احمد اور حنفی اور کہا ہی ایک گروہ فی صحابہ غیرہم
 نماز پڑھنے کو بعد صلوات عیدین کی اور قبل اسکی اور قبل اول زیادہ صحیح ہی **عَنْ** ابن عمر اَنَّ اللَّهَ خَرَجَ نَوَافِلَ عِيدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلَهُ تَرْجُمَہ روایت ابن عمر سے کہ وہ نکلی عیدین اور نماز پڑھا عید کی قبل اور نہ بعد اور ذکر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اسی ہی کیا تھا کہا ابو عیینہ یہ حدیث حسن
 ہی صحیح ہی **بَابُ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ** باب عیدین میں عورتوں کی نکلی کی میانین **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُ
 خُرُجًا لِبُكَارٍ وَالْحَوَائِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحَيَضِ فِي الْعِيدَيْنِ فَأَمَّا الْحَيَضُ فَيَعْتَزُّنَ الْمُصَلِّي وَيَتَشَهُذْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ إِذَا خَلَا هُنَّ يَا
 رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ كَذِبًا كَذَا جَلْبَابًا قَالَ فَطَغَّرَهَا أَخْفَاهَا مِنْ جَلْبَابٍ تَرْجُمَہ روایت ہی ام عطیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کرتی تھی کواری اگر نکلو اور جانوں کو اور
 نشینوں کو اور حیض والیوں کو عیدین کی نماز میں اگر حیض والی عورتیں کناری تھیں نماز سے اور حاضر رہتی تھیں عامین مسلمانوں کی عرض کیا ایک نے انہوں سے یا رسول اللہ اگر
 کیے اس چادر فرمایا اپنی انگلی دیوی اسکو پہن اسکی اپنی چادر **عَنْ** روایت کی جیسی احمد بن منیع نے انہوں نے شمس سے کہ انہوں نے شمس بن حسان ہی انہوں نے فی خصہ بنت یسر بن ہی
 انہوں نے اُم عطیہ سے کہ انہوں نے اسکی راوی ابن عباس سے کہ ابو عیینہ نے حدیث اُم عطیہ کی جن ہی صحیح ہی اور گئی ہیں بعض علما ابن حدیث کی طرف اور حضرت
 دجی عورتوں کو عیدین میں نکلی کی اور کہو کہا ہی اسکو بعضوں نے اور دوسری ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے کہ کہو جانا ہوں عین اہل دن کلن عورتوں کا عیدین میں ہیرا کرانے
 عورت تو ان دن دیو خانہ کا میل کی پڑھیں نکلی کا اور زینت نکری اور اگر زینت کری تو شوہر کو جائز ہی کہ نہ کری اسکو نکلی ہی اور دوسری حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہوں
 نے اگر کچھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کو جوئی نکالی ہیں عورتوں کو تو نہ کرتی مسجد میں آئی جیسی نہ کی گئی ہیں عورتیں ہی اسرسل کی اور دوسری سفیان ثوری
 سے کہ انہوں نے ہی کہا اہل دن عورتوں کی نکلی کو عیدین میں **بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعِيدَيْنِ فِي طَرِيقٍ وَدُجَى**
 من طریق آخر **ابن** اسامین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک ہی جاتی اور دوسرے آئی **عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

[illegible]

عمر بن عبد المنعم بن قيس

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

پیشین کے روبرو جو بھی
اور قسط کی تفصیل باب

المسلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہی روایت کہا ابو یونس نے حدیث جبریل بن طعم کی جس میں صحیحی اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابیہ اور حلف سے ملکا کا نماز میں ابو یونس اور صحیح کی کہ میں نے جو بعض روایت کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور حنفی اور حاکم کا اور حجت لائی میں اسی حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعض روایت کہا اگر طواف کرے جب تک آفتاب ڈوبے اور ایسا ہی اگر طواف بعد عصر کے کیا ہی تو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو نماز پڑھے اور سند لائی حضرت عمر کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی پڑھیں اور نکلے گئے سے یہاں تک کہ ذی طوی میں تری تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا **باب ما جاء في ركعتي الطواف باب اس** یا منین کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے **عن** جابر بن عبد اللہ **قال** ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ في ركعتي الطواف بجزءي الأخرين قل يا أيها الذين آمنوا قل هو الله أحد ترجمہ روایت جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں دو مرتبہ خلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قل یا اور دوسری میں قل هو الله روایت کی ہے تہاوی نے اسے وکیلی نے انہوں نے سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے پاس سے کہ وہ یہی صحیح ہے میں اسی دونوں مسودوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں کہا ابو یونس اور یہ زیادہ صحیح ہے حضرت بن عمر کی حدیث اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے پاس سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث جو پہلی حدیث میں آتی ہے وہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اور عبد الغزیز بن عمران سے حدیث میں **باب ما جاء في ركعتي الطواف** عریانا باب بن یا منین کہ طواف کرنا حرام ہے **عن** زید بن ابراہیم **قال** سالت علیاً باقی شیء یجوز قال یارب لا یدخل الجنة الا نفس مسلمة ولا یطوف بالبيت عریان ولا یجوز المسلمون والمشرکون بعد علمهم هذا ومن كان بینه وبين التمسک فحصد لاری مدته ومن لا مد له فاربعة اسبوع ترجمہ روایت زید بن ابراہیم سے کہ جو چاہے حضرت علی سے کہ تم یہ بھیجے کہ تمہاری مدد کی جائے یا اس سے کہ تمہارا بھیجا گیا تھا میں چاہوں کہ ایک تو کیہ جنت میں کوئی داخل نہ ہو گا مگر مسلمان شخص اور دوسرے کہ طواف کرے کوئی بیت اللہ کا ٹکڑا ہو اور دوسرے کہ کچھ میں مسلمانوں کے ساتھ نہ ہو جمع ہو میں اس کے بعد اور چوتھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جبکہ صحیح میں صلح ہے ایک مرتبہ تھوڑا سا مسلمانوں کی مدد تک رسائی اور جبکہ صلح میں کچھ مدت تھوڑی نہ ہو چار مہینے تک مہلت ہے **باب** اسباب میں ابی ہریرہ سے یہی روایت کہا ابو یونس حدیث علی کی جس میں روایت کی ہے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے انہوں نے کہا روایت کی ہے سفیان ثوری نے انہوں نے ابی اسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن شیبہ سے روایت ہے اور یہ صحیح ہے یعنی شیخ یا مضمون کے ساتھ کہ روایت کی ہے ثناء اور ابی اسحاق سے صحیح زیادہ ہے شیخ سے کہ جس کے سر پر ہریرہ ہی کہا ابو یونس اور حنفی و ہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن ایل **باب ما جاء في دخول الكعبة** کعبہ کے اندر جانی بیان میں **عن** عائشة **قالت** خرج النبي صلى الله عليه وسلم من عبادي وهو قری العین طیب النفس وجہ الی وهو حریض فقلت فقال انی دخلت الکعبة ووددت انی لکن فعلت انی اخاف ان الکون انعت امتی من بعدی ترجمہ روایت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اور انکی انکھیں ہنسی میں مزاح خوش تہا ہر جب اگر انکی توفہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب غم کا تو فرمایا اپنے میں اندر کیا کعبی کے اور دوست رکھنا ہو مگر کیا مہتابین اور بھی خوف کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی امت کو بعد اپنے لئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی تسبیح سے امت کو اداسی سنت کی لئے حاضر و غاib اور نبی شفیق کو اتنی ہی تکلیف امت کی گوارا نہیں کہا ابو یونس حدیث میں صحیح ہی **باب ما جاء في صلاة الكعبة** کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کی یا منین **عن** بلال ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى في حواف الکعبة قال ابن عباس کونصل ولكن لا ترجمہ روایت حضرت بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر تو کہا میں جہاں سے حضرت ابی ہریرہ نے لیکن کعبہ کی بجائے اندر کعبہ **باب** اسباب میں اسامہ بن زید و فضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے یہی روایت کہا ابو یونس حدیث بلال کی جس میں صحیح ہے اور یہی عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتی کعبہ کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبہ کے اندر اور مکہ میں فرض پڑھنا کعبہ اندر اور شافعی نے کہا فرض و نفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں سوائے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں **باب ما جاء في كسرة الكعبة** کعبہ کے ٹوٹ کر یا نیکیے یا منین **عن** الأسود بن یزید ان ابن الزبیر قال له حدیثی بما كانت تقضى لک امر المؤمنین یعنی عائشہ فقالت حدیثی ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها لو اني هك حدثت عهد بالجاهلية لهدمت الكعبة وجعلت لها بابين فلما ملك ابن الزبیر هدمها وجعل لها بابين ترجمہ روایت اسود بن یزید سے کہ ابن الزبیر نے کہا اے عائشہ کہ میں نے تو کو مجھے جو کہتی تھیں مگر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو کہا اسود بن زبیر نے کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہی جہدِ نال کے ستوری سے ہی ان کی کیفیت ہی کی تھی کہ وقت لگ کر مٹا، ۱۵۵۱ء سپاہی قربانی کی گامی اور دوش میں سات آدمیوں کی شہادت

[illegible]

[illegible][illegible]

[illegible]

میں نے کاغذ پر دست کی ترغیب تو ملی اور جوہاں بھی

وہیٹ کے چارے ۲۱ لڑا قریب مرگ کو متین اور اسکے لئے دعا

باب الحی

[illegible]

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

جب تک زوال نہ ہو تب تک جب کہ وہ بی بی کے نزدیک غروب ہو گیا اور بی بی نے یہ حدیث سن لی تھی اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ غیر ہم عصری کہہ دیتے ہیں مگر بخاری اور
 کہا ابن مبارک نے یہ حدیث سن لی اور وہاں فقیر فقیر کا نام لکھا اور اس سے نماز خدو کی کہ نماز کے غیر میت دفن نہیں ہوا اور کہہ دیا کہ ابن مبارک نے نماز خدو وقت طلوع آفتاب
 اور غروب اور شیک دو پہر کو جب تک قاتل جاوے اور ہی ہے اور اس سے کہ ابن اوفات کرو میں جو کہ روئے نماز خدو نماز کے بعد کہ وہ نہیں **باب** فی الصلوٰۃ
 علی الاطفال **باب** اگر کوئی نماز خدو پڑھے یا نہیں **عن** الخیر بن شعیبہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرکب خلف الجنادۃ والماشی حیث شاء حیثا
 الطفل یصلی علیہ ترجمہ یہ ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا جو مارو وہ نماز خدو کے پیچھے چلے اور بیدل جہر جاسی اور کہے پس نماز خدو پڑھی جاوے گا کہ ابھی سے بشار
 حسن ہے جو ہی اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگوں نے سید بن عبد اللہ اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ غیر ہم عصری کہہ دیتے ہیں مگر بخاری اور
 ہو فقط صورت اس کی نگاہی اور وہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی تراویح الصلوٰۃ علی الطفل حتی یتصل **باب** میں نے ابن مبارک سے کہا ابھی سے بعد وہاں ہوا
 نماز پڑھیں **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یتصل لا یصل علیہ ولا یرث ولا یؤت حتی یتصل ترجمہ یہ ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا ابھی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا اگر کہ نماز خدو پڑھیں اور نہ کہ اس کا وارث ہو سہ اور نہ اس کا کوئی وارث تھا ہے جب تک بعد پیدائش ہو سکے چلا و کہیں کہا ابھی سے اس حدیث میں اضطراب ہے
 بعضوں نے تو روایت کی ہے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اور روایت کی ہے ابن اوفات کی ہے ابن اوفات سے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے
 اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مروی ہے ابی الزبیر سے کہا ابھی سے جب تک کہ اس کے نماز خدو پڑھی جاوے جب تک کہ وہ دو کہیں اور یہی قول ہے ثوری اور اس سے **باب** ما جاء فی الصلوٰۃ
 علی المیت فی النجس **باب** نماز خدو مسجد میں پڑھنے کے یا نہیں **عن** عائشہ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سہیل بن اللیثاء فی النجس ترجمہ یہ ہے
 ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز خدو پڑھی ہے بل بن ہشام سے کہا ابھی سے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہنا ہے کہ
 امام مالک نے نماز خدو مسجد میں اور شافعی نے کہا پڑھا و حجت لکھا اسی حدیث کا **باب** ما جاء فی تراویح الصلوٰۃ علی الجنازۃ **باب** میں نے ابن مبارک سے کہا ابھی سے نماز خدو میں
 امام کہان کہ **عن** ابی غالب قال صلیت مع انس بن مالک علی جنازۃ رجل فقام رجال اشد ثم جاءوا جنازۃ امراة من قریش فقالوا یا ابا جعفر یصل
 علیہا فقام رجال وسط السیر فقال له العلاء بن زیاد ہذا امرأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی الجنازۃ فقام مک منها ومن الرجال مقاد
 مہ قال نعم فلما فرغ قال اخطوا ترجمہ یہ ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں انس بن مالک کے ساتھ جنازی کی ایک مرد کے کو کہے کہ انس بن مالک جنازہ کی سر
 برابر پہر ایک عورت کا جنازہ لائی اور وہ قریش میں سے تھے اور کہا لوگوں نے یا ابا جعفر اس کی ہی نماز پڑھو سو کہے کہ انس اس جنازہ کے بھیجے عورت کی میت کے مقابل ہو کہا علان زیاد نے
 ایسا ہی کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کئی ہی عورت کا جنازہ پڑھا میں کئی ہی عورت کا جنازہ پڑھا میں کئی ہی عورت کا جنازہ پڑھا میں کئی ہی عورت کا جنازہ پڑھا میں کئی ہی عورت کا جنازہ پڑھا میں
ف ابی ہشام سے کہا ابھی سے روایت ہے کہا ابھی سے روایت ہے کہا ابھی سے روایت ہے کہا ابھی سے روایت ہے کہا ابھی سے روایت ہے کہا ابھی سے روایت ہے کہا ابھی سے روایت ہے کہا ابھی سے روایت ہے
 کہا روایت ہے غالب سے روایت کرتے ہیں ان سے اور صحیح ہے کہ روایت ابی غالب سے ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث عبد اللہ بن مسعود اور کئی لوگوں نے ابی غالب سے روایت ہام کی
 مثل اور اختلاف ہے ابی غالب نے نام میں بعضوں نے کہا ان ہی اور فرس ہی کہی ہیں اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علماء کا اور ہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **عن** امیرہ بن جندب
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی امراة فقام وسطا ترجمہ یہ ہے ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عورت کا جنازہ کی نماز پڑھی تو کہے کہ نماز خدو کی حج
 میں بخیر کے مقابل کہا ابھی سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **باب** ما جاء فی تراویح الصلوٰۃ علی الشہید **باب** شہید نماز خدو نہ
 پڑھنے کے یا نہیں **عن** عبد الرحمن بن کعب بن مالک ان جابر بن عبد اللہ اخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتل
 احدا فی التوب الواحد ثم یقول ابھما الا یرحما للفران فاذا ایتھما اقدمہ فی اللحد فقال اناس یجید علی ہذا یقولون القیدۃ وامر
 بدفعہ حق وکما یرم وکم یصل علیہم وکم یصلون ترجمہ یہ ہے جہاں میں کہ جب کہ عابر بن عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں
 کو جو شہید ہوئے تھے احدمین ایک ایک کہے میں نے کفن کے پہر فرمائی تھے کون اس میں زیادہ قرآن یاد کرتا تھا یہ جب لوگ اشارہ ہی بتائی لا کہ قرآن زیادہ یاد کرتا تھا تو اس کو آپ قبر میں
 لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کفن کے پہر فرمائی تھے کون اس میں زیادہ قرآن یاد کرتا تھا یہ جب لوگ اشارہ ہی بتائی لا کہ قرآن زیادہ یاد کرتا تھا تو اس کو آپ قبر میں

[illegible]

مجلس شورای اسلامی

[illegible]

جو اللہ کا ملنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اس کا ملنا چاہتا ہے یہی حقیقت ہے۔ اگر کوئی اللہ کی پس منظر خانہ نہ ٹریڈ کر لیا جائے، تو خدا کے جواز کی ممانعت قبر کا بیان

[illegible]

مؤمن میت کا دل فرض میں لگا رہا ہی انبیاء کی جائز نشوونگیاں عورتوں سے اجازت کی ممانعت دین داری پسند کر کے نکاح کرو

[illegible]

ابو النکاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بنکاح کی مہین مری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى نَاسًا إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكَ فِي خَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ مَاتَ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ فِي الدُّنْيَا سَلَامًا
 جب کہ یوم مبارک ہو اور اسے نکاح کیا ہو تو فرماتے بَارَكَ سے تو مکمل دینی اس کی یہ میں برکت کے اور جو کہ اور برکت کے تیری تین اور جمع کرے تم دونوں کو خیر دینی کے ساتھ وہ اس
 باہن جلیل بن ابی طالب سے ہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کہ جس صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا يُقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ** باب صحبت کا اوردہ کرے تو یہ دعا ہے **عَنْ**
أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ إِلَى أَهْلِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْنَا فَإِنْ
قَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا وَلَوْ آخِرَ نَفْسِهِ لَشَرَّكَ الشَّيْطَانُ ترجمہ روایت ابن عباس کہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی تم میں سے جو بہت یادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہی اللہ
 سے رزق نہ دے گا اگر اللہ تعالیٰ ان کی درمیان میں کوئی اولاد تو فرمے کہ ہر کسی کو تو اس کو شیطان کچھ ضرر پہنچا دے گا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا قَالَتْ الْوَقَاتِ الْوَقَاتِ**
لِيُحْبِبُّ فِيهَا النَّكَّاحُ باب ان وقتوں کے بیان میں کہ نکاح ان میں سے ہے **عَنْ** عائشہ قالت تزوجتني رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال وبني في شوال
 وكانت عائشة تفتش أن يبنى ببيتها في شوال ترجمہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں
 اور صحبت کی مجھ سے شوال میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوست کہی تھیں کہ زفاف کیا جاوے گی قرابت کی عورتوں کے شوال میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے میں نے سنا
 کہ اس کے گھر کی روایت کہ وہ پہلے روایت کرتی ہیں **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيمَةِ** باب ولیمہ کے بیان میں **عَنْ** أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 سكر راف على عبد الرحمن بن عوف أن وصفه فقال ما هذا فقال إني تزوجت امرأة على وزن نكاحي فذهب فقال بَارَكَ اللَّهُ لَكَ أَوْلَيْتَ وَلَوْ شِئْتَ
 ترجمہ روایت انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا عبد الرحمن بن عوف پر از رز دی کا تو پوچھا یہ کیا ہے تو کہا انہوں نے شیعہ نکاح کیا ہی ایک عورت کے چور دی کی
 ایک گھڑی پر سوئی ہر سو فرمایا اللہ برکت دی تم کو دیکھا کہ کیا کہہ کر کیا ہوا **ف** اسباب میں بن سود اور عائشہ اور ابورزیر بن عثمان سے روایت ہے حدیث انس کی حسن
 صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گھڑی پر سوئے تین درہم و نصف یعنی ایک دم کی تھا کہ کے برابر ہوتا ہے اور اسحاق نے کہا وہ درہم ہے پانچ درہم کا **عَنْ** أنس بن مالك
 أن النبي صلى الله عليه وسلم أوتي على الصفة بنت حبيبة بنو قريظة وقرن ترجمہ روایت انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیمہ کی صفیہ کا جو بیٹی میں نبی صلی اللہ
 اور جو یہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ولیمہ کی ہے محمد بن یحییٰ انہوں نے حمید بن انہوں نے سفیان سے اسی کے مانند اور روایت کی کہی لوگوں نے یہ حدیث میں حذیفہ سے انہوں نے
 زہری ہی انہوں نے انس سے اور زہری نے کہا ان میں کہ روایت ہے و اس سے وہ روایت کی ہے میں نے بیٹی بنی فساد و سفیان بن عیینہ تدریس کے تھے اس حدیث میں کہ کہی کر کرتی ایل
 اور زوف کا اور کہی کرتی **عَنْ** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام أول يوم حرجي وطعام يوم الثاني سعة وطعام يوم
 الثالث معة ومن سجع سجع الله به ترجمہ روایت عبد اللہ بن مسعود کہ انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام روز اول واجب اور طعام روز ثانی سنت ہے
 اور طعام روز ثالث معة ہی اور جو لوگوں کی سنانے کے لئی کوئی کام کرے اللہ اس کے کام سنایا جائے آخرت میں کچھ ثواب ہوگا **ف** ابن مسعود روایت کی حدیث کو
 ہم فرمے نہیں جانتے مگر زیاد بن عبد اللہ کی سند سے اور زیاد بن عبد اللہ بہت غریب ہے سند روایتیں کرنا وہی میں سنائیں محمد بن اسحاق بخاری کو ذکر کرتے تھے کہ محمد بن عقبہ کہتے تھے
 کہ کہا کہی نے زیاد بن عبد اللہ باوجود بزرگی کے جھوٹ کہتی تھی اپنی حدیث میں **بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْرَاهِيمَ الدَّاعِي** باب دعوت قبول کر نیکے بیان میں **عَنْ** ابن عمر قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لَأَنْتُمْ أَوَّلُ الدَّاعِي إِذَا دُعِيَ تَرْجَمَ ترجمہ روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت میں جاؤ جب بلائی ہو
ف اسباب میں علی اور ابی ہریرہ اور ابی انس اور ابی ابیہ سے روایت ہے حدیث ابن عمر سے صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَحْيَى إِلَى الْوَلِيمَةِ** بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَحْيَى إِلَى الْوَلِيمَةِ
 میں جو بغیر بلائی آئے اس کے بیان میں **عَنْ** أنس بن مالك قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني اقدم على طعام فاني قد
 في وجوه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأجمع فصنع طعاما ثم أرسل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فداعاه وجلسا معه فلما قام النبي صلى
 الله عليه وسلم لاشبعه رجل لم يكن معه فاجاب دعويا فلما انتهى رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الباب قال يا رسول الله اني اقدم على طعام فاني قد
 معاجين دعويا فاني اذنت له دخل قال فقد آذنا له فليدخل ترجمہ روایت ابی مسعود کہ انہوں نے ایک شخص کو انکا لوشیہ کہتے تھے اپنے غلام کے پاس کہ
 اسے حکم کرتی تھی اور کہ اس سے کیا ہو اس کے لئے اس کا نام لکھنا کہتے تھے کہ اسے پانچ دینار دے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ سے میں نے انہوں کو کا سوچا یا اس غلام سے کہنا

اُس شکار کا بیان جس کی دو دلیوں نے دو رنگ کا کمر کر لیا اور غلام کا کاحر فی فن مولیٰ کے ۱۹۹ درست بہترین عورتوں کے مہر

[illegible]

[illegible]

تو تو کمر ابر کشنا زو جین مشہ کیسے ایک مسلمان ہونا اس ناکہ کا بیان ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور مردی بنی امیہ بنی سہم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو عورت کا کھل کرے اپنی شوہر سے بغیر عذر کے تو بوند شوگی کی جنت کی ایت کی جیسے ہی حدیث محمد بن اسماعیل انہوں نے
عبدالرباب ثقیفی سے انہوں نے ایسے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کا مانگی اپنے شوہر سے طلاق بغیر
عذر اور ضرورت کے سو حرام ہے اس پر جو بحث کی بہ حدیث حسنہ ہے اور مروی ہے حدیث ابی یوسف وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ سے وہ ابی ہمار سے وہ ثوبان سے اور روایت کی اسکو
بعض روایت ابی یوسف اسی سند سے اور فروغ کیا گیا کہ **باب ۲۰۵** **کاحاء فی مذاکات النساء** ابی حوثری کی خاطر روایت کیے بیان میں **ع** **ابن ہریرہ** قال قال رسول اللہ
ان المرأة کا الضلع ان ذہبت فہما کسرتھا وان ترکھا استمعت بها علی عیہ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت
پسے کی کہ جس کا اگر توبہ ہارنے چلے اسکو تو توڑ دیا اور اگر نہ ہوئی اسکو ویسا ہی تو فائدہ اٹھاوی تو اسکو پیر ہے بن پر لینا اسکی بد مزاجی پر صبر کرے تو ناہ ہو ورنہ ہر
تو جاکو کی نسبت آدمی **ف** اسباب میں ابی ذر اور عمرہ اور عائشہ روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **باب ۲۰۵** **کاحاء فی الرجل یسئلہ ایوہ**
ان یطلق امرأۃ باب اس شخص کے بیان میں جب کو باپ کے کہ بوی کو طلاق دے **ع** **ابن عمر** قال کانت ختی امرأۃ اوجھا وکان ابی یکرہھا فافترنی ان
اطلقھا فابیت فذکرنا ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عبد اللہ بن عمر خلقت امرأۃک ترجمہ روایت عبدالبن عمر سے کہا انہوں نے تمہی میرے
پاس ایک بی بی کہ میں اسے چاہتا تھا اور میرے باپ سے برا جانتے تھے سو حکم کیا جبکہ طلاق دو میں اسے سونا میں پہن کر کیا میں نے اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا
اسی عبدالبن عمر سے کہ طلاق ہی بی بی ابی کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور غریب ہے جانی اسکو اگر بن ابی کے روایت ہے **باب ۲۰۵** **کاحاء لا تسئل المرأة طلاقا لختھا** ابی ہریرہ
کہ عورت اپنی موت کا طلاق بچا ہے **ع** **ابن ہریرہ** قال لا تسئل المرأة طلاقا لختھا لکن فی کافی انما ترجمہ روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ وہ بچاتی ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنے فرمانے طلاق کے عورت طلاق اپنے موت کی تاکہ نڈیل ایوی جو کے بن **ف** اس باب میں ام سلمہ
سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ صحیح ہے **باب ۲۰۵** **کاحاء فی طلاق المعتق** باب سبب القتل کے طلاق کے بیان میں **ع** **ابن ہریرہ** قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کل طلاق جائز الا طلاق المعتق والمعتوب علی عقلہ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب طلاق چڑ جاتی ہیں مگر طلاق
معتوقہ کا یعنی جسکی عقل جاتی رہی ہو **ف** اس حدیث کو فروغ نہیں بانی ہم مگر سطر اس عثمان کی روایت ہے اور وہ ضعیف ہیں واسیہ حدیث نبوی حدیثوں کو ہو بوجایا کرتے ہیں
اور سی رحیل سے علمای صحابہ وغیرہم کا طلاق متوہ یعنی دیو کا کہ جسکی عقل جاتی رہی ہو نہیں پڑتا ہی مگر ایسا دیوانہ ہو کہ کسی کہی ہوش میں آتا ہو اور وہ طلاق دیو ہوش کی حالت میں
تو اسبہ طلاق پڑتا ہے **باب ۲۰۵** **عائشہ** قالت کان الناس والرجل یطلق امرأۃ فاشاء ان یطلقھا وھو فی اللحدہ وان
طلقھا وکانہ منہ او اکثر حتی قال رجل لامرأتہ واللہ لا اطلقک فینین منی ولا اوو یابدا قالت وکیف ذلک قال اطلقک فکلما ھنت عیدک ان یفقد
لا جھنک فذہبت امرأۃ حتی سخطت علی عائشہ فاحبرنھا فسکت عائشہ حتی جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحبرنہ فسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
حتى نزل القرآن الطلاق مرتان فامساک یحضر فی او تسیر یا احسان قالت عائشہ فاستأنف الناس الطلاق مستفیلا من کان طلق ومن لم یکن
طلق ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے لوگ زمان جاہلیت میں ایسے تھے کہ شوہر طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی چاہتا تھا اور ہر وہ ایسی ہوتی تھی جب حجت
کر لیتا تھا عدت میں اگر شوہر طلاق دے چکا ہو اسکو یا زیادہ یہاں تک کہ اگر دینی اپنی ہوگی کہ باقی سے اللہ کی نہ تو میں ایسا طلاق دوں گا تجھ کو کہ تو مجھ کو مجھ سے اور نہ لوں گا تجھ سے کسی
اُسی کہا کہ کیوں کر شوہر کی کہا میں طلاق دوں گا تجھ کو ہر جب تمامی ہوگی حد تیری تو حجت کر دوں گا تجھ سے یعنی اسطر جہد حجت کے ہر طلاق دوں گا ہر عدت تمام ہوگی قریب حجت
کر دوں گا اسطر ہمیشہ کہ تا دوں گا شوگی وہ عورت یہاں تک کہ داخل ہوئی حضرت عائشہ کے پاس خبری لڑکھو سانی ہو چپ ہیں حضرت عائشہ بیان تک کہ ان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو خبر دی
آپ کو چپ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ اگر تری یہ ایت قرآن مجید کی الطلاق مرتان فامساک یحضر فی او تسیر یا احسان یعنی طلاق دوں گا اور
بجائے کہ کہ لینا ہی عورت کو دستور کے موافق یا حضرت کر دینا اسکو یعنی یہ طلاق دیکر یا اسطر کہ حجت نکری یہاں تک کہ عدت تمام ہو چکا کہ کہا عائشہ نے ہر پر سے حساب کہا
لوگوں نے طلاق کا اندہ کہ لے لے جی طلاق دیا تھا اُسی ہی باوجود جی نہیں دیا تھا اُسی ہی ولایت کی جیسے ابو کریم محمد بن علانہ کی کہا روایت کی ہے عبدالبن عمر سے انہوں نے
شہام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی حدیث کی حضور کے مانند اور نہیں ذکر کیا امین عائشہ کا اندہ زیادہ صحیح ہے علی بن شیبہ کی روایت ہے **باب ۲۰۵** **کاحاء فی الخاطل المتق**

اور طہرہ لگا کر گائی ہوئی ہے چار مہینے تک زیادہ اور اختلاف ہے اہل علم کہ جب تک جاوین جاوین چار مہینے تو وہ فاضل ہے پاس کہ اگر ایک سال کا اور جو کرنا
جاو کر جمع کرے اپنی بیوی سے اور یہ طلاق کی اور بیوی سے بالکل بن اس کا اور فاضل اور سب کا اور بعض حکماء کا غیر مہینے کہ صاحب چار مہینے گذر جاوین تو ایک طلاق میں خود بخود طہرہ
ہی اور میں قبول ہے تو یہ دلیل کو کہ مہر جمع کہتا ہی یا نکاح میں مطلق قسم ہے اور حنفی شریعہ اور دیگر اور ایسا کہ سنو الی کو مطلق کہتے ہیں اور مدت یا طہرہ کے لینی چار مہینے اور نو مہر
کے واسطی نو مہینے ہیں بہر اگر اس کے میں بیعت کی تو کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہیں تو بعد چار مہینے کے نصفہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق بائن یا بیاہی اور لفظ ایسا کہ
یہ میں قسم ایسا کہ میں تجھے سے محبت کر دوں گا یا باغ کر دوں گا تجھیں مل کر عمل جنابت کر دوں گا سو ان سے بعد ہی کے کفارہ ہی قسم کا اور اگر وہ کہیں کہ اگر تجھے سے محبت کر دوں تو تجھ
ایک جہر ہے یا میرا غلام آزاد ہی یا میرے نو مہر تو وہی اور ہر صحبت کی تو وہی قسم سپر لازم ہی لینے چاہئے اور نو مہر کی علامت آزاد ہی اور نکاح کی علامت بیاہی **باب ماجاء فی البیان**
باب لسان کیانین حسن سید بن جبیر قال سئل عن المتلاعنین فی اذان مضعب بن الزبیر یفرق بینهما فادرت ما قولی فقلت مکاف
الی منزل عبد اللہ بن عمر فاستأذنت علیہ فقیل لہ انہ قائل فہمہ کلامی فقال ابن جبیر ادخل ماجاءک الاحاجۃ قال قد خلت فادخل
مفکرش کدعۃ رذل لہ فقلت یا ابا عبد الرحمن المتلاعنین ایفرق بینهما فقال سبحان اللہ نعم ان اول من سأل عن ذلک فلان بن فلان
فقال یا رسول اللہ لایکون احدنا فی امرأۃ علی فاحشۃ کیف یضمر ان تکلم بکلمہ یا امر عظیمہ وان سکت سکت علی امر عظیمہ قال فسکت التمر
صلی اللہ علیہ وسلم فامر بحجۃ فلما کان بعد ذلک اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الذی سالتک عنہ قد بکتک بہ فانزل اللہ الا یہ
النبی فی سورۃ النور والذین یرمون الزواجر کم یکن لکم شہداء الا انفسکم حتی ختم الایت فدعی الرجل فتلان علیہ ووعظہ و ذکرہ و
اخبہ ان عذاب النبی اھون من عذاب الآخر فقال لا والذی بعثک بالحق ما کذب علیہا ثم نئی بالمرأۃ ووعظہا و ذکرہا واخبہا ان
عذاب النبی اھون من عذاب الآخر فقال لا والذی بعثک بالحق ما صدق قال فبدأ بالرجل فشدت اربع شہادات باللہ انہ لمن الصادقین
والخاصۃ ان لعنہ اللہ علیہ لکان من الکاذبین ثم نئی بالمرأۃ فتصدت اربع شہادات باللہ انہ لمن الکاذبین والخاصۃ ان لعنہ اللہ
علیہا لکان من الصادقین ثم فرق بینهما رحمہم ربنا سید بن جبیر کہ انہوں نے چار مہینے کسی مسئلہ لسان کر نیوالی عورت اور دو کا جب معصوب بن زبیر کی طرف
تہی اور پوچھا کیا جدالی کر دی جاوی لسان کر نیوالی جو دو قسم میں سوچتی معلوم ہوا کہ اگر کہیں میں وہی جگہ سے اٹھ کر آیا عبد اللہ بن عمر کے گھر تک دراجازت چاہی پھر اندر لے گیا
لوگوں نے کہا وہ تو قلیل کر لے میں سوئی عبد اللہ بن عمر نے میری بات اور کہا اسی ابن جبیر تو تم کسی کام ہی کو لائی ہوگی پھر داخل ہوا میں اور وہ لٹی تھی ایک موٹی چادر چھائی ہوئی
جو اوٹ پر ڈالی جاتی ہے سو کہا میں نے اسی ابابعد الرحمن کیا لسان کر نیوالی جو دو قسم جہا کر دی جاوین انہوں نے کہا سبحان اللہ ہاں خدا کر دیے جاوین اور یہی جہنی یہ سیکھ چاہو فلا
تہا فلانے شخص کا بیٹا کہ وہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوکھا یا رسول اللہ بولا کہ یہی تو اگر کوئی ہم سے دیکھی اپنی عورت کو نہ میں تو کیا کہے اگر بولی تو بڑی بات ہے اور چپ رہا
تو بڑی مشکل ہے کہا راوی نے پھر چپ ہو رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جواب دیا اسکو یہ جب تو سکون نہ ہوگی اسکی لبتا یاد دہنی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے
پوچھا تھا اسی میں میں مبتلا ہوں سو تارین اللہ تعالیٰ فی یتیم جو سورہ نور میں ہیں والذین یرمون الزواجر کم یکن لکم شہداء الا انفسکم حتی ختم الایت تک اور بڑی ہے یہ نہایت کہ ختم کیا سب یتوں کو سولایا اگر
اوسے کو اور اس کے سلسلے میں دو یتیم اور بچہ یا اسکو اور عذاب آخرت یاد دلایا اسکو اور خبر دی کہ خدا دنیا کا آسان آخرت کے عذاب سے سو کہا اسی قسم ہے اسکی جہنی ایکو بچا حق کے
ساتھ میں جھوٹ نہیں باندھا اس عورت پر لٹی تھی بیوی پر پھر بھائی کو تین عورت کی سہنی اور اسکو بھی بچہ لایا اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہی آخرت
کی عذاب سے سو کہا اس عورت نے نہیں قسم ہے اسکی جہنی ایکو ساتھ حق کے سچ نہیں ذکر کیا اسی معنی اس کے شوہر نے کہا راوی نے پھر شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر سے
اور گواہی لی لینی چار مہینے اللہ کے ساتھ کہ وہ چاہی اجنبی اس باب میں کہ اس عورت نے نکاحی اور بائین میں دفعہ یہ گواہی دی کہ کشتی اللہ کی اور اس کے اگر سوچو وہ پھر نہیں یہ وہاں رہا
کیا عورت کے گواہی لی لینی چار مہینے اللہ کے ساتھ کہ وہ چاہی اجنبی اس باب میں کہ اس عورت نے نکاحی اور بائین میں دفعہ یہ گواہی دی کہ کشتی اللہ کی اور اس کے اگر سوچو وہ پھر نہیں یہ وہاں رہا
میں سوئی ہے یہاں سے حدیث ابن عمر سے ہے اور اسی پر عمل ہے **ابن عمر قال لا عن رجل امرأۃ و فرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینهما و الحق**
القولہ بالآخر رحمہم ربنا سید بن جبیر کہ انہوں نے چار مہینے کسی مسئلہ لسان کر نیوالی عورت اور دو کا جب معصوب بن زبیر کی طرف

دربار الفضا

[illegible]

ازہوئی الی اسلمہ

مسیح کا حق اور اس کے بدواریا - قوت زندہ رہے - اپنی نئی برسی کی گیم کی سال - ۲۳۸۸ اُن شخصوں کے فیاض خیروں پر ایک کیت یا کیتس قربان کر کے اور دوسرے

[illegible]

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

میجر اور سی محل سے بعض علما کا اور سی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور سحاق کا کہتے ہیں کہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں اور بعض علما نے کہا
 مسلمان قتل کیا جاوے قصاص میں سے کسی اور یہ قول ہے میجر **ع** بخیر بن شعیب عن ابنہ عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتل مسلمان کافر کو
 ہذا لا سنداً عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دینہ عقل الکافر نصف عقل المؤمن ترجمہ یہ حدیث میں ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ایسی ہی دوسری روایتیں ہیں کہ
 صلہ اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان قصاص میں سے کسی کافر کی اور اس سے یہی حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کا فرائض برابر ہی آدمی دیت مسلمان
ف اور اختلاف ہے علما کا جو کہ اور نصرانی کی دیت میں سے بعض علما کا مذہب اس حدیث کی موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا عمر بن عبد العزیز کی دیت ہے
 اور نصرانی کی مسلمان کے آدمی دیکے برابر ہی اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا اور مروی ہے عمر بن خطابؓ کہ دیت یہودی اور نصرانی کی جائز ہر دین ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم
 اور سی قول ہے قائل میں امام مالک اور انشا فاعی اور سحاق اور کہا بعض علما نے دیت یہود اور نصرانی کی مسلمان کی دیت کی برابر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک کو **باب**
 ما جاء فی الرجل یقتل عبداً یا بانی شخص کے یا نہیں چاہیے غلام کو مار دال **ع** بخیر بن شعیب عن ابنہ عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتل عبداً قتلناہ وومن
 حداد عبداً یا بانی ترجمہ روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا اپنے غلام کو ہم ہی اس کو قتل کر گئے اور جس نے ناک کا کٹ لیا اپنے غلام کے ہم ہی اس کے
 ناک کا کٹ گئے **ف** یہ حدیث ہے غیر یہ ہے اور بعض علما نے کہا یہ نہیں کہ میں میں برابر ہی غمی اور بعض نے کہا ہر اور عبد میں قصاص نہیں نہ جان کے مال میں نہ غمی
 کر نہیں اور یہی قول ہے احمد اور سحاق اور حسن بکھر اور عطاء بن ابی رباح کا اور بعضوں نے کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اس کے عوض میں مارا جاوے اور جب کسی غیر کے غلام کو قتل کرے
 تو اس کے عوض میں مارا جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا **باب** ما جاء فی المرأة تزنی من دینہ زوجہا اب اس یا نہیں کہ عورت اپنی شوہر کی دیت میں سے کوئی دینہ یا کو
 سعید بن السبیان عنہم کان یقول اللہ علی العاقلۃ ولا تزنی المرأة من دینہ زوجہا شیئاً حتی اخبرہ الصحابہ ان سفیان الذکالی ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ ان و تزنی امراة اشیم الضبائی من دینہ زوجہا ترجمہ روایت ہے سعید بن مسیب کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے دیت حاملہ پر ایک تھی
 وارث نہیں ہوتی عورت اپنی زوجہ کی دیت کسی شے کی یہاں تک کہ ضروری نہ ہو چھانک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح کیا کہ دینہ وارث نہیں ہوتا
 کی ہوتی کہ اس کے شوہر کی دیت ہے **ف** یہ حدیث میں ہے میجر ہے اور سی محل سے علما کا **باب** ما جاء فی القصاص ان قصاص کے یا نہیں **ع** بخیر بن شعیب عن ابنہ عن جده ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقتل کافر کافر کو اور بعض علما نے کہا کہ کافر کا بعض القتل لا دینہ لک فانزل اللہ
 تعالیٰ والی فوجہ قصاص ترجمہ روایت ہے عمران بن حصین کہ اگر دنی کاٹ لیا یا ہاتھ یا تہ یا سر اگر لے لگی فوجہ کاٹنے والی کے شوہر کے لے لگی وہ نبی صلی اللہ
 وسلم کے پاس سوتے فرمایا کاٹ لیا تہ یا سر یا ایک تم میں سے اپنے بہائی کو جیسا کاٹا تہ یا سر نہیں ہے دیت یہ لے لگی گئے ہو کہ اس کو کی سوتاری اللہ تعالیٰ بلیت والی فوجہ قصاص
 لینے عمر بن کا باریا چاہئے **ف** اسباب میں علی بن مہدی اور سلم بن ہشیم سے روایت ہے کہ وہ دونوں بہائی ہیں حدیث عمران بن حصین کے حسن ہے میجر **باب** ما جاء
 فی الحبس فی التہمة یا اس یا نہیں کہ جس پر خون وغیرہ کی تہمت ہو اس کو قید کرنا چاہئے **ع** بخیر بن شعیب عن ابنہ عن جده ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 رجل کافر فی فہمہ کفر حتی عنہ ترجمہ روایت ہے ہز بن حکیم سے یہ روایت کرتی ہیں اپنی ہی ہے وہ انکی داوادی کہ قید کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب
 چھوڑ دیا اس کو نبی ثبوت ہر اس کے بعد **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے روایت ہے حدیث ہز بن حکیم کے باقی ہے وہ روایت کرتی ہیں انکی داوادی حسن ہے اور مروی ہے اس میں ابی ہز
 سے وہ روایت کرتے ہیں ہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس کے دراز **باب** ما جاء فیمن قتل دون مالہ فوجہ شہید اب اس یا نہیں کہ جو مال
 کے لے لیا یا جاوے شہید **ع** بخیر بن شعیب عن ابنہ عن جده ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من قتل دون مالہ فوجہ شہید ترجمہ روایت ہے سعید بن
 بن عمر بن نفیل سے وہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاوے اپنے مال کے لے لے دینہ ہے **ف** یہ حدیث میں ہے میجر **باب** ما جاء فیمن قتل دون مالہ
 فی کہا روایت کی ہے ابو عامر قدسیؓ کہ انہوں نے کہا روایت ہے عبد العزیز بن المطلبؓ کہ انہوں نے کہا روایت ہے ابن عمرؓ کہ انہوں نے کہا روایت ہے ابن عمرؓ کہ انہوں نے کہا روایت ہے ابن عمرؓ کہ انہوں نے کہا
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے جو قتل کیا جاوے اپنے مال کے لے لے دینہ ہے **ف** اسباب میں علی اور سعید بن زید اور ابی ہریرہ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ سے روایت ہے
 حدیث عبد اللہ بن عمرؓ کہ حسن ہے اور مروی ہے انکی ہی سند ہے اور حضرت امیؓ کہ بعض علما نے اسکی کہ آدمی اسے اپنی جان و مال بچائی کو اور ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچا کر کوئی اگر

[illegible]

[illegible]

ریاست انہوں نے سلمان بن عمار سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے یہ حدیث صحیح ہے **باب** الاذان فی اذان اللہ اور باب بھی کہ کائنات اذان کنشی کے یا علی بن محمد
بن ابی ذر عن ابنہ قال لایست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان فی اذان الحسن بن علی بن حنین ولانہ فاطمہ بالصلوۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن ابی رافع ہی وہ روایت
کرتے ہیں ابی ایسے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اذان ہی اپنے حسن بن علی کے کائنات جن میں اللہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسے اذان ہوئی ہی ہمارا
ف یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ حقیقہ کے باہر میں کسی سند و سنی کا پیشہ فرمایا اگر کسی کی طرف سے دو یا تین کافی ہیں اور اس کے کسی طرف سے ایک کافی
اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہ اپنے حقیقہ کے یا حسن بن علی سے ایک بکر کا اور بعضے نے کہا کسی مذہب سے **عن** ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سکر خیر الاشیاء الذکبش وخیر الکفر الخلة ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ستر قربانی کے جانور میں سے ایسی اور ستر سب کفون میں سے ایسی
یعنی ایک لڑا اور ایک چادر قمیص کے سوا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور غیر من معان یعنی میں حدیث میں ابی یوسف **عن** حنفی بن سلیم قال لکذا و فاطمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سکر یغرفات فیمعنتہ یقول یا ایھا الناس علی کل اهل بیت فی کل عام اضعیہ و عیدہ ہل تذاذون والعیذہ ہل اکتی شتمو نھا الرجلیۃ ترجمہ روایت ہے
حنف بن سلیم سے کہا تم کہہ دے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں اور ستر میں کہ قربانی تھامی آدمیوں کو اگر وہ یہ ستر الیقین قربانی ہے اور حشر ہی تو جانتے ہو خیر کیا ہی حشر وہ ہے
سکا نام جمید کہتی ہو **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم سکر گامی مذہبی بن حنف کی روایت ہے ترجمہ و سیدہ جانور سے کہ جب میں ذبح کرتے ہی کفار تو بکری تعظیم کے
لے اور اعلیٰ السلام اللہ کے لے اور وہ تباری اسلام میں تہا میر منور **باب** **عن** علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحسن بشاہ و
قال یا فاطمہ اخلقی رأسہ و تصدقی بذرہ شجرہ فضہ فودنتہ فکان وزنہ ذرہا و اکتب بعض درہم ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا فرمایا انہوں نے کہ حقیقہ کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایچمن کا ایک بکری اور فرمایا اسی فاطمہ کو ذرا اسکا سر اور ذرا اس کے بالوں کے برابر چاندی تو لکھو تو لا انہوں نے بالوں کو اسکا وزن ہر ایک درہم کے
برابر کیا پس **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد کی کچھ متصل نہیں کہ ابو جعفر محمد بن علی نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو **باب** **عن** عبد الرحمن بن
ابی بکر عن ابنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب ثم ترک قد عاکبتین قد جھما ترجمہ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکر ہی وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر اترے اور گامی دو میں ہی یہ ذبح کیا انکو اپنے عید قربان میں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال شہدت من
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاضحی بالصلی فلما اھضی خطبۃ نزل عن منبرہ فانی بکس فذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذبحہ وقال ینہ
واللہ اذکھذا عتی و عتی ثم یضی من امی ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ کہا انہوں نے حاضر میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید قربان کے دن عید کا ذبح
پھر جب پورا کر گئے حضرت خطبہ اترے اپنے منبر سے اور لایا ایک نہ تو ذبح کیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر سے اخیر تک اور سنی لے لے
میں کہ ذبح کرتا ہوں اسکو ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی والا ہی یہ قربانی ہے یہ طریق ہے اور اس کی طرف سے قربانی میں کبیر اس کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند اور عمل کی
پر ہے حکما صحابہ کائنات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوائے اور لکھو گا کہ آدمی جب بکر سے تو یہی کہ بسم اللہ اللہ اکبر اور ہی قول ہے اس مبارک کا اور طلب بن عبد اللہ بن حنظل کہتے ہیں کہ سنا
نہیں ہے **باب** **عن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغلام مومن یحقیقہ یذبح عنہ یوم النبی و یحقیقہ راسہ ترجمہ
روایت ہے سمرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی الزکات میں اپنے حقیقہ کے ساتھ چاہی کہ ذبح کیا جاوے جانور حقیقہ کا اسکی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے اور سر اسکا منور
جاوے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا روایت ہے زید بن ہارون کہا روایت کی ہے سعید بن ابی عروبہ انہوں نے قنادہ ہی انہوں نے حسن بن عمار سے انہوں نے سموی جو شیخ ہیں
مذہب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور کئی میں مستحب ہے کہ ذبح کیا جاوے جانور حقیقہ کا اسکی طرف سے ساتویں دن
اور اگر ساتویں دن ہو کے تو چودھویں دن اور اگر سدن ہی میر منور تو کیسے میں دن اور کہتے ہیں کہ دست نہیں جانور حقیقہ میں مگر دوسری جانور کہ قربانی میں درست ہے جو فیض
قربان کے جانور میں ستر طین میں دوسری میں ہیں **باب** **عن** ام سلمۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من رانی ہلال ذی الحجۃ و اذ ان
لغضی فلا یأخذ ذب شجرہ ولا من اھضارہ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دیکھا جانور ذی الحجہ کا اور لادہ رکھتا ہی قربانی کرنا تو نہ ہونے
اپنے بال اور نہ کائے اپنے ناخن اپنے جبکہ قربانی ذبح کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ سند میں اس حدیث عمر بن مسلم سے کہ روایت کی ہے انے محمد بن عمرو بن ابی ایسے

[illegible]

فلام کاغذہ ذمی کا حصہ جو شریک جہاد ہو - ظروف مشرکین کا استعمال - نقل ۲۶۱ کتابیان

کہا کہ جو تو اس کو کہی جہاد نہ چاہے اور یہی قول ہے اور اسی کا کہا اور اسی نے حصہ لگایا بنی علیہ السلام نے کہ تو کا خیر من اور حصہ مقرر کیا اس وقت مسلمانوں کے ہر مرد کو دینی جہاد کا

ایض حرب میں اور کہا اور اسی نے اور حصہ لگایا بنی علیہ السلام نے عورتوں کا خیر من اور مسکن کیا اسکے ساتھ مسلمانوں کے لئے ایک روایت کی ہے یہ قول اور اسی کا علی بن خنسل نے

انہوں نے جیسے بن یونس کے انہوں نے اور اسی سے اور یہ جو انہوں نے کہا خنیز بن الحنفیہ مراد اس سے یہی کہ بطریق انعام عورتوں کو کچھ متاہر **باب** **ہَلْ تُسَيِّمُ لِلْعَبْدِ بَابُ**

حسبہ یا نہیں **عَنْ** **عُمَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ** شَهِدْتُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ قَائِي مَمْلُوكًا قَالَ فَأَمَرَنِي فَقَالَ لَمْ يَسْأَلْ

فَأَذَانًا أَوْ جَوَافًا مَرَّتَيْنِ مِنْ حَرْفِ النَّسَاءِ وَعَصَتْ عَلَيْهِ رُفْقَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْجَائِثِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرَجٍ بَعْضُهَا وَحَسْبُ بَعْضُهَا تَحْمِيدُ رَأَيْتُ عُمَيْرَ بْنَ أَبِي السَّمِّ كَمَا

خاف من خیر میں سے آواز کے ساتھ انہوں نے شفاعت کی میر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس کا کہ انہوں نے کہ میں غلام بن ہوا میر نے ہر حکم کی اپنے کہنگالی گئی میرے تلوار اور میں اسے

کہنچا تھا اپنے بزرگ سے پرستے کی اور تو اسی قاصد کے ہر حکم کی حضرت بنی میر کے لیے اسباب خالی کا لینے ال غنیمت سے اور عرض کیا میں ابی ساسی ایک مشرک بن جہاد تھا اس سے

دیوانہ کو دیکھا کہ اس کے کچھ چور دیکھ کا اور کچھ یاد کہی **کاف** اور ساسی بن عباس سے یہ روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں

کہ حصہ ان دین تمام کا لیکن کہ دیون اس کو بطریق انعام کے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور حارثی **باب** **مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يُعْرَوْنَ مِنَ السَّيِّئَاتِ هَلْ يُسَيِّمُ لَهُمْ**

بَابُ دینی اگر مشرک جہاد ہوں تو ان کے حصہ کے یا نہیں **عَنْ** **عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ الْوَيْلَةِ كَفَّ رَجُلٌ مِنَ الْمَشْرِكِينَ**

بَدْرًا مِمَّنْ جَرَاةً وَنَجْدًا قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَيْتُمْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَمَّا اسْتَعْيَبَ مُشْرِكًا وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامُ اللَّهِ مِنْ هَذَا تَحْمِيدُ

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کی طرف اور جب پہنچے حرہ الوبر میں کہ نام ہے ایک تمام کا ملا ہے ایک مرد مشرک بنی سے کہ مشہور تھی اس کی دیری اور جب

سوزیا اس سے بنی علی اللہ علیہ وسلم نے تو ایمان لایا ہی اللہ اور اس کے رسول پر اسے کہا نہیں فرمایا اپنے ہر جا میں مرد نہیں لیتا مشرک سے اور اس حدیث میں اور یہی بیان اس کے زیادہ

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں حصہ نہ یا جا و مشرک کو یا غنیمت کے اگر وہ لڑائی میں شریک ہو مسلمانوں کے ساتھ متعالمین دشمن کے اور بعض

اہل علم نے کہا حصہ نہ یا جا و اگر وہ حاضر ہو قتال میں مسلمانوں کے ساتھ اور مرد و عورت و بچہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث الیک تو کہو کہ اگر تم سے کسی سے دہ کی ساتھ مشرک تم کو روایت کی ہے

حدیث قتیبہ نے انہوں نے عبد الوارث بن عبد اللہ بن عبد الوہاب نے انہوں نے عروہ نے انہوں نے زہری نے **عَنْ** **أَبِي مُوَيْسَةَ قَالَ** قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقِيرٍ لَمْ يَكُنْ

حَدَّثُوا عَنْهُمْ لَمَّا دَخَلَ الدِّينَ أَفْتَحُوهُمَا تَحْمِيدُ رَأَيْتُ ابْنَهُ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ بِنِ اسْتَعْبَدَ فِي بَيْتِهِمْ بَيْنَ حَصْبَةٍ لَهَا بَنَاتٌ سَبَى آتَى

ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے فتح کیا تھا اس کو **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ اسے اور اسی نے جو کہ نے مسلمانوں کے قبل فتح غنیمت کے اس کا بھی حصہ

لگا یا جا و **باب** **مَا جَاءَ فِي لَمْ يُفَاعِلْ بِالْمُشْرِكِينَ أَبْطَرُفَ مَشْرُكِينَ** استعمال میں **عَنْ** **إِبْنِ ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

عَنْ قُدْرَةَ الْمُجُوسِ قَالَ لَقِيتُ هَاشِمًا وَأَهْلَهُمْ فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَلِيحٍ دَخَلَ نَابِ تَحْمِيدُ رَأَيْتُ ابْنَهُ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِسْمًا كِي بَابُ

سے لینے اسی استعمال کریں یا کریں فرمایا اپنے صاف کرو اس کو دیکھو کہ ہر کچا و امین اور من فرمایا مرد دزدنی ناسک کہانی **ف** اور مروی ہے یہ حدیث اور سند ہے بنی ثعلبہ

سے روایت کی یہ ابو ادیس خولانی بنی ابی ثعلبہ سے اور تو علامہ کو سلخ بنی ابی ثعلبہ سے سوا اسکے کہ روایت کی یہ حدیث بواسطہ ابی السار کے ابی ثعلبہ سے **عَنْ** **أَبِي إِدْرِيسَ**

الْحَمْدِيُّ لَاقِيَ عَائِشَةَ بِنْتَُ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِي يَقُولُ أَيْدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَبَا رَضٍ قَوْمٌ هَلْ لِي كِتَابٌ

تَأْكُلُ فِيهِ الْبَنَاتُ قَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ ابْنَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْسَلُوا هَا وَكُلُوا فِيهَا تَحْمِيدُ رَأَيْتُ ابْنَهُ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِسْمًا كِي بَابُ

خشی سے کہتے تھے یا امین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ ہم لوگ ایسی قوم کی زمین میں ہیں ابی کتاب سے کہ کہانی میں ہم ان کے بنو منین فرمایا اپنے اگر تو تم

ان کے سوا اور بن تو مت کہا و ان کے بنو منین اور اگر نیا و اور بن تو دیکھو لو اس کو اور کہا و اسی میں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب** **فِي الْقَتْلِ بَابُ الْقَتْلِ** یا نہیں **عَنْ**

عَنْ **عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَاتِلُ فِي الْبَدَاةِ الرَّبْعَةَ وَفِي الْقَتْلِ الثَّلَاثَ تَحْمِيدُ رَأَيْتُ ابْنَهُ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

نقل کرتے تھے جو بنی ثعلبہ کے ال سے ابتدائی جہاد میں اور بنی ثعلبہ کے کی وقت میں **ف** اس میں ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ و بن زید اور بن عمر و سید بن

الوح سے روایت ہے اور حدیث عبادہ کی حسن اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک غریبی اصحاب سے صلی اللہ علیہ وسلم کے **عَنْ** **ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک غریبی اصحاب سے صلی اللہ علیہ وسلم کے

فائل کاغذ مقتول کا سامان لے گئے۔ کراہت پر یہ منافع قبل تقسیم۔ کراہت وطن کی غاملہ ۲۷۷ عورتوں سے جو قید میں آئیں۔ عطا مستحسن گن کا۔

البواب المحمود

[illegible]

نے روزہ والا یہ ہے عورتوں اور لڑکوں کو مشرکوں کے فرمایا اپنے باپ اور بچے کے قسم سے من یہ حدیث حسن صحیح ہے کہ اسے خلاصہ یہ ہے کہ قصدا عورت اور بچہ کو ماری اور اگر شوخ یا
 دیکھو کہ میں بغیر کسی قتل جو باوین تو مصافحہ نہیں آخر وہی شرک نہیں ہے **باب حسن** ابی ہریرہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بغت فقال ابن وجبت
 فلا تا ولا تارحکین من قدس کاخر قہمنا بالنار ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اذنا الخ فجزانی کنت امة ثم ان مشرقا فان لا ولا تارحکین
 وان النار لا یجذب بھا الا اللہ فان وجبت قہمنا فانکلوھا ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ یہ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں سوزنا انہوں نے کہا تو تم
 ظانی ظانی مرد کو قریب سے تو حلا وہ لوگوں کے سے ہر فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تم لوگوں کو دیکھتے تھے کہ تم لوگوں کو حلا تم فلا نے ظانی کو اگ میں اور اگ ایسی کہ نہیں عذاب کرتا
 سائے کے مگر اللہ کے اس گراؤ تم ان دنوں تو قتل کرو انکو **باب حسن** اسامین بن عباس اور حمزہ بن عمر اسی صحیحہ روایت ہے حدیث ابی ہریرہ صحیحہ دوسری پر علی بن زبیر اہل علم
 کے اور ذکر کیا محمد بن اسحق بن عیسیٰ بن یسار کے ایک مرد کا اسی سنا میں اور روایت کی کسی شخص نے مثل روایت ایک اور حدیث میں سعد کی شہداء اور صحیحہ **باب حسن**
 کا جائز فی الغلول باب غلول کے یا مین **حسن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وهو یروی عنی من الذکر والغلول والذین دخل الجنة دخل الجنة ترجمہ
 روایت ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مرد اور وہ پاک ہے کہ اور غلول اور قریب سے داخل جہنم میں **باب حسن** اسامین روایت ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے ہے **حسن** ثوبان
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الروح الجسد وهو یروی عنی من الذکر والغلول والذین دخل الجنة لکذا قال سعید بن الذکوان وقال ابو عوانہ فی
 حکایتہ الذکر والذکر یروی عن معمران وروایہ سعید بن حمزہ ترجمہ روایت ثوبان سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حکم یوحی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ پاک ہے میں جہنم
 سے کہ اور غلول اور قریب سے داخل جہنم میں اسامین کہا سعید بن حمزہ کا اور ابو جوفیہ نے حدیث میں غلول کا اور نہیں ذکر کیا سعد بن ابی ہریرہ کا اور روایت سعید بن حمزہ **حسن** محمد بن عیسیٰ
 قال فیل یار رسول اللہ ان قال استشهد قال فلا قد لا یمنہ فی النار یعباؤ قد غلوا قال ثم یا عمر فادانہ لا یدخل الجنة الا اللہ عز وجل ترجمہ روایت عمر بن
 خطاب سے کہا عرض کیا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فلا شخص شہید ہو گیا اپنے فرمایا ہرگز نہیں میں انکو دیکھا اگ میں اپنے دوزخ کے سبب یا عبا کی کہچرا یا اسکو غلام نہیں ہے ہر فرمایا اپنے کہ ہے ہوا
 عمار کا دوزخ میں کہ نہیں اہل جنگ جنت میں مگر میں لوگ **باب حسن** یہ حدیث حسن صحیح ہے عربیہ ترجمہ کہتا ہے غلول غنیمت کے مال میں کہچرا یا ہے اور کہنہ وہ مال ہے کہ باوصف کامل ہو
 بھاس کے اسکی کو نہ بجا **باب حسن** طاجا فی خروج النساء فی الحرب باب عورتوں کے جہاد میں جانبی یا مین **حسن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو
 یأمر مسلمہ وینوی مقصدا من الانصار یقین الماء ویلاون الخ ترجمہ روایت انس سے کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ رہتے تھے مسلم اور چند تو لوگوں کی
 ہمدانہ انصاری کے بلاتی تھیں بانی اور علاج کرتی تھیں خمیوں کا **باب حسن** اسامین بن عباس بن عبد مود سے ہے روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیحہ **باب حسن** فی قبول ہذا الشکرین باب شکر
 کے یہ قبول کر کے یا مین **حسن** علی بن ابی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کثر ما ھدی الیہ فقبل وان لکونک اھذا الیہ فقبل ثم ترجمہ روایت ہے حضرت علی کے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کے پاس ہر پہنچا کس نے میں قبول کیا اپنے اور بادشاہ ہر پہنچا قبول کر لی **باب حسن** اسامین جابر سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن صحیحہ اور ثور سے میں ابی طلحہ
 کی نام انکا سعید بن ہلہ سے اور کنیت انکی ابو جہم ہے **حسن** عیاض بن حیار انا اھذی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ھدیہ لہ اونا فہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 انکلت فقال انی فہیت عن زید الشکرین ترجمہ روایت عیاض بن حیار سے کہ انہوں نے میرے چائی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ میرے یہ ایک اور اہل رومی کو شکر ہے سوزنا یا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کیا سلام لایا تو کہا عرض نے نہیں فرمایا آپ میں من کیا اگ میں شکر کے یہی کہنے کی قبول سے کہا ابو طلحہ یہ حدیث حسن صحیحہ دوسری پر علی بن زبیر اہل علم کے
 یہ میں کہ من کیا گیا ہو میں شکر کے یہی قبول کرنے سے اور دوسری نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قبول کرتے تھے یہاں شکر کے اور دوسری حدیث میں کہ اسیت اسکی اور قتال ہے کہ شاید یہی قبول
 کرتی ہوں پر من فرمایا اس ترجمہ کہ اسے عیاض کہ لڑل و تحفیت تحانیہ تمیمی جاشی صحابی میں کہ وہاں شکر کے جو کہ وہاں شرف باسلام کو اور بعد میں ہی اور سنہ ہجری میں تک زندہ
 رہی خطابی کی کہ باہی شاید حدیث منہ ہر اسکی کہ قبول کرنا یا شکر کے بہت احادیث میں وارد ہو چکا شاید میرے عیاض کا اسکی واپس کیا کہ انکو عزت ہو اسلام کی اور عزت ہو شکر کے
 اور کہ وہاں شکر کے کہ اپنی قبل ان میں اور یہی کہنے کے اہل اخبار قبول ہر ایں اصح اور کہ میں اتنی قال ہے اوقات مخصوص **باب حسن** کا جائز فی صیون تو شکر باب شکر کی یا مین
حسن ابی ہریرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا لا اھزب شکر ساجل ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی خوشخبری کی کام کی اور خوش ہو آپ اس سے
 پس اگر آپ شکر میں **باب حسن** یہ حدیث حسن صحیحہ نہیں ہے ہر اسکی کہ اس سے روایت کیا ہوں کہ انہوں نے شکر کو

ابواب الجہاد

[illegible]

۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

ایواب الجہاد و ایواب التباس

[illegible]

اور یہ کہ یہ حدیث صحیح اور مروی ہے عبداللہ بن حکیم سے بواسطہ ایک شیخ کے اور اس عمل نہیں اکثر اہل علم کا اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن حکیم سے اس طرح ہی کہ اسی ہاں
کتاب سنی اصلہ اللہ علیہ وسلم کی انکے وفات کے دو ماہ پیش یعنی باقی مدنی نبوت کے جو اور گذرنا میں احمد بن حنبل کہ اس حدیث کی طرف جاتے ہیں یعنی علویہ مسئلہ کی استعمال کو میں فرما
تھے اسلئے کہ اس روایت میں نہ کو یہ کہ وہ اقبل فان خبر سے یہ حکم اور فرماتے تھے یا خبر حکم ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی حکم منسوخ نہیں یہ مانع ہی ہر چیز کی اس لئے یہ حدیث سنی
اس طرح کے جو اسکی اسناد میں کہ روایت کے بعضوں نے اور کہا روایت ہے عبداللہ بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں شیخ احمد بن حنبل کہ اس حدیث کی طرف جاتے ہیں
کہ نبی کے برای میں **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ينظر الله يوم القيامة الى من خرجت به حيلة وخرجت به حيلة وخرجت به حيلة وخرجت به حيلة وخرجت به حيلة
روایت اصلہ اللہ علیہ وسلم فرمایا نظر نہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کسی طرف جھکاؤ اور اس کی خبر کہ **ف** اس میں صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی ہریرہ اور ابی ذر اور عائشہ اور سہیل بن سعد
روایت ہے حدیث ابن عمر کہ اس حدیث صحیح ہے **باب** ما جاء في دخول النساء باج تونج دنوں کے بیان میں **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرجت به حيلة
خلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة فقالت أم سلمة فليكن يصنع النساء بدلولهن قال أبو حنيفة شبرا فقلت لا تنكشف أقدامهن قال فان خيئته فدا عملها بوزن
عليه ترجمہ روایت ابن عمر کہ ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر کسی نے اپنے کپڑے نکال کر اپنے بدن کو دکھانے کے لئے نکال دیا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہ کرے گا
ایک نشت انہوں نے عرض کی کہ کھانا روک کر قدم انکے فرمایا لکھنا وین ایک ہاتھ نہ بڑھایا وین اس زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث میں حسن ہے عزیز کے دہن کا بیان کہ اس حدیث کی
عن أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم شرب ليلها ليلها من نطافها ترجمہ روایت ابن عمر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دیا فاطمہ کے کسی نطاف کا ایک نشت **ف**
اور روایت کے بعضوں نے حاد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن نبی سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنی اس انہوں نے ام سلمہ سے **باب** ما جاء في لبس الصوف باب صوف پہننے کی ممانعت میں **عن**
ابی جردة قال اخبرني عائشة كسأه ما لبسها واذا راها غلبا فقالت فوض رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا من ترجمہ روایت ابی جردہ کہ کہا کہ کالی ہماری
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر صوفی ہونے کے اور ایک تہمت صوفی اور کہا کہ وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر نہیں **ف** اس میں علی اور ابن مسعود بھی روایت ہیں
حدیث حضرت عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان علي بن أبي طالب يومئذ كسأه ما لبسها ووجهه صوف ووجهه صوف
وسر او لبس صوف وكانت نعلها من جلد حمار صبيح ترجمہ روایت ابن عمر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن کلام کیا اللہ تعالیٰ صوفی علیہ السلام نے اپنے تئیں ایک چادر صوف
اور ایک تہمت اور ایک ٹوپی اور ایک نعل صوف کی اور جو تین انکی مردہ گڈھے کے کہاں سے تھیں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اگر جمیع جہوں کی ممانعت اور حدیث میں علی اگر ہم کے اور
منکہ حدیث میں اور حدیث میں میں عمر کی رفیق جہ کے نقشہ میں اور کہ ٹوپی سے چھوٹی **باب** ما جاء في لبس الصوف باب عامیہ کی ممانعت میں **عن** جابر قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم
وسمعه ملة يومئذ وعلية عمامة سوداء ترجمہ روایت جابر کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن اور آپ پر عامیہ سیاہ تھا **ف** اس میں عمرو بن حریث اور ابن عباس اور
اسی حدیث جابر حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا قمتم صلاة عمامة بالانصاف قال نعم وكان ابن عمر يمدان عمامة بالانصاف قال عليه السلام ان الله يحب
بعض ذلك ترجمہ روایت ابن عمر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز کی عمامہ پہننا تو انصاف سے پہننا اور اس میں ابن عمر شکیانی تھا یہاں اور شامی نے فرمایا کہ اس حدیث میں
نی اور دیکھا میں فاسم کو اور اس کو دونوں ایسا ہی کرتی تھے **ف** اس میں عیسیٰ ہی روایت ہے اور ابن عمر بھی روایت علی کی میں قبل اس کے ترجمہ عامیہ ممانعت ممانعت اجابت متعدد اسکی
فضیلت میں اور جو ابن عمر ہی کہ دو رکعت عمامہ سے بہتر ہے شتر رکعت بلا عمامہ اور چوڑا شملہ کا افضل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث اور کہنے میں شملہ کے باندھی اور کہی شملہ کو اور نہیں
پہننے کے حدیث کے حدیث میں ہے اور کہی ایک شملہ کو کہہ سکتے اور ایک کو لٹکا دیتے اور اگر شملہ کا پر شیت لٹکا اور کہی آپ دو شملہ ہی لٹکائی درمیان دونوں کو کہ اور کہی ممانعت ممانعت
اور جاب جب لٹکا جائے تو اقل مقدار شملہ کے جا کر کل ہے اور اگر ایک دست اور طول اسکی نصف پیشے زیادہ وقت ہے اور داخل اسل اور شامل اسل صرف ممنوع ہی اور اگر طریق کمتر و زیادہ کے
ہو تو حرام ہے والا مکروہ خلاف سنت ہذا انا للشیخ فی شرح مشکوٰۃ اقول وکیف ہی ایک چھ عمامہ اگر کہیں نیچے سے ایسے کہ یہ ہی سنت اور امام مالک سے کہ میں نے دیکھا ایک جماعت کہ
سجد میں لگ کر مانی مانگتے وہ اللہ سے توبائی یہ جا کر وہ سب سجد کیلئے پہننے اور اگر ترابعان سنت ہی میں ان میں اس کا غافل میں **باب** ما جاء في كراهية خلع اللباس في
اللوٹی کی کراہت میں **عن** علي بن أبي طالب قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخلع بالذهب عن لباس القسي وعن القراءة في الركوع والسجود
وعن لبس العصفر ترجمہ روایت علی بن ابی طالب کہ اس نے کہا کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونیا لکھنؤ سے اذنی کے پہننے سے اور کوہ اور جو میں قرآن پڑھنے سے اور کہم کے

1

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱	انواب کھانوں کے	۸	باب جاری کھانیکے بیان میں	۱۳	الواب پنی کی چیزوں کے بیان میں
۲	آنحضرت کس پر کھانا کھاتے تھے	۹	باب ہنساہوا گشت کھانیکے بیان میں	۱۴	باب شارب خمر کے بیان میں
۳	باب خرگوش کھانیکے بیان میں	۱۰	باب تکیہ لگا کر کھانیکے کراہت میں	۱۵	باب ہر سر کے حرمت قطعے میں
۴	باب غضب کے بیان میں	۱۱	باب آنحضرت کے حلو اور شہد دست رکھنے میں	۱۶	باب جبکی ہست سی نشا ہوا و سکی ہوتوری کے حرمت میں
۵	باب کفتار کے بیان میں	۱۲	باب شور بازیا دہ کرنے میں	۱۷	باب مگوین بنید بنائیکے حرمت میں
۶	باب گھوڑوں کے کھانے میں	۱۳	باب شریکی فضیلت میں	۱۸	باب باورضیرا و حتم کی بنید کی کراہت میں
۷	باب شہری گدھوں کے بیان میں	۱۴	باب گوشت دانت سے نوچ کر کھانے میں	۱۹	باب دبا وغیرہ ظروف میں بنید بنائیکے اجازت میں
۸	باب کفار کے برتنوں کے حکم میں	۱۵	باب چہرے گوشت کا لگا کر کھانے میں	۲۰	باب شگ میں بنید بنائیکے بیان میں
۹	باب چوہے کچے بیان میں جو گھی میں سر جائے	۱۶	باب اس بیان میں کہ کون گوشت اچکو پسند تھا	۲۱	باب باون وانوں کے بیان میں جسے شراب بنتی ہے
۱۰	باب مائیں مائیں سے کھانے پینے کی ہنی میں	۱۷	باب سر کے کے بیان میں	۲۲	باب باور و قمر ملا کر بنید بنائیکے بیان میں
۱۱	باب اونگلیاں چلاٹنے کے بیان میں	۱۸	باب خربوزہ ترکچور کے ساتھ کھانے میں	۲۳	باب سوتے اور چاندیکے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہونے میں
۱۲	باب باگرے ہوئے لقمہ کے بیان میں	۱۹	باب لکڑی ترکچور کے ساتھ کھانے میں	۲۴	باب کھڑا ہو کر پنی کی ہنی میں
۱۳	باب کھانیکے جیسی کھانیکے کراہت میں	۲۰	باب اوٹو نکا پیشاب پنی کے بیان میں	۲۵	باب اسکی رخصت میں
۱۴	باب لہسن اور پیاز کے بیان میں	۲۱	باب وضو کر تین قبل طعام کے اور بعد کے	۲۶	باب برتن میں دم لینے کے بیان میں
۱۵	باب پکے ہوئے لہسن کے اباحت میں	۲۲	باب وضو کے ترک میں	۲۷	باب دو دم میں پنی کے بیان میں
۱۶	باب برتنوں کے دھانی اور چاغ اور لگا چھانین سونے وقت	۲۳	باب کدو کھانیکے بیان میں	۲۸	باب پنی کے چیز میں دم لینے کے کراہت میں
۱۷	باب دو کچور کا ایک لقمہ کرنیکے بیان میں	۲۴	باب زیت کے بیان میں	۲۹	باب برتن میں دم لینے کے کراہت میں
۱۸	باب فضیلت میں تر کے	۲۵	باب نوٹھی غلام جب کھانا پکا کر لائے	۳۰	باب شگ کے موہنے سے پنی کے کراہت میں
۱۹	باب کھانیکے بعد حمد کرنے میں	۲۶	ادسکے بیان میں	۳۱	باب اسکی رخصت میں
۲۰	باب خداجی کے ساتھ کھانے میں	۲۷	باب کھانا کھانیکے فضیلت میں	۳۲	باب اس میں کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے
۲۱	باب اس میں کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے	۲۸	باب طعام شب کی فضیلت میں	۳۳	باب اس بیان میں کہ ایک کھانا دو کو قیامت کرتا ہے
۲۲	باب اس بیان میں کہ ایک کھانا دو کو قیامت کرتا ہے	۲۹	باب کھانے پر لیم اللہ کہنے کے بیان میں	۳۴	باب جلالہ کے گوشت اور دودھ کے بیان میں
۲۳	باب جلالہ کے گوشت اور دودھ کے بیان میں	۳۰	باب پکھنے مائیں سو جانیکے کراہت میں	۳۵	باب مرغی کھانیکے بیان میں
۲۴	باب مرغی کھانیکے بیان میں	۳۱	باب خاتمہ مترجم کی طرف سے جبین میں		
		۳۲	کھانیکے مذکور میں		
		۳۳	فائدہ اطعمہ سنونہ کے بیان میں		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۸	باب اس میں کہ مشروبات میں اختصرت کی	۲۵	باب بہائی کے ساتھ مروت مدار کا بیان	۳۲	باب بدگوئی کے برائی میں
۱۹	محبوب کیا چیز تھی	۲۶	باب عیب کی مذمت میں	۳۳	باب لعنت کے بیان میں
۱۹	چار رسائل المختصر ترجم	۲۷	پندرہ برائیاں زبان کی ترجمہ کی طرف سے	۳۴	باب تعلیم نسب کے بیان میں
۲۰	اول خل غمر کے بھی میں	۲۸	باب حد کی برائی میں	۳۵	باب پیٹنے سے اپنی بہائی کی لئے دعا کرنے کے
۲۱	ثانی تداوی بالخر حرام ہونے میں	۲۹	باب بغض کی برائی میں	۳۶	باب بیان میں
۲۲	ثالث تعظیہ الاوائی رات کو سونے میں	۳۰	باب اہمیں صلح کے بیان میں	۳۷	باب سخت گوئی کے بیان میں
۲۳	رابع دس جہی ملون پونین شراب کے	۳۱	باب خیانت اور دغا کی بیان میں	۳۸	باب شیریں زبانی کے بیان میں
۲۴	الجواب بر الدین اور صلہ رحم کے	۳۲	باب حق ہمایہ کے بیان میں	۳۹	باب ملوک نیک کی فضیلت میں
۲۵	باب برو الدین کے بیان میں	۳۳	باب خادم پر جان کر نیکے بیان میں	۴۰	باب بدگمانی کے بیان میں
۲۶	باب دوسرا سے مضمون میں	۳۴	باب خادموں کے مارنے اور برا کہنے میں	۴۱	باب خوش طبعی کے بیان میں
۲۷	باب رضائے والدین کی فضیلت میں	۳۵	باب خادم کے ادب سکھانے کی بائین	۴۲	باب تکرار کر نیکے بیان میں
۲۸	باب حقوق والدین کے مذمت میں	۳۶	باب اولاد کے ادب سکھانے میں	۴۳	باب مدارات احباب کے بیان میں
۲۹	باب دوست پدر کے اکرام میں	۳۷	باب قبول ہدیہ اور بدلہ دینے کے بیان	۴۴	باب محبت اور نفیض کے مبیانہ نوی میں
۳۰	باب خالہ کے ساتھ حسن سلوک کرین	۳۸	باب محسن کے ادائے شکر میں	۴۵	باب تکبر کے مذمت میں
۳۱	باب حقوق والدین میں	۳۹	باب امور احسان کے بیان میں	۴۶	باب حسن خلق میں
۳۲	باب قطع رحم کی مذمت میں	۴۰	باب بیخو کے فضیلت میں	۴۷	باب احسان اور حقو کے بیان میں
۳۳	باب فائدہ از ترجم تحقیق رحم میں	۴۱	باب راہ سی تکلیف کی چیز دور کرین	۴۸	باب بیانیوں کے ملاقات میں
۳۴	باب صلہ رحم کی فضیلت میں	۴۲	باب اس بیان میں کہ مجالس میں امانت	۴۹	باب حیا میں
۳۵	باب ارکون کی محبت میں	۴۳	خرد در ہے	۵۰	باب مامل اور جلدی میں
۳۶	باب بچوں کی پیار کرنے میں	۴۴	باب سخاوت کی فضیلت میں	۵۱	باب نرم ولی میں
۳۷	باب ارکون اور بیون کے پرورش میں	۴۵	باب بخل کی مذمت میں	۵۲	باب مظلوم کے دعا کے بیان میں
۳۸	باب یم پر مہربانی کر نیکے بائین	۴۶	باب نفقہ اہل کے فضیلت میں	۵۳	باب خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں
۳۹	باب ارکون پر مہربانی کر نیکے بائین	۴۷	باب ضیافت کی بیان میں	۵۴	باب خوبی سے بناہ کر نیکے بیان میں
۴۰	باب نصیحت کے بیان میں	۴۸	باب عیون اور رائدوں کے حوائج میں	۵۵	باب عمدہ اخلاق کے بیان میں
۴۱	باب مسلمان پر مسلمان کی شفقت میں	۴۹	سچی کرنے میں	۵۶	باب لعن اور حقن کے بیان میں
۴۲	باب مسلمانوں کی عیب ڈھانپنے میں	۵۰	باب کتا دہ پشانی اور باش چہرہ سے	۵۷	باب کثرت غضب کے بیان میں
۴۳	باب مسلمانوں نے سے عیب دور کرین	۵۱	ملنی کا بیان	۵۸	باب بروں کے تعظیم میں
۴۴	باب ترک ملاقات میں	۵۲	باب صدق و کذب کے بیان میں		

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۳	باب تارکان ملاقات کے بیان میں	۴۶	باب داغ کے رخصت میں	۵۰	ابواب قرالین کے
۴۴	باب صبر کے بیان میں	۴۷	باب حجامت کے بیان میں	۵۱	تحقیق ذرائع از جانب مترجم
۴۵	باب سوہنے دیکھنے بات کہنے والی کی بیان میں	۴۸	باب ہندی سے دو اگر نیکے بیان میں	۵۲	باب اس بیان میں کہ ترکہ کے سختی و آسانی
۴۶	باب چغندر کے بیان میں	۴۹	باب رقیہ کے کراہت میں	۵۳	باب تعلیم ذرائع کے فضیلت میں
۴۷	باب نامل سے کلام کر نوالے کے بیان میں	۵۰	باب رقیہ کے رخصت میں	۵۴	باب لڑکوں کے میراث میں
۴۸	باب اس بیان میں کہ بعض ابا بیان جادو کے	۵۱	باب رقیہ خود تین کے بیان میں	۵۵	باب پوتوں کی میراث میں بیٹوں کی ساتھ
۴۹	باب تواضع کے بیان میں	۵۲	باب نظر مد کے رقیہ میں	۵۶	باب حقیقہ بہائون کے میراث میں
۵۰	باب ظلم کے بیان میں	۵۳	باب اثبات نظر مد میں	۵۷	باب نزول آیہ یوسف کے بیان میں
۵۱	باب لعنت کے عیب کر نیکے بیان میں	۵۴	باب تنویر بر اجرت لینے کے جواز میں	۵۸	باب عصبیات کی میراث میں
۵۲	باب تعظیم مومن کے بیان میں	۵۵	باب رقی اور ادویہ تقدیر میں داخل ہونے	۵۹	باب دادا کی میراث میں
۵۳	باب تجربہ کے بیان میں	۵۶	باب کما اور جھوٹ کے بیان میں	۶۰	باب دادی اور نانی کے میراث میں
۵۴	باب اپنی پاپس جو چیز ہو اور سپر اتر نیکے بیان میں	۵۷	باب شن کلب اور اجرا کا ہن کے حرمت میں	۶۱	باب جدہ کی میراث میں جگہ جگہ میں
۵۵	باب احسان کی عوض میں تارک نیکے بیان میں	۵۸	باب گلی میں گندہ یا تعویذ لگانے میں	۶۲	باب مامون کے میراث میں
۵۶	باب مسائل بطریق سوال و جواب از جانب مترجم	۵۹	باب پانی سے بنجار کو تھک کر نیکے بیان میں	۶۳	باب لا وارث کی موت میں
۵۷	باب دعلے درو میں	۶۰	باب ذات الحجب کے علاج میں	۶۴	باب کا درو و سلمان میں میراث ہونیکے
۵۸	باب سناس کی ثنائین اور شجرہ کے بیان میں	۶۱	باب دعلے درو میں	۶۵	باب اول شرک ما باب سی صلہ رحم کے حکم میں
۵۹	باب شہد کے بیان میں	۶۲	باب رقیہ مریض میں	۶۶	باب دوم شرک صلہ میں
۶۰	باب سوم غیبت اہل فساد کے حکم میں	۶۳	باب بنجار کے علاج میں	۶۷	باب سوم غیبت اہل فساد کے حکم میں
۶۱	باب چہارم غصہ میں حضرت سی کون لفظ مروی	۶۴	باب ہفت مسائل ملحدہ از مترجم	۶۸	باب چہارم غصہ میں حضرت سی کون لفظ مروی
۶۲	باب پنجم حد جوار میں	۶۵	باب اول تبدیل آب ہوا میں	۶۹	باب اول شرک ما باب سی صلہ رحم کے حکم میں
۶۳	باب ثانیہ اسباب جواز غیبت میں	۶۶	باب ثانیہ محرم کے ضرورت چھینے لگانے میں	۷۰	باب دوم شرک صلہ میں
۶۴	باب ابواب طب کے	۶۷	باب ثالث طاہون کے حکم میں	۷۱	باب سوم غیبت اہل فساد کے حکم میں
۶۵	باب تحقیق لفظ طب از جانب مترجم	۶۸	باب رابع ابا ان کے حکم میں	۷۲	باب چہارم غصہ میں حضرت سی کون لفظ مروی
۶۶	باب پریز کے بیان میں	۶۹	باب خامس حقیقت سحر میں	۷۳	باب پنجم حد جوار میں
۶۷	باب نشہ کے چیز سے دو اگر نیکے بیان میں	۷۰	باب سادس ادعیات رقیہ پر کر ہونے میں	۷۴	باب ششم اسباب جواز غیبت میں
۶۸	باب سوہا کے بیان میں	۷۱	باب سابع عمو اور پردہ و صغیر اور بزرگ کے بیان میں	۷۵	باب ابواب طب کے
۶۹	باب داغ کے بیان میں	۷۲	باب وصیت بالثلث میں	۷۶	باب تحقیق لفظ طب از جانب مترجم
۷۰		۷۳	باب وصیت کی ترغیب میں	۷۷	باب پریز کے بیان میں
۷۱		۷۴	باب وارث کے لمبی وصیت ہونے میں	۷۸	باب نشہ کے چیز سے دو اگر نیکے بیان میں
۷۲		۷۵	باب اس بیان میں کہ ادائی دین وصیت ہونے میں	۷۹	باب سوہا کے بیان میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۷۰	باب اس کے بیان میں جو صدہ دہائی کا غلام	۷۱	باب اس بیان میں کہ قلوب جان کی دو گلیوں پر	۸۴	باب بغیر شکر کے درجات میں
۷۱	ازاد کے موت کے قریب	۷۲	باب درخون اور خستہ کی گناہ کی بیان میں	۸۵	باب دوسرا اسی بیان میں
۷۲	باب بشرط باطلہ کے ابطال میں	۷۳	باب عدویٰ اور صغیر اور عامر کی نفی میں	۸۶	باب اس بیان میں کہ کلمہ خیر سلطان ظالم سے
۷۳	مسائل اربعہ از جانب مترجم	۷۴	باب تقدیر پر ایمان کہ کسی کے بیان میں	۸۷	کہ دنیا افضل جہاد ہے
۷۴	اول وصیت کے اقسام میں	۷۵	باب اس بیان میں کہ ہر شخص کے موت میں	۸۸	باب آخرت جیلے اللہ علیہ وسلم کے سوال
۷۵	دوم عدم اجر وصیت انداز ثلث میں	۷۶	آتی ہے جہاں لکھے ہے	۸۹	ثلثہ کے بیان میں
۷۶	گرماء جارت در شہ	۷۷	باب اس بیان میں کہ رقیہ اور دو الکہ تقدیر	۹۰	باب فتنہ کے بیان میں
۷۷	سوم اعیال ثواب میت میں	۷۸	کو نہیں ہوتی	۹۱	باب رفع امانت کی بیان میں
۷۸	چہارم وصیت خداوند تعالیٰ اور وصیت	۷۹	باب قدریوں اور مرجیوں کی مذمت میں	۹۲	باب امم سابقہ کے عادات اس امت میں
۷۹	انبیاء میں	۸۰	باب نمانوی موت میں انسان کی صورت	۹۳	متشرع ہو نیکی کے بیان میں
۸۰	ابواب ولا اور ہمنہ کے	۸۱	جنس کے بیان میں	۹۴	تحقیق ذات النواظ
۸۱	باب اس بیان میں کہ ولا محقق کا حق ہے	۸۲	باب رضا بالقضا کے بیان میں	۹۵	باب درندوں کے کلام کے بیان میں
۸۲	باب ولا کی بیج اور ہبہ کی نہیں ہیں	۸۳	باب قادیون پر سلام مکر نیکی کے بیان میں	۹۶	باب چاند کے شوق ہونیکے بیان میں
۸۳	باب معق اور باپ کے سوا اور کو معق اور	۸۴	بوج محفوظ کا بیان مترجم کی جانب سے	۹۷	باب خف کی امانت میں
۸۴	باب بنائیکے مذمت میں	۸۵	ابواب فتنوں کے	۹۸	بیان طلوع شمس از مغرب
۸۵	باب اڑکے کی نفی کے بیان میں	۸۶	مقدمہ تحقیق فتن من	۹۹	توبہ کے دروازہ بند ہونیکا بیان
۸۶	باب قیافہ ہشتاس کے بیان میں	۸۷	باب حرمت میں خون مسلم کے	۱۰۰	فائدہ دہائیں برابر و خیار کے مرتکب بیان
۸۷	باب آنحضرت کی ترغیب دلائل میں ہدیہ پر	۸۸	قصہ شہادت حضرت عثمان	۱۰۱	فائدہ دہائے الارض کے بیان میں
۸۸	باب ہدیہ ہبہ دیکر پیر لینے کا اہمیت میں	۸۹	باب جان و مال کی حرمت میں	۱۰۲	فائدہ بیان میں دفان کے
۸۹	ابواب قدر کے	۹۰	باب سلمان کو ڈرنیکے حرمت میں	۱۰۳	فائدہ بیان میں تین خفیوں کے
۹۰	باب تقدیر میں خوض کر نیکی برائی میں	۹۱	باب ہتھیار سے ہمارہ منع ہونیکے حرمت میں	۱۰۴	فائدہ بیان نار حاشرہ کے
۹۱	باب احتجاج موسیٰ و آدم میں تقدیر میں	۹۲	باب شکی تلوار لینے دینے کی نہیں ہیں	۱۰۵	باب مغرب سے طلوع آفتاب کے بیان میں
۹۲	باب سعادت اور فسادات کی بیان میں	۹۳	باب اس بیان میں کہ جہنم نماز جسم پر ہی لان	۱۰۶	باب یا جوج و باجوج کے بیان میں
۹۳	باب خاتمہ کے بیان میں	۹۴	ابھی میں آیا	۱۰۷	باب فرقہ خارج کے بیان میں
۹۴	باب اس بیان میں کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہے	۹۵	باب لزوم جامعیت میں	۱۰۸	وجہ تسمیہ خواہج
۹۵	فطرت پر	۹۶	باب نزول عذاب میں جب بغیر شکر ہوں	۱۰۹	عقائد خواہج کلاب النار
۹۶	باب اس بیان میں کہ قدر کو رد نہیں کرتے	۹۷	تحقیق آیہ علیکم نفسکم	۱۱۰	تفصیل فرقہ ہائے خواہج
۹۷	مگر دعا	۹۸	باب امر معروف اور نہی منکر کے بیان میں	۱۱۱	باب اثرہ کے بیان میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۶	باب قیامت تلک کے اخبار میں	۱۰۷	باب علامات خروج دجال میں	۱۲۶	باب خواب کی تین قسموں میں
۹۷	باب اہل شام کی فضیلت میں	۱۰۸	باب فتنہ دجال میں	۱۲۷	باب جو خواب بیان کرے نیکے مذمت
۹۸	باب مقابلہ بین المسلمین کی نبی میں	۱۱۰	باب صفت میں دجال کے	۱۲۸	باب وودہ خواب میں دیکھنے کی بیان میں
۹۹	باب اوس فتنہ کے بیان میں کہ قاعدہ اور	۱۱۱	باب اس بیان میں کہ دجال مدینہ طیبہ	۱۲۹	باب متیص خواب میں دیکھنے کے بیان میں
۱۰۰	باب اوس فتنہ کے بیان میں کہ مشاہیر	۱۱۲	باب قتل کے بیان میں	۱۳۰	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۰۱	باب لکڑی تلوار بنانے کے بیان میں	۱۱۳	باب قتل کے بیان میں	۱۳۱	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۰۲	باب علامات قیامت کے بیان میں	۱۱۴	باب قتل کے بیان میں	۱۳۲	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۰۳	باب بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور	۱۱۵	باب قتل کے بیان میں	۱۳۳	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۰۴	قیامت کے قرب میں	۱۱۶	باب قتل کے بیان میں	۱۳۴	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۰۵	باب ترک سی قال کی بیان میں	۱۱۷	باب قتل کے بیان میں	۱۳۵	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۰۶	باب کسری کے بیان میں	۱۱۸	باب قتل کے بیان میں	۱۳۶	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۰۷	باب نار حجاز کے بیان میں	۱۱۹	باب قتل کے بیان میں	۱۳۷	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۰۸	باب نبوت کا جو نام دعویٰ کرنیوالوں کا بیان	۱۲۰	باب قتل کے بیان میں	۱۳۸	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۰۹	باب فائدہ بعض قبائل امت کی مشرک پر	۱۲۱	باب قتل کے بیان میں	۱۳۹	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۱۰	باب نبی تعریف کے کذاب و مہینے کے بیان میں	۱۲۲	باب قتل کے بیان میں	۱۴۰	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۱۱	باب قرن ثالث کی بیان میں	۱۲۳	باب قتل کے بیان میں	۱۴۱	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۱۲	باب خلفاء کے بیان میں	۱۲۴	باب قتل کے بیان میں	۱۴۲	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۱۳	باب خلافت کے بیان میں	۱۲۵	باب قتل کے بیان میں	۱۴۳	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۱۴	باب خلافت قریش میں مہینے کے بیان میں	۱۲۶	باب قتل کے بیان میں	۱۴۴	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۱۵	باب حکام مضلین کے بیان میں	۱۲۷	باب قتل کے بیان میں	۱۴۵	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۱۶	باب مہدی کی بیان میں	۱۲۸	باب قتل کے بیان میں	۱۴۶	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۱۷	باب نزول عیسیٰ علیہ السلام میں	۱۲۹	باب قتل کے بیان میں	۱۴۷	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۱۸	باب دجال کے بیان میں	۱۳۰	باب قتل کے بیان میں	۱۴۸	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۱۹	باب اس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلیگا	۱۳۱	باب قتل کے بیان میں	۱۴۹	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں
۱۲۰	باب اس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلیگا	۱۳۲	باب قتل کے بیان میں	۱۵۰	باب پیران اور دو خواب میں دیکھنے میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۳۹	باب دنیا کی مثال چار شخصوں کے مابین ہونے کے بیان میں	۱۵۲	باب دنیا کا رقا صیون کے بیان میں	۱۷۳	باب بندہ بی خیر کے بیان میں
۱۴۰	باب محبت دنیا اور اس کی فکر کے بیان میں	۱۵۳	باب اپنی نیکیوں کے اطلاع سے خوش ہونے میں	۱۷۴	باب زمین کے گواہی میں
۱۴۱	باب یون کی لٹی طو لھر کے بیان میں	۱۵۴	باب اس بیان میں کہ آدمی اس کی ساتھی جی	۱۷۵	باب صبر کے بیان میں
۱۴۲	باب امت کی عمر کے بیان میں	۱۵۵	باب دوست رکھنے	۱۷۶	باب صراط کے بیان میں
۱۴۳	باب تقارب مان اور فقر علی کی بیان میں	۱۵۶	باب اللہ عزوجل کے ساتھ جن فتن کہنی	۱۷۷	باب شفاعت کے بیان میں
۱۴۴	باب قصر اہل کے بیان میں	۱۵۷	باب نیکی بدی کے پہچان میں	۱۷۸	باب دوسرا اسی بیان میں
۱۴۵	باب اس بیان میں کہ فتنہ اس امت مرحومہ	۱۵۸	باب حب فی اللہ کے بیان میں	۱۷۹	باب فائدہ از ترجمہ بہ بیان صفات الہی اور
۱۴۶	باب مال ہے	۱۵۹	باب اعلام محبت کے بیان میں	۱۸۰	باب فائدہ محمودی شکرین کے شفاعت سے
۱۴۷	باب سیر نبوین ان کے کثرت مال سے	۱۶۰	باب مدح کی کرامت میں	۱۸۱	باب جوش کوثر کے بیان میں
۱۴۸	باب اس بیان میں کہ بڑے سکا دل جو ان سے	۱۶۱	باب محبت مومن کے بیان میں	۱۸۲	باب طروف جوش کے بیان میں
۱۴۹	باب دو چیزوں کے محبت میں	۱۶۲	باب بلا پر صبر کرنے کے بیان میں	۱۸۳	باب اون لوگوں کے بیان میں جو بغیر حائل
۱۵۰	باب تفسیر زہد میں	۱۶۳	باب آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں	۱۸۴	باب جنت ہون گے
۱۵۱	باب کفایت پر صبر کرنے کے بیان میں	۱۶۴	باب فائدہ اہل بلا کے صبر کا اجر	۱۸۵	باب تائیل کے بیان میں
۱۵۲	باب فضیلت فقیر میں	۱۶۵	باب ندامت کا بیان	۱۸۶	باب فائدہ جانوران دریا کی طلت کی تحقیق
۱۵۳	باب فیوض کی مقدم ہونی میں امیرون	۱۶۶	باب زمین زبان سخت دل کا بیان	۱۸۷	باب خاموشی کے فضیلت میں
۱۵۴	باب دخول جنت میں	۱۶۷	باب زبان کی خطا میں	۱۸۸	باب دوسرا اسی بیان میں
۱۵۵	باب بنی صلی اللہ وسلم اور ان کی گروہ کی تاثیر	۱۶۸	باب اون حقوق کے بیان میں جو ان	۱۸۹	باب قراباں ثنات کی مذمت میں
۱۵۶	باب معیشت اصحاب میں	۱۶۹	باب زمین	۱۹۰	باب عیبت کی برائی میں
۱۵۷	باب اس بیان میں کہ غنی دل سے ہے	۱۷۰	باب اس بیان میں کہ قوائی الہی کو صلائے	۱۹۱	باب جلوت اور اختلاط کی فضیلت میں
۱۵۸	باب اخذ مال کے بیان میں	۱۷۱	باب خلق پر مقدم کہنا ضرور ہے	۱۹۲	باب خطر کے نفاق سے ڈرنے میں
۱۵۹	باب ملعون ہونے میں درہم و دینار کے	۱۷۲	باب اہل قیامت کے	۱۹۳	باب اہل جنت کے
۱۶۰	باب حرص مال و جاہ کی مذمت میں	۱۷۳	باب تحقیق لفظ قیامت از مترجم	۱۹۴	باب مقدمہ طویلہ مترجم کی جانب سے جس میں جمع
۱۶۱	باب دنیا کی مثال چہیزوں اور نیکیوں	۱۷۴	باب حساب و قصاص کے بیان میں	۱۹۵	باب جنت جو فران میں اور دوسرے میں مذکور
۱۶۲	باب دنیا کے واسطے	۱۷۵	باب بیان صفات بار خدائی و زبرد پر جمیدہ	۱۹۶	باب میں اور مختصراً اور ایجازاً در حسن ترکیب
۱۶۳	باب دنیا سے دوستی کرنے کے بیان میں	۱۷۶	باب موعظہ و غیرہ	۱۹۷	باب اسکے قابل دید ہے
۱۶۴	باب اہل مال کی موقوفائی میں	۱۷۷	باب قریب ہونا آفتاب کا قیامت میں	۱۹۸	باب جنت کے درختوں کے بیان میں
۱۶۵	باب کثرت اکل کے برائی میں	۱۷۸	باب حشر کے بیان میں	۱۹۹	باب لغیم جنت کے بیان میں
۱۶۶	باب زیا اور سمجہ کے بیان میں	۱۷۹	باب آخرت کی روکار یوں میں	۲۰۰	باب جنت کے عرفوں کے بیان میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۹۳	باب درجہ تہجرت کی بیان میں	۲۱۳	باب اہل نار کے مشروبات میں	۲۲۲	باب باب مسلم کے حقوق میں
۱۹۴	باب ناراہل جنت کے بیان میں	۲۱۵	باب دور خون کے طعام کے بیان میں	۲۲۳	باب مسلمان کے تکفیر کے بیان میں
۱۹۶	باب جامع اہل جنت کے بیان میں	۲۱۶	فائدہ ناراہل جنت کی خبر میں	۲۲۴	باب ادب کی بیان میں جو توحید پر مری
۱۹۷	باب صفت میں اہل جنت کے	۲۱۷	باب دوسرا اسی بیان میں	۲۲۵	باب اقرار امت کے بیان میں
۱۹۸	باب اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں	۲۱۸	باب ناراہل جنت کے دودم لینے میں	۲۲۶	باب جواب علم کے
۱۹۹	باب جنت کے پہلوں کے بیان میں	۲۱۹	باب اس بیان میں کہ اگر دوزخی عورتیں	۲۲۷	مقدمہ ملحقہ ترجمہ علم کے تعریف و تفسیر میں
۲۰۰	باب طیبہ جنت کے بیان میں	۲۲۰	باب فریخ کے غذا بخفیف کے بیان میں	۲۲۸	باب تفقہ کی فضیلت میں
۲۰۱	باب جنت کے گھوڑوں کے بیان میں	۲۲۱	باب اہل ناراہل کے بیان میں	۲۲۹	باب طلب علم کی فضیلت میں
۲۰۲	باب عقیقہ کے عمر و سن کے بیان میں	۲۲۲	باب جواب ایمان کے	۲۳۰	باب کمان علم کی مذمت میں
۲۰۳	باب اس بیان میں کہ جنت میں کتنی صفین ہیں	۲۲۳	مقدمہ تحقیق ایمان میں ترجمہ کی جانب سے	۲۳۱	باب طالب علم کی خیر خواہی اور مر جا کہنے میں
۲۰۴	باب جنت کے دروازوں کے بیان میں	۲۲۴	باب سورہ یونس کی تفسیر کے ساتھ قرآن کے بیان میں	۲۳۲	باب ذہاب علم کے بیان میں
۲۰۵	باب جنت کے بازار کے بیان میں	۲۲۵	کہ وہ کلمہ کہیں	۲۳۳	باب علم ہی دنیا طلب کرنے کی مذمت میں
۲۰۶	باب دیار الہیہ کے بیان میں	۲۲۶	باب قاتل مردم میں یہاں تک کہ وہ موجد	۲۳۴	باب تبلیغ احادیث کی فضیلت میں
۲۰۷	باب رضائے آلہ کے بیان میں	۲۲۷	صلیہ جون	۲۳۵	باب حضرت پرچوٹ باندھنی کی مذمت میں
۲۰۸	باب غرور میں ہی کہنے میں اہل جنت کے	۲۲۸	باب ارکان اسلام کے بیان میں	۲۳۶	باب احادیث موضوعہ کے روایت کی مذمت میں
۲۰۹	باب اہل جنت اور اہل ناراہل کے خلود میں	۲۲۹	باب بیان میں اسلام دایمان کے	۲۳۷	باب استماع حدیث کے ثواب و ادب میں
۲۱۰	باب اندر عروجل کے قدم کا بیان	۲۳۰	باب اس بیان میں کہ زالیض ایمان میں	۲۳۸	باب کتاب علم کی بیان کرامات میں
۲۱۱	باب صفات الہی کا ارفضیل و تفسیر میں	۲۳۱	باب دخول میں	۲۳۹	باب کتاب حدیث کی حضرت میں
۲۱۲	باب جنت اور دوزخ کو گہرے کا بیان	۲۳۲	باب استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان	۲۴۰	باب بنی اسرائیل سے روایت کرینے میں
۲۱۳	باب جنت اور ناراہل کے اجتماع میں	۲۳۳	باب اس بیان میں کہ چاہا ایمان سے ہے	۲۴۱	باب تعلیم خیر کے اجر میں
۲۱۴	باب حور عین کے کلام شیریں کی بیان میں	۲۳۴	باب فضیلت میں ناراہل کے	۲۴۲	باب اوس شخص کی ثواب میں جنہی ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس کی بغاوت کی
۲۱۵	باب انہار جنت کے بیان میں	۲۳۵	باب ترک صلوٰۃ کی وجہ میں	۲۴۳	باب سنت اور بدعت کے بیان میں
۲۱۶	باب جواب جہنم کے	۲۳۶	باب حلاوت ایمان کی بیان میں	۲۴۴	باب مناسبت ہی احتراز کرنے کے بیان میں
۲۱۷	مقدمہ تحقیق لفظ جہنم اور تفصیل میں	۲۳۷	باب زانی کو مومن نہ کہنے کے بیان میں	۲۴۵	باب عالم مدینہ کے فضیلت میں
۲۱۸	طبقات کے	۲۳۸	باب کف لسان میں مومن کے حق میں	۲۴۶	باب علم کے افضل موعظین عبادت سے
۲۱۹	باب بیان میں ناراہل کے	۲۳۹	باب غیبت اسلام کے بیان میں	۲۴۷	باب جواب استیذان کے
۲۲۰	باب قعر جہنم کے بیان میں	۲۴۰	باب منافق کے علامت میں	۲۴۸	باب انشائی سلام کے بیان میں
۲۲۱	باب اہل ناراہل کے حبشہ کے بیان میں	۲۴۱			

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۵۷	باب فضیلت میں سلام کے	۲۵۳	باب چہ شایب کرنا ہوا پر سلام کر نیکی یا نہیں	۲۵۱	باب دائرہ ہی کے اطراف کی کچھ مال لینی
۲۵۹	باب استیذان کے بیان میں	۲۵۲	باب ابتدا میں علیک سلام کہنے کی کرہ	۲۵۰	باب دائرہ ہی بڑا نہیں
۵	باب جواب سلام کے بیان میں	۲۵۱	باب مجالس پر گزرنے کے بیان میں	۲۴۹	باب پیر پیر برہر کہہ کر بیٹے کے بیان میں
۲۵۰	باب سلام کہلا بھیجنے اور سلام بچانے میں	۲۵۰	باب مجالس طرق کے بیان میں	۲۴۸	باب اسکی کراہت میں
۲	باب دسکی فضیلت میں جو پہلے سلام کریں	۲۵۱	باب مصافحہ کے بیان میں	۲۴۷	باب اوندھا بیٹے کے کراہت میں
۳	باب سلام میں اہتہ سی اشارہ کر نیکی یا نہیں	۲۵۲	باب مصافحہ اور دوسرے بیٹے کے بیان میں	۲۴۶	باب ستر عورت کے بیان میں
۴	باب لزکون پر سلام کر نیکی یا نہیں	۲۵۳	باب اہتہ پر دوسرے دینی کے بیان میں	۲۴۵	باب نیکہ لگا کر بیٹے کے بیان میں
۵	باب عزتوں پر سلام کر نیکی یا نہیں	۲۵۴	باب مرد جا کہنے کے بیان میں	۲۴۴	باب اس بیان میں کہ مرد واری کا کہنے مالک
۶	باب گہر میں آنیکہ وقت سلام کر نیکی یا نہیں	۲۵۵	باب چہنیک کا جواب دینے میں	۲۴۳	باب ناخون کی بیان میں
۷	باب قبل کلام سلام کر نیکی یا نہیں	۲۵۶	باب چہنیک کے دعائیں	۲۴۲	باب ایک طاہرہ زمین حصہ ہوا ہر دو کی ہائیں
۸	باب ذمی پر سلام کر نیکی کراہت میں	۲۵۷	باب شہیت کی کیفیت میں	۲۴۱	باب ناگہان نظر پر نیکی یا نہیں
۹	باب جس مجلس میں کافر و مسلمان دونوں	۲۵۸	باب واجب پر نہیں نسبت کہ بعد طہار	۲۴۰	باب عورتوں کو مردوں سے چھینے کی ہائیں
۱۰	باب سلام کر نیکی بیان میں	۲۵۹	باب خدا و شہیت میں	۲۳۹	باب عورتوں کی عورتوں کی ہائیں
۱۱	باب اس بیان میں کہ ہر سلام کریں بیا د	۲۶۰	باب چہنیک کے وقت آواز لپٹ کرنے میں	۲۳۸	باب فتنہ کے بیان میں
۱۲	باب مجلس میں بیٹھتی اور بیٹھتی وقت سلام کے	۲۶۱	باب چہنیک کے طرح اور حالی کے دم میں	۲۳۷	باب چلہ کے رالی میں
۱۳	باب بیان میں	۲۶۲	باب اس بیان میں کہ نماز میں چہنیک آنا	۲۳۶	باب صلا اور دوسرے وغیرہ کے بیان میں
۱۴	باب گہر میں جاکر وقت اذن مانگنے کی ہائیں	۲۶۳	باب شیطان کے طرف سے ہے	۲۳۵	باب اون عورتوں کے بیان میں جو </td
۱۵	باب بیزار اذن کسی گہر میں جانا کنی کے بیان	۲۶۴	باب کسی کو اوٹھا کر اس کے گلہ بیٹھنے کے	۲۳۴	باب عورت کے خوشبو لگا کر نکلتے کے بیان
۱۶	باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کر نیکی یا نہیں	۲۶۵	باب کراہت میں	۲۳۳	باب مرد و زن کے خوشبو
۱۷	باب مفری مگر رات کو گہر میں داخل ہوئی کی کراہت	۲۶۶	باب استحقاق میں مجلس کے حجاب دسکی طرف	۲۳۲	باب خوشبو پہر دینے کے کراہت میں
۱۸	باب کچھ گلہ کر خاک اور دکنیے بیان میں	۲۶۷	باب و مخصوص کے چھین بغیر اجازت بیٹھنے	۲۳۱	باب مباشرت ممنوعہ کے بیان میں
۱۹	باب کان پر قلم کہنے میں	۲۶۸	باب کراہت میں	۲۳۰	باب ستر عورت کے بیان میں
۲۰	باب سر زانی زبان سے کہنے میں	۲۶۹	باب سطحہ میں بیٹھنے کے کراہت میں	۲۲۹	باب باگیرگی کے بیان میں
۲۱	باب مشرکین کی خط و کتابت کرنے میں	۲۷۰	باب قیام تقیہ کے کراہت میں	۲۲۸	باب جلا کے وقت پردہ کر نیکی یا نہیں
۲۲	باب مشرکوں کو خط کہنے کے کیفیت میں	۲۷۱	باب ناخون تر شہی کے بیان میں	۲۲۷	باب حمام میں جانیکے بیان میں
۲۳	باب مکتوب پر مہر کر نیکی یا نہیں	۲۷۲	باب ناخون اور چھین تر شہی کے وقت	۲۲۶	باب جس گہر میں تصویر کی اور کہا ہوا نہیں
۲۴	باب کیفیت میں سلام کے	۲۷۳	باب پر چھین کر تے کے بیان میں	۲۲۵	باب شہید کے نہ داخل ہو نہیں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۶۷	باب ثواب محضہ کے کرامت میں	۲۶۳	باب مذمت میں اشعار مذمومہ کے	۲۸۳	باب سہ اخلاص کی فضیلت میں
۲۶۸	باب سفید کپڑے پہننے میں	"	باب فصاحت کے بیان میں	۲۸۶	باب معوذتین کی فضیلت میں
"	باب سبز کپڑوں کی اجازت میں	"	باب برتنوں کے بند کر دینی کے بیان میں	۲۸۵	باب قاری قرآن کی فضیلت میں
"	باب سبز کپڑوں کے لئے	۲۷۳	باب سفر کے بیان میں	"	باب قرآن عظیم شان کی فضیلت میں
"	باب سبز کپڑوں کے بیان میں	"	باب بے مروتیہ کو بھی پر سوئیے ہی میں	۲۸۶	باب تعلیم قرآن کی فضیلت میں
"	باب رزق کپڑوں کے بیان میں	"	باب عمل دینی کے محبوب ہوئیں	"	باب قرأت قرآن کی فضیلت میں
"	باب ترغیر اور خلوق کے کرامت میں	"	الابواب مثالوں کے	"	باب قرآن اور نماز کی فضیلت میں
"	مردوں کے لئے	"	باب مثال میں اللہ تعالیٰ کی نبی بندوں کے	۲۸۷	باب قرآن حبیب باکل یاد ہوا سکھائی مثال میں
۲۶۹	باب حریر اور دیباچ کے کرامت میں	"	باب مثال میں	"	باب قرآن یونانی کے وعید میں
"	باب تقسیم قبائین	"	باب فائدہ بیان صنعت میں اسحیل بن یوسف	"	باب قرآن کا اجر اللہ سے طلب کرنا میں
"	باب اظہار آثار نعمت میں	۲۷۶	باب انصارت کے اور انبیا کی مثال میں	۲۸۸	باب سورہ بنی اسرائیل اور نمر کے فضیلت میں
"	باب موزہ سیاہ کے بیان میں	"	باب نماز و روزہ اور صدقہ کی مثال میں	"	باب سورہ خمر کے آیات صبح کو پڑھنے میں
"	باب بوہری ہالی نکالنے کی ہنسی میں	۲۷۷	باب قاری قرآن اور غیر قاری کی مثال میں	"	باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت میں
"	باب صاحب شجرہ کی امانت داری میں	۲۷۸	باب نماز پنجگانہ کی مثال میں	۲۸۹	باب قرآن میں مشغول رہنے کی فضیلت
۲۷۰	باب نحوست کے بیان میں	"	باب اسراء کی مثال میں	"	الابواب قرأت کے
"	باب آداب تناجی میں	"	باب آدمی کی اصل اور امیر کے بیان میں	۲۹۱	باب اس بیان میں قرآن سات حرفوں میں نازل ہوا ہے
"	باب عہد و قرار کے بیان میں	۲۷۹	الابواب فضائل قرآن	"	باب تلاوت اور دور کر شیک فضیلت میں
"	باب فداک ابی و امی کہنے کے بیان میں	"	باب سورہ فاتحہ کے فضیلت میں	۲۹۲	باب کتنی دن میں ختم کرے اس بیان میں
۲۷۱	باب کسی کو شفقہ بنیائے کہنے کے بیان میں	"	باب سورہ بقرہ اور آیتہ الکرسی کی فضیلت میں	"	الابواب تفسیر قرآن
"	باب حمیہ و سود میں جلدی کر نیکیے بیان میں	۲۸۱	باب خاتمہ سورہ بقرہ کی فضیلت میں	۲۹۳	باب فاتحہ کی تفسیر میں
"	باب اسماعیلی مسیحی کے بیان میں	"	باب سورہ آل عمران کی فضیلت میں	"	تفسیر سورہ بقرہ کی
"	باب اسماعیلی مکروہہ کے بیان میں	۲۸۲	باب سورہ کہف کی فضیلت میں	۲۹۵	تفسیر سورہ آل عمران کی
"	باب نام بدینے کے بیان میں	"	باب سورہ یس کی فضیلت میں	۳۰۵	تفسیر سورہ آل عمران کی
۲۷۲	باب اسماعیلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں	"	باب سورہ دخان کے فضیلت میں	۳۱۲	تفسیر سورہ آل عمران کی
"	باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نام اور کنیت میں	۲۸۳	باب حورہ ملک کی فضیلت میں	۳۲۱	خاتمہ سورہ آل عمران کی خلاصہ مضامین میں
"	باب شعر کے بیان میں	"	باب اذان زلزلہ کی فضیلت میں	"	مختصر مترجم
"	باب شعر پڑھنے کے بیان میں	"	باب سورہ اخلاص اور اذان زلزلہ کے	۳۲۲	تفسیر سورہ مائدہ
"	باب شعر پڑھنے کے بیان میں	"	فضیلت میں	۳۲۳	صفات کا بیان

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۲۸	تفسیر سورہ العام	۳۸۰	تفسیر سورہ سجدہ	۴۱۱	تفسیر سورہ مجادلہ
۳۲۹	تفسیر سورہ الاعراف	۳۸۱	تفسیر سورہ احزاب	۴۱۳	تفسیر سورہ المحشر
۳۳۰	تفسیر سورہ انفال	۳۸۹	خاتمہ تفسیر سورہ احزاب کہ جس میں خلاصہ	۴۱۴	تفسیر سورہ الممتحنہ
۳۳۱	تفسیر سورہ توبہ		مضامین مذکورہ میں	۴۱۵	تفسیر سورہ الصف
۳۳۲	خاتمہ متحدہ مترجم مضامین انفال اور توبہ	۳۹۰	تفسیر سورہ سبا	۴۱۶	تفسیر سورہ الحجۃ
۳۳۵	تفسیر سورہ یونس	۳۹۱	تفسیر سورہ فاطر	"	تفسیر سورہ المنافقین
۳۳۷	تفسیر سورہ ہود	۳۹۲	تفسیر سورہ یس	۴۱۹	تفسیر سورہ التغابن
۳۳۹	تفسیر سورہ یوسف	۳۹۳	تفسیر سورہ الصافات	"	تفسیر سورہ الحجیم
"	تفسیر سورہ زمر	"	تفسیر سورہ ص	۴۲۱	خلاصہ مضامین سورہ الملک
۳۵۰	تفسیر سورہ ابراہیم	۳۹۵	تفسیر سورہ زمر	"	تفسیر سورہ النون
۳۵۱	تفسیر سورہ نحل	۳۹۷	تفسیر سورہ مومن	۴۲۲	تفسیر سورہ الحاقہ
۳۵۳	تفسیر سورہ بنی اسرائیل	"	تفسیر سورہ سجدہ	"	تفسیر سورہ سال سائل
۳۵۸	تفسیر سورہ کہف	۳۹۸	تفسیر سورہ شوری	۴۲۳	تفسیر سورہ نوح کے خلاصہ مضامین
۳۶۱	تفسیر سورہ مریم	۳۹۹	تفسیر سورہ زخرف	"	تفسیر سورہ جن
۳۶۳	تفسیر سورہ طہ	"	تفسیر سورہ دخان	۴۲۴	خلاصہ مضامین سورہ مزمل
"	خاتمہ خلاصہ مضامین سورہ طہ میں	۴۰۰	خلاصہ مضامین سورہ حاشیہ	"	تفسیر سورہ مدثر
۳۶۴	تفسیر سورہ انبیا	۴۰۱	تفسیر سورہ احقاف	۴۲۵	تفسیر سورہ الصیامہ
۳۶۵	خاتمہ خلاصہ مضامین سورہ انبیا میں	۴۰۲	تفسیر سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	"	خلاصہ مضامین سورہ دہر
"	تفسیر سورہ حج	۴۰۳	تفسیر سورہ فتح	"	خلاصہ مضامین سورہ والمرسلات
۳۶۷	تفسیر سورہ مومنون	۴۰۴	تفسیر سورہ حجرات	"	خلاصہ مضامین سورہ بنا
"	تفسیر سورہ نور	۴۰۵	تفسیر سورہ ق	۴۲۶	خلاصہ مضامین سورہ والنار غات
۳۷۵	تفسیر سورہ فرقان	"	تفسیر سورہ زاریات	"	تفسیر سورہ عبس
"	تفسیر سورہ شعرا	۴۰۶	تفسیر سورہ طور	"	تفسیر سورہ اذا الشمس کورت
۳۷۷	تفسیر سورہ علی	"	تفسیر سورہ نجم	"	خلاصہ مضامین سورہ الفطار
"	تفسیر سورہ قصص	۴۰۸	تفسیر سورہ قمر	"	تفسیر سورہ ویل للمطففین
"	تفسیر سورہ عنکبوت	۴۰۹	تفسیر سورہ رحمن	۴۲۷	تفسیر سورہ اذا السماء انشقت
۳۷۸	تفسیر سورہ روم	"	تفسیر سورہ واقعہ	"	تفسیر سورہ البروج
۳۸۰	تفسیر سورہ لقمان	۴۱۰	تفسیر سورہ حدید	۴۲۹	خلاصہ مضامین سورہ اعلیٰ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۲۹	تفسیر سورہ الفاشیہ	۴۲۵	تیسرا باب اسی بیان میں	۴۲۶	باب سجدہ ملاوت کی دعاؤں کے بیان میں
۴۳۰	تفسیر سورہ الفجر	۴۲۶	باب ذکر کی فضیلت میں	۴۲۷	باب گھر سے نکلنے کی دعاؤں کا
۴۳۱	خلاصہ مضامین سورہ البلد	۴۲۷	باب دوسرا اسی بیان میں	۴۲۸	دوسرا باب اسی بیان میں
۴۳۲	تفسیر سورہ الشمس	۴۲۸	تیسرا باب اسی بیان میں	۴۲۹	باب باندھنے جانیکے دعاؤں کا
۴۳۳	تفسیر سورہ الليل	۴۲۹	باب مجلس ذکر کے فضیلت میں	۴۳۰	باب بیمار کی دعا کا
۴۳۴	تفسیر سورہ الضحیٰ	۴۳۰	باب جس جلسہ میں ذکر نہواو کے خدمت میں	۴۳۱	باب اس پائین کر جب کسیکو بلا میں لے
۴۳۵	تفسیر سورہ المشرح	۴۳۱	باب دعا کی اجابت کے بیان میں	۴۳۲	تو کیا کہے
۴۳۶	تفسیر سورہ الدھن	۴۳۲	باب اس بیان میں کہ دعا کرنا اولیٰ ہے	۴۳۳	باب مجلس سی او ہتی وقت کی دعا کا
۴۳۷	تفسیر سورہ اقرار	۴۳۳	باب دعا کرے	۴۳۴	باب شدت غم کے وقت کی دعا کا
۴۳۸	تفسیر سورہ القدر	۴۳۴	باب دعا کی وقت تاہم ادھانیکے بیان میں	۴۳۵	باب منزل میں اور نیکی دعا کا
۴۳۹	تفسیر سورہ لم یکن	۴۳۵	باب عامین جو جلدی کر تھی او کی بیان میں	۴۳۶	باب سفر کے وقت کی دعا کا
۴۴۰	تفسیر سورہ اذ اززلت	۴۳۶	باب صبح اور شام کے دعائیں	۴۳۷	باب سفر سے لوٹنے کے دعاؤں کا
۴۴۱	خلاصہ مضامین عادیات	۴۳۷	دوسرا باب اسی بیان میں	۴۳۸	دوسرا باب اسی بیان میں
۴۴۲	خلاصہ مضامین القارعہ	۴۳۸	تیسرا باب اسی بیان میں	۴۳۹	باب کسیکے رخصت کر نیکی بیان میں
۴۴۳	تفسیر سورہ الہکم الکاکثر	۴۳۹	باب بچوں کے دعاؤں کے بیان میں	۴۴۰	دو باب اسی بیان میں
۴۴۴	خلاصہ مضامین سورہ عصر وجمزہ	۴۴۰	دوسرا باب اسی بیان میں	۴۴۱	باب سفر کی دعا مقبول ہونے میں
۴۴۵	وفیل وقریش وماعون	۴۴۱	تیسرا باب اسی بیان میں	۴۴۲	باب سواری پر چڑھنے کے دعائیں
۴۴۶	تفسیر سورہ کوثر	۴۴۲	چوتھا باب اسی بیان میں	۴۴۳	باب آندھنی کی دعائیں
۴۴۷	خلاصہ مضامین سورہ کافرون	۴۴۳	باب سونے وقت کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت	۴۴۴	باب گرج کی دعائیں
۴۴۸	تفسیر سورہ الفتح	۴۴۴	دوسرا باب اسی بیان میں	۴۴۵	باب چاند دیکھنے کی دعائیں
۴۴۹	تفسیر سورہ تبت	۴۴۵	باب سنی وقت شیخ وکبیر وحمید کی بیان میں	۴۴۶	باب غصہ کی دعا کا
۴۵۰	تفسیر سورہ اطلال	۴۴۶	دوسرا باب اسی بیان میں	۴۴۷	باب برا خواب دیکھنے دعا کا اور اچھی خواب کے
۴۵۱	تفسیر سورہ معوذتین	۴۴۷	باب ات کی جاگنے کی دعائیں	۴۴۸	بیان میں
۴۵۲	باب خلق آدم ودفن روح میں	۴۴۸	دو باب اسی بیان میں	۴۴۹	باب نیامیل دیکھنے کے دعائیں
۴۵۳	باب خلق ارض وخیال میں	۴۴۹	باب تہجد کی وقت اپنے کی دعاؤں کی بیان میں	۴۵۰	باب کہانی پینے کے دعا کا
۴۵۴	الاجاب و دعوات	۴۵۰	دوسرا باب اسی بیان میں	۴۵۱	باب کہانی سے فایز ہونیکے دعائیں
۴۵۵	باب دعا کی فضیلت میں	۴۵۱	باب تہجد کی شروع کے دعاؤں میں	۴۵۲	باب گدھی کے آواز سننے کے دعائیں
۴۵۶	دوسرا باب اسی بیان میں	۴۵۲	دوسرا باب اسی بیان میں	۴۵۳	باب شیخ وکبیر اور تہلیل اور تہجید کی فضیلت میں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۵۲	دو ابواب اسی بیان میں	۴۹۶	مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۵۲۴	مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
۴۵۵	باب متفرق دعاؤں میں	۵۰۳	مناقب جلیلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۵۲۵	مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ
۴۵۶	فائدہ اسم اعظم کے بیان میں	۵۰۴	از جانب مترجم	۵۲۵	مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
۴۵۷	فائدہ دعا کے قبول ہونے میں حدود و حدود	۵۰۶	مناقب علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ	۵۲۶	مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ
۴۵۸	باب حضرت فاطمہ کو جو دعا حضرت نے سکھا	۵۰۹	مناقب حسنہ حضرت علی کے مترجم کی طرف سے	۵۲۷	مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
۴۵۹	اد کے بیان میں	۵۱۰	مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۵۲۸	مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
۴۶۰	باب ادھیکون برسیج گننے کے بیان میں	۵۱۱	مناقب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	۵۲۹	مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
۴۶۱	کئے باب مختلف دعاؤں میں	۵۱۲	مناقب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	۵۳۰	مناقب قیس بن سعد رضی اللہ عنہ
۴۶۲	باب نذر و نہ نام کئے بیان میں	۵۱۳	مناقب سعید بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	۵۳۱	مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
۴۶۳	کئے باب متفرق دعاؤں کے	۵۱۴	مناقب سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۵۳۲	مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
۴۶۴	باب توبہ اور استغفار کے فضیلت	۵۱۵	مناقب ابی عبیدہ بن عامر رضی اللہ عنہ	۵۳۳	مناقب ہارون بن مالک رضی اللہ عنہ
۴۶۵	کئے بیان میں	۵۱۶	مناقب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	۵۳۴	مناقب ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ
۴۶۶	متفرق حدیثیں دعاؤں کی	۵۱۷	مناقب جعفر بن ابیطالب رضی اللہ عنہ	۵۳۵	مناقب سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ
۴۶۷	ابواب مناقب	۵۱۸	مناقب حسن بن علی رضی اللہ عنہ	۵۳۶	باب صحابہ کے فضیلت میں
۴۶۸	باب فضیلت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۱۹	مناقب حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما	۵۳۷	تقریب: صحابی و تابعی از جانب مترجم
۴۶۹	باب ابتدائے نبوت کے بیان میں	۵۲۰	مناقب اہل بیت رضی اللہ عنہم	۵۳۸	بجائے رضوان دالون کی فضیلت
۴۷۰	باب اس بیان میں کہ آپ کس سن میں	۵۲۱	مناقب معاذ و زید و ابی و ابی عبیدہ رضی اللہ عنہم	۵۳۹	اصحاب کے حدیث میں بے ادب کرنا کی بات
۴۷۱	نبوت ہو کے	۵۲۲	مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	۵۴۰	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۴۷۲	باب معجزات اور خصائص نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۵۲۳	مناقب عمار بن یاسر	۵۴۱	باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
۴۷۳	باب نزول وحی کی کیفیت میں	۵۲۴	مناقب ابی ذر رضی اللہ عنہ	۵۴۲	باب خیر رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں
۴۷۴	باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صلہ	۵۲۵	مناقب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	۵۴۳	باب حضرت کے بنیوں کے فضیلت میں
۴۷۵	باب مہر نبوت کے بیان میں	۵۲۶	مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۵۴۴	باب ابن ابی حنیفہ کی فضیلت
۴۷۶	باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سن میں	۵۲۷	مناقب حذیفہ رضی اللہ عنہ	۵۴۵	باب اشہار اور قریش کے فضیلت
۴۷۷	مناقب ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ	۵۲۸	مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۵۴۶	باب اشہار کے گہروں کے فضیلت میں
۴۷۸	سوالی اسلام ابوبکر رضی اللہ عنہ از	۵۲۹	مناقب جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	۵۴۷	باب ینہ کی فضیلت میں
۴۷۹	مناقب مترجم	۵۳۰	مناقب جبریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ	۵۴۸	باب مکہ معظمہ کے فضیلت میں
۴۸۰	مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۵۳۱	مناقب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	۵۴۹	باب عکب کی فضیلت میں
۴۸۱	مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	۵۳۲	مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	۵۵۰	باب حج کے فضیلت میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَبُو بَكْرٍ الْأَخْطَبِيُّ عَنْ سُوَيْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَهْدِي بَيْنَ كَرَامَتِهِ وَوَدَاعِهِ سُوَيْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ماجاء على ما كان يأكل النبي صلى الله عليه وسلم باب ما بين يمينه انخفضت كسركا ما كانت تبي حنظل انس قال ما اكل النبي صلى الله عليه وسلم على خوان ولا سكرجة ولا خبز له مرقق فقلت لبقادة فقل ما كانوا يأكلون قال على هذا الشفرة ترجمه روایت انس سے کہا نہیں کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ چھوٹی تشریونین اور نہ چالی گئی ایک لمبی چاتی تیلی پر کہا میں نے قنادہ سی کسیر کہا تھی تمہے فرمایا انہوں نے انہیں دسترخوان پر یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد بن بشاری یونس جو مذکور میں سند میں یونس اس کاف میں اور روایت کی ہے عبدالوارث فی سعید بن عروبہ انہوں نے قنادہ سی انہوں نے انس سے اتار کے باب ماجاء فی اکل الاکتب باب خرگوش کے کہا نہیں حسن هشام بن زید قال سمعت انس یقول انما اذ بنا میر الظہران فمشی اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم خلفها فاذا ركعوا فاحدتها فابت بها اباطحة فاذ بها يمزو فبعثت مخرجي فخذها ابو بكر كذا الى النبي صلى الله عليه وسلم فاكله فقلت اكله قال قبله ترجمہ روایت ہشام بن زید سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیر کہا تھی کہ چھپا کیا ہے ایک خرگوش کا مرنظران میں کہ نام ایک مقام کہ وہی قریب مکہ کے سودور سے اصحاب آنحضرت کے اسکے پیچھے اور میں نے پایا اسکو اور کیا پیرسکو ابوطی یاس لایا سودج کیا اسی تہہری اور بھیجا میر سائے سیرین اسکا یاران اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سو کہا یا اپنے راوی کہ تہہری میں پوچھا اپنے شیخ سے کیا کہا یا اسکو کہا قبول کیا اسکو ف ابابہ بن جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن یحییٰ سی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی راوی سی برخل سے نزدیک اکثر اہل علم کے اکل خرگوش میں کچھ مضائقہ نہیں اور بعض نے مکر وہ کہا ہے خرگوش کو اسلے کہ اسکو خون آتا ہے لینے حیض کا ترجمہ کہ تہہری مکرمل حدیث پر اولی ہے اولی اسکی بحریث ثابت ہے باب فی اکل الضب ابانیکے بیان میں حسن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن اكل الضب فقال لا اكله ولا احمه ترجمہ روایت ابن عمر سے کہ آنحضرت کے کسی نے پوچھا گوہ کی کہا تکر یا اپنے میں سے نہیں کہا تا اور اسی حرام ہی نہیں کہتا ف ابابہ بن عمار ابی حیدر اور بن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبد الرحمن بن حسنہ سی ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف کیا اہل علم نے گوہ کی کہا تکر سوزخصت دی ہے بعض اہل علم فی اصحاب غیر ہم سی اور مکر وہ کہا بعضوں نے اور مکر وہ ابان عباس سے کہ فرمایا انہوں نے کہا تکی گوہ دسترخوان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چوڑی اپنے بسبب نفرت طبع کے لینے نہ بسبب حرمت شرعی کے مگر جم غرض اسکی حلت میں کیس طرح شک نہیں اور حضرت سے یہ کہ اپنے فرمایا ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اسلے کہ ابو جہی نہیں معلوم ہوتی باقی اصحاب نے آپ کے دسترخوان پر کہا تھی ہے باب ماجاء فی اکل الضبع ابان کے گفتار کے بیان میں حسن بن ابی عسار قال قلت لابي ابي بصير الضبع اصيل ام لا قال نعم قلت اكلها قال نعم قلت اكله رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم ترجمہ روایت ابن ابی عسار سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے جابر سے کہ جرج شکار ہے کہا یا ان لینے اس کے مارنے سے مجرم پر جنایت آتی کہا میں نے کیا کہا ان میں کہا انہوں نے ان پوچھا میں نے کیا فرمایا ہے آنحضرت نے کہا ہاں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے میں نے اہل علم اسی طرف اور کہا انہوں نے جرج کے کہانے میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے آنحضرت کے ایک حدیث کہ است من جرج

جوش کا مکمل

1458

مفتی محمد رفیع

5

کتاب الاطعمه

تَبَيَّنَتْ الْحَيَرَةُ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ تَرْتَجَحُهَا اسْتَخَفَّتْ لَهُ الْقَصْعَةُ
 ترجمہ روایت عام عاصم سی کہ تم ولدین وہ نمان کی کہا آئی ہمارے پاس نبیستہ اخیر اور ہم کہا نا کہاتی ہے ایک یا الین سورث بیان کی ہم سے کہ حضرت نے
 فرمایا ہے کہ جو کوئی کہا کسی برتن میں پہر پونچھے یعنی جاٹ لی مغفرت ملتا ہے اسکے لئی وہ برتن **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم سی گر مسل بن ابی
 کی روایت اور روایت کے زید بن ہارون اور کئی ناموں نے مسلم بن اشجسی یہ حدیث **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ بَابُ كَرَاهِيَةِ
 سے کہا نیکی کہ بہت میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبُرْكَهَ تَنْزِيلُ وَسْطِ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ
 وَسْطِهِ ترجمہ روایت ابن عباس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت نازل ہوتی ہے کہانی کے چم سے سو کہا وکن ارون سے اور نہ کہا وہی سی **ف** یہ حدیث
 حسن صحیح ہے معروف ہے فقط روایت عطار بن السائب اور روایت کے شیعہ اور قوی نے عطار بن سائب اور اسامین ابن عمر سے ہی روایت ہے **باب**
 مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ التَّمْرِ وَالبَصْلِ بَابُ كَرَاهِيَةِ أَكْلِ التَّمْرِ وَالبَصْلِ بَابُ كَرَاهِيَةِ أَكْلِ التَّمْرِ وَالبَصْلِ بَابُ كَرَاهِيَةِ أَكْلِ التَّمْرِ وَالبَصْلِ
 مِنْ هَذِهِ قَالَ أَوَّلُ مَرَّةٍ التَّمْرَ ثُمَّ قَالَ التَّمْرَ وَالبَصْلَ وَالبَصْلَ فَلاَ يَقْرَبَنَّ فِي مَسَاجِدِ نَا ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
 علیہ وسلم نے جو کھاوی کہا راوی نے پہلے اسن کہا پہر کہا اسن اور پیاز اور گدنا سو نزدیک نہ آئی ہمار سی سجد و نہیں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس
 ابن عساکر ابی ہریرہ اور ابی ایوب اور ابی سید اور جابر بن عمر اور قرا و ابن عمر سے ہی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الرُّخَصَةِ فِي أَكْلِ التَّمْرِ مَطْبُوعًا بَابُ
 کی روایت میں جب پکا ہوا ہو **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا الْيُوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْنَا بِفَضْلِهِ
 وَكَمْ يَأْكُلُ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كُنَّا أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ التَّمْرُ
 فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْوَجُ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ ترجمہ روایت ہے جابر بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسول خدا صلی
 ایوب کے مکان پر اور جب کھا نا کھاتے آپ تو بھیجتے تھے قریب کا ایوب کے پاس سو بھیجا ایکن کہنے ایک کھا نا اور نہیں کھا یا تھا اسن سے آنحضرت نے پہر جب ابی
 ابو ایوب آنحضرت کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے اسکا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسن اسن سے سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ کیا حرام ہے وہ فرمایا نہیں
 ولیکن میں اسے مکروہ کہتا ہوں بسبب بول کے کے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ لَقِيَ عَنِ أَكْلِ التَّمْرِ الْأَمْطُوعِ نَا ترجمہ روایت ہے
 علی سی کہا میں ہی کہا نا اسن کا گریہ کہ پکا ہوا ہو **ف** اور مروی ہوا ہی یہ علی سے کہ کہا انہوں نے من ہے کہا نا اسن کا مگر پکا ہوا ہو قول انہوں کا ہے تو
 روایت کے ہے مہاد فی ان نے وکیم سی ان لی اپنے با سے ان فی ابی احن سے ان نے شریک بن جبل سے ان نے علی سے کہ مکروہ کہا انہوں نے کہا نا اسن کا مگر
 یہ کہ پکا ہوا ہو اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہوئی ہے شریک بن جبل سے انہوں نے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
 أَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فَبَدَأَ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ الْبُقُولِ فَكَرِهَ أَكْلَهُ فَقَالَ لَا صَاحِبَ لَهُ وَفِي لَسْتِ
 كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوْخَرَى صَاحِبِي ترجمہ روایت ہے ام ایوب سے خبر دی انہوں نے کہ آنحضرت اترے انکے مکان پر یعنی جب ہجرت کر کے مدینہ میں
 داخل ہوئے پہر طیار کیا لوگوں نے اچکے لئی کہا نا کہ اسن بعضے سے خبر دین تھیں مثل گدنا وغیرہ کے پس مکروہ جانا اپنے اسکا کہا نا اور فرمایا اپنے اصحاب سے تم کہا نا
 اسلے کہ میں تمہارے کسی برابر نہیں ہوں میں درتا ہوں کہ تکلیف دوں اپنے رفیق کو یعنی فرشتے کو **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اور ام ایوب
 بی بی میں ابو ایوب انصاری کی ولایت کی ہے محمد بن حمید انہوں نے زید بن جابس انہوں نے ابی خلدہ سی انہوں نے ابی العالیہ سی کہا ابوالعالیہ نے
 التَّمْرَ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ يَنْهَى عَنْهُ اس بن مالک سے اور نبی میں انے حدیث اور ابوالعالیہ کا نام رفع ہی اور وہ رباحی میں کہا عبد الرحمن بن مہدی نے ابوخلدہ نیات سنا
 ہے **باب** فِي تَخْيِيرِ الْأَنْاءِ وَالْطَّعَامِ وَالتَّارِعِ عِلْدُ الْكُنَا بَابُ بَرْتُونِ كُؤَامِنِي اور جاع اور اکب جھانے میں سوتی وقت **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكُوا الْبَقَاءَ وَالْقِفْلَ الْأَنْاءَ أَوْ حَمْرًا الْأَنْاءَ أَوْ أَطْفِقُوا الْمَصَابِرَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ خَلْقًا

کتاب الاطعمه

کتاب الاطعمه

کتاب الاطعمه

کتاب الاطعمه

کھانے پینے

11

کونساگو شنت حضرت کو بیڈھا

برگه ۱۰

کتابخانه پیر حسین الدکنی

پسندیدم و چون که جانم را

[illegible]

۵۶
نوروز ۱۳۵۷

ہر کسی کی طبیعت پرست

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر چاہا کسی نے حکم تاج کا فرمایا آپ نے جو بیٹے کی خیر نشہ کر دی وہ حرام ہی متبرجہ تاج کبیرہ و سکون فو قانیہ شریعت کہ شہرہ سی بنائی جاتی ہے اور وہ نہ کر
 ہے اہل میں کی **عن** ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل منکر حرام ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت سے فرمائی تہے
 ہر نشہ کر نیوالی چیز حرام ہی **ف** یہ حدیث حسن صحیحہ اور سابقہ میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسیٰ اور اشج حاکم اور یحییٰ اور عائشہ اور ابن عباس اور
 قیس بن سعد اور یحییٰ بن یسیر اور حادیدہ اور عبد اللہ بن فضال اور سلمہ اور بکرہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قزوینی سی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی
 ابی سلمہ ابی ہریرہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند اس کے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ترجمہ جمع اس حدیث میں
 صاف والے تہے کہ حرمت جمع شیا مسکو کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنیفہ ہے اور اس حدیث کی مضمون کو اتنے صحابہ روایت کیا ودون ہذا خط القایاب **باب** کانسکر
 کثیرہ فقہیہ حاکم ابی اس بیان میں کہ جسکی بہت سی شاہد اسکا ہوا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر
 کثیرہ فقہیہ حاکم ترجمہ روایت ہے جابر سی کہ آنحضرت نے فرمایا جسکے بہت سے شاہد اسکا ہوا ہے **ف** اسباب میں حداد عائشہ اور عبد اللہ بن عمر اور ابن عمر اور خوات
 بن جبر سی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب جابر کی روایت ہے **عن** عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل منکر حرام ما اسکر الا
 حنہ فہذا الکوف منہ حاکم ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ المومنین رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا آنحضرت نے ہر نشی کی خیر حرام جسکے ایک فرق ہے شاہد اسکا ایک جلیہ
 ہی حرام اور عبد اللہ بن محمد بن بشیر ان دونوں نے کسی اپنی روایت میں کہا انھوں نے حاکم نے اپنے ایک گھوڑے ہی میں سے حرام ہی **ف** یہ حدیث حسن ہی دور
 کی یہ حدیث ابی سلیمہ اور ربیع بن صبیح فی ابی عثمان انصاری سے روایت ہے کہ کی مانند اور یحییٰ بن انصاری کی نام عمرو بن سالم نے کہا انکو عمر بن سالم ہی کہتے ہیں متبرجہ
 فرق بقار و سکون را ایک برتن ہی کہ تین صاع نہیں آتے ہیں اور ابن قتیبہ نے کہا کہ انھوں نے اس طے ہائی میں **باب** کانسکر فی نذیر الحجاب شکر میں نذیر ہائی کے
 بیان میں **عن** طاؤس ان رجلا اتی ابن عمر فقال فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نذیر الحجاب فقال نعم فقال طاؤس و اللہ انی
 سمعته منہ ترجمہ روایت ہے طاؤس کہ آیا ایک مرد ابن عمر کے پاس اور کہا اسی کہ منہ کیا ہی آنحضرت نے شکر کی نذیر سی کہا انہوں نے ہاں سکا طاؤس نے کہ تم سے
 کی یہ حدیث ہی سنا ہی انس **ف** اس باب میں ابی اوفی اور ابی سعید اور یحییٰ اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی متبرجہ اس باب
 شک سے لاکھی برتن مراد ہیں کہ انہیں نذیر جلیدی نشا لاتی ہے اور نذیر یہ کہ کچھ تر یا خشک را نکوبانی میں بہکوبیے دیکوئی لے وہ جب تک نشا رلا دی طلال ہے نشا لاکو
 حرام ہے ہنیکد یا چاہئے **باب** فی کراہیۃ ان یلبس فی الذباء والقیار والحنہ بابہ بار و نقیر اخرتم کی نذیر کی راہت میں **عن** عمرو بن مرقہ قال سمعت
 زاذان یقول سالت ابن عمر عن ما فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاوعیۃ واخرنا لا یلبسکم و فیہم لکنا یلبسنا قال فی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الحنہ وھی الجبۃ وھی عن الذباء وھی القریۃ وھی عن القیار وھی اصل الخلی یقصر بقرا اولیسیم کسجا وھی عن
 المرقۃ وھی القیار وامر ان یلبس فی الاوقیۃ ترجمہ روایت ہے عمرو بن مرقہ کہا سنا میں زاذان کو کہتے ہی پوچھا میں نے ابن عمر سی حال ان برتنوں کا کہ منہ کیا ہی آنحضرت
 اسکا سوال کیا اور ابن عمر نے خبر دیکوئی سی نا میں نے یہ کہوئی سی نا میں نے ابن عمر سے منع فرمایا آنحضرت فی حنہ سادہ و شکا ہی اور منہ فرمایا دبا سی اور وہ کدو کی توہنی ہے اور منہ
 فرمایا نقیر سے اور وہ جبر سی کہو کہ کہ اسکو اندر سی خرا دیتے ہیں یا ون کہا کہ اگر تار لیتے ہیں جبکہ اسکا اور صاف کر لیتے ہیں اور منہ فرمایا نفرت سی اور وہ وہ برتن ہی کہ جبر
 روغن قیر ملا ہو لینے لاکھی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت نے کہ نذیر بنائی جاو مشکو میں **ف** اسباب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبد الرحمن بن ابی اور
 سمہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور حادیدہ بن عمرو اور حکم غفاری اور یحییٰ سے یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی متبرجہ ان برتنوں میں نذیر بنائی سی اسلٹی
 منع فرمایا کہ جلہ طر جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال انکا مخصوص ہا شرب کے لے لے سی ہی منع فرمایا تھا کہ انکی مشابہت نہواں استعمال جائز ہے مسلم میں مروی ہے
 کہ آپ نے فرمایا و لکن اشرب فی سقا ک و کہ یعنی نذیر بنا تو اپنی مشک میں اور بازہ دی اسکو اور حکمت اس میں یہ کہ مشک میں جب جوش آجاو لگا اور سکریا ہوگا تو مشک
 پہرٹ جائیگی اور مالک کو معلوم ہوا جاکا کہ یہ مسکو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کی کہ اس میں مسکو کا علم نہیں ہوتا **ف** تہیہ کسجا جو روایت میں وارد ہوا ہے صحیح حادیدہ سے
 ہے اور منہ کسجا کے چلکا انا را او حکم مہملہ غلط ہے کہ مہظم نہ مسلم وغیرہ میں بجاء مہملہ واقع ہوا ہے اور یہ نذیر بنا ان برتنوں میں ہی جو حدیث میں نہیں عنہ ہی اسکی نے

جسکی بہت سی شاہد اسکا ہوا ہے

علی بن محمد بن

دبا و نقیر اخرتم کی نذیر کی راہت

[illegible]

مذکورہ میں بنیدجانی کے عبارت

شکایتین بنیدنا

وہی نوںک بیان فیضی شریعت ہے

سید محمد علی حسینی

مستور اور جانبداری برعکس

ابن کثیر لکھتا ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ انسان بارانہ من فضیلتہ فرما کر وہ وقال انی کنت قد کفیتہ فاقبل ان ینتجی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفی عن الشرب فی ائینہ الذهب والفضۃ ولیس الخمر یرو الدبیر و قال فی اللہ فی الاخرۃ ترجمہ روایت ہے کہ کسی کہاسا میں نے بن ابی ہاشم سے بیان کرتے ہیں کہ حدیث میں ہے بانی مانگا پیر ایک آیت ہے کہ ایک برتن میں چاندی سے سوہنہ لکھا یا اسکو حذیفہ بن ابراہیم سے منکر کر چکا تھا اسکو گمانا اسی کہ با زہری بیشک آنحضرت سے فرمایا ہی سونی چاندی کے برتن میں پیسے سے اور خیر و دیباچ کی پیٹھ سے اور فرمایا یہ کافروں کے لئے ہی دنیا میں اور تمہاری لمبی ہی آخرت میں **ف** اسباب میں ام سلمہ اور ربیعہ عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیحہ ہے جس سے **باب** کاجاء فی الشرب عن الشرب قائما باب کبار امیر کہینے کی نبی میں **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفی ان یشرب الرجل قائما فیصل الاکل قال ذاک اشک ترجمہ روایت ہے انس کہ آنحضرت سے منع فرمایا اس کہ پیسے آدمی کھڑے ہو کر پیو چاہے اور کہا نہ فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہی **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے **عن** الجارود بن العلاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نفی عن الشرب قائما ترجمہ روایت ہے جارود سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا کھڑے ہو کر پینے سے **ف** اسباب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیحہ ہے اور بھی روایت ہے کہ انہوں نے سعید انہوں نے قادس انہوں نے ابی سلمہ انہوں نے جارود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی صالۃ اتم حرق التار یعنی کہوں موی چیز مسلمان کی اٹھالیا سبک دروز میں جلنے کا ہے جب بھڑک کر نکلتی ہے اٹھا دی اور تباہ کیا قصہ نبی اور جارود بن العلاء کو ان العلایک سے ہیں اور صحیح ابن حبان سے **باب** کاجاء فی الرخصة فی الشرب قائما باب کبار امیر کہینے کی نبی میں **عن** ابن عمر قال کنا ناکل علی اعطاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نمشی فی الشرب ونحن قیام ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ انہوں نے کہا انی پیٹے ہی ہم زیادہ میں آنحضرت کے چلے اور کھڑے **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ ان سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمر سے اور روایت کی عمران بن حذافہ نے یہ حدیث انی ابی ہریرہ سے انہوں نے ابن عمر سے اور ابی ہریرہ سے کہ ان کا نام زید بن عطار **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمرہ و هو قائم ترجمہ روایت ہے ابن عباس کہ آنحضرت نے زمرہ سے پیا کھڑے ہوئے **ف** اس باب میں علی اور سعید اور عبد اللہ بن عمر اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیحہ ہے **عن** عمر بن الخطاب عن ائینہ عن جده قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائما وقاعا ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انہی باب کے حدیث کے دادا سے کہ بار کھانا میں آنحضرت کو کہاتے تھے کھڑے اور بیٹھی **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے ترجمہ تطبیق احادیث ابن میں اس طرح ہے کہ نبی کو کراہت تہ نہی معمول کریں اور فضل کریں جو از پر یا حد ہا کو ناخ شہیر اوین اگر تقدم و تاخر احاد ہا کا زانا معلوم ہو جاوے **باب** کاجاء فی الشرب عن الشرب قائما باب کبار امیر کہینے کی نبی میں **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینتقص فی الاراء ثلاثا ویقول ہوا امر اوارو فی ترجمہ روایت ہے انس کہ آنحضرت دم لیتی تھے برتن میں پانی پیٹے وقت تین بار اور فرماتی تھے یہ کہ اگر ابی اور زیادہ کرنا **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے اور روایت ہے یہ شہام و متوالی فی ابی عساکم انہوں نے انس سے اس حدیث کی عزہ بن ثابت سے شامہ انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تہ آپ ہم لیتے برتن میں تین بار اور روایت ہے سے بن ہارے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی انہوں نے عزہ بن ثابت انصاری انہوں نے شامہ بن انس انہوں نے انس بن مالک کہ آنحضرت دم لیتے تھے برتن میں تین بار یہ حدیث صحیحہ ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا و لا تشربوا بالیغیر و لکن اشر بوا مثنی وثلاث و ستم اذا اتم شربکم واحدا و اذا اتم رقتکم ترجمہ روایت ہے ابن عباس کہ فرمایا آنحضرت نے مت پیو ایک دم میں حبیا و فی پیاسی و لیکن جو تم دو دم میں یا تین میں اور نام لوالد کا جب پیو لگو اور تعریف کرو اسکی جب اٹھاؤ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور زید بن سان جزری کی کثرت ابو زہرہ رہا ہی **باب** کاجاء فی الشرب بتسلیل باب دوم میں پیسے کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب ینتقص مویا ان ترجمہ روایت ہے ابن عباس کہ آنحضرت جب پیٹے دو دم لیتی **ف** یہ حدیث غریب ہے اور بن جانیہ ہم اسکو مگر شہدین کریں کہ روایت ہے کہ اپنے مولف نے اور چوچا میں عبد اللہ بن عبد الرحمن سے رشید بن کر یہ کہ حال کہ وہ قوی میں یا محمد بن کر یہ کہ اسبت قریب میں وہ دونوں مرتبہ میں اور رشید بن کر یہ راجع میں نزدیک ہے اور چوچا میں محمد بن اخیل بخاری سے اسی امر کو کہا انہوں نے محمد بن کر یہ راجع میں رشید بن کر یہ اور سند یہ قول ہے نزدیک ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن کا ہے کہ رشید بن کر یہ راجع میں اور ہے میں اور پابا ہی انہوں نے ابن عباس کو اور دیکھا ہے اور

ابو ہریرہ سے روایت ہے

ابو ہریرہ سے روایت ہے

ابو ہریرہ سے روایت ہے

ابو ہریرہ سے روایت ہے

مصاحبت ہو کر مولیٰ علیہ درجہ کا ہو یا اصل کا یہ سب سب اور مقدم ہے فریب بعد الدار جابر اور ایسا ہی اگر قریب پر شہر میں ہے مقدم ہی جابر حبشی پر اور یحییٰ بن زید اور زید
ساتھ محارم کے والد علم اور ایک مرد آپ سے اجازت چاہی جہاد کی آپ نے پوچھا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا فقہا فجاہل یعنی انہیں کی خدمت
میں کو شش کر اور ان حدیث میں جنت ہی انکو جو قائل ہیں کہ جہاد درست نہیں بغیر اجازت والدین کے جب مسلمان ہو گا اگر مشرک ہوں تو اجازت انکی ضرور نہیں شافعیہ کے
نزدیک اور شریعت کے گہاں فرمایا کہ جب کسی صنف قائلین حاضر ہو اور وہ قائل تھیں کہ جہاد واجب ہے کفار نہ ہو اور جب کفار وغیرہ جب کسی کے اجازت ضرور نہیں غرض اجماع علماء ہے
بروالدین پر اور یہ کہ ان کا راز اور حرج ہے ہی اتنی ہی ہجو خضار باب دوم اس میں حضرت **ع** ابن مسعود قال سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَسْأَلَةً فَقَالَ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ بِمِقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا يَأْمُرُ قَالَ مَا دَامَ رَأْسُكَ فِي صَلَاةٍ أَوْ فِي سَبْعِينَ يَوْمًا فَلَمْ تَقْرَأْ كِتَابَ اللَّهِ فَكَانَ
الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ مَسَكَتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَوْنُ اسْتَدْرَاجًا لَهَا فِي رَحْمَةٍ رَأَيْتُ فِي رَحْمَةٍ رَأَيْتُ فِي رَحْمَةٍ رَأَيْتُ فِي رَحْمَةٍ رَأَيْتُ فِي رَحْمَةٍ
كونا عمل افضل ہے فرمایا اپنی نماز اپنی اوقات پر اور اگر انہیں یا رسول اللہ پر کونسا فرمایا بروالدین یا میں نے یہ کہہ دیا کہ جہاد واجب ہے یا رسول اللہ
انحضرت اور اگر میں زیادہ پوچھا زیادہ بتائی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے پیشانی اور حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے پیشانی اور حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے پیشانی
سندون ابی عمر و شیبانی سے انہوں نے روایت کی ابن مسعود اور ابو عمر و شیبانی کا نام سعد بن ایاس سے متبع ہے اس روایت میں مسعود کو مقدم فرمایا اعمال فاضلہ میں اور آپ
ذکر کی روایت میں ایمان آباد اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال فرمایا اور ابی سعید کے روایت میں بدل جایا یعنی سبیل اللہ فرمایا وجہ توفیق اس حالت میں کئی طور سے اولاد کے
فرمایا انکا اعتبار سائلین مختلف ہوتا تھا کہ حسین قیاس عمل کی ملاحظہ فرمائی اس کے لئے اسی عمل کو افضل اور علیہ شہر اتی جسی بہاد اور تحسین پائی اسی جہاد کی فضیلت
ساتی جسی الدار دیکھتے اسے اتفاق فی سبیل اللہ جبکی والدین محتاج خدمت و اولاد جو اسی بروالدین کی تعلیم فرمائی تا ناسیہ کہ اس فرامی میں فضیلت اور تقدم ایک
عمل کا دوسرے مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے کہ یہ امر ہی امور خیر میں داخل ہے چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرنا ہی اسکو سبب افضل فرمایا
جیسے کہی کہتا ہی سکوت و خاموشی سبب عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلام حق اور صدق سبب افضل ہے علی ہذا القیاس تو سبب کہ فرمایا انکا مختلف ہوتا تھا باختلاف
احوال کہ جہاد حق میں تاہم سلام میں جبکی ضرورت ہوتی صحابہ میں اسکی فضیلت بیان فرمائی **باب الفضل فی رخص** **ع** ابو الدرداء قال ان رجلاً جاء فقال ابو الدرداء
عنه وسلم يقول التَّوَالِدَةُ اَوْسَطُ الْاَبْوَابِ الْخَيْرِ فَارْضَ ذَلِكَ الْاَبْوَابِ وَلِخُصَّةٍ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ اِنَّ اُمَّيْ وَرُبَّمَا قَالَ اُمَّيْ وَرُبَّمَا قَالَ اُمَّيْ وَرُبَّمَا قَالَ اُمَّيْ وَرُبَّمَا قَالَ اُمَّيْ
کہ آیا انکی پاس ایک مرد اور کہا اسی میرا ایک عورت ہے اور میرے ان حکم کرتی ہے اسکی طلاق دینے کا سو کہا ابو الدرداء نے سنا میں نے انحضرت سے فرمائی تھی اب سبب کہ کاروانہ میں
جنت کا پس تو ضائع کر اسکو یا حفاظت کر اور صفائے اس روایت میں کہی مان کا ذکر کیا کہی **باب** یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عبد الرحمن سلمیٰ کا نام عبد اللہ بن مسعود سے
ع عبد اللہ بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَنُحْطُ الرَّبِّ فِي سُخْطِ الْوَالِدِ ترجمہ ہے روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ
انحضرت نے فرمایا خوشی رب کی والدین کی خوشی میں ہے اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے **ف** روایت کے ہے محمد بن شہار بن انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے
سید بن عطاء انہوں نے اپنے پاس ہے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا ہے کہ ان کے اور فرمایا اسکو اور یہ صحیح ہے اور ایسی ہے روایت کے صحابہ شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے اپنے سے عطاء
انہوں نے اپنے پاس ہے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے سنا ہے کہ ان کے اور فرمایا اسکو اور یہ صحیح ہے اور ایسی ہے روایت کے صحابہ شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے اپنے سے عطاء
میں ہاں میں سنا میں محمد بن منتہی سے فرماتے تھے کہ نہ کہا میں نے بصرہ میں اسکی خالد کے برابر اور نہ کہ میں عبد اللہ بن ادیس کے برابر اور ایسا میں ابن مسعود سے روایت ہے
مترجم ہوری ہوتی ہے بروالدین ساتھ کئی امور کے لئے کہانے کہنے کی خبر گئے سی اور خدمت کے اگر محتاج ہوں اور جب بلاو میں جاتے ہے اور حاضر ہوا اور جب حکم فرما میں بجا
لاؤںے جتنا کہ حکم انکا معصیت نہ ہو اور بہت سے زیارت انکی اور کلام کرے انکے ساتھ نہ ہر می اور کثرت و شہادتی اور سنا نے جہک کر اور اوت نہ کی اور انکا نام نہ لیکر نہ بکار
اور راہ میں چھپ چلے مگر جہاں ضرورت ہو انکی جلی کے اور زیارت کرے انکی جب کوئی غیبت کرے اور مدد کرے انکی جب کوئی انہیں اذیت دی اور توقیر کرے انکی مجلس
میں اور انان نشست و رخصت بجا لا اور دعا کرے انکی نصرت کی (رحمۃ اللہ) **باب** کا جاء فی حقوق الوالدین باب حقوق والدین کی خدمت میں **ع**

اصول الدین کی فضیلت

حقوق والدین کی

باسمہ کی چوٹی پڑی اسکی بہن کی محبت اے سیدنا محمد بنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یكون لاحدکم ثلاث بنات او ثلاث اخوات
 فیکون لہن الا دخل الجنة ترجمہ روایت ابی سعید خدری کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا تین بہنیں نہ ہوں
 جو گاہت میں **ف** اسباب میں عائشہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے روایت ہے ابو سعید خدری کا نام حسن بن مالک بن سنان ہے اور سعد بن ابی
 وقاص وہ حسن بن مالک بن وہب ہیں اور زیادہ کیا ہی ہے بعض روایتیں اس سناو میں ایک روایت **ع** عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
 ابتلی بیتی من البسات فصبر علیہن کن لہ جارا من النار ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت نے فرمایا جو گرفتار ہو جائے کہ کنیز کی ملازمین بہر
 سب کے اُنکی پرورش کی مصیبتوں پر ہووے گی وہ اسکا پروردگار کی اس سے **ف** یہ حدیث ہے عائشہ قالت دخلت امراة معھا اثنتان لہما
 فسالت فلما تجل عہد فی شئنا فایمنا فاعطیتھا اناھا فقسمتھا باین اثنتھا وکثرنا کل منھا فامث فخر جت ودخل النبی صلی اللہ علیہ و
 سلمہ فاجبرته فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ابتلی بیتی من ہذا البسات کن لہ سارا من النار ترجمہ روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی
 اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ اُنکی سب سے ایک عورت کے لئے سارہ دو لڑکیاں تھیں پھر سوال کیا اُنسی سو یا یا اُنسی سے ایک عورت کے لئے ایک گھوڑے پر ہدیہ ہے اُنکو
 اور اُنسی بائیس دی اپنی دونوں لڑکیوں کو اور آپ کہائی پھر اُنکو کر لی گئی اور تشریف لائی پھر بائیس صلی اللہ علیہ وسلم اور خدری سے کہ اُنکو سو یا یا صلی اللہ علیہ وسلم
 جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں میں ہونے کی یہ لڑکی پروردگار سے **ف** یہ حدیث ہے صحیح ہے عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلمہ من عال جاریتین دخلت انا وھو الجنة کھا لاین وانشاء باصغیہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بانی دو
 لڑکیوں کو داخل ہونگا میں اور وہ جنت میں مانند لڑکی اور اشارہ کیا اپنی اپنی دو لڑکیوں کے لئے کلمہ اور یہی کہ اُنکی ہی **ف** یہ حدیث ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے
 صحیح بن عبد اللہ بن عبد العزیز سے کہ حدیث میں اسی سند اور کہا انہیں روایت ابی بکر بن عبد اللہ بن انس سے اور صحیح عبد اللہ بن ابی بکر بن انس سے ترجمہ ابن ابی ہریرہ
 حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک عورت اُنی دو لڑکیوں کو لیکر آئے اُنکو تین کچھ عیادت کیں اور اُن سے پہلے ایک ایک دونوں کو دی پھر ایک کو چکر دونوں پر تقسیم کر دیا
 پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ایا اچھا کام کیا اُنسی دھل ہو گئی وہ سبب اس حدیث میں اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے سنا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھے جسکی تین بیٹیاں ہوں اور وہ لڑکی پرورش پر سبکری اور لڑکیوں کا پلاؤ اور بیاد دی اپنے مقدور کے موافق اُنکے لئے پروردگار کی وہ عہد
 کی اس سے قیامت کے دن اور ابن عباس سے مروی ہے کہ جسکی دو لڑکیاں ہوں پس اچھی طرح اُنسی انکا ساتھ دیا دھل کر نیچے وہ اُنکو جنت میں غرض فضائل بیہود کی پروردگار
 کے اس لئے زیادہ ان میں کہ ان میں اباب کو سب کو پڑتا ہی اول پرورش میں بعد چوٹی ہو واما دون کے غم و غماتی پر اور ہر حال سے بربتات کی کچھ چارہ نہیں ہوتا اور روای
 بار کے سب طرح کی امید عائشہ کے اُنسی نہیں ہوتی **باب** کاجاء فی رحمۃ الیتیم **ع** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال من قبض یتیم من بنی المسلمین الی طعامہ وشربہ اذخلہ اللہ الجنة البتہ الا ان یعل ذنبہ لا یغفر ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بچہ یتیم کو سالن میں سے اپنے کھانی اور پینے کی طرف داخل کر لیا اللہ تعالیٰ اُنکو جنت میں بلا شک و شبہ کرے کہ وہ ایسا لگا کرے کہ نہ خفا بخاک دینے
ف اور اسباب میں ہر ہر افری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور ہر بن سعد سے روایت ہے اور حسن بن قیس سے اور کنیت اُنکی ابو علی رجبی ہی اور اسکا
 تہمت ہے کہ حدیث میں حدیث میں نزدیک اہل حدیث کی **ع** سہل ابن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وکافل الیتیم فی الجنة
 کھا لاین وانشاء باصغیہ یعنی الشبابة والوسطی ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اور کفالت کرنا الیتیم کی مانند ان دونوں
 لڑکیوں میں اور اشارہ کیا اپنی دونوں لڑکیوں کے لئے کلمہ اور یہی کہ اُنکی ہی **ف** حدیث ہے صحیح ہے صحیح بن عبد اللہ بن ابی بکر بن انس سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے سنا
 علیہ السلام نے اشارہ فائض ہوا لگا اور آخر ان دونوں لڑکیوں میں کچھ فرق ہی تھا اور لڑکا اور لڑکی میں روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا یا اللہ
 میں حرام کرتا ہوں حق و منع کو ایک تیمم کا دوسرے کو نکاح کسی طرح تلف نہ کرنا چاہئے اور اُنسی ہی مروی ہے کہ اپنے فرمایا ہم کہ سالانہ لگا دے جس میں تیمم کا دوسرا لڑکا
 کرتے ہوں اور ہرگز نہ دے کہ ان میں تیمم ہوا دوسرے کو نکاح کرتی ہوں اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو پرورش کرے میں تیموں کو اُنکو ثواب ہوگا مانند قائم اللیل و

صحیح بن عبد اللہ بن ابی بکر بن انس سے

الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله

نصحت کا بیان

مسلمہ انہار کی اور اس کے شخص کے کہ مسجد و شام چلاؤ نکالی کہ اللہ کی راہ میں اور وہ ملک میں اور وہ جنت میں مانتا دوسرا ہونے اور اس کے اور اس کے
 اپنے دونوں انکھان سب سے اور وہی کہ **عَنْ** ابی ہریرہؓ کہ کہنے کے مابین **عَنْ** انس بن مالکؓ یقول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 النبي صلى الله عليه وسلم فابطاء القوم عنه ان يوسعوا له قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان من صناعته ان يوسعوا له قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
 رواه ابن بن الملك کہ فرماتی تھی آیا ایک بوڑھا کہ ارودہ کہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے غریبان میں صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے
 نہیں جو رحم کرے ہر چوٹی پر اور تو قریب کرے ہر چوٹی کی **ف** اسباب میں عبداللہ بن عمرو ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی امامہ سے یہی روایت ہے یہ حدیث غریب اور زرعی
 جو راوی ہیں انکی منکر حدیث بہت ہیں انس بن مالک غریب روایت کے ہے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے محمد بن قسطل سے انہوں نے محمد بن اسحق سے انہوں نے محمد بن شیبہ سے
 انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے انکے دادا سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے انہوں نے شرف ہر چوٹی کا روایت کے ہے ابوبکر محمد بن ابان نے
 انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے انہوں نے محمد بن شیبہ سے
 چوٹی پر اور تو قریب کرے ہر چوٹی کی اور معروہ اور بنی منکر نوری یہ حدیث غریب اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شیبہ مروی ہے صحیح ہے اور مروی ہوتی عبداللہ
 بن عمرو سے اور سندوں سے بھی اس سے کہ اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ حضرت جعفر ابیادہ ہم میں سے نہیں مروی ہے کہ وہ ہر گشت اور اب کے موافق نہیں اور علی ابن یزید
 نے کہا کہ یحییٰ بن سعید کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس سناسی مراد پس شناسی ہے وہ ہر مثل نہیں مگر جمعی بخاری میں ابوبکر
 سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے تواضع کے اور کہی اپنے پاس منافقوں کے اور اراک ایک حصہ میں پر کہ ایک سبک مہربانی کرتی
 ہے خلق ایک دوسرے سے تاکہ کہ گھوڑی یا کتا یا کبوتر یا کسی کے چھوٹ نہ لگی اور تراجم ابوب بخاری میں تقبیل اور ممانفہ اور شتم اور وضع صبی فی الحجۃ علی الخیر مذکور
 ہے اور یہ سب حقوق صناعہ میں کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سنت ابی العباس کو گندھی پر ہمارا کہ امت کے ہی کہ جب کو ح کرتی انکو زمین پر کہ ہدی اور جب سجدہ ہی اٹھتے
 اٹھاتے تھے **عَنْ** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كذب على محمد بن عبد الله كذب على الله **عَنْ** جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 خلاصہ اللہ علیہ وسلم نے جنی رحم کیا آدمین پر رحم کر گیا اللہ کا اسیر **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسباب میں عبداللہ بن عمر ابن عبداللہ بن عمر اور ابن عمر اور
 ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے یہی روایت ہے **عَنْ** ابی ہریرہؓ کہ کہنے کے مابین **عَنْ** انس بن مالکؓ یقول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من صناعته ان يوسعوا له
 نے سنائیں ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں نکال لی جاتی ہے کیسے کسی مارو شقی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابوعمان جنی ابوبکر سے روایت کے
 انکا نام ہم نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ والدین کو بن ابی العباس کے ضیہ ابلازانہ روایت کے ابوزنادی موسیٰ بن ابی عثمان سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے
 فی جنی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث حسن **عَنْ** عبد اللہ بن عمرؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من صناعته ان يوسعوا له قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يوسعوا له من في السماء الوحم شجرة فمن الرحمن ومن قطعها قطعته الله **ف** ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم نے رحم کر لیا الوحم پر رحم کرتا ہے رحمن رحم کر زمین والوں پر رحم کر تسمیہ آسمان والا یعنی اللہ کا جو ہے رحم شاخ ہی چلن کی جسے انکو ملایا اللہ انکو ملا دیا اور جسے
 اسی کا اللہ سے کا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مگر ترجمہ بنکیت محمد و سکون جم و منون عروق شجر جو اس میں کہی ہوئی ہوں مراد ہے کہ لفظ رحم حسن
 شقی ہے جسے ملایا یعنی رعایت و مزارت کی غیروہی اور کا ایسے آدا حقوق انکے کے با **ف** فی النصیحة بالنصیحة کی مابین **عَنْ** ابی ہریرہؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 الله صلى الله عليه وسلم ان من صناعته ان يوسعوا له قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من صناعته ان يوسعوا له قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین نصیحت ہے فرمایا اپنے تین باعرض کیا یا رسول اللہ کہ لے لے فرمایا اللہ کے لئے اور اس کے لئے کہ لے لے اور مسلمانوں کے حاکموں کے لئے
 اور عام الناس کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے اسباب میں ثوبان اور ابن عمر اور قتیبہ اور جابر اور حکیم بن ابی یزید سے یہی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں مگر ترجمہ
 ایک کہہ ہے کہ بارادہ خیر کہا جاو منصف ہر کے لئے اور اصل میں خلوص اور خیر خواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لئے صحت عقاد ہی ساتھ دھاریت اس کے کا اور اخلاص نیت سے
 بجالا اسکی عبادت کا اور نصیحت کتاب کے لئے تصدیق کرنا اس کے اور عمل موافق اس کے اور نصیحت برل کے تصدیق اسکی نبوت اور اطاعت اسکی ہر فعل و حال قال میں اور نصیحت

[illegible]

مسلمانوں کے حقوق و مسائل پر
ایک اجماعی مکتبہ

مسئله اول: در صورتی که یک فرد در یک شرکت کار کند و حقوق او به صورت ماهیانه پرداخت شود، چگونه می‌تواند از این حقوق برای پرداخت بدهی خود استفاده کند؟

تقدیر
سرپرست
کمیسیون
نظارت

سلمان بن عبد الله

سیرت مولانا سید محمد رفیع

انجمنہ بنائی کی ضرورت

ابواب الفرائض

احسان اور غفلت کا بیان

نیکوئی و ملاقات کا بیان

باب فی حق الخلق باب من خلق کے سامنے **عن** ابی اللہ **ع** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما شیء انقل فی میزان المؤمن بعد الفیض من خلق من فان الله تعالى یبغض الفاحش البذی ترجمہ روایت ہے ابی الدرداسی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز بہاری نہیں جس کے ترازو میں نہی کثرت سے دین قیامت کے دن خلق میں زیادہ اسلامی کہ اللہ تعالیٰ دشمن کہتا ہے جیسا کہ **کوف** اسامین عائشہ اولی ہریرہ اور اس میں شریک ہی بھی ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من شیء یضع فی المیزان انقل من حسن الخلق وان صاحب حسن الخلق ینقل بہ درجۃ صاحبہ الصویر والصلوۃ ترجمہ روایت ہے ابی الدرداسی کہ انہوں نے سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھے کوئی شیء نہیں کہ جو کہی جاوے میزان میں بہاری زیادہ جس خلق سے اور تحقیق صاحب جس خلق کا بہرہ جیسا ہی صاحب صوم و صلوٰۃ کے درجہ کو سبب خلق کے **ف** یہ حدیث غریبہ اس سند سے **عن** ابی ہریرہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکثر ما یدخل الناس الجنة قال تقوی اللہ وحسن الخلق وسئل عن اکثر ما یدخل الناس النار قال الفم والفرج ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ کسی کو چاروں احوالہ اللہ علیہ وسلم کسی اس خیر کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو جنت میں فرمایا اللہ ہی انہوں نے خلق میں اور پورا اس خیر کو جو بہت داخل کرتی ہے دونوں میں فرمایا مومن اور فرج **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریبہ اور عبداللہ بن ادریس بوٹی میں زید بن عبدالرحمن اور سی کے مہم کے لئے مومن سے کلمات کفر نکلتے ہیں اور غیبت اور تہان اور ستم اور کذب وافر اور جھوٹ حرام نوشی رافع ہوتی ہے اور فرج سے زنا لواط سحاق زلیق ہونا ہی اور یہ سب دین میں جانیکا سبب اور انکار دیکھنا ہی بہ نسبت اور اعضا کی شکل ہونا ہے جب زبان حکام حرام کا لگتا ہی جو ہر نام کا دشوار ہوتا ہے علی بن النقیاس فرج میں معاذ اللہ من لک کلمہ **عن** عبد اللہ بن المبارک انہ وصفت حسن الخلق فقال هو بسط الوجه وبنل مقرب وکف الاذی ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مبارک کہ انہوں نے کہا حسن خلق یہ کسادہ پیشانی سی ہلنا لوگوں کے اور فرج کرنا اس خیر کا کہ مسلمانوں کو نعمت دیکو مال ہے اور فرج سے اور درکار تکلیف کا مومن کے **باب** ما جاء فی الاحسان والعفو اب حسان اور عفو کے سامنے **عن** ابی انور **ع** انہ قال قلت لارسل اللہ الرجل امریہ فلا یفرج فی ولا یضغض فی فہم کے افاجریہ قال لا افرج قال وانی رث الثیاب فقال هل لک من کال قال قلت من کل المال قال اعطانی اللہ من الہدیل والنعیم قال فلیع علیک ترجمہ روایت ہے ابوالاحسن کہ انہوں نے روایت کی اپنے باب ہے کہا ان کے اپنے کہ عرض کی میں ابی رسول اللہ بعضا شخص ایسا ہی کہ میں گذرنا ہوں آپ یعنی سفر میں اور صیافت نہیں کرنا میرے اور زمین پرانی ہر کہی ہو گذرنا ہی مجھ کی میں ہلا لوں کر سے لینے میں ہے اس کی میرانی نکرون فرمایا آپ نے نہیں میرانی کر تو اس کی کہا راوی نے اور دیکھا مجھے حضرت نے میلے کپڑوں میں تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے عرض کی میں ہر کم کمال اللہ تعالیٰ مجھی دیا ہے اونٹ بکریاں فرمایا آپ ہی ہر چاہے کہ دیکھا جاوے تجربہ پر لینے انرا مال کپڑوں کی سفیدی اور زینت کے **ف** اسامین عائشہ اور جابر اولی ہریرہ ہی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوالاحسن نام عرف بن مالک بن نضالہ بھی ہے اور راوی قرۃ سے اضعف ہے لینے کیا صیافت کرو میں ان کے اور قری سے صیافت ہے **عن** حدیثۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا توفوا ائمتہ تقوون ان احسن الناس احسنًا وان ظلموا ظلمًا ولکن وطفوا انفسکم ان احسن الناس ان تحسوا وان اساءوا فلا تظلموا ترجمہ روایت ہے جعفری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم متہوتم ائمتہ لینے کہو کہ اگر احسان کرینگے لوگ احسان کرینگے ہم ہی اور اگر ظلم کرینگے لوگ ظلم کرینگے ہم ہی و لیکن جو کہ راوی فقہ کو اس امر کا کہ اگر احسان کریں گے تم میں ہی احسان و اگر اگر برائی کریں لوگ تمہارا ساتھ ظلم کر و تم **ف** یہ حدیث حسن غریبہ نہیں جانتے ہم ہی راوی سند متبرک ائمتہ کہ سترہ وقتہ مدیم و فتح عین ہمدانیہ آخرہ ہارون خیر ہے کہ ہر کار ہوائی کے سچے دوری اور اسلانیہ سچے گو یا ہر کار ہوائی کے دو کہتا انا متان لینے میں تیرا ساتھ ہوں اور یہ لفظ عمر توں کے لئے مستقل تھا انہیں کہتو میں امراتہ ائمتہ اور ترجمہ میں لینے کہو کہ اگر احسان کرینگے انہیں اسی کی تفسیر **باب** ما جاء فی زیارۃ الادعوان باب بہائون کی ملاقات میں **عن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاد مریضًا او کادًا او کادًا فی اللہ ناکدا مریضًا ان طبت وطاب ممشاؤہ و نبوات من الجنة مریضہ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس نے عیادت کی کسی بیمار کی ملاقات کی کسی بیمار کی ملاقات کی کسی بیمار کی ملاقات کی ایک بیمار کو لائے مریضہ سے کہ مبارکبادی ہو تجھے اور مبارک ہو تیرا عیادت کا بنائی تو نے جنت میں اترنے کی **ف** یہ حدیث غریبہ ہے اور ابوالاحسن

روزگار

عباس اس وقت حاضر تھے دو چکنی اور یک کمال سخت کی راہی تھا کہ انکو منظور نہ کیا گیا یہ اس نافرمانی کا مؤلفہ رہی محمد بن عباس **ع** ابن عباس قال قل
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان خير ما تداؤم به الله دود السحط والجمامة والشئ وخير ما كحل لمر به الا قنديل فانه يجلو البصر
يثبت الشعر قال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم له مأكلة من الخبز ياكلها في كل حين ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم بہتر دوا تھاری دواؤن میں کہ لدوبہ اور سوط ہی اور جامت اور شی اور تفیل ہر ایک کی اور گردنی اور ہر حکا سر لگا و تم اندھی اسلے کہ وہ سنا
کرنا ہے بسر کو اور گانا ہی بلکہ کو کہا دواؤں میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر دہانی تھی کہ سر لگاتی تھے آپ ہر روز اس سے سوتی وقت میں سلائیان ہر گنہگار
ف یہ حدیث سننے کے بعد حدیث عباس بن مصعب کی جو ابن عباس سے مروی ہے منبر محمد اشد کسیرہ پیر ہے سر مہ کا سیاہ رنگ کہ اصناف کے لاتی ہیں اور وہ مرد ہے
اور کبھی مغرب سے ہی لاتی ہیں اور مرد تر اس میں دہ کہ جلدی ٹوٹی اور اس ہوا ویریل کم ہو بلکہ بالکل نہ ہو وراج اسکا بار دوا ہے نافع ہی انکھ کے اور مقوی البصر ہے
حافظ صحت چشم ہے اور کاٹ دیتا ہے خرم را کہ کو انکھ میں متولد ہوا درمل قروح چشم ہے اور محل بصر ہے اور داغ صلع ہے اگر ساتھ محل رقیق کے انکھ میں کسجی اور اگر اگر
یسک جری میں ملا کر چنے سے بدن پر لگا دین بہت نافع ہے اور بڑبڑوں اور ضعیف البصر لوگوں کو عادت اس سے کتھال کی بہت مفید ہے اگر اس میں کچھ سے بھی ملا کر
باب ما جاء في كاهية النكي بابلغ دینی کی کہ است میں **ع** عثمان بن حصین ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مضى عن النكي
قال فابتنينا فاكثونا فاكثونا ولا ابغضنا ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا داغ دینی سے کہہ را دینی نے ہر گرفتار ہو کر
ہم لینے مرض میں پیر داغ دوا یا سونہ چٹکارا یا سنے اور نہ کر کو بونچے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع** عثمان بن حصین قال فابتنينا عن النكي ترجمہ
روایت ابن عباس سے کہ ان میں حصین کے کہا انہوں نے منع کئی گئے ہم داغ دینے سے **ف** اسباہین ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے ہی روایت ہے کہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے **باب** ما جاء في الوضوء في ذلك باب داغ کی وضعت میں **ع** انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كوى سعد بن ذرارة من الشوك
ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا سعد بن ذرارة کو شوک کی سیاری میں **ف** اسباہین ابی اور جابر سے ہی روایت ہے کہ حدیث حسن ہے عرب
ہی ترجمہ کہ لینے داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض میں اور روایات اسباب میں بہت ہیں چنانچہ جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے سچا ابی بن کویت کے طرف ایک طبیب اسنی ایک رگ کاٹی اور اسی داغ دیا اور جب تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ کھل میں داغ دیا انکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے بہرہ ورم کر گئی پیر داغ دلی اپنے اور کہا ابو عبیدہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اسی داغ کا تو فرمایا اپنے داغ دو اور گرم تپو کہ
سینک دو اور مردی ابی زبیری کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا انکی کھل میں اور صحیح بخاری میں انس سے مروی ہے کہ انہوں نے داغ دیا ذات الحب میں اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے اور احادیث میں کی بھی کئی ہیں چنانچہ مروی ہے کہ شتر ار شخص داخل ہوئے آپ کی امت سے جنت میں بخر حساب کے کہ وہ جہاڑ ہونک
گرتے ہوئے اور داغ مذیتے ہوئے اور بد فال لیتے ہوئے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوئے غرض یہ کہ جمیع روایات اسباہین چار طرح پر ہیں اول میں فعل انکھ
دوسری میں عدم محبت اسکی تیسرے میں شائستگی تارک پر چوتھے میں نہیں اس سے اور کچھ تعارض نہیں ہے ان سب روایتوں میں مجد الدوام اسلے کہ فعل انکھ
دلالت کرتا ہے جو از پر اور عدم محبت اسکی منہ پر وال نہیں اور شائستگی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک انکھ اولی اور افضل ہے اور نبی اس سے علی سبیل الاختیار سے
یا نبی محمول ہے اس داغ پر کہ جو بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطاً عمل میں آوی والد عالم زاد المعاد اور نہ باوگا تو اس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہیں
والد **باب** ما جاء في الحجامة باب حجامت کے بیان میں **ع** انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ينجح في اخذ العين والكاهل
وكان ينجح في ثمانية عشر سنة واثني عشر سنة ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھینے لگاتے تھے اخذ میں اور کاهل میں
اور چھینے لگاتے تھے ستر مویں انیسویں کیسویں کو **ف** اسباہین ابن عباس اور مثل بن یسار سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے عربیہ ترجمہ کہ
ستہر ہے اخذ کا اور وہ دونوں گین میں جانبین میں گون کے اور کامل دونوں شانوں کے سچیں اور حجامت اخذ میں بلفظ دیتی ہے امرض ہر اور جمیع اجزا کو
مثل موزہ اور دانوں اور کانوں اور انکھوں کے اور ناک اور حلق کے جبکہ حدوث انکا کثرت دم کے سبب یا فساد خون سے یا دونوں سے ہو اور حجامت

داغ دینا

داغ دینا

حجامت

کامل پرفیم دیتی ہے شانوں کے دور کو اور وطن کو اور صحیحین میں ہے کہ حضرت تین جگہ پر پچھنے لگاتی تھے ایک شانوں کے صحیحین اور دو افندین پر اور تارنجائی مذکور میں لگانا
 مسنون ہے اور خون اندون میں جوش اور زردیر ہوتا ہے بخلاف اول باہ اور آخر اسکے کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہے نسبت فصد کی اور فصد مفید ہے داخل
 بدن کو اور ملا دھارہ میں کہ خون قیق ہوتا ہے مثل خطہ عرق کے حجامت زیادہ تر مفید ہے ایسے فرمایا اپنی خیر یاد تو تم بہ البجہ امتداف فصد (زارو اللعادر) **ع** ابن
 مسعود قال حدث رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ليكة أسير فبها أنه لم يجر على ملاء من الماء إلا أن امرؤة أن مر أممك بالحجامة
 ترجمہ روایت ابن مسعود کہ بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال اس شب کا کہ سیر کر ائی گئی اگلی یعنی مراح کا کہ نہ گذری وہ کسی گروہ پر فشتون کی مگر حکم کیا
 انہوں نے کہ آپ حکم فرمایا اپنی امت کو حجامت کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود کی روایت سے **ع** عرومہ قال کان لابن عباس علة
 ثلاثه حجامون فكان اشان بخلان وواحد منهنه وحججه وحججه وحججه وقال ابن عباس قال نبی اللہ نعم العبد الحجام يد هب بالدم وحب
 الصلک وحبوا عن البصر وقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حبان عرج به ما مر على ملاء من الماء إلا أن امرؤة أن مر أممك بالحجامة وقال ان
 حبان الحجامين فيه يوم سبعة عشر ويوم ثمان وعشرين وقال ان حبان ما تداو به السعوط واللذود والحجامة و
 المنى وان رسول الله صلى الله عليه وسلم لذة العباس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لذي فكلهم امسكوا فقال
 لا ينبغي احد منهم في البيت الا لا غير عمة العباس قال النضر اللوذ الوجود ترجمہ روایت ہے کہ ابن عباس کے تین غلام تھے جیسی لگانو لی سودا
 سے مزدوری کرتے تھے اور اجرت پر پچھنے لگتے تھے اور ایک ابن عباس اور ایک لگانو لگانو پچھنے لگتا تھا کہا روایت ہے کہ ابن عباس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانو الا لجانا ہی خون کو اور ہلکا کر دیا ہے پیٹھ کو اور صاف کرتا ہے بصر کو اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مراح کو تشریف لیں گے نہ گذرے
 کسی گروہ پر فشتون کے مگر کہا انہوں نے لازم بطور حجامت کو اور فرمایا حضرت نے بہتر تارنج حجامت کر دو تم تیرہ یون اسیوین کیسوں تارنج ہے اور بہتر یون دو
 سوط ہے اور لدو ہے اور حجامت اور ششی اور تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ لدو کیا عباس اور اصحاب ان کے فی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مجھے لدو کیا پس فاتونکے پر فرمایا باقی نرسے کوئی گھر میں مگر لدو کیا سوا علم آنحضرت کے جو عباس میں کہا انضری لدو دہنے وجو ہے اور وجو ہی دہی ہے
 جو مزہ میں ڈالی جاوے **ف** اسباب میں عائشہ سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم سے مگر عباد بن مسعود کی روایت سے **باب** ما جاء فی التداوی
 بالحناء **ب** ہندی کے دو اکر کے یا نہیں **ع** علی بن عبد الله عن جده وکانت تحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ما کان یكون یوم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم فوحه ولا کبة الا امر فی رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احضه علیها الحناء ترجمہ روایت ہے علی بن عبد اللہ کے دور روایت کرتے
 ہیں اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اگلی دادی کے کہ نہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی نغم یا تہرا کاشے کی حاجت مگر یہ
 حکم فرماتے تھے آنحضرت منہدی کہنیک **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم سے مگر قاید کی روایت ہے اور بعضون قایدی یون روایت کی ہے کہ روایت ہے قاید
 کہ کہا قایدی روایت ہے عبد اللہ بن علی ہی وہ روایت کرتے ہیں اپنے داد سے علی سے اور عبد اللہ بن علی اصم ہی یعنی نسبت علی بن عبد اللہ کے روایت کی ہے
 حمیر بن عمار نے انہوں نے زید بن جابر سے انہوں نے قاید سے جو مولیٰ میں عبد اللہ بن علی کے انہوں نے اپنے مولیٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم سے ماہد اسکے منوعین مشہر حم جابر دہی درجہ اولیٰ میں یا پس ہے ثانیہ میں او شجر حاد اور اخضار اسکے مرکب میں قوتہ محملہ سے کہ جو آئی ہے انہیں
 جو ہر مالی کے کہ حار ہے باختلال اور قوت قابضہ سے کہ جو آئی ہے انہیں جو ہر رخی سے کہ بار دہے اور منافع اسکے بہت ہیں منجملہ انکے یہ ہے کہ وہ محمل ہے نافع ہے
 اگل کے جلے ہوئے کو اور قوی اعصاب ہے فساد اور نافع ہے قروح فم کو مضطرب اور نافع ہے اور ام حارہ کو صناد اور جراحات میں دم الاخین کی تاثیر کہتی ہے اور
 سفوف اسکا اگر موم میں ملا کر باخلط روغن گل صناد کر میں تو او جاع جذب کو مفید ہے اور اسکے خواص مجرب سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو حیا کھلتی ہو اور اسکے لڑو
 میں خوب منہدی لگانو اسکے کہنیں ضروری محفوظ رہیں اور اگر تپتے اسکے یا میں ہلکا کر صاف کر کے میں درہم اور شکر دین درہم ملا کر موم میں اور چالیس
 دن تک ایسا ہی کر میں اور غذا صاف صغیر کا گوشت کہہیں تو ابتدائی حلام میں فائدہ عجیبہ ظاہر ہو اور حکایت کرتی ہیں کہ ایک شخص کے ناخن ہلکے تھے اور

فصل فی التداوی

ہندی سے روایت ہے

بہت کچھ مال خرچہ کر محنت حاصل نہ ہوئی آخر تباہی اسکو ایک عورت نے خاکہ دس من تک چوس لی اسی پانچویں سہو گئی اور چھٹی سہو گئی اور ہفت سہو گئی
 ضاوا جہالون اور پوڑو کو جو سابقین اور غفلتین میں نکلیں اور یہ مجرب ہے مترجم کا باب ماخاۃ فی کراہیۃ الرقیۃ باب قیہ کی کراہت میں مترجم رقیہ و دوا
 کہ جو بیمار سونکین اور صاحب آفت کو اس سے چھارین جیسے صرع وغیرہ انتہائی قول المترجم عن ابن الخیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من التوی أو اشتد فی فھو یوفی من التوکل ترجمہ روایت ہے ابن خیر کہ فرمایا نبی حسنی دواع دوا یا جہار سہو کہ وہ نکل گیا اہل توکل سے **ف** اس میں
 ابن سعد اور ابن عباس اور عمران بن حصین کے یہ روایت ہے بہ حدیث حسن ہے صحیح ہی کا **ب** فی الرقیۃ فی ذلک باب اسکی حجت میں عن ابن
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الرقیۃ من النھو والعین والتملۃ ترجمہ روایت ہے انس کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی حجت دی رقیہ کی بھون
 اور نظر بادور ملہ میں **ف** مترجم کہتا ہے ملکہ کچھ دانی ہیں کہ نکلتی ہیں سہو میں اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث الی آتی ہے **عن** انس بن مالک ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الرقیۃ من النھو والتملۃ ترجمہ اسکا اور گداز **ف** اور یہ نزدیک ہے صحیح تر ہے مویہ بن شام کی روایت ہے جو مروی ہے
 سفیان ہی یعنی جو لوگ گداز سی اسباب میں بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلحہ بن علی اور عمرو بن خرم اور ابی خرا مہ سے یہی روایت ہے کہ وہ اپنے پاس سے دوا
 کرتے ہیں **عن** عثمان بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا رقیۃ الا من عین أو حۃ ترجمہ فرمایا حضرت رقیہ نہیں ہے مگر نظر دوا جو
 سے **ف** روایت کے فحشہ یہ حدیث صحیح ہے انہوں نے شعی سے انہوں نے بریدہ مترجم رقیہ کی باہین احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہیں بعضے دلائل کرتی ہیں جواز پر خاتج
 احادیث باہر اسطر مسلم میں روایت کی جابر کہ جبریل علیہ السلام آپ پر اور بہت سی روایتیں وارد ہوئیں اسکے جواز میں اور بعضے احادیث دال ہیں اہر
 کہ ترک اسکا اولی ہے چنانچہ مروی ہے کہ مترجم راوی اہل ہونگے حجت میں بغیر حاکم کے کہ رقیہ نہ کرتے ہونگے اور اسطر ح روایت باب سابق کی اور کچھ مخالفت نہیں ہے ان
 حدیثوں میں بلکہ حسین اسکے ترک کی اولویت اور تارک کے تعریف اور ما وارد ہوئی ہے مراد اس سے وہ رقیہ میں جملی معنی معلوم نہیں یا کلام کفارسی میں یا غیر عربی میں ہیں یا
 کے اور زبان غیر معلوم میں کہ احتمال ہے اس میں شرک کا اور استعانت بالغیر کا اسکا باری تعالیٰ شانہ کی اور حسین جواز مذکور ہے مراد اس سے وہ رقی میں جو ماخوذ ہیں الفاظ
 قرآن اور اسارا آہی ہے کہ وہ منہ نہیں ہیں بلکہ منون ہیں اور حضور کے کہا کہ انہی محمول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لئے اوزن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کے
 لئے اور ابن عبد البر ہی اسکی قائل ہیں مگر مختار مذہب اول ہے لینے منون ہونا رقی قرآنہ وغیرہ کا اور نقل کیا ہی حضور نے اجماع جواز رقی قرآنہ پر اور اسطر ح جواز
 ہون اور کار آہی ہے اور رازی نے کہا مجمع رقی جاز ہیں جب کتاب اللہ سے ہون اور منہ وہ ہیں جو لغت عجبی میں ہون یا بعض اسکے معلوم نہ ہون اس واسطے کہ احوال ہے
 اس میں کفر کا اور کہا ہے کہ قرآن کتاب میں اختلاف ہے پس ابو بکر صدیق نے اسی جاز رکھا اور کدوہ کہ اسکو ملائے اس خوف کے کہ انہوں نے بدل الاہر جیسے بدل الا
 السکی کتابوں کو اور حضور نے انکو جاز رکھا انہوں نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہوا انہوں نے رقی کر اسکے کہ عرض انکی اسکے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام
 شرع کے اور مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا غرض اے رقا کہ لباس بارقی الما کین فیہا شئ انتہی مافی النودی فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت کے اس قول کی جو فیصلہ
 کردیا رقی کے باہین وہ ہے بہتر ہے کا **ب** ماخاۃ فی الرقیۃ والمعوذتین باب رقیہ معوذتین کے بیان میں **عن** ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یتعوذ من الحکات وعین الالاسکان حتی ترک المعوذتان فلما ترکنا احدیہما ترکنا سواہما ترجمہ روایت ہے ابی سعید حضرت
 کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں اور آدمیوں کی نظر سے یہاں تک کہ اتریں معوذتین پہر جب یہ تیریں کیا اپنے اسکو اور چوڑ دیا اسکے سوا اور دعا
 کو استعاذہ کی **ف** اسباب میں انس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ فی یہ حدیث حسن ہے مجرب ہے معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الازار
 کا اور فضائل ان دو سورتوں کے بہت ہیں چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جلتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمنہ اور ابوالریح میں کہ سخت اندک
 اور ظلمت سے بھوکہ گیر لیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طہ سے لگے معوذتین اور فرمایا امی عقبہ پناہ مانگو یہ دو سورتیں پڑ کر کہ کسی پناہ مانگنے والی نے مثل اسکے پناہ مانگی
 را بودا وہ اور عبد اللہ بن حبیب سے روایت ہے کہ ہم ایک آنہیری رات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وہوٹنے سے نکلے اور ہم نے پایا انکو تب فرمایا ہم سے آنحضرت نے
 کہہ عرض کی سیت کیا کہوں فرمایا کہہ قل ہوا لہ احد اور معوذتین جب سے کہے تو اور جب نام کری تو تین تین بار کہ کافی ہوگا تجھے ہر شے سے لینے پناہ ہوگی تجھی ہر

روایت ہے ابن خیر کہ فرمایا نبی حسنی دواع دوا یا جہار سہو کہ وہ نکل گیا اہل توکل سے

روایت ہے ابی سعید حضرت کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں اور آدمیوں کی نظر سے یہاں تک کہ اتریں معوذتین پہر جب یہ تیریں کیا اپنے اسکو اور چوڑ دیا اسکے سوا اور دعا کو استعاذہ کی

الناسی وابوداود باب ما جاء في الرقية من العين باب نظر بکے قید میں عن عبد بن رفاعه الزرقانی ان اسماء بنت قیس قالت یا رسول اللہ
 ان ولاد جعفر نضر عن الہیثم العینی افاسترقی لہم قال نعم فارتا لو کان شیء سابق القدر لسبقته العین ترجمہ روایت ہے عسکیر کہ اسامی کہا یا رسول اللہ
 جعفر کے لڑکوں کو نظر جلادی لگتا ہے کیا رقیہ لڑکوں کے لئے فرمایا اپنے ہاں اسلئے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو جائے تو نظر بد غالب ہو جاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر
 پر غالب نہیں ہو سکتی اسلئے نظر سب غالب نہیں ہو سکتی ورنہ قوت اس میں ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہو جاسکتی تھی **ف** اسامی بن عمران بن حصین اور بیکہ
 بھی روایت ہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابوبکر نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے مصعب بن رفاعہ سے
 انہوں نے اسامی بنت عیس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ حدیث حسن بن علی بن ابی شیبہ نے عبد الرزاق سے انہوں نے سمعی سے انہوں نے ابوبکر
 عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحس ولا یحسین یقول لا یحس ولا یحسین یقول لا یحس ولا یحسین یقول لا یحس ولا یحسین یقول لا یحس ولا یحسین
 وھا آتہ ویرث کل عین لا مرقہ و یقول لھذا کان ابن اھلیم یقول لا یحس ولا یحسین ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ
 دعا کرتے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کی لئے ان کلمات **لا یحس ولا یحسین** اور معنی انکے یہ ہیں پناہ مانگتا ہوں جن کو طبعی تمہارا وسیلہ کلمات خدا کی
 کہ پوری میں یعنی صدق و بلاغت میں پر شیطان کچھ سرکشی سے اور بر فکر میں النبی والی خبر سے اور کہ نہ جنوں میں والی سے اور فرماتی تھی کہ ابراہیم علیہ السلام
 انہیں الفاظ سے تعوذ فرماتی تھی اسحق اور اسمعیل **ک** روایت ہے حسن بن علی بن ابی شیبہ نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبد الرزاق سے انہوں نے سفیان سے
 انہوں نے منہج سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے متبرجم ہمارے کل بات ہم نے وہ چیز کہ فکر و غم میں ڈالی مثل مرض و آفات و ملیات کی اور ملائم امور کی اور ہم نے
 لم والی چیز اور کہ تمہاری قسم ہی جنوں کی لم بالانسان اسی تقریب سے اور مرد عین لاسے نظر بد سے اور مزید تفصیل و تحقیق اسکی کی آتی ہے **باب** ما جاء فی العین
 صفی باب ثبات من نظر من عن عائشہ بنت ابی بکر الصدیق رحمہ اللہ عن عائشہ بنت ابی بکر الصدیق رحمہ اللہ عن عائشہ بنت ابی بکر الصدیق رحمہ اللہ عن عائشہ بنت ابی بکر الصدیق رحمہ اللہ
 تیسری کہ سنا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی نہیں متبرجم وہ حقیقت ہمارے جو عرب میں مشہور ہے اور نظر بد کا اثر ہے ہی **عن** ابن عباس قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان شیء سابق القدر لسبقته العین واذا استعینتم فاعینوا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی چیز غالب ہو تو تقدیر پر نظر غالب ہوتی اور جب حکم کر میں تلو کو لگ غسل کر نہ کا تو غسل کرو **ف** اسامی بن عبد اللہ بن عمر سے ہی حدیث ہے
 یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حیر بن جابر کے لئے حدیث اول غریب ہے اور روایت کے شیان کے لئے حیر بن ابی کثیر سے انہوں نے حیر بن جابر سے انہوں نے اپنے باب سے انہوں نے
 فی ابی ہریرہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد انہیں ذکر کرتے اس سند میں ابی ہریرہ کا متبرجم اثر نظر بد کا حق ہے اور بہت
 روایات سے اسکا ثبوت ہے اور اجماع امت ثابت ہے کچھ انکار کیا اسکا لگ ایک فرقہ مبتدعانی اور کوئی محدث عقل اسکے ثبوت میں لازم نہیں آتا اور شارع فی اسکی خبر
 دیتی ہے ہر وہ کیا عدم قبول کے مگر حالت اور غایت اور اثر اسکا کئی احتمال رکھتا ہے اول یہ کہ عین کی انکسار سے ایک قوت سمیعہ منبعت ہوتی ہے کہ اس سے دوسرے
 کو نقصان پہونچتا ہے اور یہ منبعت نہیں جیسا کہ انبعاث قوت سمیعہ کا سانس کی انکسار سے منبعت نہیں بلکہ بعضے سانسو نہیں واجب الوجود یہ تاثیر رکھتی ہے کہ اسکے
 لگا کر کسی سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے یا حمل گر جاتا ہے یا بچہ تیر اور ذی الطیفین کے یہ خاصیت حدیث صحیح میں انھیں سے مروی ہے اور سطح سی ماسکی انکسار سے
 محدود کو ضرر پہونچتا ظاہر ہے دوم یہ کہ منبعت ہوتی ہوں جو ہر ضرر لطیفہ عائن کی انکسار سے اور نفوذ کرتے ہوں مسامات میں معین کے اور باعث ہوتی ہوں
 اسکے فساد و ہلاک کا سوم یہ کہ پیدا کر دیا ہو اللہ تعالیٰ ایک قوت سمیعہ معین کے جسم میں جبکہ مقابل عروہ عائن کے اور نہ کسی قسم کی تاثیر عائن کی انکسار میں اور یہ قول
 مشکوٰۃ تاثیرات شیا کا ہی اول سے گروہ نمذکر لیا اپنے اور دروازہ اسباب و علل کا ایسا ہی کہا صاحب زاد المعاد فی اور ضعیف کی اسکی اور کہا کہ مائل کبھی انکار
 نہ کرے تاثیرات ارجاع کا اجسام میں اور ارواح قوی میں اور طبائع مختلفہ رکھتی ہیں اور ہر ایک میں تاثیر جدا گانہ ہی مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی ہی متخلف ہوں
 صحیح قول اول ہے اور میں اختلاف ہے علما کا کہ عین پر حیر کیا جاو کہ معین کی لئے منکر ہے یا نہیں پس احتجاج کیا ہے جن لوگوں فی واجب کہا ہی مساتہ
 قول انھیں سے جو ہر سی ہمارے یعنی اذا استعینتم فاعینوا اور روایت موطا وضو کا امروسی آیا ہے اور مروی ہے دجوب کے لئے اور زاری ہے کہا ہی کہ صحیح میر نزدیک

نظر بد کا اثر

ظہری کا ترجمہ ہے

اس حدیث میں تصریح ہے رقیہ کی اُجرت کی جواز پر اور یہ کہ اُجرت اُسکی حلال و طیب ہے کہ اہل بیت تک بھی اُس میں نہیں اور اسی پر قیاس کیا بھی بعضوں نے تعلیم قرآن کی اُجرت کو اور جائز کہا ہے اُسکو اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور سحاق اور ابی ثور اور ذکوان و گون کا سلف سے اور چونکہ بعد تہی اور منہ کیا بھی اُجرت تعلیم کو ابوحنیفہ نے اور جابر کا ہے رقیہ کے اُجرت کو منطبق حدیث مذکور کے اوقاف میں کرنا اُن بکریوں کا اپنے یاروں پر تیرا اور باعتبار وروت کے تہا ورنہ وہ سب حق تہا نہیں صحابی کا جنہوں نے رقیہ کیا اور حضرت فی جوفرا یا لکیر سہی حصہ لگاوا سہین مقصود تہا دل خوش کرنا اصحاب کا اور بالذات تہا اُسکی ملک میں کہ صحابہ کو معلوم ہو گیا کہ اُس میں کوئی شائبہ کہ اہل بیت کی حرمت کا کیا ذکر ہے اور حضرت علی المد علیہ السلام کی عادت مبارک اپنے اصحاب کے ساتھ اسی ہی تھی چنانچہ غیر سہی جو ایک ٹہری مچھلی تھی اور اصحاب نے اُس میں سے کھا یا تہا اور حارث جو ابو قتادہ نے شکار کیا تہا اُس میں سے بھی آپ نے حصہ لیا مقرر کر دیا اور قطعاً من ختم جو حدیث میں وارد ہے اہل لغت نے کہا ہے کہ قطیعہ غالباً مستقل ہے دس سے چالیس تک بکریوں کے لئے اور بعضوں نے کہا ہے یہ سب سہی بکریوں کے لئے اور جمعہ اُسکی قطع اور قطر اور قطعان اور قاطع اتی ہے مثل حدیث واحادیث کے اور تب سے اس حدیث کی رو سے پڑھنا فاتحہ کا لہزم اور برض اور وقت سیدہ پر اور صاحب مقام پر اور مسلم کی روایت میں ہے سیدالحی سلیم یعنی لوگوں نے انکار کیا کہ سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم یعنی لہزم ہے اور لہزم کا لٹی ہوئی کو سلیم کہنا باعتبار تفادول کے ہے جیسے دارالرضی والمرض کو تخفانہ کہتے ہیں رکذا ذکر النووی فی شرح مسلم **باب** **عَنْ** ابی خزيمة عن ابيه قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله اكرهت دواءاً انت لا اوى به وثقاً لا يثقها أهل ترد من قد لا لله شيئاً قال هي من قد لا لله ترجمہ روایت ہے ابی خزيمة وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہ سبلا خبر دیکھی ہے کہ یہ رقیہ جس جہاں بونگ کرتی ہیں ہم اور وہاں جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور جابو کی چیز میں جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند سپر اور قلعه وغیرہ آیا یہ تہیے میں اللہ کے تقدیر میں کچھ فرمایا اپنے یہ خود تقدیر میں داخل نہیں یعنی انکا ہونا ہے تقدیر میں لکھا بھی مثلاً فلانی بیماری فلانی دوا سے جاوے گا اور فلانی کے بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کے ہے سعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزيمة نے ابن ابی خزيمة نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند ابی اور ابن عیینہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں سو بعضوں نے کہا عن ابی خزيمة عن ابيه ابو بعضوں نے کہا عن ابن ابی خزيمة عن ابيه اور روایت ابی ابن عیینہ کی سوال اور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے ابن ابی خزيمة سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے ابی خزيمة کی کوئی حدیث سو اس حدیث کی مترجم اس حدیث میں اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ انہوں نے ادویات وغیرہ بھی تقدیر الہی سے ہے اور دوا کرنا اور اسی طرح اور سب کے ساتھ متصل ہونا خلاف توکل نہیں جیسا بعضے ناوان کہتے ہیں جو تقدیر میں ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ ہے کہ دوا سے بھی جو ہوگا وہ بھی تقدیر کے موافق ہے **باب** **عَنْ** ابی خزيمة عن ابيه قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله اكرهت دواءاً انت لا اوى به وثقاً لا يثقها أهل ترد من قد لا لله شيئاً قال هي من قد لا لله ترجمہ روایت ہے ابی خزيمة وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہ سبلا خبر دیکھی ہے کہ یہ رقیہ جس جہاں بونگ کرتی ہیں ہم اور وہاں جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور جابو کی چیز میں جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند سپر اور قلعه وغیرہ آیا یہ تہیے میں اللہ کے تقدیر میں کچھ فرمایا اپنے یہ خود تقدیر میں داخل نہیں یعنی انکا ہونا ہے تقدیر میں لکھا بھی مثلاً فلانی بیماری فلانی دوا سے جاوے گا اور فلانی کے بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کے ہے سعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزيمة نے ابن ابی خزيمة نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند ابی اور ابن عیینہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں سو بعضوں نے کہا عن ابی خزيمة عن ابيه ابو بعضوں نے کہا عن ابن ابی خزيمة عن ابيه اور روایت ابی ابن عیینہ کی سوال اور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے ابن ابی خزيمة سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے ابی خزيمة کی کوئی حدیث سو اس حدیث کی مترجم اس حدیث میں اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ انہوں نے ادویات وغیرہ بھی تقدیر الہی سے ہے اور دوا کرنا اور اسی طرح اور سب کے ساتھ متصل ہونا خلاف توکل نہیں جیسا بعضے ناوان کہتے ہیں جو تقدیر میں ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ ہے کہ دوا سے بھی جو ہوگا وہ بھی تقدیر کے موافق ہے **باب** **عَنْ** ابی خزيمة عن ابيه قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت يا رسول الله اكرهت دواءاً انت لا اوى به وثقاً لا يثقها أهل ترد من قد لا لله شيئاً قال هي من قد لا لله ترجمہ روایت ہے ابی خزيمة وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہ سبلا خبر دیکھی ہے کہ یہ رقیہ جس جہاں بونگ کرتی ہیں ہم اور وہاں جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور جابو کی چیز میں جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند سپر اور قلعه وغیرہ آیا یہ تہیے میں اللہ کے تقدیر میں کچھ فرمایا اپنے یہ خود تقدیر میں داخل نہیں یعنی انکا ہونا ہے تقدیر میں لکھا بھی مثلاً فلانی بیماری فلانی دوا سے جاوے گا اور فلانی کے بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کے ہے سعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزيمة نے ابن ابی خزيمة نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند ابی اور ابن عیینہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں سو بعضوں نے کہا عن ابی خزيمة عن ابيه ابو بعضوں نے کہا عن ابن ابی خزيمة عن ابيه اور روایت ابی ابن عیینہ کی سوال اور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے ابن ابی خزيمة سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے ابی خزيمة کی کوئی حدیث سو اس حدیث کی مترجم اس حدیث میں اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ انہوں نے ادویات وغیرہ بھی تقدیر الہی سے ہے اور دوا کرنا اور اسی طرح اور سب کے ساتھ متصل ہونا خلاف توکل نہیں جیسا بعضے ناوان کہتے ہیں جو تقدیر میں ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ ہے کہ دوا سے بھی جو ہوگا وہ بھی تقدیر کے موافق ہے

اسی اور ادویہ ہی تقدیر میں داخل نہیں

گوشت اور بخور کا بیان

یعنی ہر تاجر عیسیٰ بن ہرقل **ف** حدیث عبداللہ بن عقیل کی جلتے ہیں علم ہی فقط ابن ابی لیلیٰ کی روایت کی ہے محمد بن بشیر نے انہوں نے عیسیٰ بن سید کہ انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے ہم نے اسکی اور اسامین غتبہ بن عامر سے بھی روایت ہے محمد بن احمد بن عبد اللہ مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا ان القاد التام والتمہہ شرک یعنی تہا اور تہا کم اور تہا کم شرک ہے رقیہ ہی رقیہ کی مراد اس سے وہ قیسہ کہ اسین نام ہوں صناعم کے جیسے اہل مہندو نا چاری اور کل اور غیر کی دکانی دیتے ہیں مگر جو خداوند کریم کے اسامی حُسنی یا قرآن کے الفاظ ہو وہ یہاں مکر و مین اور تہا جم ہے تہیہ کے اور قیسہ کہ تہا شرک کے ناخن وغیرہ اس قسم کی چیزیں ہیں کہ عورتیں مشرکات اسلو گئے میں لوگوں کے والدین ہیں اور خیال کرتی ہیں کہ یہ بیویات رافع بلیات اور رافع آفات ہیں اور تو کہ ایک قسم ہے مگر کہ عورت اسلی کر دیتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبت ہو جائے اسے ہند میں تو کہ کہتے ہیں اور اکثر انہیں وغیرہ کیا کرتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سب کو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا آدمی کو ان سب کے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال رعبہ کالی مشور ہے کہ ایک اور فی تو ہم نہضت سے رت غفور کو ناراض کر کے عذاب بدی مول لے اور ثواب سرکہ چھوڑ دی واما الا حق یعنی اوجہل علی اور ابن ماجہ میں بھی عبداللہ سے مروی کہ وہ اپنی بیوی کے پاس لے اور ایک ڈول انکے بدن پر پیا پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے قیہ کہ ہے حمور سے سوا انہوں نے اسے توڑ کر ہینک یا اور کہا ال عبداللہ بن عقیل نے شرک سے پر بھی حدیث پڑھی جو ہم نے ابو داؤد سے نقل کی اور عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے گلے میں تیل کا حلقہ دیکھا پوچھا یہ کیا ہے اسے کہا یہ امنیہ ہے فرمایا اپنے آثار ڈال اسکو کہ نہ بڑھا و گاتیرے لمی کر وہ من اور امنیہ ایک گل ہے شانہ اور ہاتھ من کہ اس کے جہاڑ نیکو کر کے لٹکا دے میں اسکو حرز والا امنیہ کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ میں غرض حضرت نے طبی فصاحت اور طبیعی سے جواب دیا کہ یہ لٹکانا موجب تیرے دین کا ہے یعنی شے اور منف کا دین میں (ابن ماجہ) اور شاہ ولی اللہ صاحب سمرقانی نے حجتہ اللہ میں لکھا ہے کہ جس حدیث میں فی تہا اور تو کہ سے نہی وارد ہوئی ہے محمول ہے اور ان چیزوں کے جن میں شرک ہوا اور نہاک اور مستغرق ہوا آدمی کو اسامین اور غفلت اور عرض ہو سبب اسباب سے جل جلالہ جل شانہ غرض یہ کہ لٹکانا کسی توحید کا جو کہ آج سے ہوشیار نہیں جانا پسند عمرو بن شیبہ مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر و تعلیم کرتے تھے اپنے بلخ لگو گنو اور کلمات اللہ التامات من غصہ و عتابہ و شر عبادہ من سموات اشیاطین وان یحضر و ان جو با بلخ ہوتے تھے ان کے گلیمیں لکھا رکھ دیتے تھے (ابو داؤد) **باب** ما جاء فی تہا و تہا یعنی بالکاء بابانی سے بخار کو ہند کر کے یا نہیں **ع** راغب بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اھجی فوڑھا من النار فابردوھا بالماء ترجمہ روایت ہے راغب بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کا جوش آگ سے ہے سو ہند کر و اسکو پانی سے **ف** اسامین اسابت ابی بکر اور ابن عمر و ابن عباس اور زبیری ابی بی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے **ع** حاکم حاکمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اھجی من فوجھ فابردوھا بالماء ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار جوش سے ہے جنہم کے سو ہند کر و اسکو پانی سے **ف** روایت ہے محمد بن یونس بن اسحاق نے انہوں نے عہدہ انہوں نے شہ شام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ سے جو بیٹی ہیں منذ کی انہوں نے اسابت ابی بکر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانا کہ اور اس کی حدیث میں کچھ اور بھی ذکر ہے اس کے زیادہ اور دونوں نیز صحیح میں **ع** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یجھجھ من اھجی ومن لا وجھجھ کلہ ان یقول لیس اللہ الیکبر اعوذ باللہ العظیم من تہا کل عرق و تہا و تہا ترجمہ روایت ہے ابن عباس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتی تھے صحابہ کو بخار اور سب مدونین اس دعا کی پڑھنے کو کہ اللہ سے آخر تک منے اس کے یہاں شروع کرنا موہن جہاڑا اس مرض کا سانہ نام اللہ کے کی یا لٹکانا موہن سانہ اللہ بزرگ کے ہر پڑھتی رگ سے اور آگ کی گرمی سے **ف** یہ حدیث بخار سے نہیں جلتے ہم بھی مگر ابیم بن اسحیل بن ابی حبیب کی روایت ہے اور ابیم ضعیف بھی تھا ہیں حدیث میں اور مروی ہے اس حدیث میں عرق بعد لینے رگ آواز کرتے ہوئی محمد بن اس حدیث کو ابیہ کہ یہ ایسا تعلق تھا مگر مولف رحمۃ اللہ علیہ اسے ذکر کر دیا کہ اس میں مذکور ہے کہ پناہ مانگتے ہوئے آگ کی گرمی سے اور یہ عا اپنے بخار کے لئے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار میں اثر ہے نار کا اتنے اور جس بخار کے تیرے پائے پائے ہی فرمائی ہے شاید اس سے بخار صفروسی ہو کہ اطباء اس میں ٹپٹا پانی پلاتے ہیں اور برف میں ادویات کو سر کر دیتے ہیں اور اطراف و برض آب سر کر دیتے ہیں یہی حدیث نہیں ہے کہ حضرت فی بی نوع مراد لی ہو و نووی فقیر کہتا ہے اگر سب بخار اپنے مراد لے ہوں تو بھی کچھ نہ کمال نہیں ہے اسلئے کہ آپ نے اسکی حرارت کو حرارت بنہم فرمایا اور کیا توجہ کہ بنہم کی حقیقت اطباء غافل ہوں اور اسے نہ سمجھیں کہ وہ بخیر نور نبوت کی سچہ ہیں بنہم اسکتی اور ہم نے گمہ پڑا ہے آنحضرت کا یہ حکیم نوکا اگر تمام جہاں کے حکیم خلاف حضرت کی کہیں سب جھوٹے ہیں اور فرمایا آپ کا قابل تسلیم اور لائق تعلیم ہے احمد مد علی ذلک

یہ حدیث بخار سے بخار کو ہند کر کے یا نہیں

يَسْأَلُهَا بَنَاتُهَا أَنْ تَرْسُلَ إِلَيْهِنَّ فَيُرْسِلْنَ إِلَيْهِنَّ فَيَقُولْنَ لَهُنَّ يَا بَنَاتِ مَا لَكُنَّ فَعَلْنَ فَيَقُولْنَ لَهُنَّ يَا بَنَاتِ مَا لَكُنَّ فَعَلْنَ

فَقَالَ الْيَتِيمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ شَيْئًا كَانَ فِيهِ شِفَاءٌ مِمَّنْ أَلَمَتْهُمُ الْمَوْتُ لَكَ أَنْ تَكُونَ فِي السَّمَاءِ حِينَ يَخْرُجُ النَّاسُ مِنْ بَيْنَ يَدَيِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ الْيَتِيمُ سَائِلًا فَقَالَ لَهُ الْيَتِيمُ مَا أَشْفَى مِنْ الْمَوْتِ لَكَ أَنْ تَكُونَ فِي السَّمَاءِ حِينَ يَخْرُجُ النَّاسُ مِنْ بَيْنَ يَدَيِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ الْيَتِيمُ سَائِلًا فَقَالَ لَهُ الْيَتِيمُ مَا أَشْفَى مِنْ الْمَوْتِ لَكَ أَنْ تَكُونَ فِي السَّمَاءِ حِينَ يَخْرُجُ النَّاسُ مِنْ بَيْنَ يَدَيِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَأَلَ عَنْ ذَلِكَ الْيَتِيمُ سَائِلًا

میں نے یہ سب سنا کر بہت غصہ کیا اور کہا کہ تم نے میری بہن کو مارا ہے اور اس کی بہن کو مارا ہے۔

یہ کہتا ہے تو تھا اور اس میں یہول آتا ہے کہ یہ زودی شیخ نامہ اور یہ جب یہول لگا تا ہے کہ یہ یہول آتے ہیں جو ٹے چھوٹے کہ اس میں انی مسخیر ہوتے ہیں مثل نظم کے متناظر میں

زنگ اور انکی شاخون پر خرمال ہے اور سٹل ایسیج وہی چمال ہے یا وودہ انکی شاخوں کا اور وہ خالی ہے جو تہہ درجہ بین سہل ہے سودا کا اور نکالتا ہے گیرو سات

کرامت اوردن بار، و غیرہ، از اس کے ہا، و غیرہ، از اس کے کیا کیا کر کے کہا کہ: اے اوس شخص! درود اکتہ اکر سوتا اگر کرے، یا اس کے ساتھ منہ، یا عصا و انگور کے

ساتھ اندر شربت اُنکا دودا لگے یا دال لگاتے کہ قوت مزاج کے موافق اور بعضے حکماء نے کہا ہے کہ لبن شہر میں عرق اُنکا اُس میں خیر نہیں اگر اُسے نہ پئے تو بہتر ہے کہ

ما تَجَرِبَةُ كَارِ لَوْ كُنْتُ نَسِيْتُ خِلَافَتَهُ كَيْفَ يَسْهَلُ قَوْمِي سِوَايَ اَوْ جَوْبِهِ اَوْ رَجَبِيَّاتِ كَاوَرَجَبِيَّ اَوْ شِيَا رَمِيَّةٍ كِي تَهْتَابُ مِنْ اَحْطَا اَوْ اَضْرُو رَجَبِيَّ وَنِزْمُوتِ كَا سَامَنَاءِ اَوْ سَنَاءِ اَوْ كَا

معروف ہے عمدہ ترین مہلات اختر نے یہ اس تعریف فرمائی دلخذا لحد و النسا واجب کا جاء في الفصل باب تہد کے یا نہیں شن ابی سعید قال جاء رجل

أَبَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا اسْتَضَى بِنُجْمَةٍ فَقَالَ لَوَجَدَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ اسْتَضَيْتُ بِكَ فَهِيَ رِيَّةٌ قَالَ
اسْتَظْلَا فَأَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَبْعَ عَسَاكَ قَالَ فَقَالَ لَوَجَدَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ سَقَيْتُهُ فَأَمَرَ بِزُرٍّ لَا إِلَّا اسْتَظْلَا فَأَالَ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَدِّثْ اللَّهَ وَكَذَّبْ بَطْنُ أَخِيكَ أَفْسَدَ عَسَلًا فَقَالَ: فَأَبْرَأُكُمْ مِنْ أَيْسَاءِ الْبَنِي إِسْرَءِيلَ كَمَا فَعَلَ ابْنُ مَرْيَمَ ابْنُ الْكَافِرِ وَخَضِرَ

پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتی ہیں فرمایا ایلاؤ اسی شہر پر آیا اور عرض کی کہ بیچو! ایدلایا اسکو شہزادہ دست اور بے گئی فرمایا اپنے پلاؤ اسکو تہہ گہاراوی

پہر لایا اسی پہر لایا عرض لی یا رسول اللہ پڑھنا سچا ہے اور جو کئی دست فرمایا آپ سچا ہی لے لے گا اور جو نابے پیٹ کرے بہا میٹا یا اسلو سہد بہر لایا اسلو سہد

گوئے نہیں با داغ دینے میں اگل سے اور منہ کرتا ہوں غن اسی امت کو داغ سے ابوجہ العبد المذنبی فی کربا مرضن من اول یہ کہ امتلا اور کم ہوں اسکی دو حاجا مستحبے

اور فقید بھی اُس میں داخل ہے دوسرے یہ کہ امتدادِ حق تعالیٰ نام و سوا کے بدلے سبکی دوا اسہال مناسبت ہے ہی کہ برخط سے نسبت رکھتی ہو جو حضرت فی اشاف کیا اہل سے کہ یہاں

پر جیسے اشارہ کیا حجامت سی اخر دم پر اور جب عاجز ہو جاویں ان دواؤں کے تو آخر دوا کی ہے یعنی داغ دینا اور بعض اطباء نے کہا ہے کہ اسل امراض مزاجیہ میں جتنا بھینسنا

کراسائیک کہ اسید، استغفر اغ ماہد کہ اسے اور تیرے پیڑ چاکہ کا اور اگر مرنے والے سے علاج ہو گا تمہیں ہے۔ تمہیں ہر دیکھو غسل ہر دہر ہاگ حاجت ہو گی استغفر اغ ماہد و تیرے کہ ترغیث

فوت اسہال ہے۔ اس کا تھپی اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور اگر مادہ غلیظہ فرسہ ہے تو کئی لینے داغ سے بہتر علاج نہیں اس لئے کہ جزو ناری اس کا مستعمل کر دیتا ہے عضو کو اور

رقین کر ہے ، مادہ غلیظہ کو زرد و مسافر تفسیر باب ۱۸ عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من عبد مسلم یفی دمر یا الم

لِيُخَصِّرَ أَجَلَهُ فَيَقُولَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يُفَيِّقَكَ أَلَا تَتَوَقَّعُ فِي رَجْعِهِ يَا سَيِّدُ ابْنِ عَبَّاسٍ كَبَّرَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَرَاكِهِ

جہاں تک یہ سید کی سرکشی عیسائیوں کی تھی کہ انہی کی ملک کی پہلوں کو اس باب میں سالک کی پیشین گوئی کے لیے یہ کہہ دیا جائے کہ اس کی طرف سے اس کے لیے

ثَوْبَانٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ الْحُمَّى فَإِنْ أَتَى قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلْيُخْرِجْهَا عَنْهُ بِأَمْرِ الْمَاءِ فَلْيَنْقِمْ فِي نَهْرٍ حَارٍّ فَاسْتَقْبِلْ

جَزِيَّتُهُ فَيَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْ عَبْدَكَ وَصَلِّ عَلَى رُسُلِكَ بَعْدَ صَلَوَاتِكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِيلَ لِيُحْرِمَ النَّاسُ فِيهِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَوْمًا فَكَانَ

اور تاثر سحرین اختلاف ہے ماری نے کہا ہے کہ بعض کا قول ہے کہ تاثر سحر قرین الزوجین زیادہ نہیں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسکو ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ اس سے بڑھ کر کوئی اثر نہیں اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ تاثر یہ سوا اسکے بلکہ اس سے بڑھ کر ہو سکتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر کوئی خترض ہو کہ خرق عادت جیسا حاروی دلی سبک و اعلیٰ ہو گئے تو پھر ایمن فرق کیا ہے تو جواب یہ ہے کہ اگر خرق عادت سبک شامل ہے مگر یہی خرقہ کرنا ہے ساتھ فعل کے اور عاجز کرنا ہے اور خیر دینا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ خرق عادت کے کہ واقع ہوئی ہے وہ اسکی تصدیق کے واسطے پیرا کر دہ چڑھا ہو تو واقع ہو اس کے لئے خرق عادت اور خرق عادت کا بیان اس لئے واقع ہو تو جتنے خارجین کے ایذا کی سبب قوت معارضہ کے ظاہر ہو حالانکہ یہ باطل ہے اور دلی و ساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہیں کرتے اور اگر وہ نبوت کرتے ہیں تو خرق عادت ملحق نہیں ہوا و خرق دلی اور ساحرین دو وجوہ سے ہے اول یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہیں ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہیں ہوتی فاسق پر اور ظاہر ہے دلی اور فاسق پر دوسرے یہ کہ سحر ظاہر ہو تو سبب فعل ساحر اور شقت و محنت خلاف راستے کے اور سحر میں اگر کوئی قول فعل کفر کا نہیں تو کفر کیا کہ یہ سحر و کفر ہے پھر جہنم کفر نہیں اسکی تو قبول ہے شافعی کے لئے اور قتل کیا جاوے اگر تو یہ کرے اور امام مالک نے فرمایا کہ ساحر کا فہرہ قتل کیا جاوے اور تو یہ دلی جاوے اس سے اور اگر تو یہ کرے تو یہی قبول نہیں بلکہ یہ ختم ہے قتل اسکا اور جہنم میں بھی کہ جب قتل کرے ساحر کسی انسان کو اور قرار کرے کہ اس کے سحر سے مراد ہے اور اکثر اس کے سحر سے لوگ مر جاتے ہیں تو قصاص واجب ہے اور اگر وہ کہے کہ مگر اس سبب سحر کے مگر لوگ کہتے مرنے ہیں اس سحر سے اور کہی نہیں مگر تو قصاص نہیں اس پر بلکہ دیت اور کفارہ اس پر واجب ہے اور اصحاب شافعی نے کہا ہے کہ ثبوت قتل ساحر بینه ممکن نہیں جب تک کہ وہ قرار کرے (وہ) مسلمہ اعیان رقیہ پر کہ یہ سحر کا ہی سنو سحر جہان فیہ مسلمین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بیمار ہوتا آپ کے گھر والوں میں تو پوچھتے آپ یہ دعوات اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے دوسرے نفث ہے تیسرے نفث اور اجماع ہے جواز نفث پر اور سحر کہا ہے اسے جمہور صحابہ اور تابعین نے کہا فاضی نے کہا انکار کیا ہے ایک جاحظ نے نفث اور قتل پر رقیہوں اور جازیر کہا ہے نفث کو اور نفث وہ ہے جس سے پہونکے میں تہوک نہ نکلے خلاف نفث اور قتل کے کہ وہ بغیر تہوک کے نہیں ہوتے ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ قتل کے معنوں میں تہوک نکلنا شرط ہے اور نفث میں شرط نہیں اور بعضوں نے اس کے برعکس کہا ہے اور مالک کی ایک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمایا انہوں نے کہ ایسا پہونکتے تھے آپ جیسا کوئی پہونکتا ہے اگر خشک کہلاتے وقت کہ اس میں تہوک نہیں نکلتا اور جو بے اختیار کچھ نکلے اسکا اعتبار نہیں اور جس حدیث میں فاتحۃ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اس میں یہ وارد ہوا ہے کہ وہ حج کرتے تھے اپنے تہوک کو اور پہونکتے تھے اسے ہمارے قاضی نے کہا اور فائدہ ہو کہنے کا برکت لیا ہے ساتھ اس رقیہ اور دم کے کہ جہلا ہے اس قید اور ذکر کے ساتھ اور امام مالک پہونکتے تھے اپنے رقیہ میں اور کہہ جانتے تھے رقیہ کو ہے اور نک سے اور وہ رقیہ کہ جس میں گرہ لگائی ہو جیسے گندہ وغیرہ اور وہ کہ جس میں لکھ جاتی ہے خاتم سیان کی اور گرہ لگانا ان کے نزدیک نہایت مکروہ ہے اس لئے کہ اس میں مشابہت ہے سحر کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَقَدْ آتَيْنَا الْفُقَهَاءَ وَالْعُلَمَاءَ رِجْوٰی بَاخْتَصَارِ مَحْمُومٍ مِّنْ مَّرْجُوٍّ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا لا اشد ولا طيرة ولا صفر ولا ہامہ اور مروج ولا غول ولا عود اور مذکور ہوا اور طیرہ مشہور ہے بد فالی اور صفر میں دو قول ہیں اول یہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تھے اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے نسی فرمایا ہے دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کیڑا ہوتا ہے کہ صفر اسکا نام ہے اور وہ سچاں کرنا ہے ہوک کے وقت اور اکثر اردالتا ہی اس جانور کو اور کھلی سے زیادہ اس میں حدودی کا خیال کرتے تھے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسکی تاویل میں مطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابو عبیدہ اور اکثر علمائے حدیث اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے آلو کہتے ہیں عرب اس سے بد فالی لیتا تھا اور بعضوں نے یہ سحر کہا تھا کہ میت کی ڈیریاں شکر و لوبن جاتی ہیں اور یہ تفسیر اکثر علمائے حدیث اور نواری نے پختہ مشہور ہے مگر اسکی نفی سی یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکھو کہ فلا نے پختہ پانی برسا اور غول کو عرب جانتا تھا کہ وہ یہی ایک قسم شیطین کی ہیں کہ راہ میں ملتی ہیں اور راہ رو کر ہلاک ہیں اور متلون بالوان عجیب ہوا کہ انکو ہلاک کرتی ہیں حضرت ابی ان سب اوہام باطلہ کا ابطال کیا اور

اسی امت کلاس سے نکالا احمد علی نیک
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَبُوَابُ الْفَرَاِضِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ بِابِ تَقْسِیْمِ
 کے ہیں جو وارثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ مترجم فرائض حج ہے فريضہ کی اور وہ شق ہے فرض ہے اور فرض سخت میں سختی
 فقہ زادہ قطع اور بیان کے ہے اور اصل الاحرام میں فرض اور جو اہانت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اس واسطے نام کرنا کہ سہام مقدر

ہونے دو بیٹوں حقیقی کے اگر اساتہ علانی بہنوئ کے بہائی علانی یا یا جا کو تو بہن بہن ہی عصبہ جو جاوگی قائمہ پتوین میں مذکر اسفل کا بھی عصبہ کو تباہی بہان بہن بہن
 ہے پس اگر ایک شخص سے اور دو بیٹوں حقیقی اور ایک بن علانی اور ایک بتجا جیڑے تو دولت حقیقی بہنوں کو لیکے اور باقی ابن الاخ کو اور علانی بہن کو کچھ لیکے اگر علم الفرض
 باب ما جاء في ميراث الاخوة من الأب والأخوة حقیقی بہائیوں کی میراث میں **عن** عیسیٰ اللہ قال انکم تقرؤن ہذا الا لایہ من بعدا وحید
 توضحون بہا و دین وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالذین قبل الوصیۃ وان اعمیان بنی الاقریون دون بنی العکلات الرجل ریش
 الخ لا لایہ وایہ دون اخیه ولا ینہ ترجمہ روایت حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے پڑھے ہوتے ہی آپ سے بعد وصیۃ لایہ اور حقیقی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے حکم یا دائمی دین کا قبل وصیت کے اور حکم کیا اعمیان بنی الام کے کہ بہائی ہیں حقیقی ایک باب سے وہ وارث ہوتے ہیں نہ برادران اخانی کہ بہائی ہیں ایک باب سے
 یعنی مرد وارث ہوتے ہیں اپنے حقیقی بہائی کا ایک باب سے ہونہ علانی بہائی کا ایک باب سے ہوتے ہیں نہ برادران اخانی کہ بہائی ہیں ایک باب سے
 بن ابی رائد ہی انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے حارث سے ہی انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ اس کے روایت کے ہے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے
 نے ابی اسحق سے انہوں نے حارث سے ہی انہوں نے علی سے کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعمیان بنی الام کے کہ حقیقی بہائی ہیں وارث ہوتے ہیں نہ بنی العکلات کہ برادران
 اخانی ہیں اس حدیث کو نہیں جاتا ہم مگر ابی اسحق کے سند سے کہ وہ حارث سے اور حضرت علی سے روایت کرتے ہیں اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے حارث میں اور
 عمل اسی حدیث پر اہل علم کے نزدیک متبرحم یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ شاید ہمیں اس آیت میں شبہ وارد ہو کہ اللہ تعالیٰ وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور
 دین کے بعد کو ہے تو اجماع وصیت قبل اہم دین ضرور ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا کہ شاید ہمیں اس آیت میں شبہ وارد ہو کہ اللہ تعالیٰ وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور
 ذکر اظہر نہ اعتقاد کے واسطے ہی کہ وہ حق وصیت اور نفوس و شہ پر شاق ہے اور برادران حقیقی ایک باب سے اگر برادران علانی کے ساتھ جمع ہوں تو میراث برادران حقیقی کو
 ہے ہوتے ہیں دین ہونہ کہ قرآن میں تو اللہ تعالیٰ نے سب بہائیوں کو برابر ذکر کیا اور برادران اخانی کہ ایک باب سے ہیں اصحاب فرض سے ہیں یہاں کلام ہے حصات میں اور
 الخ ریش اخانی آخر تک تفسیر و تاکید کلام سابق (شرح مشکوٰۃ) **باب** **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخو فی
 وانا امر فی بنی سلمۃ فقلت یا بنی اللہ کیف اقم مالہ بائین ولدا فی فلو رد علی منیفا فارتکبوا حرم اللہ فی اولادکم لکرم مثل حظ
 الا شہدین لایہ ترجمہ روایت جابر بن عبد اللہ سے کہ اہل بیت سے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو میرے اور میں ہمارے ہمائی سلمہ کے محل میں سوغرض کی میں
 اسی بنی سلمہ کے کہ تو تقسیم کرو میں اپنا مال اپنی اولاد میں سوجاں یا آپ نے کچھ اور اتنی ہی ہریت یو صیکم اللہ لایہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت
 ابن عیینہ وغیرہ صحیح ہے انہوں نے جابر سے **عن** محمد بن المنکدر عن جابر بن عبد اللہ قال مرصت فانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یخو فی فوجہ فی قد اعی علی فانی ومعه ابی بکر وہما شیان فوق صاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصبت علی من وضو وہما فافہ
 فقلت یا رسول اللہ کیف افضی فی مالہ او کیف اصنع فی مالہ فلو یحیی شیئا وکان لہ تم اخوات حتی تزلت ایۃ المیراث یستفق ذلک فل
 اللہ فیکم فی الکلا لایہ قال جابر فی تولدت ترجمہ روایت جابر بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے کہ میرا دو امین اور ابی میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 عیادت کو اور پامچھ کہ بہوئی الکی ہی چھپو الکی آپ اور ابو بکر دونوں پیدل تھے سو دونوں کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور والد یا صنو کا بچا ہوا یا بی اعنا اور صنو کا بچہ
 سو دوش میں یا امین اور عرض کی میں یا رسول اللہ کیا حکم کروں میں نے امین یا یہ کہا کہ کیا کروں میں اپنا مال لینے میں شک اور ہی ہے پھر حضرت نے کچھ جواب نہ یا مجھ کو اور ابی
 جابر کی تو بہن بہن میں یہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہاں تک کہ نازل ہوئی ات میراث کی یستفقونک سے آخر تک کہا جابر نے یہ آیت میرے باپن اتنی **ف** یہ
 صحیح ہے ترجمہ ان دونوں باب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بہائی ہونہ کا ذکر کیا ہے پہلے میں نے خلاصہ حکام ذکر کرتے ہیں بعد اسکے آتے مبارکہ استفتویات
 شرح کے لیکے فاقول لعون اللہ وقوتہ بہائی اگر اکاٹاں باب سے ہیں حقیقی بن اور اگر اب ایک سے علانی ہیں اور اگر ان ایک سے تو اخانی ہیں پس حقیقی اگر وصیت کا فر
 زنیہ موجود ہے یا فرزند فرزند کہ نہ تو اس صورت میں انکو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح جبکہ میت کا باب وجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہیں میت کی اگر لکھوں ساتھ یا پتہ
 کے ساتھ اگر حکم میت کا وادانہ اس طرح کہ وہ اس صورت میں عصبہ میں کہ پہلے ذوی الفروض پر انکے حصوں کے موافق ترک تقسیم کیا جاوے اور بعد جاتے رہی وہ انکو نہ

حقیقی بہائیوں کی میراث کا بیان

اصول فقہی

تقریر کے مین

ترک برادران حقیقی

116 21 91

انتہی زانیہ الاوطار کا کچھ آئی فی وکلاش الجذب باب دوا کی میراث کے بیان میں حسن عثمان بن حصین قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم
 فقال ان ابني مات فمالي من ميراثه فقال لك الشئ فداؤك فقال لك شئ اخر فلما اولى دعاؤه فقال ان الشئ الاخر
 لك طعمه ترجمہ روایت ابن عمر بن الخطاب کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا اسی سے بیٹے کا بیٹا بیٹے پر تو ما مر گیا ہی سو میرا حصہ کیا ہی اس کے اس سے فرمایا
 اپنے بیٹے پر جو حصہ ہے یعنی باغبان فریضہ کے ہر جب بیٹے موری اسی لایا اسکو اور کہا تجھے چٹا حصہ دے ہر جب بیٹے موری اُسے لایا آپ اسکو اور فرمایا یہ دوسرا حصہ
 تمہاری خوراک ہے یعنی حصہ فروغیہ سے راہ سے اور سبیل حصیت کو ملا ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں معتدل بن میاری ہی روایت ہے ہر حصہ
 صورت سہلعات میں یوں مرقوم ہے کہ ایک در اور اسے دو بیٹیاں جو بڑی اور بیہ داد جو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی تو دونوں بیٹیوں کو پہنچے اور ایک
 ثلث بچا جس میں ایک سوس داوا کو سبیل الفرصیت پر دوسرا سوس ہی اُسے کو دیا سبیل العصیت اور دونوں سوس ایک مرتبہ شدہ کہ کسی کو یہ شہ نہ پڑے
 کہ حصہ داد کا ثلث ہی اور اس واسطے سوس ثانی کو طعمہ فرمایا کہ وہ اصل فرض بڑا تھا اور باپ اور دادا کی زمین حال میں اول فرض مطلق یعنی خالی تعصیب کے لئے اور وہ چار حصہ
 دلہ کے ساتھ یا ولد الاہل کے ساتھ دوسری تعصیب مطلق یعنی خالی فرض سے دونوں کے ہر نیکی وقت یعنی جبکہ ولد اور ولد الاہل نہ ہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو باپ
 دادا لگا بطریق عصوب تیسرے کہ فرض اور تعصیب دونوں وہ بیٹی یا پوتے کے ساتھ اور اس صورت میں باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنی سوس لیکھا اور بیٹی یا
 پوتی یا حصہ فرض یعنی نصف لیکھا اور جو باقی رہا اسکو باپ یا دادا بطریق عصوب کے لیکھا اتنی زانیہ الاوطار کا کچھ واکث لکھتا ہے باب دی اور نانی کے میراث
 میں حسن عثمان قیسۃ بن ذویب قال جاءت الجدة امراة امراة الی ابی بکر فقال ان ابني ابنتی ماتت و قد اخذت
 ان لي في الكتاب حقاً فقال ابو بکر ما اجد لك في الكتاب من حق و ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قضی لك بشئ و ساسأل
 الناس قال فسأل الناس فشهدوا لخیرة بن شعبه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطاها الشئ قال ومن سمع ذلك معك قال
 محمد بن مسلمة قال فاعطاها الشئ ثم جاءت الجدة الاخری التي نزل فيها الی عمر قال سفيان وزادني فيه مخرج عن الزهري و كثر
 احفظه عن الزهري و لكن حفظته من معمر ان عمر قال ان اجتمعتم ففعلوا كذا و اتفقتوا انفردت به ففعلوا كذا ترجمہ روایت قیسہ بن ذویب سے
 کہ ان کی ایک جدہ یعنی مان کی مان یا باپ کی مان ابوبکر کے پاس اور کہا کہ تو میرا مانا سوا میرا گیا اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچھ کہ کتاب الدین ہو کہا ابوبکر نے میں نے
 پاتا اللہ کے نام سے تیرا کوئی حق اور میں نے نہیں سنا کہ کسی حکم دیا ہو انہوں نے کہا سوا کی خبر دین چاہتا ہوں کوئی کہا روای ہے پوچھا انہوں نے لوگوں سے یہ گواہی
 مغیرہ بن شعبہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اسکو سوس فرمایا ابوبکر نے اور کس نے شہی یہ حدیث تمہارے ساتھ کہا محمد بن مسلمہ نے کہا روای ہے پوچھا انہوں نے
 سوس پہرائی دوسرے کہ وہ مخالفت رکھتی تھی حضرت عمر کے پاس کہا سفيان نے اور زیادہ روایت ہے معمر نے یہی مگر مجھے یاد نہیں ہوا کچھ انہوں نے کہا نہ ہی سے
 ولکن یاد کرتا ہوں میں معمر سے کہ حضرت عمر نے فرمایا اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو وہی سوس تم دونوں کو ہے اور جو مفرد ہو تم دونوں سے وہ سوس اسکا ہی ہے حدیث
 کی سب سے انصاری نے انہوں نے معنی انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عثمان بن اسحق بن خزیمہ سے انہوں نے قیسہ بن ذویب سے کہا ان کی ایک جدہ ابی بکر
 پاس اور جو چاہی اُسے میراث اپنی فرمایا انہوں نے نہیں تیرا کتاب الدین کچھ حصہ اور نہ سنت رسول اللہ کچھ حصہ ہے تو جا یہاں تک کہ میں دریافت کروں لوگوں سے پھر روای
 کیا لوگوں سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ نے میں حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ دیا آپ جدہ کو سوس فرمایا ابوبکر نے کوئی تمہاری ساتھ اور سب سے تو کہہ
 ہوئی مجھ میں مسلمہ اور کہا جیسا کہ تھا مغیرہ نے یہ جاری کر دیا سوس کا دینا جدہ کو ابوبکر نے کہا روای ہے پوچھا انہوں نے یہی اور پوچھا انہوں نے اپنی
 میراث کو سو فرمایا حضرت عمر نے نہیں تیرا اللہ کی کتاب میں کچھ حصہ ولکن ہی سوس ہے پھر تم دونوں اگر جمع ہو لینے نانی دادی دونوں وارث ہوں تو ہر
 تقسیم نہ دوں پر اور جو ان دونوں میں سے ایک ہی ہو تو اسکا وہی سوس ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہ اصح ہے ابن عیینہ کی حدیث ہی اور اسباب
 میں بریدہ ہی بھی روایت ہے ہر حصہ جدہ کی دو قسم ہے صحیحہ اور فاسدہ جدہ صحیحہ وہ ہے جسکی نسب الی المیت میں ایک باپ دو ماؤں میں داخل نہ ہو اور جدہ فاسدہ
 وہ کہ دو ماؤں کے مابین میں باپ داخل نہ ہو اس واسطے کہ جواب کے میرے ساتھ تارا کہتا ہے بواسطہ عورت کے وہ جد فاسدہ اب اسکی مان خواہ خواہ جدہ فاسدہ ہو کر

دادا میراث کا بیان

دادی اور نانی کی میراث

حدیث مبارکہ کا بیان اس کے ساتھ کہ ہوتے ہوئے

امون کی حدیث کا بیان

چنانچہ انیسے ان کا باپ تو ان کی ان جہ فاسدہ ہی سولہ کہ دو اون میں بیعت کی ان اور ان کی ان میں انما اولاد واقع ہوا اور جہ خواہ وادی ہوا ان کی
اسکا چہا جس سے جیسا حدیث میں مذکور ہوا اور جہ یا زیادہ اگر کوئی تو شریک بیگی اسی سدس میں شریک کہ حدیث صحیحہ میں اور جہ فاسدہ ذوی الارحام میں ہے
ذوی الارحام میں دوسرے شرط حدیث میں ہے کہ جمیع حدیث درجہ میں مساوی ہوں اس واسطے کہ جہ قریبہ جہ بعیدہ کی صاحب ہوتی ہے مطلقاً خواہ جہ حاجہ
ان کی ان ہوا یا بسے ان اس طرح جہ بعیدہ و جہ خواہ ان کی ان ہوا یا بسے ان انتہی (غایت الاوطار) کا باب کا جائز فی میثاق الحدیث مع انہما اب حدیث
کے میراث اس کے بیٹے کے بیٹے ہوتے ہیں عبد اللہ بن مسعود قال فی الحدیث مع انہما اب اول حدیث اظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
سک مسامع انہما اب و انہما ابی ترجمہ ہدایت ہے عبد اللہ بن مسعود کہ انہوں نے کہا جہ کی میراث میں اس کے بیٹا ہوتے ہیں کہ وہ پہلی جہ ہے کہ اس کو کہلا یا بیٹے دلوا یا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سدس اس کے بیٹا ہوتے ہوئے اس وقت میں کہ بیٹا اس کا زندہ تھا ف اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مرفوع مگر اسی سند سی اور دار
کی ہے بعض اصحاب ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہ کو اس کے بیٹا ہوتے ہوئے اور نہیں وارث کیا اس کو بعضوں نے مترجم مراد یہاں جہ وادی ہے اور بیٹا اس کا بیٹے
باپ میراث کا زندہ تھا جان تو کہ حدیث ابویات ہوں یا ایسات محرم و محبوب ہو جاتی ہیں ان کے ہوتے ہیں ایسات اسلی کہ ان قریب ہے ہی میراث کے اور سب کا جو
اتحاد ہی بیٹے سب ارث کا مان ہوا ہے کہ مشترک ہے مانی اور انہیں اور انہیں قریبہ میراث ہی نہ مانی میں پس مانی اس کے محرم ہوگی اور ابویات اس کے اتحاد میراث
ہے اور زیادہ قریب ہی بیٹے وادی باکی ان میں اور میراث کے خود مان موجود ہی ہیں وادی محبوب ہو جاو گی اور باپ کے ہوتے ہوئے ابویات محرم ہوتی ہیں اس کے
باپ قریب ہے میراث نہ ایسات اور یہ نہ ہے عثمان و علی اور زید بن ثابت وغیرہم کا اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی موسیٰ شہری ہی منقول ہے کہ وادی ارث
ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوئے اور شہرہ اور ابن سیرین اور حسن بصری بھی یہی مذہب اختیار کیا ہے حدیث بابی نظر کرتے ہوئے اور بعض کا قول ہے کہ یہ حضرت
نے اس جہ کو دلوا یا بطور اطعام و انعام کے تھا ورنہ جہ کے لئے کچھ میراث ہی نہیں اور اقرب والبعید تقدیم میراث میں برابر ہیں مگر یہ قول ضعیف ہے (ملعات) اور
الام مالک نے موطن میں فرمایا ہے کہ مان کے ہوتی ہو مانی محرم اور اگر مان نہیں ہے تو مانی کو سدس بطریق فرضیت کے اور وادی مان کے لئے ہو ہی محرم اور باپ
ہوتی ہے اور اگر مان باپے دونوں میں تو وادی کو سدس بطریق فرضیت اور اگر جمع ہو جاوین وادی اور مانی دونوں اور میراث کا قریب ترکولی اس نے
نہ مان ہے نہ باپ تو اگر مانی قریب تر ہی میراث نسبت وادی کے تو اسے سدس اور وادی محرم اور اگر وادی نزدیک تر میراث کے یا دونوں برابر ہیں قریب میں
سے تو سدس منقسم ہے دونوں پر اور میراث نہیں اور جہات کو سو دو جہ اس کے کہ حضرت نے وارث کیا ایک جہ کو بعد از ان ابو بکر نے صحابہ سے سوال کیا علم
جہ کا پہر پہونچی انکو خبر حضرت کے پس دلوا یا اسی ایک سدس پہر لئی دوسرے جہ حضرت عمر کے پاس تو آپ نے فرمایا میں بڑا مایوس الا نہیں فرایض میں خدای تمہارے
کی کچھ اگر تم دونوں جمع ہو جاو تو سدس منقسم ہو گا تم پر ورنہ جو تنہا ہو سدس اس کا ہی اور کہا مالک نے اس کے بعد میں بنی ان کے کسی وارث کیا ہو گا ورنہ کی ابتدا ہی اسلام
سے جنگ راستہ مانی الموطا کا باب کا جائز فی میثاق الحدیث باب ہون کی میراث میں حدیث ابی امامۃ بن سہیل بن حنیف قال کتب معی عمر
بن الخطاب الی ابی عابدۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ ورسولہ مولى لا مولى له ولا لوالد وارث من لا وارث له
ترجمہ روایت ہے ابی امامہ کہ کہا انہوں نے کہ لکھ کر ہجرا میرے ساتھ عمر بن خطاب نے ابو عبیدہ کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور رسول رفیق ہے اس کا
جہ کا کوئی رفیق نہیں اور مومن وارث ہے اس کا جہ کا کوئی وارث نہیں ف اسباب میں عائشہ اور قتادہ بن معدیکہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے حدیث
عائشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکال وارث منکال وارث لہ ترجمہ فرمایا ہے کہ امون وارث ہے اس کا جہ کا کوئی وارث نہیں ف یہ حدیث
غریبہ اور درسل روایت کی بعضوں نے اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہ کا اور اختلاف ہے اس میں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بعضوں نے وارث کیا نہ
خالہ اور ماموں کو اور یہ بھی کہا اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کر نیکی باہمیں لیکن یہ ثابت نی وارث نہیں کیا ذوی الارہ
کو اور میراث کو بیت المال میں بھیجے گا حکم کیا مترجم مغرب میں ہے کہ اصل میں منبت ہے ولد کا اور اس کا طرف بہر قرابت اور وصلت میں جہہ الوالد سمی
ہو گئی اس واسطے کہ رحم قرابت کا سبب خطا کوئی کہا ورنہ عبارت سے لغت میں صاحب قرابت سے مطلقاً خواہ قرابت میں جہہ الوالد ہو یا نہ ہو ورنہ منصف جہہ اللہ

چونکہ خال کا ذرا پس مقام میں کیے اسلئے تفصیل ذوی الارحام کی کمال اہمیت میں مندرجہ ذیل اور معنی اخوی ذوی الارحام کے مذکور ہو کر اور معنی شرعی
 یہ ہیں کہ ذوی رحمہ قرابت والا، جو نسبتاً فرض اور عصبہ بنو تو ذوی رحمہ وارثوں کی تیسری قسم تھیں اسوقت میں اصطلاح شرعی یہی ہے، اور اکثر صحابہ کرام مانند حضرت فانور
 اور قرضی اور ابن مسعود اور ابو عبیدہ اور عواذ اور ابوذر اور ابن عباس بروایت مشہورہ رضی اللہ عنہم تورات ذوی الارحام کی قائل ہیں اور یہی قول ہے امام اعظم اور
 صاحبین کا اور جو انکے اتباع میں اور زین بن ثابت اور ابن عباس ایک ذات شاذہ میں میراث ذوی الارحام کے قائل نہیں تھے نزدیک حب صاحب فرض اور
 عصبیات نہیں تو متروکہ بیت المال میں لکھا جائیگا اور یہی مذہب امام مالک اور امام شافعی کا اور ذوی رحمہ وارث نہیں ہوتا صاحب فرض اور نہ عصبہ کے ساتھ
 سوا زوجین کے یعنی زوجین اگرچہ صاحب فرض ہیں مگر ذوی رحمہ انکے ساتھ وارث ہوتا ہے اسلئے کہ پسر و کنافرض کا نہیں ہیں کیلکہ ذوی رحمہ تمام مالکو لیکہ قرابت کے
 وجہ اور تمام مال لینے سے مراد یہ ہے کہ ارث ذوی الارحام کی عصبیات کی مانند، انہیں اقرب الاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب ابجد کا صاحب ہوتا ہے،
 عصبیات کے ترتیب کی مانند اور کل ذوی الارحام جاریہ قسم میں جڑ میت پہر اصل میت پہر جڑ ابون پہر جڑ بدین یا بدین اور مرد جز میت پہر بدین کی
 اولاد خواہ مرد ہوں خواہ عورت اگرچہ درجہ سافل کے ہوں یہہ مقدم ہیں اصل میت پر یہر انکے بعد ہوں میت میں یعنی جہ فاسد اور جدات فاسدات اگرچہ بچہ
 درجہ عالی ہوں یہر انکے بعد والدین میت کا ہر مقدم ہے یعنی سگی بہنوں یا سوتیلی بہنوں کی اولاد اور خانی بہائی اور بہنوں کی اولاد اور سگی بہائیوں یا سوتیلی
 بہائیوں کی بیٹیاں اگرچہ سافل اور نازل ہوں اور مقدم ہے نانا ان پر یعنی اخوات کی اولاد اور ربائتہ خوات پر بخلاف صاحبین کے پہر بدین یا بدین کی اولاد
 مقدم ہے اور مرد و جد ہیں باپ کا یا بیٹے کا وادہی یا مان کا یا بیٹے کا یا پھر میت کے باپ کی مادری بہائی اور خانی کی قید اسلئے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلی عصبیات میں داخل ہیں نہ ذوی الارحام میں اور
 اور خالہ میں اور خانی چچا میں یعنی میت کے باپ کی مادری بہائی اور خانی کی قید اسلئے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلی عصبیات میں داخل ہیں نہ ذوی الارحام میں اور
 بہرہ بیان میں ذوی الارحام سے مطلقاً سگی بہنوں یا سوتیلی مادری خلاصہ کہ احوال اور خالات اور عمت اور عمام مادری جڑ میں برابر ہیں یہاں کوئی اولاد
 بعد نہیں اور ان میں حکم یہ کہ ان میں سے جو منفر ہوگا جمیع مال کا متحق ہوگا اور اگر چند لوگ ہیں تو دیکھنا چاہئے کہ قرابت انکی متحد ہے یا نہیں اگر متحد ہے اس طرح کہ
 سبکی قرابت جہت پدری سے ہے یا جہت مادر ہی تو اقرب اول ہے بالاجماع یعنی سگا اول ہے سوتیلی برادر سوتیلی اول ہے یا خانی سے خواہ قوی مرد ہو یا عورت اور
 اگر قوی میں ہی تو ہونہ اتحاد القربت فلذکر من خطراتین اول ذکر قرابت مختلف ہے کہ بعض قرابت باپ کی جہت اور بعض ماں کی جہت سے تو قرابت پدری واسطے متروکہ کر
 دو تہائیاں ہیں اور قرابت مادر کی واسطے ایک تہائی ہے اور بجز قسم الیہ چچا و سگی بہنوں کی بیٹیاں ہیں اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی یعنی احوال اور خالات اور عمام خانی
 اور عمت اور ربائتہ اعمام کی اولاد یہی ذوی الارحام کی قسم رابعہ میں داخل ہے پہر اشخاص مذکورین اگر موجود ہوں تو متحق ہونگے میت کے باپوں اور ماؤں کی بہرہ بیان
 اور انکے مامون اور خالائین اور باپوں کی خانی چچا اور ماؤں کے چچا بالکل خواہ سگی بہنوں یا سوتیلی یا خانی اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی اگرچہ بعد ہوں مامون مامون
 واسفول اور مقدم ہوگا میت کا اقرب تر اقسام رابعہ کے ہر قسم میں اور جبکہ ذوی الارحام درجہ میں برابر ہوں اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم ہوگی
 غیر وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والوں کے واسطے دو تہائیاں ہیں اور ماں کی قرابت والوں کے واسطے ایک تہائی ہے انتہی یہ ہونا
 ہے غایۃ الاوطار کا باب **فَاجَاءَ فِي الَّذِي يَمُوتُ وَلَكِنَّ لَهُ وَارِثًا مَّا وَارِثُ كِي مَوْتِ مِنْ عَمِّنْ عَائِشَةُ اَنَّ مَوْتِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَقَعْرُ مِنْ عَمِّنْ فِي خَلَّةٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْظُرْ فَا هَلْ لَهُ مِنْ وَارِثٍ قَالُوا لَا قَالَ قَدْ فُضِيَ اِلَى ابْنِ ابْنِ اَهْلِ الْفَرِيقَةِ مَرَّجَمِ
 روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک غلام آزاد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا گڑا بھور کے درخت پر سے اور میرا سو فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو کوئی اسکا وارث
 ہو عرض کی صحابہ نے کہ کوئی اسکا وارث نہیں کہا وید اسکا مال اس کے کانوں والوں کو **ابن عباس** برسد ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے مگر صحیح بخاری نے لغات میں
 کہا ہے کہ اسکا مال کانوں والوں کو دلوانا بطور صدقہ و تبرعات یا اس نظر سے وہ مال بیت المال کا تھا اور صرف اسکا مصالحہ موصوفین میں پہر اپنے لئے کانوا و موصوفین
 خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اس میں سے یا اور کوئی مصلحت انکی نظر مبارک میں ہوگی اور حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہیں ہوتا اسلئے
 وہ بھی یکے وارث نہیں ہوتے اس سبب سے اپنے وہ مال اور ان پر تقسیم کر دیا اور آپ نے لیا **باب** **ابن عباس** اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ

علیہ السلام
 قرآن مجید کی روشنی میں
 سے لے کر سائنس و ٹیکنالوجی
 کے سب سے نچرے پر کاردار
 نما کا باب ہے
 علیہ السلام
 جدید فاسد و مفسد
 حکمی نشیمن
 میں کس طرف
 جہاد و جدل
 ہو چکا ہے اس پر بھی
 رہنمائی کی گئی ہے
 لیکن ۱۱

اولاد وارثت میں مراد
صنف اول میں صاحب
فروض کی اولاد ہے
اور صنف ثانی میں
عقبی کی اولاد
یعنی جو مراد سے اور
اولاد میں
یعنی ان میں سے پہلے
اولاد میں تقسیم
پہرے والے کو بھی ہے
عقبی کی اولاد پر مراد
سے دقت کا احتیاج نہیں

ہے خطبت کی اور وصیت اصل میں عہد و قرار اور نصیحت کو کہتے ہیں لخت اور بطلان میں وہ عہد و قرار اور نصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہوا اور شرعاً تکلیف کا
الموت کا نام ہے اور وصیت اسم ہے جسے مقرر کرے اور وصی بہ کو کہے جسکی وصیت کیا جائے اسکو بھی وصیت کہتی ہیں اور ایسا عبارت ہے بھیر کو وصی کرنے سے تاکہ
غیر اسکی خیریت میں کام کرے خواہ وصی زندہ ہو یا مردہ مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالکو یہ مکان دینا تو زید موسیٰ کا اور بکر موسیٰ کا اور مکان موسیٰ کا اور خالہ
موسیٰ کا اور باقی مسائل صحت کے ضمن ابواب میں مذکور ہونگے یہاں اتنا جاننا ضروری ہے کہ وصیت صحیح اور اہل ظاہر کے وجوب کی طرف گئی ہیں اور پیش از تو
میلث واجب ہے بعد نزول میراث وجوب منسوخ ہو گیا اسلیں وصیت وارث کو درست نہیں اور فقہانی کہا ہے کہ حیرتوں ہو یا وصیت کیسکی اسکے پاس تو
لازم ہے اسکو وصیت کر کے گوہ کرنا نیز لکھنا اور الشیخ فی شرح مشکوٰۃ کا باب ما جاء فی الوصیۃ بالثلث باب وصیت بالثلث میں ہے **عن سعد بن ابی**
وقاص قال مرضت عام الفجر مرضاً شقیقاً منہ علی الموت فاکتبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحییٰ ذنی فقلت یا رسول اللہ انی مالاً
کثیراً ولیس یرثنی الا ابنتی فاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فکلنی مانی قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث لکن
انک ان تذکر موتک اغنیاء خیار من ان تذکر عالة یتکففون الناس انک کن یسق نفقة الا اخرجت فیہا حتی اللقمة ترفعہا الی فی امرک
قال قلت یا رسول اللہ اختلف عن ہجرتی قال انک کن تخطف بعدی فتعمل عملاً قریباً بوجہ اللہ لا اشد حدیثہ رفعة ودرجۃ ولعلک ان
تخطف حتی یتفقہک اقوام ویضربک آخرون اللہم امض لا صحابی ہجرتم ولا تردہم علی اعقابہم لکن الباش سعد بن خولہ یرونی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مات بمکہ ترجمہ سنہ کہا میں ہمارا جس سال کہ تمہو ہوا ایسا کہ قریب ہو گیا میں موسیٰ کے سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
حیات کو سو میں کہا یا رسول اللہ میرا مال بہت ہی اور وارث کوئی نہیں مگر بی بی کے لیے عصبات وغیرہ بہت ہیں تو وصیت کر جاؤں میں اپنے سارے مال کی نیلے ظاہر
کی راہ میں فرمایا اپنے نہیں کہا میں پہر دولت مال کی وصیت کروں فرمایا اپنی نہیں کہا میں نے نصف مال کی فرمایا اپنے نہیں کہا پہر تہائی مال فرمایا اپنی کہ
خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بھی بہت ہے البتہ اگر تو چھوڑ جاوے اپنے وارثوں کو فنی بہتر ہے کہ چھوڑ جاوے تو انکو شکست کہ ہاتھ پہلاتے ہیں لوگوں سامنے تو چھوڑ
نکر لگا کسی اہل حق پر کوئی خیر کر لینی خیر کر بلا دیا جاوے لگا تجھ کو اسکا یہاں تک کہ ایک رقم کہہا تو ہوا دیکھا اسکو اپنی بی بی کے مونہہ کی طرف کہا واپسی عرض کی میں نے
یا رسول اللہ کیا میں جیسے بیٹ گیا اپنی ہجرت سے فرمایا اپنے زندہ رہیگا تو بعد اسکے کہ عمل کری تو کہہ کہ ارادہ کرے ساتھ اسکی رضائی آہی مگر بڑھائی جاوے گی تیری لمبی بکلی
اور درجہ اور شایہ کہ تو جو ہے بعد اسکے یہاں تک کہ منتفع ہو دینی تجھ سے کچھ تو میں اور نقصان اٹھاوے گی تجھ سے دوسرے لوگ پہر آپ دعا کرنے لگے اور فرماتے لگی یا اللہ
روان کر دی میرا صاحب کی ہجرت کو اور دست لٹا انکو اکی باڑیوں پر لیکن بیچارہ حد بن خولہ کہ افسوس کرتے تھے انکے لمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر کہ تمہارا
کرنے وہ کہ میں **ف اسباب میں جاسے یہی روایت ہے یہ حدیث میں صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں کے سعد بن ابی وقاص سے اور اسی**
عمل سے نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو جاہر نہیں ملت سی زیادہ میں وصیت کرنا اور ترجیح کہا ہی بعض علمائی ملت سی کہ وصیت کرنا اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ملت کو بہت فرمایا تمہارے قول وارث کوئی نہیں یعنی ایسا وارث نہیں کہ جسکی پرورش چھوڑو ہو ورنہ اور وارث اور عصبات انکے بہت ہی قویہ شکلفوں
کے مشق ہے اسکے دوسری ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پہلاتے ہیں تو میں جیسے بیٹ گیا آخر
ہجرت یہ ہمارا جن میں کہتے کہ یہ ہجرت کی تھی اپنی بی بی میں انکو یہ خوف ہوا کہ اگر میں مکہ میں جاؤں تو ہجرت میرے قبول نہو حضرت نے انکو طول حیوۃ کی نشانت
دی ارباب پر سرنے کہا ہے کہ وہ فتم عرق تک مذہبی اور کفار کے نہریت اور مسلمانوں کی نصرت انکے ہاتھ پر ہوئی تو لیکن بیچارہ حد بن خولہ اس قول میں
حضرت ان براؤس فرماتے تھے کہ وہ ہجرت کر کے پہر حجۃ الودع میں مکہ میں انکا انتقال فرمائی اور ترجمہ کلمات ارشاد کرتے تھے اکثر کا قول ہے کہ اور بعضوں
نے کہا حضرت کو مراد اس قول سے مذمت انکی تھی کہ انہوں نے ہجرت کی کہ میں یہاں تک کہ وہیں انتقال فرمایا **عن ابی ہریرۃ انہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیعمل والمرأۃ یطاعہ اللہ سبتین سنۃ ثم یضربہم الموت فیضاران فی الوصیۃ فیحب لہما النار
ثم یأخذ علی ابویہ من البعل وصیۃ یتوصی بہا وھن غیر مضاف وصیۃ من اللہ الی قولہ ذلک الفور العظیم ترجمہ روایت ابی ہریرۃ

وصیت بالثلث میں

یہ حدیث صحیحہ ہے اور اسکی

کی طرف منسوب اور زانی کو بہر میں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے مگر حکم لینے قبل نزول آیت میراث تو وارثوں کے لئے وصیت واجب تھا اب بعد نزول وجوب نہ رہا اور ضرورتاً ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کے لئے وصیت کرتے ہیں تو یہ وصیت ناجائز ہوگی مطلق قرآن کہ اللہ کا فرمان ہے میراث کا اور اگر کوئی وارث ہو سوا ایک کے تو وصیت اسے ناجائز ہوگی اس لئے کہ اُس میں کسی کا نقصان نہیں جیسے مثلاً وصیت کے زوجہ نے اپنے زویہ کو یا زوجہ نے اپنی زوجہ کو اور وہ ان اور کوئی اور وارث نہیں تو وصیت صحیح ہوگی لہذا ذکر وہاں اجمال اور مجاہدہ میں کہا ہے کہ اگر زوجہ اپنے زوجہ کے وسط نصف مال کی وصیت کے تو تمام مال اس کا ہو جائے جگہ جگہ کوئی وارث نہ ہو (غایلا وطار) قولہ اور لڑکا منسوب صاحب فرماں الخ یعنی جب کسی کیسے زویہ نہ ہو یا امر موطودہ سے زنا کی اور لڑکا ہو تو نسب اس کا اس ورثے کے زوجہ اور سیکہ لگنا نہ اُس رانی سے بلکہ رانی کو بہر میں اور اس کے دو مطلب میں ایک تو یہ کہ فرمانہ زواج جیسے کہتے ہیں طلاق پر خالق ہے دوسرے کہ یہ بیان وافر ہے لینے وہ مستحق ہے رحم کا قولہ اور جس نے اپنے کو دلہن یا ملاویہ کہ خود انکار کیا اپنے باپ کے یہ میرا باپ نہیں اور اور کیسے کیا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے یہ بجاتے ہیں یا زور گوئی کے اولاد اپنے تئیں بجاتے ہیں اور پیچودہ جانور ہے کہ کیسے دیا اس واسطے کہ اس کے دو بچے منتفع ہو بہر حال جب چاہے اُسی بہر پیروی یا کسی رحمت سے میل کہانے کی یا کسی زمین میں زراعت کی اجازت کے **باب** مَا جَاءَ بِمُيَاذِنَ بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ **باب** س یا مین کہ ادائی میں وصیت پر مقدم ہے **عن** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالَّذِينَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَأَنَّهُمْ يَقْرَأُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الَّذِينَ تَحْتَمِلُ رِثَتَهُمْ **روایت** حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائی میں کہ قبل وصیت کے اور تم پڑھتے ہو یعنی قرآن میں کہ لینے اگر وہ وصیت قرآنہ مقدم ہے مگر اور مؤخر ہے **ف** اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادائی میں ضرور ہے قبل اجراء وصیت کے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَصَدَّقَ أَوْ يُعْتَقَ عِنْدَ الْمَوْتِ **باب** س یا مین جو صدقہ یا غلام آزاد کرے موت کے قریب **عن** أَبِي حَبِيْبَةَ الطَّائِي قَالَ أَوْصَى إِلَى أَخِي بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنَّ أَخِي أَوْصَى إِلَى بَطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهِ فَأَبَى تَرَى لِي وَضْعَهُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ أَمَا أَفَأَنْتَ كُنْتَ كَأَعْدِلٍ بِالْمُجَاهِدِينَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الَّذِي يُعْزِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ مِثْلَ الَّذِي يُجِدِي فَاخْشَعِيهِ تَحْتَمِلُ رِثَتَهُ رَاجِعٌ إِلَى حَبِيبَاتِي سے کہا وصیت کی مجھے میری بہائی نے ایک گھر کی اپنے ال سے پہلا فاتحے میں ابوالدرداء ہی اور کہا میں نے کہ میری بہائی نے وصیت کی مجھے توڑے مال کی اپنے مال سے بہر تم کہاں مناسب دیکھتے ہو خیر کرنا اس کا نظریا مساکین یا مجاہدین جو اللہ کی راہ میں ہوں تو کہا ابوالدرداء نے میں اگر مولا اپنے تہا ہی جگہ تو برابر کرنا مجاہدوں کے ساتھ کیسے لینے انہیں میں خرچ کرنا اور ہے بہر بیان کی یہ حدیث کہ نامین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شال اس کی حجاز اور کسے موت کی وقت مانند مثال اُس شخص کے ہے جو بدیہ دیوے جب بنا بیٹ بہر جاؤ **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے مگر حکم لینے ثواب اس کا کہ ہے اُس کے ثواب سے جو حالت صحت اور عافیت میں اور حجت ال کے وقت میں دیا جاوے جیسے انصار کی فضیلت میں اللہ کا فرمان ہے وَيُؤْتُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ يَنْفِقُونَ مِنْهُنَّ نَفْسُونَ بِمِهَارِهِنَّ وَأَكْرَمَ الْكُتُبِ ہوں اور اللہ کا فرمان ہے وَيُطِيعُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِمْ مَسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا لینے لکھا میں کہا انصورت میں کہ کہانی ان کو محبت ہے مسکین و یتیم و سیر کو چنانچہ اکثر مفسرین نے جبہ کی تفسیر کو طعام کی طرف راجع کیا ہے اور ہی اولیٰ **باب** **عن** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بَرِيْقَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ فِي كِتَابِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَصَصَتْ مِنْ كِتَابِهَا شَيْئًا فَحَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ أَنْ رَجَعِيَ إِلَى أَهْلِهَا فَإِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ أَقْصِي عَنْكَ كِتَابَكَ وَيَكُونُ وَلاَءُكَ لِي فَقُلْتُ فَلَاكَ بَرِيْقَةُ لَا أَهْلُهَا فَأَبَوْا قَالُوا إِنْ شَاءَ أَنْ تَحْتَبِ عَلَيْهِ وَيَكُونُ لَنَا وَلاَءُكَ فَلَفَعْلُ فَلَاكَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَا عَمِي فَأَتَمَّا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقْتُ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَرَهَّنُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنْ اسْتَرْطَطَ شَرْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ اسْتَرْطَطَ مَا لَا مَرْكَ فِيهِ رَجَعِي **روایت** ہے عروہ کہ حضرت عائشہ المومنین رضی اللہ عنہا نے خبر دی انکو کہ بریوقہ مین تائید چاہتیں حضرت عائشہ سے اپنی زر کتابت ادا کرنے میں اور اُس میں کہ یہ کہہ رہی ہیں کہ تہا سو فرمایا انے حضرت عائشہ کوٹ جاؤ تم اپنے لوگوں میں بہر کو لے لے کہ اگر چاہیں کہ اگر دو مین زر کتابت تیرا اور ہو کہ ولا میرے تو میں اسی کروں سو ذکر کہ بریوقہ اپنے لوگوں سے اور غالی انہوں نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہیں وہ ثواب چاہیں تجھے زر کتابت دیکر اور ہو کہ ولا میری سہا لئی تو خیر کریں سو ذکر کیا لینے

ادائی میں وصیت پر مقدم ہے

اس کا بیان جو پہلے وقت سے مذکور ہے نا معلوم اور اس کے

اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے تم خرید کر کے آراؤ کرو اور دلاؤ تاکہ ایک جہتی سے جو ادا کرے پھر کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ پڑھنے اور فرمایا ایک حال ہے ان قوم کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی شرطیں جو نہیں کتاب اللہ میں شرط کی ایسی جو نہیں کتاب اللہ میں تو اسکی دغا اسکو ملے گی اگرچہ بار بار اسے شرط نہ ہو یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی سند وہ کہ اور علی ایسی پر ہی اہل عہد کے نزدیک کہ والا اسکا کہ جسے جو ادا کرے مگر جمع امین داخل میں وہ شرطیں کہ جو اکثر مستحقین بغیر استدلال شرعی کے عبادات و طاعات میں مقرر فرماتے ہیں جیسے شرط صحت جبکہ یا شرط طہارت بیکہ یا ثنات و نیامین یا تلبیل و کثیر کے یا متصفون و طائف و اور دین یوم و وقت و ثواب و اکمل و مشارب میں شرطیں یا متفرق فرماتے ہیں کہ سب سے اربع فیل للیقوت الیہا و لا یجاء بہا میں اتنی اور دلائی تفصیل آگے آتی ہے مسائل ملحقہ جو مقرر جمع مسئلہ وصیت چار قسم ہے واجب وصیت زکوٰۃ و کفارات اور فدیہ سیام و رسولہ کے جبکہ ادا کرنے میں مسلمان نے قصور کیا اور وصیت مباح ہی والدہ کے واسطے اور اگرچہ فاسق و فاجر کے واسطے اور انکے ہواستحق جمہوری فی قاضی خان کے نقل کی ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اسکی اولاد و صحابہ شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے واسطے افضل ہے اور اگر اولاد کا بار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اسکو وصیت کرنا لائق نہیں اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہیں تو امور وہیہی وصیت کی ابتداء کرے اور اگر اگرچہ وصیت واجب نہیں رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے اور اگر اگرچہ اختیار میں تو پڑوسیوں کے واسطے وصیت کرے لکافی نایۃ الاوطار ناقلان العلم کا وہ مسئلہ نوہی شرح مسلم میں کہا ہے کہ اجماع ہے ہر زمانہ کے علما کا کہ جبکہ وارث ہو اسکی وصیت جاری نہیں ہوتی ثلث سے زیادہ میں مگر باجائز اور جلیس کی اگر اجازت دیدین وارث تو نافذ ہو جائی اگرچہ جمیع مالین ہوا لیکن جبکہ کوئی وارث نہیں ہے یا جبکہ ہوا و شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہیں وصیت اسکی ثلث میں یا دین یا عجز کیا ہے اسے اوصیغہ اور اصحاب انکے نے اور حقا اور حوالے ایک روایت میں اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مسئلہ ثواب صدقات میت کو پہنچتا ہے چنانچہ مسلم میں ابوہریرہ مروی ہے کہ اکبر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے باپ انتقال کر گئے ہیں اور مال چھوڑ گئے ہیں اور کچھ وصیت کی کیا میں اگر صدقہ دوں تو انکے گناہوں کا کفار ہو گا آئی فرمایا ان میں سے ایک اور یہی روایت میں امین بن نوہی نے کہا ہے ان کا وصیت کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہوا بلکہ مستحب اور مجزوم ہوا کہ ثواب اسکو پہنچتا ہے میت کو اور نعم دیتا ہے اسکو اور ہر اجتماع سے مسلمانوں کا اور یہاں حدیث مخصوص میں عموم کو اس آیت کے وَاَنْ لِّیْنَ زَكَوٰتِ اَنْ اَكْمَا سَعٰی اور اجتماع سے مسلمانوں کا اسیر کر دیا جب نہیں وارث یا صدقہ دینا میت کی طرف اور صدقہ قطع ہے بلکہ مستحب ہے اسکا دینا لیکن حقوق مالیہ جو میت پر ثابت ہوں انکی قضاء واجب ہے اگر اسکا ترک ہو برابر ہے کہ وصیت کی ہو اسی یا علی جو او یہ سب اس المال سے ہونگے عام میں کہ دیوں ابھی جون مثل زکوٰۃ اور حج اور نذر و کفار کے اور بدل عموم خیر کے یا دیوں مردم ہوں پھر اگر میت نے کچھ ترک چھوڑا تو وارث پر قصائی دین لازم نہیں مگر استیجابا اور تبرعاً مسئلہ وصیت والدین کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَسَنًا یٰنَیْے وصیت کی سمجھنا انسان کو والدین کے ساتھ احسان کر نیکی اور انکو اطاعت اور فرمان برداری کی مگر یہ کہ شرک میں انکی طاعت نہیں اور اس طرح اور خلاف شرع میں انکو وصیت یہاں یعنی امر و حکم کے ہے اور وصیت ابراہیم و یعقوب علیہما السلام کی اس آیت میں جو آخر بارہ ائمہ میں مذکور ہے وَوَصَّیْیَ اِبْرٰہِیْمَ بَنَیْہٖو وَیَعْقُوْبَ اور یہ وصیت توحید پر قائم رہنے کی اور وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ہے الصَّلٰوةُ وَامَّا مَلَکَتْ اَیْمًا اَنْکُو یَیْنِے مازکی حفاظت کر اور اولاد کی غلام کی رعایت پس مومن متبع سنت کو تعلیم وصیت کی انہیں آیات و احادیث میں ہے اور جبکہ اس طرح دنیاویات کی وصیت کرے علی الخصوص اہل ہند کو اسوقت اس امر کے وصیت ضرور ہے کہ عزیز و اقارب و فخرین اور تہذیب و ان بطور بدعت مکرین ہوں یا چار چارہ اور تبرید اللین اور اس طرح جمیع منکرات و بدعات سے محترز رہیں انتہی چنانچہ ترجمہ کی بھی وصیت ہے اَبُو بَکْرٍ الرَّحْمٰنِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ یَا بَیْنِ وَلَا رَاوِیْہِ کہ جو وارث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دالغت میں یعنی نصرت اور محبت کی ہے اور شریعت ہے ولی و تہذیب و سکون لام سے اور شرع میں عبارت ہے باہم کی بدو گارہی سے سبب و اولاد عناق کے یا سبب لایموا لاک کے اور دالغت عناق سے مراد جو حقوق میں جو ادا کرنا لیکو ثابت ہوتے ہیں آزاد کئے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہوا اسکا اور انکے نکاح کرنے اور سپرناز پر نہ ہونے کی ولایت کہ آزاد کرنا لیکو ثابت ہوتی ہے اور اولاد و اولاد بقول اسبیحانی یہ کہ مرد و سافر و دیگر شخص کے کہ میری برادری میں

سائل و مخاطب

مت کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ میری واسطی لکھا تھا وہ مجھ سے صادر ہوا اور جواب لکھا ہے کہ یہ کہنی والا وار الکلیف میں کہ باری میں زبان احکام تکلیف شریعتیہ سے بہتر
 و توبہ سے اور اس میں عصمت میں ایک فائدہ ہے اور وہ یہ کہ اس میں روکنا ہی اس عاصی کو عصیان سے اور محتاج ہی زجر کا جتنا کہ مل نہیں جیسی محتاج ہی بآز
 کا زہر کہا نیکی بعد جتنا کہ مل نہیں بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ اسے جنت لٹکا ہوئی وہ خارج قبی و التکلیف سے اور محتاج نہیں زجر و توبہ کی بلکہ مغفور و مرحوم
 ہے اور کفارہ ہو چکا تھا ان کے خطا کا اب زجر کرنا انکی خطا پر بیجا نہ ہی کہ بجز ان کے فعل اور شرمندہ کرنے کے اور کچھ حاصل نہیں انظر اہر ہے کہ جب وہی وار تکلیف میں ہی است
 متمسک اس قول کے ساتھ ہو بلکہ عاجزانہ ربنا ظننا انفسا کی سوا زبان پر کچھ نہ لائی اور ابو الحسن قال سبح کہانی کہ ارواح دونوں آسمان میں جمع ہوئیں اور وہاں یہ
 تقریر ہوئی قاضی عیاض کہ باہر میں کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں اشخاص کو مجتہد کر دیا اور ثابت کیلیہ الاسرار میں مجمع ہو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اسرار
 میں اور بیت المقدس میں اور حضرت امست کی انکی نماز میں اور احتمال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوں اور وار تکلیف میں اور آدم علیہ السلام عالم ارواح میں اور
 یہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہت پسند ہی اسلی کہ اس صورت میں حضرت موسیٰؑ کو مواخذہ خطا پر کیا یہ حق ہے وار تکلیف کا اور حضرت آدمؑ کی جو انبیائے مہذوب کیار
 حق ہے بندہ مغفور کا اور سب سے والہ درجہ خلاصہ فی النور ہی **باب** كَاخَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالتَّعَادَةِ بَابُ شَقَاوَاتٍ اَوْ سَادَاتٍ كِي بَيَانِ عَمَلِ عَمَلِ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ رَأَيْتُ فِيهِ اَمْرًا جَلِيلًا اَوْ هَذَا اَوْ فَمَا قَدْ فَرَعَ مِنْهُ قَالَا قَدْ فَرَعَ مِنْهُ يَا ابْنَ النَّخَابِ وَكُلُّ مُتَشَدِّدٍ اَمَامًا كَانَ مِنْ اَهْلِ التَّعَادَةِ
 فَلَنَ تَلِيْلُ لِلتَّعَادَةِ وَامَامًا كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاءِ فَارَ لِلشَّقَاءِ تَحْمِيْلُ رَايَ سَ كَ حَضْرَتِ عَمْرٍو پوچھا کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے کہ جو عمل کرتے ہیں یہ کیا سر
 نیا نکلا ہوا کیا یا شرم ہوا یا ایک امر کی کفر اہل سب سے اسی بن خطاب مرا یک پر اسان کی گئی ہے وہ چیز
 کہ یہ کیا گیا ہے وہ اسکی لئی سوجا اہل ساد سے ہی وہ عمل کرتا ہے وہ اہل ساد سے ہی وہ عمل کرتا ہے اسلی شقاوت کے ف اسامین علی اور خلیفین
 اسید اور انس اور عمار بن حصین سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ع** عَلِيٌّ قَالَ يَلْتَمِاْ هُنَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُتُ
 فِي الْأَرْضِ رَفْعُ رَأْسِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عَمِلَ قَالَ وَكَيْفَ قَالَ قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَا
 أَفَلَا كُنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا أَعْمَلُ فَعَلَّ مُنْشِئًا لِمَا خَلَقَ لَهُ تَرْجُمَ رَايَ سَ حَضْرَتِ عَمْرٍو کہ کیا ایک ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی اور آپ میں گریہ
 رہے ہی کہ کیا رگ کی آپ نے لکھا یا آسمان کی طرف پہ فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں کہ جب کا حال معلوم ہو چکا ہو یعنی تقریر ہو چکا ہے کہ وہ روزی ہے یا عینی کہا و کہیں کوئی ایسا
 نہیں ہے بلکہ کہیں ہے جگہ اسکی روزی سی یا جگہ اسکی خبیث ہے کہا سچا ہے یہ کیا ہو کہ میں ہم یا رسول اللہ یعنی اپنے قسمت کی لکھے پر فرمایا اپنے نہیں عمل کرو کہ مرا یک
 آسان کیا گیا ہی اس کام کے لئی کہ جبکی لئی وہ پیدا ہوا ہی **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہی مہر حم اول روایت میں حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یہ عمل جو ہم کرتے ہیں
 یہ کیا امر ہے یا انہ نے ہماری اعمال پہلے ہی مقدور و مکتوب ہو چکی ہیں کہ اس کے موافق طور میں اتی ہیں اول کچھ تحریر و تقدیر نہ ہی تو حضرت نے جواب دیا کہ نہیں پہلے
 سے مکتوب ہی اور اسکی کتابت و تلافی ہو رہا ہے صاحب عمل کا انجام و خیارہ مقرر ہو چکا ہے اور دوسرے روایت میں تو آپ زمین کرید رہی تھے یعنی جسے کوئی تفکر کی کث
 میں لکھی وہ فرشتے میں پر کچھ نقش بناتا ہی قولہ ہر ایک آسان کیا گیا ہی انہ نے یہ سید کہ اعمال سامعہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی پر اعمال سئیم کی **باب**
 كَاخَاءَ اَنْ اَلْاَعْمَالُ بِالْخَيْرِ بَابُ خَاتَمِ كِي بَيَانِ عَمَلِ عَمَلِ **ع** عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ
 الْمُسَدِّقُ ابْنُ أَحَدٍ كَمْ يَجْعَلُ خَلْقَهُ فِي سَبْتِ امَةٍ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا يَكُونُ عَقْلُهُ قَوْلًا لَمْ يَكُنْ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ رَسِلَ اللَّهُ إِلَيْهِ
 الْمَلَكُ يَنْفَخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيَقُولُ يَا رَجُلُ يَكُنْ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ وَسَعِيدٌ قَالَ لَيْلَى لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْ أَحَدًا كَمْ يَجْعَلُ لِعَمَلٍ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا
 يَكُونُ بَنَةً وَيَنْفَخُ فِيهَا الرُّوحَ ثُمَّ يَكُونُ عَلَيْهِ الذِّكْرُ فَيُحْمَلُ لَهُ يَجْعَلُ أَهْلُ النَّارِ فَيُحْمَلُ لَهُ أَرْبَعًا مِثْلَ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَنَةً وَيَنْفَخُ
 فِيهَا الرُّوحَ ثُمَّ يَكُونُ عَلَيْهِ الذِّكْرُ فَيُحْمَلُ لَهُ يَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَدْ خَلَقَ تَحْمِيْلُ رَايَ سَ حَضْرَتِ عَمْرٍو کہ یا رسول اللہ علیہ السلام نے اور وہ
 سے میں اسکی کہے یا ایسی بات کہ اسکی اور اس وحی کہ ہم کیا یا باطلہ کہ تم کا عمل کث میں چاروں دن میں چاروں دن تک پہر ہو جائی و علقہ مثل اسکی پہر ہو جائی وہ مضمر
 اسکی یعنی چالیس چالیس روز کی بعد یہ حالتیں اسکی بدلتی رہتی ہیں بہر حال ہے اللہ تعالیٰ اسکی طرف ایک فرشتہ سودہ پہنکتا ہی اس میں روح اور حکم کیا جاتا ہے اسکی

شقاوت اور سعادت کا بیان

قدوة فی سیر سلیمان غفر لهما

تقریباً

تھا کہ ہر ایک مرد اور کھانا اُسے مروا کر خلاف کیا تو نے سنت کا تو کہا مروا کر اے غلام نے چور دی گئی یعنی وہ سنت جی تو دوسرے تھا ہے سو کہا ابی حیدر نے اگر کوئی
 اس شخص نے پورا کر دیا جو اُس کے ذمہ تھا یعنی حق امر معروف کا سامنے رہنا اور اسطرح علیہ وسلم سے فراتے ہی جو دیکھے کوئی منکر تو چاہے کہ بدل دیکو اسکو اپنے ہاتھ سے اور
 جو نہ ہو کہ تولیے زبان سے یا کسی برائی بیان کر دی اور جو نہ ہو کہ تولیے دل سے اسے برا کہا اور یہ کہ کم درجہ ایمان کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب**
 مِنْهُ ابْنُ سُرَّاسَى بَايَعَنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ابْنُ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُلٍّ وَرَأَى اللَّهُ وَالْمُدَّهِنِ فِيهَا كَمَثَلِ
 قَوْمٍ جَرَسَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي الْخَمْرِ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهُمْ وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلُهُمْ أَفَكَانَ الَّذِينَ فِي الْخَمْرِ أَفْضَلُ قُلُوبُهُمْ أَلَمْ أَفْضَلُ قُلُوبُهُمْ عَلَى الَّذِينَ
 فِي الْأَعْلَاهُمْ أَفَكَانَ الَّذِينَ فِي الْأَعْلَاهُمْ أَفْضَلُ قُلُوبُهُمْ فَهُوَ دُونَ مَا أَفَكَانَ الَّذِينَ فِي الْأَسْفَلِ فَأَنَا مُنْقِضٌ فِي الْأَسْفَلِ فَتَسْتَقِي قَارَنَ أَخَذَ
 عَلَى أَيْدِيهِمْ فَمَنْعَهُمْ نَجْحًا جَمِيعًا وَإِنْ تَرَكُوهُمْ عَرِثًا جَمِيعًا رَجَعُوا إِلَى بَيْعَتِي رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 ابی یزید جو ہستی کرتا ہے اس میں اس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ ڈال کر دیا میں ایک شتی پر وار ہوئے سولی بعض کو جگہ دیر کی اور بعض کو نچ کی کے پیر نیچے والے پر کر پانے
 لینے کو اور کرتے تھے اور گناہا تھا پانی اور والوں پر سوار اور والوں کے ہاں ہم تہوں نہ چھوڑیں گے کہ تم چکر چکر میں تکلیف دو سو نیچے والوں کے کہ ہم ایک سوارا کر لین کشتی کے
 نیچے اور اس میں سے پانی لینے پر اگر سب کشتی سے اٹکا ہا تہ پیر لین اور روکین نجات پاویں سب کے سب اور اگر چور دیویں انکو تو میں سب کے سب **ف** یہ حدیث
 حسن ہے صحیح ہے مگر حکم امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع است اور کتاب سنت اس کے ساتھ ناطق ہے اور مراتب اس کے تین میں جیسا حدیث میں مذکور ہے یعنی بہ
 والسان والقلب جسے داعی واجب کیا اور مخاطب نے قبول کیا واجب کے ذمہ سے ساقط ہو گیا اور علما کہا ہے کہ فرضیت اہلی بطریق کفایت ہے چنانچہ آیہ ولکن منکم
 اللہ بھی اسی پر وال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے اثم ہے اور کہی فرض عین ہی ہو جائے جیسے ایک من میں کوئی شخص ہو اور اس کے سوا کوئی اُس سے
 واقف نہ ہو پس اس کے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اور اور واجب امر معروف میں یہ شرط نہیں کہ امر خود ہی عامل ہو بغیر عمل سے امر معروف درست اس کے کہ امر کر اپنے نفس کو ایک
 واجب ہے اور اگر نہ دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر اول فوت ہو تو ضرور دوسرے کی نالی کو بھی چھوڑ دے اور جو کہ مذکور ہے اس آیت مبارکہ میں لَوْ تَقَوُّونَ مَا كَا
 تَقَوُّونَ اِکْتِسَامَ بِي كَيْفَا جَاوِدَ رَوَاهُ اسکا امر معروف اور نہی منکر میں تو مراد اس کے زجر کرنا ہے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کر کے
 دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اس کے کہ امر اس شخص کا جو خود عامل نہیں چندان اثر نہیں رکھتا اور امر معروف اور نہی منکر حکام کے ساتھ مخصوص نہیں اور نہ
 مسلمان ہی کر سکتا ہے لیکن باریٹ کی لئے امر والی ضرور ہے اور امر و نہی ضرور ہے کہ موافق علیہ میں ہونہ مختلف فیہ میں علی الخصوص اس کے نزدیک جو کہتا
 ہے ہر شے مصلحت ہے اور ضرور ہے کہ فرق و ملائت سے ہو اور ضابطہ کی لئے نہ طلب جاوہ وال در طلب غر و مسائل کھلے کہ ثواب اس پر مرتب ہو اور کہا ہے کہ نصیحت کا میں
 فضیلت ہے (شرح مشکوٰۃ) **باب** اَفْضَلُ الْجَاهِدِ كُلُّهُ عَدْلٌ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ بَابُ اس بایں کہ کلمہ خیر سلطان ظالم سے کہہ دینا افضل جہاد ہی **عَنْ**
 ابْنِ سَعْدٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جہاد کا کلمہ عدل کہنا ہے سلطان ظالم کے سامنے **ف** اسباب میں ابی امامہ بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سے
 ہر حکم سلطان ظالم کو بفرام شکستہ کر کے لگے کلمہ حق کہنا اور اس پر خلاف شرع میں انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب ہے الدین کی بات ہے اور چونکہ
 اس میں آلف جان وال کا اور عزت و جاہ کا تصدق ہے اس لئے افضل جہاد ہے اللہ و فضاہ **باب** سَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا نَافِيًا أَمْتَهُ بَابُ
 انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلاثہ کے بایں **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَةٌ
 فَأَطَاعُوا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَوَةٌ لِمَنْ نَصَلُّهَا قَالَ لِمَنْ نَصَلُّهَا قَالَ لِمَنْ نَصَلُّهَا قَالَ لِمَنْ نَصَلُّهَا قَالَ لِمَنْ نَصَلُّهَا قَالَ لِمَنْ نَصَلُّهَا قَالَ لِمَنْ نَصَلُّهَا قَالَ لِمَنْ نَصَلُّهَا
 وَلَمْ يَفْصَلْهُ أَنْ يَكُونَ أَمْرًا مَرِيًّا فَاعْطَاهُمْ وَأَسْأَلُهُمْ أَنْ لَا يَبْرُقَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَقَضَيْنَاهُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ
 کہ ایک نماز پڑھی سول خالصہ اللہ علیہ وسلم نے اور راز کیا اسکو سو عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ اگر چاہے ایسی نماز پڑھی کہ روزِ ثبوت تھے فرمایا ابی ہان بیشک بہر
 نماز ہی امید و خوف کی میں ناگین اللہ اس میں تین چیزیں سو غایت کی ہے جو اور باندگی کی ہے ایک سو سو کہ ناگین اس سے کہ ہلاک نہ ہو کسی ساری امت خط

سلطان ظالم کے اور طریقہ خیر کی نصیحت
 حضرت سوالات ثلاثہ کا بیان

میں رعایت کیلئے اور انکا جتنی یہ کہ سلطنتوں پر کوئی دشمن انکے غیر میں کاسوغایت کیا جھگڑا اور انکا جتنی کہ نہ چاہا انکے بعض کو مرنے بعض کے اڑانے کا سبب بن گیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس میں سعد اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْمَظَالِمَ وَأَنَّ الْأَمْرَ سَبِيلُكُمْ طَلَمَا أَرَوَيْتُمْ لِمَنْ مَاتَ وَأُعْطِيَ اللَّهُ الْكَافِرِينَ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لَأَمْتِي أَنْ لَا يَهْلِكُوا لِسْنَتِي عَامَةً وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ قَائِمٌ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحُ بَيْضَهُمْ وَإِنْ رَبِّي قَالَ يَا هَؤُلَاءِ إِنْ أَخَذْتُمْ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يَرْدُّ وَإِنِّي أُعْطَيْتُكَ لُمَاتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَكُمْ سِنَةً عَامَةً وَلَا أَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ قَائِمٌ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحُ بَيْضَهُمْ وَكُلَّ جَمْعٍ عَلَيْهِمْ مِنْ بَاطِلٍ أَوْ قَالَ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ بِطَلَكُ بَعْضًا وَيَسْتَبِيحُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَيْتُمْ ثَوْبَانُ كَمَا رَوَى رَسُولُ خُصَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

بیشک اللہ تعالیٰ ہی سیر لئی زمین اور زمین دیکھا اسکی مشرق اور مغرب کو اور میر امت کی سلطنت پونچھ لی جہاں تک لپیٹی گئی ہے میرے لئے زمین اور دیے گئی مجھے دو خزانے ایک سرخ اور ایک سفید اور زمین انکا اپنے پروردگار سے کہ ہلاک کرے میر امت کو قطع عام میں اور نہ سلطنت ہو اور نہ کوئی دشمن ہو انکے لوگوں کے کہ توڑ دے انکے بعض انکا اور تحقیق کہ میر کے لئے کہا اسی موجب مقرر کر چکا میں کوئی حکم تو یہ وہ لوگ تانہیں اور زمین رعایت تیری امت کو کہ ہلاک نہ کر دنگ میں انکو قطع عام اور سلطنت نہ دنگا انپر کوئی دشمن انکے غیر میں سے کہ توڑ دے الی بیضہ انکا یعنی ہلاک کر دے انکی ساری جماعت کو اگرچہ جمع ہو جاوین زمین کے کن روک کو کہ یا نہ فرما کہ جو لوگ ہیں زمین کے کناروں میں یہاں تک کہ انہیں کے لوگ بعض ہلاک کر نیگے بعض کو اور قید کر نیگے بعض کو یعنی باہر کا دشمن انپر سلطنت نہ ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مشرق لپیٹی دی میر لئے زمین زمین استلال ہے اہل کاشفہ کو کشف پر اور انکو بوجی معلوم ہوا کہ جہاں تک میں دیکھی ہے وہاں تک سلطنت ایک ہی امت کی ہوگی ازمنہ مختلفہ میں آورا دیے گئے مجھے دو خزانے یعنی روپیہ اور شرفی یا چاندی سنی کی کہ برکات اسکی ظاہر ہوئی امت پر اور وہ خزانہ عالم مثال میں انکو رعایت ہوئے تھے اور حقیقت اسکی نظر ظاہر ہوئی اور ایسا قطع ایک ہی امت میں ہوا ہے نہ ہوگا کہ جس سے ساری امت ہلاک ہو جاوے اور کوئی دشمن انپر سلطنت نہ ہو اگرچہ انکے بعض افراد پر کفار وغیرہ حاکم ہو سہیں مگر کسی زمانہ میں تمام امت پر حکومت کسی کافر کی نہ ہوئی اور نہ ہوگی یا سلطنت ہوئے راوہ ہلاک نہ کرے کسی کا فر صاحب کت کا یا راوہ نہیں کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر ہو ہی تو یہی وہ قادر ہوگا کہ توڑ دے الی بیضہ انکا مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے نہ ہر ایک کے جانور کے اندھی تلک توڑ دے الی جاوین تلک انکی نسل منقطع ہو جاتی ہے اور یہ دنیا و باقی بہنیں سہی پس اندھی کا توڑ ناں یہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے قولہ یہاں تک ہلاک کر نیگے بعض لئے بعض کو یعنی انکس میں جنگ و جدال رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتھ سے صاحب امت کو اتنی نذر انہیں ہو چکی ہے جتنی کہ انکو یوں کا **ف** کا جاء فی الرجل یكون فی الفتنۃ باب فتنۃ کے بیان میں **عَنْ** أُمِّ مَالِكٍ الْهَزَلِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ فِي مَأْتِيَّتِهِ يُوَدُّ فِي حَقِّهِ وَيُعْبَدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ أَخَذَ بِرَأْسِ قُرْسِهِ خِيفَ الْخَدِّ وَفِي مِخْطَمِهِ قَوْحَةٌ مَرَّجَةٌ رَوَيْتُمْ أُمُّ مَالِكٍ سَمِعَتْ

ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اسکا ظاہر ہونا کہا راوی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کو کون شخص بہتر ہوگا سب لوگوں میں اسوقت فرمایا اپنے ایک توبہ شخص کہ اپنی جانور نہیں ہوا اور اگر نام ہو حق اسکا یعنی چرانا ہوا اور عبادت کرتا ہو اپنے رب اور دوسرا وہ کہ کپڑے ہو سرائے گھوڑے کا ڈا ہا ہوا دشمن کو لینے کافر ہو اور ڈراتے ہوں وہ اسکو **ف** اس میں ام مثنیہ اور ابی حنیفہ خدی اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کے لیث بن ابی سلم نے طاووس انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِتْنَةٌ تَسْتَضِيحُ الْعَرَبَ قَتْلًا هَافِي النَّارِ النَّاسُ فِيهَا الشَّدِيدُ مِنَ السَّيْفِ تَرْجَمُهُ رَوَيْتُمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَمَا رَوَى رَسُولُ خُصَامِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عرب کو مقتول اسکی موزخی میں زبان کہوں اس میں تلوار مارنے سے زیادہ **ف** یہ حدیث غریب ہے سنابین محمد بن اسماعیل بخاری سے فرماتے تھے نہیں جانتے ہم زیادہ بن سہیل گوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کی لیث اور روایت کے حاوین سہیل نے یہ حدیث لیث سے اور مرفوع کیا اسکو اور روایت کے حاوین زیادہ لیث سے اور موقوف کیا مگر ترجمہ مراد اس فتنہ سے وہ عرب ہیں جو سلاطین و حکام میں قطع بغض دینا واقع ہوئے نہ بنیت اعلامی کا تہہ اور زبان تلوار سے نہ ہا ہے یعنی کلہ حق کہنا اسوقت جہاد فی سبیل اللہ بڑا ہے یا وہ لوگ ایسے ہذا جہاد و مغرور و تکبر میں کہ اپنے طاعن کو مار دے میں جیسے کوئی اپنے اوپر تلوار نہ جھنجھکیا

سنن ابی حنیفہ

مغنی میں ہزار و سترچین یہود و نصاریٰ کی مسالوں نے اختیار کر لین ہیں انا سد وانا لہیراجون الوتفیل اسکی دراز ہے کہ یہ ترجمہ مختصر محل اسکا نہیں باب
 کا جائز فی کل کلام السباع باب مذکور کلام بیان میں **ع** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی
 بیدہ لا تقوم الساعة حتی تکلم السباع والانس وحشی تکلم الرجل حذیہ سقی طہ وشر الذنعلہ وکثیرہ فخذوا بما حدت اھلہ
 بعدک لا ترجمہ روایت ابی سعید خدری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری نقابی روم جبکہ قبضہ میں ہے قیامت قائم نہوگی
 جب تک کہ بات نکریں دزد آویسوں اور جب تک کہ کلام نہ کرے مردی ہند نا اسکی کوڑیا اور نملہ اسکی نعل کا اور خبر دہی ران اسکی اُس نے کام سے کیا اسکی بیوی
 اسکی بچہ اسکی عیت میں **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے یہی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جاتے ہم سے مگر قاسم بن فضل کے روایت سے
 اور قاسم بن فضل نے قس بن یامون میں ابی سعید بن خدیج بن سید اور عبد الرحمن بن مہدی **باب** ما جاء فی انشقاق القمر باب جائز کے
 شق ہوئے بیان میں **ع** ابن عمر قال انما انشق القمر علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسمو اشھدوا
 ترجمہ طایف سے ابن عمر سے کہا انہوں نے پہلے کیا چاند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گواہ **ف** اسباب میں ابن مسعود
 اور انس اور جریر بن عبطم سے یہی روایت ہے حدیث حسن ہے صحیح ہے مہر جمع چاند کا پہلنا قیامت کی نشانی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی تفصیل کے
 یہ کہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہلو کوئی معجزہ دکھاؤ پس فرمایا اپنے انگوٹھا چاند کا بھانگ کر دیکھا انہوں
 نے چرا کو اسکی بھین اور قادیسی مروی ہے کہ دیکھا انگوٹھ دو بار اور ابن مسعود مروی ہے کہ چاند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور دو ٹوٹے
 ہو گیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جیل پر اور ایک ٹکڑا اس نیچے پہر فرمایا آنحضرت نے گواہ ہر عبد اللہ مروی ہے کہ یہ حال مکہ میں ہوا اور مروی ہے کہ قرظ نے پوچھا مسافروں سے
 اس گمان پر کہ شاید مجھ نے ہم پر جادو کر دیا ہو ہر مسافروں نے کہا تمہیں بھی چاند بیٹھے دیکھا یہ یہ آیت تری **وَقَرَّبَتِ السَّاعَاتُ وَالشُّقُاقُ الْقَمَرَ** میں چاند کا معجزہ
 ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والقیام اجرام علویہ میں جائز ہے اس نظر سے یہہ نشانی قیامت ہے اور چونکہ کفار نے فریاد کی تھی معجزی کی اور اسکی
 اسکا ظہور ہوا اور اپنے فرمایا یہی کہ گواہ رہا اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہزاروں درجہ بہرہ معجزہ بڑا ہوا اور اسکیل کے شق ہونے سے اس کے اول
 دریا کا پہلنا چندان خلاف عادت نہیں ہے دوسرے خرق والقیام اجرامی ارضیہ چندان مستبعد نہیں بخلاف اجرام علویہ کے وذلك فضل اللہ یؤتہ من یشاء والذی الذ فضل
 اعظم **باب** فی الخف باخف کی بیان میں **ع** حدیثہ بن اسید قال اشرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غمرا فقر فا
 نحن نسا کر الساعة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی تروا عشا ايات طلوع الشمس من مغربہا یا حوجہ ویا حوجہ
 الآية وثلاث خسوف بالشرق وخف بالمرج وخف بجزیرۃ العرب وانا کثیر من فقر حدین شوق الناس او تحشرنا اننا
 فتبلت معہم حیث بانوا وبقیل معہم حیث قالوا ترجمہ روایت خدیجہ بن اسید کہ کہا جاتا کہ ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غمرا سے اور ہم سہیں چر جا کر سے
 تھے قیامت کا سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک نہ دیکھو تم اس سے پیشتر دن نشانیان اول نکلتا آفتاب مغرب کے دوسرے چرچ و
 ماجہ تیسرے نکلتا واہبہ الا من کا اور تین جگہ زمین کا دہنسا ایک شرق میں دوسرے مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں اور یہ چہہ نشانیان ہدین ساتویں نکلتا
 ایک آگ کا عکس جڑ سے کہ ہانگی آویسوں کو یا فرمایا جمع کر لی لوگو کو یعنی ملک شام میں شب کو ٹھہری انکے ساتھ جب وہ ٹھہریں گے اور دوسرے کو ٹھہریں گے انکے ساتھ جب
 وہ تیار نہ کرینگے **ف** روایت کے سے محمود بن خیلان نے انہوں نے وکیہ سے انہوں نے سفیان سے اسد اسکے اور بڑا ہی اُسین اٹھویں حیر خان نے نے دیوان روایت کی
 جسے بنادلی انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکیہ کی ہے سفیان سے روایت کے محمود بن خیلان نے انہوں نے ابوداؤد طیالسی نے انہوں نے
 شعبہ سے اور مسعودی سے دونوں نے سا فرات قزاز سے مثل حدیث عبد الرحمن کے جو مروی ہے سفیان نے انہوں نے روایت کے ہی فرات سے اور زیادہ کے اُسین نوین
 نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دنان کا یہی روایت کے ہے ابو موسیٰ نے انہوں نے ابوالنعمان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے فرات سی ابوداؤد کی روایت کے
 اند جو مروی ہے شعبہ سے اور زیادہ کی اُسین دسویں حیر عوا کہ اگر کریں گے کی اگر دیا میں یا اترنا عیسے بن مریم کا فقط اسباب میں علی اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور

در مذکورہ کلام

چاند کے شق ہونے بیان

زمین دھنسے کا بیان

اور اسی طرف اشارہ ہی اللہ تعالیٰ کے اس قول میں یَقْرَأُ بَعْضُ آيَاتِ ذٰلِكَ الْكِتَابِ پھر عرض کی ابی بن کعب نے اسی سول اللہ تعالیٰ کی سیران باب فدا کر
آپ پر کیا معاملہ ہوگا اسکی بعد بزرگ اور چاند سے اور کیا حال ہوگا آدمیوں کا اور دنیا کا اسکے بعد فرمایا آپ نے اسی آئی ہنایا جاوے گا شمس و قمر کو اسکے بعد جائے نور و ضیا
اور پھر طلوع کرینگے آدمیوں پر اور ظاہر ہونگے جیسا کہ اس سے پیشتر تھے لیکن لوگ جیسا کہ یہ کہہ کر ہی کو دیکھ لیں گے اور عظمت اسکی مشاہدہ کر لینگے پھر مشغول ہونگے
دنیا میں اور آباد کرینگے اسکو اور جاری کرینگے زمین نہرین اور لگا کرینگے زمین درخت اور بناوینگے زمین مکان لیکن عمر دنیا کی ایسی ہوگی بعد طلوع شمس کے مغرب
سے کہ اگر جنگی کسی گھوڑی تو وہ چھ سواری کے لائق ہوگا کہ صورت پر نکا جاوے گا استقامت اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ انشاء اللہ جبار کے ایک سو بیس
سال تک میں لیٹے بعد طلوع آفتاب کے مغرب کے وہ زمانہ انشاء اللہ کا ہے ایک سو بیس سال تک عمر دنیا ہے اور روایات اس باب میں مختلف ہیں وجہ تطبیق یہ ہے کہ باخبر
بقاضی مومنین مدت قلیل ہے اور باخبر بقاضی کفار و شرار یکصد و ست سال اور دابة الارض ایک مخلوق ہے اللہ تعالیٰ کے مخلوقات عجیبہ ہے کہ ابن زبیر سے مروی
کہ انہوں نے وصف کیا اسکا اسطرح پر کہ سر اسکا گاڑی کا سا ہے اور چشم خوک کی سی اور کان فیل کے اور سینا بڑی کوسی کے اور گردن شتر مرغ کی اور سینہ شیر کا اور رنگ
بزرگ کا اور کمر بلی کی اور دم بکری کی اور پیر اونٹ کے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ گردن اسکی دراز ہے کہ دیکھ لیا اسکو جو کہ مشرق میں جیسا کہ دیکھتا ہے اُسے جو کہ مغرب
میں جیسا کہ دیکھتا ہے مثل انسان کے مہرہ کے اور چونکہ ہے مثل طاغوت کے و بدویش ہے یعنی شتم و پر کرتا ہے اور ہر رنگ میں موجود ہے اور اس کے چار پر ہیں اور ذلیف نے
نے کہا کہ ان میں ڈر کہا طالب والا یقوت ہا ہا یعنی پناہ لگا اُسے ڈھونڈنے والا یعنی سبب تیردہ کی اور نہ ہا لکھ لکھ اُس سے کوئی بھاگنے والا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کہا کہ لوگوں کو گمان ہے کہ دابة الارض آپ ہی میں انہوں نے فرمایا کہ اللہ دابہ کو پرموسیٰ کو چک رز دہونگے اور مجھے پرفخ بنہن اور اُس سے ہم دنگ بنے ہم نہیں اور وہ بچھڑے گا
اسپتیرو کے مانند تین بار اور اسی دولت ہی اس کے باہر آئی ہونگے اور عمر بن عباس سے مروی ہے کہ سر اسکا آسمان میں لکھ لکھ اور باہر آئے ہونگے یہ اس کے زمین
سے اور ابن عمر نے کہا وہ ٹھیکہ دوڑنے گھوڑی کی مانند تین دن تک اور اسی اسکا ایک ملت بھی نہ نکلا ہوگا یعنی تین دن کے عرصہ میں اور ابو ہریرہ نے کہا بائیں ہاتھ
فرخ لاکھ ابھر یعنی دریاں دونوں شاخ اس کی گئے فاصلہ ہے ایک فرسخ کا سو تیرہ سو کی لئے اور یہی قدر شتم مصروفیتی کی کہ کوئی نہ تصویر کی اسکی اور نقش طری
اور اجماع کا یہی ہے اس پر یہ تعالیٰ شانہ کی کہ کوئی نہ تقدیر کی اسکی فقہار اکمل حسن الخلقین نکلتا اسکا سو وارہ ہوا کہ خروم اسکا عالم میں تین بار ہوگا ایسا انصاف
باوہ میں اور ایک روایت میں منہما میں میں اور داخل ہوگا ذرا اسکا قریہ میں لیٹے مکہ میں پھر چار ہیکہ زمانہ دراز تک پھر دوبارہ ٹھیکہ اول سے لے کر پھر چھ ہیکہ
ذرا اسکا اہل باد میں اور ایک خبر اسکی کہ میں پھر تیس ہیکہ ٹھیکہ ایسی قوت میں کہ لوگ مجتمہ ہونگے افضل مساجد میں اور دروازے مسجد الحرام سے اور نہ دروازے کو
گرہ کہ وہ چتر ہوگا کرکھ مقام میں اور چہار ہیکہ اپنے سر پر خاک اور چہار ہیکہ اپنے اُس سے لوگ ایسا ہی مروی ہوا اس عباس اور ذلیفہ سی اور ذلیفہ کی روایت کے
بعض طرق صحیح ہیں اور ابن عباس نے کہا کہ باہر ہوگا دابہ بعض اوہ یہ تھا کہ اور ابن عمر نے انھیں سے اہد علیہ ستم روایت کے کہ فرمایا آپ نے میں چکنا ہوں اُس جگہ
کو کہ ٹھیکہ جہاں سے دابہ وہ جگہ تک نہ پہنچے صفا کا اور ابن عمر نے کہا کہ خروم اسکا منہ سے ہوگا منی کی شبابین اور صحرائے لوگ اس کے سر اور دم کے چپ میں اور
پہلے کوئی پہننے والا اور نہ باہر ہوگا اُس سے کوئی باہر نہ لایا جاتا کہ فارغ ہوگا اُس کام سے کہ کہ فرمایا ہے اسکا حکم اکیس ہیکہ پہلے ہا ہا کہ ہوگا ملاک ہوئی الا اور
نجات پاوے گا نجات پاوے الا اور اول قدم جو کہ ہوگا و افشا کیہ میں رکھ لیا اور سالہ خیر میں ہوگا کہ طلوع شمس مغرب سے جب ہوگا اُسی دن کو وہ غدار لڑے سے پہٹ جاوے گا
اور دابة الارض ٹھیکہ اور ایک ہاتھ میں اس کے عصا موسیٰ اور دوسرے میں خاتم سلیمان ہر گئی سیر کرے گا تمام شہر و زمین کمال مغرب سے اور نشان کرے گا عیسا موسیٰ علیہ السلام
سے ہومن کی پیشانی پر اور ایک خط نورانی بھیجے گا کہ تمام چیز اسکا نورانی ہو جائیگا اور کافر کے ناک پر اگر وہ پھر کرے گا سلیمان علیہ السلام کی کہ سا اچھو اسکا ظلم
اور کدو جاوے گا انتہی آرد خان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دیوان آسمان سے ظاہر ہوگا اور زمین پر آتے گا اور ہونو اس سے زکام ہو جاوے گا اور شنگی داغ اور کدورت حواس
کی لائق ہوگی اور فتنوں اور کافر و کفر ہوتی آج او گئی اور بعض لکھتے ہیں کہ دور دور اور بعض تین روز میں آفا تو پائیگے اور وہ دیوان چالیس روز تک رہے گا پھر
اس کے آسمان صاف ہو جاوے گا کہ انی الرسا لہ الخیر تہ اور اچھو و سلم فی ابن عمر سے روایت ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ عیسا علیہ السلام کے موت کے بن ایک ہوا می سر و شام کی طرف
سے رومی زمین پر کہ حکمے و ملین ایف نہ ہی ایمان ہوگا اسکی روح قبض ہو جاوے گی یہاں تک کہ اگر کوئی یہاں کے جگہ میں گھس جاوے گا دیان ہی وہ وہاں پہنچے گی اور اسکی

دائیں بازو اور دائیں
مخالفے کا بیان

دابة الارض کا بیان

بیان دھان

تفصیل فرمائی جاوے

پندرہ گروہ میں بیکھلاؤ کہ منسوب میں نجد بن عامر کس طرف اور اصحاب میں عبد اللہ بن ماسر کے حقیقہ انکایہ ہے کہ جسے ایک جھوٹ بولایا ایک منعیہ کا مرکب ہوا
 وہ بشر کے ہے اگر پھر لڑا اور لڑنا اور چوک اور شرب خمر کا مرکب ہوا بغیر اضر کے تو وہ مسلم اور کھتی میں کہ حاجت نہیں کسی انہم کی فقط علم کتاب اللہ کا فی ہے اور
 از اوقات کہ اصحاب میں نافع بن ازر کے مذہب انکایہ ہے کہ ہر کفر ہے اور تمام دین اور کفر ہے اور معاہدہ ابو موسیٰ اور عمرو بن العاص نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے
 ساتھ جہنم کی انہوں نے حضرت علی اور معاویہ کے بھائی اور جاریہ جانتے میں قتل اولاد و شرکین کا اور جرم جانتے میں جہم کو اور قازف محسن کو حد نہیں ہر خلاف
 قافض و صفا کے کہ اسے حد نہ میں اور قریحہ نکیکہ کہ منسوب میں ابن فرناک کے طرف اور عطویہ کہ منسوب میں عطیہ بن ہود کی طرف اور عجاج رد کہ
 منسوب میں عبد الرحمن بن عجر و کس طرف اور یہ بہت فرقے میں اور موقف میں کہا ہی کہ دس گروہ میں اور عیونیہ کہ اصحاب میں میمون بن عمر کے یہ سب
 ملال جانتے میں یوتون کے ساتھ نکاح کر نیکو اور نو سیون اور پیچون اور ہاجیون کے ساتھ اور کھتی میں کہ سورہ یوسف قرآن میں داخل نہیں اور حار و عتیہ کہ
 اصحاب میں حار بن عاصم کے منفر ہو اسکے ساتھ کہ ولایت اور عدوت دو ذاتی مصنفین میں باری نکاشانہ کی اور مشعب بن حار یہ مغلوہ یہ وہ کہیں میں کچھ
 اللہ تعالیٰ کو بھیجے اسما بخانی وہ جاہل ہے اور کہا انہوں نے کہ افعال عباد مخلوق الہی نہیں اور کہتی ہیں کہ قدرت اور توانائی فعل کے مقارن نہیں بلکہ اس پر مقدم میں
 اور عیونیہ کہتے ہیں کہ جسے بعض اسما الہیہ کو جانا وہ عالم بخدا ہے نہ جاہل اور صلیبیہ کہ منسوب ہے عثمان بن سلط کی طرف انہوں نے دعویٰ کیا کہ جسے ہمارا
 مذہب کو مانا اسکے اطفال صغار کو اسلام نہیں جب تک بالغ نہ ہوں اور ہمارا دعوت مذہب کو قبول کر میں یا اخیسیہ کہ منسوب میں ایک شخص کی طرف کہ جنس
 اسکے نام تھا انکا مذہب ہے کہ سید سلیمونی کوۃ ابنی غلام کی اور دیوبندی اسکو ابنی زکوۃ اگر محتاج ہو اور ظفریہ کہ حنفیہ ہے ایک لکھ انہیں میں ہے کہ ہتی میں
 کہ جسے اللہ تعالیٰ کو بچایا اگرچہ مذہب اسکی سوا اور چیز و نکاحات رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حجت اور ناز کا اور مرکب ہوا تمامی جانیات کا مثل قتل
 نفس اور سحلال زنا وغیرہ کے پس وہ شرک سے بری ہے اور شرک ہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو بخانی اور انکار کرے اسکے فقط اور حقیقہ کہتے ہیں وہ کہ حایران
 جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کَالَّذِي اسْتَفْوٰهُ اٰتِيَا طِيْنَ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ اَصْحَابٌ يَدْعُوْنَ اِلٰى الْهُدٰى الْاَلَا يَرٰ
 حضرت علی اور حرب اصحاب کے ہیں اور یہ جو نہ الی الہدیٰ علی بن ہرآن میں اور ایا ضیہ کہ اصحاب میں عبد بن ایاض کے انکا حقیقہ ہی کہ اللہ تعالیٰ جو فرض کیا ہے
 اپنے بندوں پر وہ ایمان ہے اور ہر گناہ کبیر کفر نعمت ہے نہ کفر و شرک اور بھنسیہ کہ منسوب ہے ابی ہنس بن جابر خارجی کی طرف منفر ہو میں وہ اس میں کہ وہ
 مسلمان نہیں ہوتا ہے جب تک کہ جمیع حلال حرام سے واقف نہ ہو جو اسکے نفس پر ہیں اور بعض بھنسیہ قائل میں کہ جو مرکب ہوا حرام کا کا نہیں جب تک کہ نہ بھنسیہ
 سلطان کے طرف جب سلطان کے طرف لیکے اور اس پر حد قیام کے کام کیا جاوے گا اسے کفر کا اور شملہ حنیہ منسوب میں عبد اللہ بن شمر اخ کی طرف وہ کہتے ہیں کہ قتل ابیون ملال
 ہے اور جب اسکا دھوکا اسی دارالتقیہ میں خارج اس سے بیزار ہو گئے اور ایک گروہ خارج کا بدایعہ میں کہ قول انکا از اوقات کے قول کے مانہ ہے کہ منفر ہو
 میں وہ اسکے ساتھ کہ ناز و رکعت ہی سبب اور شام سکے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفِي الْفَارِ وَذَلَعًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ اَحْسَنَ اَيُّهَا النَّاسُ
 اَلَا يَرٰ مَوْفِقٌ مِّنْهُ وَارَقٌ مِّنْ قِيْدِ زَانٍ كَفَّارٌ مِّنْ جَوَارِ مِّنْ اَوْ قُلْ اطفال لکھا میں لقولہ تعالیٰ کَالَّذِي اسْتَفْوٰهُ اٰتِيَا طِيْنَ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهُ اَصْحَابٌ يَدْعُوْنَ اِلٰى الْهُدٰى الْاَلَا يَرٰ
 خارج کفر علی رضی اللہ عنہ کی وجہ حکم کے اور کفر پر مرکب کبیر کے مگر خدات کہ وہ انہی موافق نہیں اس میں یہ عتیار کے میں مقتلاً (فتنیہ الطالبین) فقیر
 کہتا ہے منشأ النکاحی گراسی کا اعراض کرنا ہی حدیث رسول معصوم اور دنیا قرآن کو اور نہ سمجھنا اسکو حسب تقسیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور گفتار کرنا اپنی فہم اور ہر
 جانا اسکو اصحاب کے ام کے فہم بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فہم سے معاہدہ میں ذاک لکھا اور کبیر کے تو ہر گناہ کو ان مشرکین سے ایک ایک میں گرفتار ہوگا اللہ صمد
 اَعَصَمًا مِّنَ الْاَنْفَانِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَثَرَةِ بِاَثَرِهِ** كَيْفَ يَمْنَعُ عَنْ اَسِيْدِيْنَ حَضَرَ اَنْ رَّجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ
 قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَعْلَمْتُ فَلَا نَا وَكَمْ تَسْمَعُنِيْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْكُمْ سَتَرُوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاَصْبَرُوا حَتّٰى يَكُوْنُوْا
 عَلَى الْخَوْضِ ترجمہ یہ اسے اسید بن حصیر کے کہ کمر دینی انصار میں عرض کی کہ یا رسول اللہ عامل کرو یا اپنی غلافی شخص کو اور مجھ کو عامل کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بیشک تم دیکھو گے بعد میرا اثر پس ہر کمر دم یہاں تک کہ ملاقات کرو مجھے حوض کوثر پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ

کرین ہم ہی پناہ تو میں کیا کروں فرمایا اپنی منوتم انکی بات اور کہا ان لوگوں کا کہ ان پر ہے جو کہ انہوں نے اٹھایا اپنے جمل کیا اور تیرے جوئے اٹھایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم غرض یہ کہ اگر وہ تہا راق بنی موال غنیمت وغیرہ میں جب ہی تم انکی اطاعت کرو اور تیرے جملہ شکر اور تہا راق آخرت میں بلکہ اس کے انکو نہ ظلم کی سزا ملے گی **باب** فی لکھڑج باب تہا راق کے بیان میں **عن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ذلکم ایا ما یؤرق فیہ العلم ویکثر فیہا الکھرج قالوا یا رسول اللہ ما لکھڑج قال اقلقت ترجمہ روایت ابی موسیٰ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہا راق بعد ازاں مانتے کہ اٹھایا جاوے گا انہیں علم اور زیادہ ہوگا انہیں ہر ج عرض کے صحابہ نے رسول اللہ کی اسے ہر ج فرمایا اپنے قتل **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور خالد بن اویس بن مساری بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** معقل بن یسار ردی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العبادۃ فی الخرج کخرج لانی ترجمہ روایت معقل بن یسار پہنچائی انہوں نے یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا اپنے عبادت یا م قاتل میں ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف مترجم یا م قاتل ہے یا م فتنہ مکر میں **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جاتے ہیں علم ہی فقط علی بن زیاد کی روایت **باب** کجاء فی التیحاد السیف میں **عن** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی کفہم فمرفقہ عنہا الی یوم القیمۃ ترجمہ روایت ابی موسیٰ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھی جاوے گی تو اس کے دست میں نہ اٹھائی جاوے گی لکھڑج دریاں کی قیامت تک **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عذیبۃ بنت اھبان ابن صیفی الغفاری قال جاء علی بن ابی طالب الی الخرج فمرفقہ عنہ فقال لہ انی اراک خلیفی وابن عمک عھد الی اذا اختلف الناس ان اتخذ سیفاً من خشب فقد اتخذہ فان شئت خرجت معک قالت فاذکہ ترجمہ روایت ہے حدیث کہ اٹھائے کہ انکی حضرت علی کرم اللہ وجہہ لہ سیرا کے پاس اور ملایا انکو کہ نکلیں وہ انکے ساتھ بیٹھے لڑائی میں تو کہا انے سیرا کے کہ میرے دست اور تہا راق میں عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا مجھے ہے کہ جب خلاف ہے لوگوں میں تو باؤں میں تلوار لکڑی کی سونائی ہے میں تلوار لکڑی کی پہلے آپ چاہیں تو میں نکالوں انکی ساتھ کہا روایت ہے یہ حدیث حسن ہے ابی موسیٰ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھی جاوے گی تو اس کے دست میں نہ اٹھائی جاوے گی لکھڑج دریاں کی قیامت تک **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور خالد بن اویس بن مساری بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی الفتنۃ کثیرا فکثیرا فیہا قسبکم وقطعوا فیہا اوتارکم وکثروا فیہا اجواف یوقوہم وکثروا کابن آدم کی مانند اپنے بائیل کے مثل کہ منقول ہے پر صبر کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبد الرحمن بن ثروان ابو قیس اودی کہ نام ہے مترجم لکڑی کی تلوار نانا کا ہے ترک قتال سے اور زمانہ فتن میں خلوت بہتر ہے **باب** کجاء فی اشراط الساعة باب علامات قیامت کے بیان میں **عن** انس بن مالک انہ قال احل لکم حدیثا سمعتمہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحد لکم احد بعد فی انہ سمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعة ان یرفع العلم ویظہر الجہل ویقتل الزنا ویشرب الخمر ویکثر النباہ ویقل الرجال حتی یكون لخمیین امرؤا فقیما واحد ترجمہ روایت انس بن مالک سے کہا کہ میان کرو میں ایک حدیث کہ کسی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر لیا کوئی تیسے اور دیگر تحقیق کہ کسی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں کے سے علم کا اٹھنا جانا اور جمل کا پھیل جانا اور زنا کا فاش ہونا اور شراب کا بہت بیا جانا اور کثرت نسائی اور قلت رجال کی یہاں تک کہ ہوگا کچاس عورتوں پر عالم ایک مرد **ف** اسباب میں ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** الزبیر بن عدی قال دخلنا علی انس بن مالک قال فتکون الیہ ما نلغی من الخراج فقال ما من عالم الا قال ذلک بعد ذلک شریئہ حتی یلقوا کرم سمعت ہذا من نذیکم صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا کہ داخل ہوا میں انس بن مالک کے پاس اور شکایت کہنے ان امور کی جو پہنچی ہو چکا ہے سو کہا انس نے کوئی سال ایسا نہیں ہے کہ بعد اس کے اس سے بدتر نہ ہو جائے کہ ملاقات کرو کہ تم اپنے رب سے سنائیں یہ تہا راق ہی سے صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوہ الساعة حتی لا یقال فی الامراض اللہ اللہ ترجمہ روایت انس کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میں ایسی جمل سے نہ ہو جاوے کہ نہ کہا جاوے گا انہیں اللہ اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے

فتوہ کا بیان

لو کہی کہ ان کا حکم ان کے ہاں نہیں

نام فتنہ میں خلوت بہتر ہے

علامات قیامت کا بیان

اس حدیث میں ان میں کی کمال فضیلت ہے کہ انہوں نے لکھا عالم اور سب غفلت میں

بیان علامات قیامت

ایک جیسے محمد بن ثنی فی ابون خالد بن حارث ابون نجیم سے انہوں نے اس سے مندا سلی اور فرعون نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہی اول ہی عن حدیث بن
 النکاح قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى يكون اسعد الناس بالدين انكم من لکم ترجمہ روایت حدیث بن ابیہان
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ بڑا فضیلت ور دینا میں لکھ ابن لکھ ہوگا یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم سے عمر بن
 ابی عمرو کی روایت سے مترجم لکھ بضم لام وفتح کاف لیم اور غلام اور محنت و بیوقوف کو کہتے ہیں مراد یہ کہ حقا کو امارت اور تو نگر ہی ہوگی حتیٰ نشت ہا نشت ہی ہو
 اور حقاقت و راستہ علی بن ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نقي الاخرى فلا ذكيد ها امثال الاسطحان
 من الذهب والفضة قال فبحي السارق فيقول في هذا قطعت يدي ويحكي القائل فيقول في هذا اقلت ويحكي القاطع فيقول في هذا
 قطع رجعي ثم يدعون فلا يأخذون منه شيئا ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فی گردی کی زمین ہے جگر گوشہ کو شل کسب
 کے لئے اور جائیداد سے یہ لوگ چور اور کھینچا گئے گا یا میرا تہ اور اوگیا قاتل اور کھینچا گئے میں خون کیا اور اوگیا قاطع رحم اور کھینچا گئے اسی ہی سے
 قطع رحم کیا ہر جو دین کے سب لوگ اور کچھ نہ لیں اس میں سے ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم سے مگر اسی سند ہی عن علی بن ابیطالب قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فعلت امي خمس عشرة خصلة حل بها البلاء قبل وما هي يا رسول الله قال اذا كان المعتمد ولا
 الامانة مغنما والزكوة مغرما واطاع الرجل زوجته وعق امه وبر صدقة وحفا اباه وانفقت الاضوات في المساجد وكان زعيم
 القوم امره الرجل مخافة مشرته وشرب الخمر وليس الحريز واتخذت القيان والمعارف ولكن اخر هذه الاممة اولها فليدعوا
 عند ذلك رجلا خرا او خفيا او مخفيا ترجمہ روایت علی بن ابیطالب کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کرنے لگے میرا مت بندہ کا نام نہ لیں
 بلکہ میں پوچھا اصحاب کے کوئی کام میں وہ یا رسول اللہ فرمایا اپنے جب ہو جاو مال غنیمت دولت اور ہو جاو امانت غنیمت اور زکوہ چٹی اور کہا مانی آدمی اپنی بیوی کا
 اور ماراض کر لی بی ان کو اور احسان کرے اپنی دوست اور ظلم کرے اپنی باپ پر اور بلند ہون آوازیں مسجد میں اور جو دہر قوم کا زوال ہو اور ظلم کیا و آدمی کے
 اسکی شر کے خوف سے اور پئے جاوین شراب اور پینی جاوین ریشمی کپڑے اور کجاوین کا نیالی لومڈیاں اور باجی اور تحت کرے آخر امت اول کو پس منتظر ہو اسوقت
 ہوا کے یا خف و مخ کے ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم سے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند اور نہیں جانتے ہم کسی روایت کی ہو یہ حدیث عجیب
 بن حیدر سوافرح بن فضالہ کے اور کلام کیا ہی نہیں بعض اہل حدیث نے اضعیف کہا بسبب قلت حافظہ کے کے اور روایت کے لئے وکیم اور کسی اماموں عن
 ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فعلت امي خمس عشرة خصلة حل بها البلاء قبل وما هي يا رسول الله قال اذا كان المعتمد ولا
 الامانة مغنما والزكوة مغرما واطاع الرجل زوجته وعق امه واطفى اباه وظهرت الاضوات في المساجد فاسقمهم وكان زعيم القوم امره
 الرجل مخافة مشرته وشرب الخمر وليس الحريز واتخذت القيان والمعارف ولكن اخر هذه الاممة اولها فليدعوا عند ذلك رجلا خرا او خفيا او مخفيا
 ذكر له وخفيا ومخفيا وقد قاوايات متابعه كظاهر بال قطع مبدك فتنابع ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہر ایک
 مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوہ چٹی اور ظلم کیا و غیر دس کے لئے اور کہا مانی مراد اپنی بیوی کا اور نافرانی کرے مانی اور ملی دوستوں اور دوسرے ہالی پاسے اور بلند
 ہون آوازیں مسجد میں اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق انکا اور جو دہری ہو قوم کا زوال نہیں کا اور ظلم کیا و آدمی کی اسکی شر کے خوف سے اور پیل ٹرین کا نیوایان اور باجی
 اور چچا و شراب اور تحت کرے آخر امت اول کو پس منتظر ہو اسوقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور خف اور سم اور آسمان سے تہر رسی کے اور ظہور آیات کی کہ بی دربی ظاہر ہوں
 گو بارگاہ گیارہ تا گاہ کسی طرح کا سو بی دربی کرنے لگے دینے ایسا جلدی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہوگا ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم سے مگر اسی سند سے
 عن عثمان بن حصین ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في هذه الاممة خف ومنه وقد قال رجل من المشركين يا رسول
 الله ومنى ذاك قال اذا ظهرت القيان والمعارف وشربت الخمر وشرب الخمر ترجمہ روایت عثمان بن حصین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت خف
 و منہ وقت سے سو غرض کے ایک سرے مسلمانوں میں یا رسول اللہ کہ ہو گا یہ فرمایا جبکہ پیل ٹرین کا نیوایان اور باجی اور چچا و شراب ف یہ حدیث غریب ہے اور دوسری ہوگی یہ حدیث

[illegible]

اُسے بولنے ایسا تیز ہو گا اور دیکھا ایک قوم کی پاس اور دعوت کر گیا انکو اپنی خرافات کی طرف سو وہ چھٹا دیکھی اسکو اور درود دیکھی اسکی بات کو پس پر گیا وہ
اُنکے پاس سے سو اسکی ساتھ ہوا اور کچھ اموال اُس قوم کے پر جمع کو وہ دیکھیں گے کہ اُنکے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے اور دیکھا دوسرے قوم کے پاس ہے دعوت کر گیا اُنکی اور قبول
کر لیتے اسکی بات کو اور تسدیق کرتے اُنکے سو وہ حکم کر گیا آسمان کو کہ برساؤ اُن پر پر وہ برسا دیا اور حکم کر گیا زمین کو کہ کادو پیر وہ کادو لگی پیر پڑی اُن پر
جس نو اُنکے لئے چراگاہی بہت تھے کہ بان دے اور کوئین پہلائی ہو اور دوسرے نہیں والی پیر دیکھا اور انہ پر اور دیکھا کہ نکال تھا پنا خزانہ پیر وہ پیر کا وہاں سے
اور خزانے اُنکے ساتھ ہونے کے یہاں سب نخل کے مانند پیر دیکھا ایک مرد جوان کو کہ ہر ماہ کا جوانی سے پیر ہر گنا اُسے تلوار سے اور دو گڑے کڑا دیکھا پیر کا دیکھا اسکو اور وہ وہ
ہو کر سامنی آباد کیا کچھتا ہو گا منہ نہ اسکا اور نہ ہاتھ اسکا پیر وہ اسی حال میں ہو گا کہ اُنکے عیسے بن مریم جانب شرقی میں دمشق کے سفید مندر کے نزدیک دو کپڑوں زد زمین
ہاتھ رکھے ہو بارہون پر دو فرشتوں کے جب چھکا دینگے سرخ شیکھا اور جب سلاٹھانے اُنکے اُنکے اُنکے محل جان کے کہ چکا اُنکی مانند موتی کے ہوگی کہا اور نیا دیکھا ہوا اُن
دم کے عیسے کوئی شخص کا فون میں سے مگر جاہلیگا اور پوچھتی ہے ہوا اُنکے دم کی جہانیک پوچھتی ہے نظر اُنکی فرمایا سو وہ ٹھونڈے دجال کو اور باونکے اسکو با
لہ پر او قتل کرینگے اسکو فرمایا پیر سینگے وہ زمین پر اسی حال میں جبکہ جامیگا اللہ فرمایا پیر وحی کر گیا اللہ کا اُنکی طرف کرجی کر لیا دوسرے بندوں کو طور کطیف
اسکے کہ میں اُن میں ہوں اپنے کچھ ایسے بند کہ نہیں مانتے اُنکے کیسکو اُنکی فرمایا اپنے پیر بھیجا اللہ کا اوج ماجوہ اور وہ اسطرح چلے آوینگے جیسا کہ فرمایا ہی اللہ
تعا و ہم من کل حدیب یشتون یعنی وہ ہر مذہب سے پہلے پڑینگے فرمایا اور کہ دیکھا پہلا فرقہ اُنکا تجیرہ طبر پر اور پی جاو گیا جو کچھ اُسین سے یعنی بانی ہر مذہب
اُسکے دوسرا گروہ اُنکا اور دیکھینگے کہ کسی تھا اس مقام میں بانی ہر مذہب کے وہ یہاں تک کہ پوچھینگے بیت المقدس کے ایک پیار پر اور دیکھینگے مشک قتل کیا خیم تمام زمین
والو کو ہوا و قتل کرین ہم آسمان والو کو ہر پہلے گئے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لڑا دیکھا اللہ تعالیٰ اُنکے تیروں کو سرخ کر کے چون سے اور کسے سینگے عیسے بن مریم اور
اصحاب اُنکے یعنی وہ طور پر یہاں تک کہ ہو لگی ایک سری گائیکی بہتر آسداں سو دینار سے فرمایا پیر متوجہ ہونگے عیسے بن مریم اللہ کا کطیف اور اصحاب اُنکے فرمایا پیر بھیجا
اللہ کا اُنکے نفخ کرینگے اُنکی گردن میں ہو صبح کو ہو جاوینگے وہ سب قتل مڑے گویا ایک آدمی تھا کہ مریا فرمایا پیر تر گئے عیسے اور اصحاب اُنکے پیر نیا وین کے ایک ثابت
ہر گاہ کہ پیری ہوگی اُنکی جریون اور بدوون اور خونوں سے فرمایا اپنے ہر تھا کرینگے عیسے علیہ السلام اور اصحاب اُنکے پیر بھیجا اللہ تعالیٰ کپڑ چرمان کہ ہونگی گردن میں اُنکی
جیسے گردن میں اونٹوں کی ہر اٹھا وین گئے وہ اُنکی لاشوں کو اور پھینک دینگے اُنہیں ہسل میں اور اندھ میں جلاوین مسلمان اُنکی کمانوں اور تیروں اور تر کشوں سے
سات برس اور بھیجا اللہ کا ایک مینہ لیا کہ نروک سیکھا اسکو گھر شہم کہ یعنی خیمہ اور گھر مٹی کا فرمایا پیر دیکھا و لگی زمین اور صاف کر دیکھا مینہ سے اُسے مانند اُنکے
فرمایا پیر حکم ہو گا زمین کو کہ نکال تو پہل اپنا اور پیر لا اپنی برکت کو یعنی جو مذہب عباد کم ہو گئی تھے پیر آسداں کہا دیکھا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کرینگے اُنکی
چھلکے کا اور برکت دیکھا و لگی دودھ میں یہاں تک کہ لکچا عت آدمیوں کی سیر ہو جاو لگی ایک اونٹنی کے دودھ میں اور ایک قبیلہ کو کفایت کر گیا دودھ ایک گاٹی کا اور
ایک فخر کو کفایت کر گیا دودھ ایک بکر کا پیر وہ لوگ اسی خیر و برکت میں ہونگے کہ بھیجا اللہ کا ایک ہوا پس قبض ہو جاو لگی روح ہر مومن کی اور باقی رجحان و لگی
ایسے لوگ کہ جلا کرینگے راہ بنیں جیسا کہ جلا کرتے ہیں گدہی پیر انہیں پر قائم ہوگی قیامت وہ یہ حدیث غریبہ حسیہ ہے مترجم قولہ اللہ تعالیٰ
میرا خلیفہ ہے الخ یعنی وہ اُنکی سر سے محض نظر کرنے والا ہے اور اُنکے شہادت کا جواب تفصیل ہر مسلم کو الہا تعالیٰ کرنے والا ہی فقط لغت میں اُن بالو کہتے ہیں
جوابو کے ساتھ ہو بہت گھوگر والی اور قیام ہے آیا ہی عینہ قائمہ یعنی اُنکے اُنکی حدیث چشم میں باقی ہے گربے نور ہے اور عبد الغفری ایک شخص تھا خراخرا کہ راہ شاہ
تھا عہد جاہلیت میں اور بعض روئے کہا کہ نام ہے ایک یہود کا اور ضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ شرک تھا اور فاتحہ سورہ کہف کا شہل ہے اور توحید الہی کے اور اثبات
رسالت کے اور نزال قرآن کے اور عقیدہ ان تینوں کا پاش پاش کر دینا ہے جمیع فتون کو کہ واقع ہوں دین میں اور ایک روایت میں آیا ہے فارغہ کجا و اُمین فتنہ
یعنی ان آیتوں کا پڑھنا پنا ہے اُنکی فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ و قیاموس مخوس سے پناہ ہوئی قولہ وہ کلک کا شام و عراق کے درمیان اور ایک روایت میں آیا ہے
خارجہ خلۃ بین النساء والعراق یعنی وہ نکلنے والا اُس سے کہ جو درمیان شام و عراق کے ہے اور غل بفتح فار اور تشدید لام و راہ ہی کہ درمیان رگستان کے ہو فقط
قولہ فحاش یمیدنا و شہا بعضے لوگوں نے اسکو بصیغہ ماضی پڑھا ہے اور بعض روئے بصیغہ اسم فاعل یعنی فنا کر دینا لایا ہے وہ دہری اور بائیں اور اُس میں عموم فنا و اسکا

اُن دونوں کی ہر چہا پہننے اُن سے کہتے رہے کوئی روکا ہے انہوں نے کہا میں برس تک تو ہماری کوئی لڑکا نہ وہا اب ایک لڑکا ہوا ہے کا نام حسین ضرر زیادہ ہے
منفعت کم سوئی ہیں دونوں انکھیں لٹکی اور نہیں سوتا دل اسکا کہا راوی نے یہ سیکھ کر ہلکے پاس تو یکایک وہ بڑا ہوا تھا وہ پوپ میں ایک مولیٰ روئے راجا پر
میں وہ کچھ لگتا تھا سوائے اپنا سر کھولا اور پوچھا کہ کیا کہا ہے بننے کہا کہ تو نے سن لیا جو کہنے کہا اسے کہا ہاں سوئی ہیں انکھیں پھر اور نہیں سوتا دل میرا
ف یہ حدیث حسن غریب نہیں جانتے ہم سے مگر حاد بن سلمہ کے روایت متبرک اس حدیث معلوم ہوئے کہ درجال ہی مولود ہی اور عیم داری کی روایت
باعض صوت پکارتی ہی کہ وہ محبوب سے خراب ہیں پس جواب اس روایت کا یہ ہے یوں دیا ہے کہ منفر دہو ہے اسکے ساتھ علی بن زید بن جعدان اور وہ قوی
نہیں ہے پس یہ روایت قابل احتجاج نہیں اور حافظ ابن حجر نے فرمایا ہے کہ ایک وجہ اس روایت کے ضعف کی یہ ہے کہ اسلام البکیر کا طائف سے نزول کے
وقت میں ہے جب محاصرہ ہوا اسکا سنہ اٹھ ہجرت میں اور صحیحین میں مروی ہے کہ جب مجمع ہو اسکے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خاستان میں
تو وہ تجلم تھا یعنی قریب البلوغ اور ایک روایت میں آئی ہے کہ قناب اکلم البکیر نے زبان مولد اسکا کہا کہ یا ابا لائلہ وہ مدینہ میں ساکن نہیں ہو
مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی دو برس پیشتر کیونکہ زمانہ میں آنحضرت کے تحمل ہوگا پس جو کچھ صحیحین میں ہے وہی تسلیم ہے تا حال حافظ
ابن حجر کذا فی الحجج باب عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما على الارض نفس متفق على شيء الا يرى الله تعالى عليه ما انة سنة
ترجمہ روایت ہی جابری کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نفس منقسم نہیں ہے یعنی آج کے دن اگر کسی سپر بر سر سپر بر سر تک سب ہلاک ہو جاوے گی
ف اسباب میں ابی عمر اور ابی سعید اور بربر ہی روایت یہ حدیث حسن ہے عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ذات ليلة صلوة النساء في آخر حياته فلما سلم قام فقال ارايتكم ليلى لئلكم هذه على راس مائة سنة منها لا يبقى منكم فلو على ظهر
الارض احد قال ابن عمر هو كل الناس في مقالة رسول الله صلى الله عليه وسلم ناك فيما يتحدون به هذا لا حاشية لحي مائة سنة
واثما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبقى منكم فلو اليوم على ظهر الارض احد يريد ان ياكل ان يخرج من ذلك القران ترجمہ روایت
جبرائیل بن عمر کہہا ماز پیری ہماری ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی اپنے آخر حیات میں یہ جبرائیل سلام پہنچا کہ یہ کچھ خطبہ پڑھ کر اور فرمایا
بہلا دیکھو تو تم اس بات کو اپنی ہر کے بعد کوئی باقی نہ بگاشت زمین پر آئین سے جو اس پر موجود ہیں کہا اس عمر نے پھر غلطی کی لوگوں نے آنحضرت نقل کر نہیں
سوتے بلکہ اور یہ جو فرمایا حضرت کہ باقی نہ بگاڑ زمین کے پیٹ پر کوئی شخص مراد اس سے یہ ہے کہ نام ہو جاوے گی اس قرن کے لوگ متمم غرض یہ کہ لوگوں نے سمجھا کہ شاید
سورہ کی بعد قیامت ہوگی حالانکہ اُنکی غلطی تھی حضرت کا مطلب یہ تھا کہ سورہ کی بعد اس قرن کے لوگ نہ بیکے بلکہ سب مر جائیں گے ف یہ حدیث صحیح ہی باب
ما جاء في التهي عن سبب الزيادة باب ما كور انكسني كني من عن ابي بن كعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا النبي فاد
رائيم ما تكمهون فقولوا اللهم انا انسا لك من خير هذه الرجة وخير ما فيها وخير ما امرت به ونهى دينك من شر هذه الرجة ونسب
ما فيها ونسب ما امرت به ترجمہ روایت ہی ابی بن کعب کہہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا مت کہہ دیا کہ یہ جبرائیل سلام پہنچا کہ یہ کچھ خطبہ پڑھ کر اور فرمایا
اور سننے اسکے یہ ہیں یا اللہ ہم آگتے ہیں بہتری اس ہوالی اور جو بہتری کہ آئیں اور بہتری اس خیر کے جسکی وہا مورتے اور یاہ آگتے ہیں ہم ساتھ تیرے بڑائی سے اس
ہوالی اور جو بڑائی کہ آئیں اور بڑائی اس چیز کے جسکا اسی حکم ہوا ہے ف اسباب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور عثمان بن العاص اور انس اور ابن عباس اور جابر
سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح باب عن فاطمة بنت قيس ان نبي الله صلى الله عليه وسلم صعد المنبر فضحك فقال ان يميم الدار
طير فخرت فخرت فاجبت ان احدكم ان ناسا من اهل فلسطين ركبوا سفينة في البحر فاجت فاجت حتى قنهم في جزيرة من
جزائر البحر فاذا هم يدابك لباسا ناسا شعرا فافوا ما انت قالت انا الحساسة قالوا فاجزينا قالت لا اخبركم ولا استخبركم
ولكن اتقوا القرية فان ثم من يخبركم ويخبركم فالتنا اقصى القرية فاذا رجعوا موتى بسلسلة فقال اخبروني عن نبي عن عن
قلنا ملاي تدفون قال اخبروني عن الجيرة قلنا ملاي تدفون قال اخبروني عن نخل بيسان الذي بين الاردن وفلسطين هل

وہا کہنے کی صاف غلطی ہو گئی

دیکھو کہ یہ حدیث صحیح ہے

اس چیز کے برکت سے جو سنی تھی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز ہے کہ جب ہلاک ہو اس کے لیے بادشاہ فارس کا فرما اپنے کسکو خلیفہ کی الگو
نے کہا اس کی جی کو بت فرما بی صلہ اللہ علیہ وسلم نے بھی فرما دیا کہ یہ جو جگہ کے کام کے متولی ہو دعوت کہا ابی کر دے جب آئین عائشہ رضی اللہ عنہا البصر میں
یا دیکھا میں نے حضرت کے اس قول کو پس اللہ نے بجا یا جو کو انکی محبت سے اس قول کے برکت سے فتنہ یہ حدیث میں ہے صحیح ہے صحیح رحم اس حدیث میں اشارہ ہی قصہ
جل کی طرف اور مختصر کیفیت اس کی یہ کہ جب حضرت عثمان شہید ہو کر حضرت علی اپنے گھر سے نکلے اشرے اور چند لوگوں کے آپسے بازار میں بیعت کی بعد اسکے آپ نے
کیسکو طلحہ اور زبیر کی طرف بھیجا انہوں نے یہ آپ سے بیعت کی اور یہ یہ دونوں بیعت علی سے اور ذلان عثمان کے آدم ہو کر طالب قتل قاتلان عثمان ہو کر حضرت علی
مختصر تھے کہ لوگ اسکے فرما دین تو دریافت عمل میں آواہمین طلحہ اور زبیر دونوں اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی آپ نے اپنے اقرار و ائق لیکر اجازت
دی اور یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہو کر حضرت عثمان کے قصاص کے طالب ہو کر ابی بن امیہ کہ آدمی متول تھا اور حضرت عثمان
کی طرف سے عامل تھا صنعا پر وہ حج کے لئے آیا ہوا تھا اس نے انکی تائید کی اس طرف کہ چار اکہ اور تتر کو سواری ہی قریش سے اور حضرت عائشہ کے واسطے ایک اونٹ
خریدا کہ اسے عسکر کہتے تھے پس یہ یہ متوجہ ہو کر حضرت علی کے پاس گئے اور وہ ان کو اپنے گھر کے لئے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہ اس مقام کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا خواتین بروزن کو کہ صاحب قافلوں کہ ایک موضع ہے بصرہ میں اور میری کہا ایک گھر ہے قریب بصرہ کے غرض
حضرت عائشہ نے یہ شکر فرمایا کہ فقین کہ میں لوٹ جاؤں اور اس لڑائی میں شریک نہ ہوں اس لئے کہ سنا ہی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
کیا حال ہو گا تم میں سے ایک بی کا جگہ وار کیے اسکے پاس گئی خواتین کے روایت کی اسکا واحد اور ابیہ اور زبیر اور حاکم اور بیعتی اور ابو نعیم نے قیس سے یہ جواب دیا
میں داخل ہو کر آدمی بصرہ کے قحب کرنے لگے اور پوچھنے لگے وہ ان کی انہوں نے کہا کہ تم حضرت عثمان کے قصاص میں تھے خوشنما کہ میں اور ابن الاصف جو
حضرت علی کی طرف سے حاکم بصرہ آئے کو قید کر لیا اس طرف سے حضرت علی رحم اللہ جہہ نوری سواری نہضت فرمایا ہو اور امام حسن اور عمار کو کوفہ کی طرف بھیجا کہ وہاں سے
مدد لاؤں امام حسن کوفہ میں داخل ہو کر منبر پر بیٹھے اور عمار نیچے کھڑے رہے پہلا امام حسن فرمایا کہ امیر المؤمنین نے ہمت نہ ہاری طرف بھیجا ہے مدد کیو واسطے اس لئے کہ
ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا و عن مجاہد بصرہ کی طرف تشریف لگے ہیں امم معتضدین کہ وہ بی بی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت پر
ولیکن خدی تھا ہکو آزمایا کہ ہم اطاعت کرتے ہیں انکے اطاعت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا ہے حضرت علی فی تم میری طرف نکلو اگر
مظلوم ہوں تو میرے مدد کرو اگر ظالم ہوں تو مجھ سے انتقام لو اور طلحہ اور زبیر نے اول مجھ سے بیعت کی اور یہ بقیہ بیعت کیا حالانکہ میں نے نہیں لیا کسی مال کو اور نہ
بدلا کسی حکم کو پس آئے حضرت علی کی طرف کوفہ سے بارہ ہزار آدمی جنگی پہ انہوں نے بولافات حضرت علی کے حال کو چاہا طلحہ اور زبیر کا حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے
بیعت کی میرے زمین میں ہر خط کی مجھ سے بصرہ میں ہر دعوت کے انکی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلان عثمان کو دونوں شکر و من تھے دے اس امر سے کہ یہ دونوں
شکر افاق نکر لوین ہمارے قتل پر اس لڑائی شروع کرادی انہوں نے اور حضرت علی نے فرمایا اپنے ساتھیوں کے کہ اگر لڑو تم تو چھپا کر دھماکے والیکا اور حاکم کو زخم
پر لڑو نہ لو انکے موال سے کچھ مگر جو باؤ مقتل میں باقی سب انکے وارثوں کا ہے ہر حضرت علی نے حضرت زبیر کو بلایا اور فرمایا کہ وہ نکلو امان سے جب وہ لگے اپنے فرما
ہے اللہ تعالیٰ کی تمہیں یاد ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لڑو گے تم علی سے اور تم ظالم ہو گے یہ مدد کیا دی علی کی پس زبیر نے کہا یا دلائی
مجھے وہ بات کہ میں پہلے تھا پس پھر وہ لڑائی سے اور انکے صاحبزادے انہیں لڑتے تھے کہ لڑائی کو بلکے آئے تھے سلمہ کو اب ایک غلام آزاد کرادو اور لوٹ جاؤ پس
ایسا غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہو کر دونوں شکر و من چلا ہو گئے اور اصحاب امیر المؤمنین غالب نے طلحہ اور
آدمی ہر میان طلحہ سے مقتول ہو کر حاکم نے زبیر بن عترة سے روایت ہے کہ جب طلحہ مروج ہو گیا میں انکے پاس گیا حالانکہ خرمق انہیں باقی تھا مجھ سے پوچھا کہ
ہر مروج سے ہر مروج کہا امیر المؤمنین علی کی انہوں نے کہا ایسا ہوتا ہے ہر باؤ کہ میں بیعت کروں ہر حجت کی اور قتال فرمایا پس خبر دی میں نے اس امر کے علی فتنہ
کو فتنہ پایا انہوں نے اللہ اکبر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہ یہ نہ ہو کہ طلحہ حجت میں جا کر بغیر اسکے کہ بیعت سیر اسکی گلے میں ہوتا
کیا حضرت علی نے باقی لوگوں کو اور بیعت انہیں اور گئی عبداللہ بن زید بن وقار خراسی حضرت ام المؤمنین کے پاس اور کہا کہ میں حاضر ہوا تھا آپ کے پاس جبکہ

[illegible][illegible]

حصہ نبوت کا ہے کہ اِنیٰ ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قارب الزمان لم یبق الا المؤمنون تذبذبوا وصدقہم فیما اصدوا
 حدیثاً وروایا المسلم جزء من سبعة واربعین جزءاً من النبوت والروایا ثلاث فالروایا الصالحة لبشری من اللہ والروایا من غیر اللہ شیطان
 والروایا منہا یحدث بها الرجل نفسه فاذا سئل احدکم ما یکرہ فلیتم ولیدفعل ولا یحدث بہ الناس قال واحب القید فی النور
 واکثر الغل القید نیک فی الدین ترجمہ روایت ہے اِنیٰ ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قریب ہو جاوے زمانہ نہ ہو گیا خواب میں کا جوڑ
 اور سچا خواب اسکا ہی حکایت ہے یعنی جو صادق ہے اور خواب مسلمان کا چہا لیسواں حصہ نبوت کا اور خواب میں قسم ہی ایک خواب نیک کہ نبوت ہی اسکا کھڑک
 اور دوسرا وہ خواب کہ خلیق کرتا ہے اس میں شیطان کھڑک ہے اور ایک خواب حدیث نفس ہے کہ جو کچھ خیالات میں تصور ہو تو میں ہریرہ کہ کوئی خواب میں وہ جیسے کہ کردہ کہ
 تو کھڑا ہو جاوے اور تہو کی اور نہ بیان کرے کہ کوئی اور فرمایا دوست رکھتا ہوں زمین زرخیز کو دیکھنا خواہ میں اور کروہ جانتا ہوں طوق کو دیکھنا یعنی ملی میں اور زرخیز کی تعمیر
 دین پر ثابت رہنا ہی ہے یہ حدیث صحیحہ ہے عن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال روایا المؤمن جزء من سبعة
 فالربعین جزءاً من النبوت ترجمہ عبادہ بن صامت کے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی خواب میں کا ایک گراہی چہا لیس کھڑک میں سے نبوت کے
 اس میں ابی ہریرہ اور ابی زرین جھیلی اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمر اور عوف بن مالک اور بن عمر سے یہی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیحہ ہے ترجمہ قولہ
 جب قریب ہو جاوے زمانہ اس میں تین قول میں بعضوں نے کہا ماورق ساحت کہ جب قیامت قریب ہوگی خواب میں کثرت سی ہوگی اور یہ پہلا قول ہے اور دوسرا
 قول یہ ہے کہ ماورق اقرب ان کے برابر ہوتا دن اور اسکا ہی چنانچہ مہرین کا قول ہے اصدق الان ان للعبادة وقت القنق الا انوارا واداک الثمار وجنۃ لیستوی السبل
 والنہار تیسرا قول یہ کہ ماورق کے زمانہ چوٹا ہوتا ہے کہ قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کی اور ماہ برابر ہفتہ کی اور ہفتہ برابر ایک دن کی اور دن برابر ایک گھنٹہ
 کے قولہ اور سچا خواب اسکا انہی نے خواب اسکا انہی نے جو شخص عادت کرے صدق کی اور کجی کذب سے اور حاصل کری عفا جویہ اور عقداوت صادقہ اور صدق احوال افعال
 اقوال کا اسکا خواب روز بروز بچا ہوتا جاتا ہے اور شبائرت غیبیہ اسکی تائید ہوتی جاتی ہے اور ہر طرح عمرہ علوم ورسندیدہ قوم بذریعہ روایا اسی تعلیم ہوتی میں اور
 تقارنیا و صلحا اور فیوض ابرار شہداء اور طرح طرح کی لغز غیبیہ اور الارا ربیہ اسی حاصل ہوتے ہیں کہ انہی زمان کے سنی سے تخیل اور اخوان دوران اس کے استماع سے
 شہد ہوں قولہ اور خواب مسلمان کا چہا لیسواں حصہ اس میں روایات مختلف ہیں چنانچہ مسلم کی روایت میں بینا لیسواں حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت میں
 جزء من سبعین جزءاً من النبوت مذکور ہے اور اربعین جزءاً ہے واروہو ہا اور شتہ واربعین ہے اور حضرت عباس کے ایک روایت میں چھتیں ہی تپا ہے اور ابن عمر کے
 روایت میں ستہ و عشرين اور عبادہ کے روایت میں اربعہ واربعین قاضی عیاض کے مروجی کہ طبری نے کہا ہے کہ یہ خلاف ہوتا ہے بسبب اختلاف رائی کے کہ مؤمن
 صالح کا روایا چہا لیسواں جزء ہے اور مؤمن ناسق کا شہد اجزا کا ایک جزا اور بعض نے کہا کہ جسکی تعمیر خفی ہو وہ شہد اجزا کا ایک جزا ہے اور جسکی تعمیر علی ہو وہ چہا لیسواں جزء ہے
 خطاب نے کہا ہے کہ بعضہ علمائے فرمایا کہ ایم وحی کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تیس برس میں دس برس مدینہ میں اور تیرہ برس مکہ میں اور اس سے قبل چہا ہینے
 خواب صالح میں آگے وحی ہوتی تھے اور چہا ہینے چہا لیسواں حصہ میں تیس برس کا پس اس حدیث میں اشارہ اسکی طرف ہے اور بعضوں نے اس پر اعتراض کیا ہے کہ مدت
 روایا صالح کی نقل سے ثابت نہیں اور بصورت نبوت ہی بدلے کے بہت سی خواب آنحضرت فی دیکھ میں بہر ان خوابوں کی مدت اگر لمبی جاوے تو چہا ہینے سے زیادہ ہو
 اور نسبت متغیر ہو جاوے گی مگر رازی نے اسکا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اسلئے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بار سال ملک ہو میں وہ وحی میں داخل ہیں اور بعضوں
 نے کہا چونکہ خواب میں اکثر اجزا بالغیب ہی ہوتا ہے اسلئے اپنے اسی جزء نبوت فرمایا ہے خطاب نے کہا یہ حدیث موکلہ ہے امر دیکھنا اسکی منزلت کی اور کہا
 جزء نبوت ہونا روایا کا انبیا کے حق میں ہے یعنی انہیں کے خواب جزء نبوت میں نہ انکے خیر کے اسلئے کہ انبیا پر وحی بھی جاتی ہے خواب میں جیسا کہ جاگنے میں اور خطاب نے کہا
 بعض علماء کا قول ہے کہ ماورق حدیث یہ کہ روایا آتے ہیں موافقت پر نبوت کے اسلئے کہ وہ ایک جزو باقی ہے نبوت کا یعنی قیامت تک اور ترجمہ کے نزدیک ہی قول صحیح تر
 ہے اور مؤید میں اسکی بہت حدیثیں ہیں تخصیص روایا انبیا کی جزء نبوت ہونی میں خوب نہیں والد اعلم (نودی) قولہ جب دیکھ خواب میں کوئی چیز کروہ الہ کو
 نے کہا ہے کہ مناسب کہ جمع کرے سب روایتوں کو یعنی جب کچھ کروہ دیکھ تو ہوں کے بائیں طرف تین بار عوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شر ما یطربہا جاوے اور کر وٹ

پس میں ہی ہوں وہ اسٹی کہ شیطان کی یہ مجال نہیں کہ میری صورت بنی اور فراتی تھی بہت سیان کہ خواب کو مگر عالم سے یا نامحسوس ف اسبا میں اس اور ابی بکرہ
 اولم علما اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمر و کعبہ روایت ہے کہ حدیث ابی ہریرہ کی صحیح ہے مگر ترجمہ تفصیل ان
 سبکی اور کندی بکاب فی الذی یکنذب فی حیلہ باب چہرہ خواب بیان کرنا کی مذمت میں **عن** علی قال اذا دعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال من کذب فی حیلہ کلف یوم القیمۃ عقد شعیرۃ ثم یرجعه وایک علی کہ اگر کسی گمان کرے یا نہی کہ روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
 فرمایا آپ کی جیسے جھوٹ باندھا اپنی خواب کا مضمون حکم دیا جاوے گا اسکو قیامت کے دن کہ دو جوین گمراہ لگاوسی **ف** روایت ہے کہ قتیبہ نے انہوں نے ابو حوانہ سے انہوں
 نے عبد اللہ بن ابی انہوں نے ابی عبد الرحمن بن علی سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند اسکی اسبا میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی شریحہ اور ثمالہ
 بن سقیم سی ہی روایت ہے اور یہ صحیح ہے پہلی حدیث **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کلف کاذبا کلف یوم القیمۃ ان
 یعقد باین شعیرۃ ین وکن یعقد باین شعیرۃ روایت ہے ابن عباس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹا خواب بیان کیا حکم کیا جاوے گا قیامت کے
 دن کہ گمراہ لگاوسی اور گمراہ نہ لگا سکیگا کہی وہ امین **ف** یہ حدیث صحیح ہے مگر ترجمہ جو کہ خواب محل ہے اخبار غیبیہ کا اور خصوصاً خواب صالح ایک شجرہ
 بنو تکا پس جھوٹ باندھا اس میں گویا شجرہ دعوی کا ذیہ نبوت کا یہی سبب اس میں وحید وارہ ہونیکا اتھی اور حضور نے کہا سبب وحید شدید کا یہی کہ دیا کا کا
 میں گویا جھوٹ باندھا ہی اللہ تعالیٰ پر اور تخصیص شجرہ کے کہ لگانا لے اسی کی کہ مادہ اسکا اور شجرہ کا قریب قریب گویا اشارہ ہی کہ یہ تیری ہی شجرہ کی سزا ہے
 کہ حدیث شجرہ بکاب باب دوم خواب میں دیکھنے کے بیان میں **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یبئنا انا انکم
 اذا نیت بقدر کربن فشراب منہ ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولئک یا رسول اللہ قال انکم ترجعہ روایت ہے ابن عمر کی کہ
 انہوں نے سنا ہی شیخ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرما تھے اس عالم میں کہ میں تو ہاتھ لایا گیا میرے پاس ایک پیارہ دودھ کا سوپا میں نے اس میں پہر دیا بچا ہوا
 ایسا عمر بن خطاب کو لوگوں نے پوچھا کہ کیا تعبیر فرمائی آپ نے اسکی یا رسول اللہ فرمایا آپ نے تعبیر کی اسکی میں نے علم **ف** اسبا میں ابی ہریرہ اور ابی بکرہ اور ابن عباس
 اور عبد اللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن یحزہ اور عمرہ اور ابی امامہ اور جابر صحیح ہے روایت ہے حدیث ابن عمر کی صحیح ہے مگر ترجمہ اس حدیث معلوم ہوا کہ دودھ کے
 تعبیر علم ہے اور سبطہ میں داخل ہے اس میں ہر خیر و برکت و نیک و صالح اور خوبی دنیا و آخرت اور ترقی دین اور بہبود دین اور اہل تعبیر نے کہا ہی کہ لکھن بقدر کے
 تعبیر مال و منصب و غنا ہے اگر کسی لیتی ہو دیکھو اور اگر دیکھو دودھ دوا اور پیا تو مر و فقیر میر ہوگا اور مطلق لبن فطرۃ اسلام اور سنت ہی نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اور مال حلال اور رزق حسن اور وہی کا دیکھنا ہم و ہم ہے اور ضرور حزن **باب** قیص کے تعبیر میں **عن** ابی امامۃ بن سہیل بن یحزہ عن بعض
 اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یبئنا انا انکم اذا نیت الناس یشرحون علی وعلیہم قمح وامنھا کا
 یبئنا الناس وامنھا کا یبئنا اسفل من ذلک قال فخرض علی عمر وعلیہ قیص یجر کا قالوا فما اولئک یا رسول اللہ قال الدین ترجعہ
 ہے ابی امامہ وہ روایت کرتے ہیں بعض اصحاب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں میا میں کہ میں سود ہاتھ دیکھا میں نے آدمیوں کو کہ پیش کے جاتی ہیں مجھ پر اور اپنے
 کرتے ہیں بعضی اس میں پہرختی ہیں جہاتی تکا اور بعضی اس میں نیچے یعنی ناف یا گھٹنے تک فرمایا آپ نے پہر جب پیش کے گئے مجھ پر حضرت عمر تو انہیں ایک کرنا تھا کہ کہنہ جیتی
 تھے وہ اسکو لینے زمین پر لگتا تھا لوگوں نے پوچھا کیا تعبیر سوچی آپ نے فرمایا تعبیر اسکی دین ہے **ف** روایت ہے کہ عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد
 سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم فرما
 اسکے اور یہ صحیح ہے پہلی روایت ہے مگر ترجمہ قیص میں حیا فرق تھا حضرت عمر اور لوگوں کے دوسری فرق تھا ان کے دین میں اور لوگوں کے دین میں یعنی دین میں
 آپ اور لوگوں کے ایسے زیادہ تھے کہ جیسے لکھا ہوا قیص اور قیصوں کا زیادہ تھا اور اس سے لازم نہیں آتی فضیلت آپ کی ابو بکر صدیق پر اسلئے کہ حدیث میں تصریح
 نہیں ہے اسکی اور فضیلت ابو بکر صدیق کے اور حدیثوں سے معلوم ہو چکی تھی اسلئے بیان سکوت فرمایا اس سے اور اگر کوئی کہے کہ کیا اس سبب سے قیص کو دین سے تو کہیں گے
 کہ حیا قیص ستر عورت ہے ویسا ہی دین ستر عیوب و زوہ ہے اور دین اور تقویٰ قریب قریب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولما اس النہی ذلک خبرہ اس تو

جو خواب بیان کیے تھے

خواب میں دودھ دیکھنا

خواب میں قیص دیکھنا

حسن بخیر اور کہے خوف اور بریر بن عازم ہی انہوں نے روایت کی ابی رباحی نے جو سنہ ہجری ۱۰۰ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قصہ طویل کی سادہ اور سلی ہی روایت کیا
 ہزار نے یہ حدیث وہب بن جریر سے منقول ہے مگر اس میں کچھ ایسا ہے جو حدیث میں نہیں ہے اسے تہا پر جب کوئی صحابی کوئی خواب بیان کرتا آپ اسکی تعبیر ارشاد فرماتے
 اور قصہ اس حدیث کا مفصلہ اخبار میں مذکور ہے یہاں خوف طویل ذکر کیا معلوم کرنا چاہئے کہ تعبیر دیا کی کہی قرآن سے ہوتی ہے کہی حدیث سے اور کہی ان مسئلہ
 سے جو زبان زد ظالمین میں قرآن سے مسئلہ تعبیر میں ہے اندر کیے حور تو کہیں بیل تو کہہ گا کہ تھن مکنون اور تعبیر تہر کے موت قلوب سے جیسے قول اللہ
 تعالیٰ تَرَفَسْتُ فَلَوْ بَكَرْتُ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ لَهَيَّ كَالْحَيَاةِ الْآلَايَةِ اور تعبیر ہم کے غیبت سے جیسے قول اللہ تعالیٰ كَا الْحَيَاتِ الْمُمَيَّنَاتِ كُنَّ يَأْكُلْنَ مِنْ حِمْلِهَا حَتَّىٰ تَكُونَ
 فِكُهُنَّ الْآلَايَةُ اور تعبیر غنائج کی خزانوں سے جیسے قول اللہ تعالیٰ كَا وَابْنَاهُ مِنَ الذَّكُورِ مَرَاتٍ مَقَاتِلُهُ لَقُوءٌ بِالْعَصَةِ أُولَىٰ لِقُوءٍ اور تعبیر سفینہ کے
 نجاست سے جیسے قول اللہ تعالیٰ فَاصْحَابَ السَّفِينَةِ اَوْ رَايَا حَيَاتًا وَمَوْتًا فِي الْفُلَانِ اور تعبیر دخول ملک کے دارالمد یا محلہ میں سادہ فساد اور
 خرابی اور برابری اس دار و بلد کے جیسے قول اللہ تعالیٰ اِذَا دَخَلُوا اَقْرَبِيَةً اَفْسَدُوْهُمَا وَجَعَلُوا اَعْرَافَهُمْ اَذْكَاةً طَوْرًا اور تعبیر لباس کے سادہ عورتوں
 کے اگر نایم مرد ہوا سادہ مردوں کے اگر نایم عورت ہو جیسے قول اللہ تعالیٰ كَا هُنَّ لِيَامُ لَكُمْ وَاَنْتُمْ لِيَا لَكُمْ لَعْنٌ اور مروی ہے ابن سیرین سے کہ آیا ان کے پاس
 ایک مرد اور اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے کوئی بیکار ہے پس دیکھا اسکی طرف ابن سیرین اور کہا کہ تیرا ماتہ کا اما بیکار یہ یاد اور ہر شخص اور اسے ہی ہے
 خواب کہا آپ اسکی طرف دیکھ کر کہا کہ تجھے چھ نصیب ہو گا انشاء اللہ تاکہ پھر بوجہی لوگوں نے علت اسکی فرمایا انہوں نے دیکھی میں نے پہلے شخص کے چہرہ میں علامت
 فسق کے پس یاد کیا میں نے قرآن کی اس بذکو فا ذَن مُؤْذِنٌ اَيْتُهَا الْعَزِيزُ اَنْتَ كَسَارُ قُوْنٍ اور دیکھی میں نے دوسرے میں سیما ساجین کی پس یاد کی میں نے
 مذکر قرآن کی وَاذْكُرْ فِي النَّاسِ بِالْحَبْرِ میں سیما ہی قیاق ہوا جیسے تعبیر ہی تہی اسطر تعبیر اکل ناری کی سادہ اکل مال شیم کے لقولہ تعالیٰ اَنْتُمْ كَا كُوْنُ فِي مَطْلَعِ
 نَارٍ اور تعبیر عدم الزم کے سادہ سلطان جائز قوی اور برق کے سادہ خوف کے مسافر کے لئی اور سادہ طبع کے مقیم کے لئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَهَؤُلَاءِ
 يَرْكَبُونَ الْغَلَاقِلَ حَقًّا وَطَعًا وَغَيْرَ ذَلِكَ اور تعبیر حدیث سے جیسے غائب ہے جل ناس سے کہ حدیث میں اسکو حضرت نے فاسق فرمایا ہے اور فارہ کی زن فاسقہ سی اور
 شعلہ کی عورت کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت پہلی سے پیدا ہوئی ہے اور آستان در کے سادہ بوجہی چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمایا کہ بدل دو آستان در اپنا اور
 مراد اس سے ہو گیا کہ لانا تھا اور مسئلہ متعارفہ سی جیسے لمبی ماتہ والا مرد خبیث اور لمبی ماتہ والی عورت خبیثہ سے اسلئے کہ عرب کہتا ہے ذرا طول منک باجا اوید پھر مسئلہ میز
 جس ناکہ خواب کے کہنے والا ہو اس ملک کے مسئلہ کا اعتبار ہے اور تعبیر عین غازیہ کی عمل صالح سے اور بہتر کی کثرت مقتولین سے اور امر و سودا کی وباد سے اور
 انقطاع صدر سینک کے مومن کے مقتول ہونے سے روایت بخاری ثابت ہے اور علم تعبیر ویا علوم انبیا سے ہی ذہن الاخر مارنا ایزادہ فی ہذا المقام
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَبُوَابُ الشَّہَادَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 یہ باب میں شہادات کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ممتزج شہادت یا حج ہے شہادت کے اور شہادت اور شہادہ اور شہادت
 اصل میں یعنی حضور اور ارکان کے ہے اور کہی اطلاق ہوتا ہے اسکا اور علم فقہی کے جو حامل ہوتا ہے لکیر کے اور کہی آتا ہے بمعنی خبر قاطع کے کہ صادر ہو سادہ نفیست
 قلب اور شریعت میں خبر دینا سادہ حق غیر کے جو ہوا پر دوسرے کے حیا کا اور اخبار ہے سادہ حق غیر کے اور اپنے اور دعو اخبار ہے سادہ حق اپنے کی اور خبر کے اور
 بعضوں نے شہادت کے تحریف میں کہا ہے ہی الاخبار عند الحاکم بالیقین الانسان اور گواہ کو شاہد کہتے ہیں اور شاہد ایک نام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نامہا
 مبارک سے اور شہود اور شہاد اسکی جمع آتی ہے اور شہاد وہی اور شاہد یعنی زبان اور فرشتہ اور وز جعبہ اور ثیابہی وارد ہوا ہے اور شہود ناقہ آثار ولادت اسکے خون غیر
 اور صلوات شاہد نماز مغرب شاہد زمین سے اور احکام اسکے ضمن احادیث میں مذکور ہوئے اور جو شہادت کا سبب درخواست ہے صاحب حق کی یا خوف ہے صاحب
 حق کے حق فوت ہونیکا اور شہاد شہادت بلا استیغاب الیہ میں ضمن سے یا وجہ قبول کی ہیں یعنی بلوغ اور حریت اور بصارت اور نطق اور عدالت اور شہاد
 کا محدود القذف ہونا اور اپنے ذات کے واسطی خبر منفعت کرنا اور دفع تاوان اپنی ذات کے کرنا اور شاہد کا ضم و عد و ہونا پس شہادت وصی یتیم کے واسطی اور کفر
 کی موکل کے واسطی درست نہیں اور یاد ہونا مشہور نہ کا اور اگر شاہد محدود ہوں تو دونوں کا اتفاق ہونا اور یہ شرط عام میں جمیع انواع شہادت میں اور جو بعض انواع

مقصود میں آئیں گے اگر شہود علیہ السلام ہوا اور کون سا منہ و کون سا منہ اور تقدیم و تاخیر کے حقوق عباد میں اور موافقت شہادت کی دعویٰ ہے جس میں توافق شرط ہے
اور قیام راجحہ شرب نمک شہادت میں مگر بے مضاف ہے اور اتصالہ ادائی شہادت کرنا محدود و قصاص کے شہادت میں اور حضور اصل کا معذرت شہادت علی الشہاد
میں سو یاد دہانی شہادت کے شرطوں میں اور مکان شہادت میں مجلس قضاء اور عقل و بصارت پر تو تو عقل اور ادوار و نوین شرط ہے اور حائیت مشہور فقط عقل کے
شرط ہے نہ ادا کی تو یہ سب میں شرطیں ہوں گے کذا فی الطحاوی اور اعتبار کرنا سماعت سے جو یہ تاسع ثابت ہوتی ہے کیسویں شرط ہے **ع** زید بن خالد الجعفی
خالد بن عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ایک خبر دوین تکو بہترین گواہوں کی بہترین گواہوں میں وہ ہیں جو گواہی دیکھو قبل سوال کے **ف** روایت کے ہم سی احمد بن حنبل نے
عبدالدر بن مسلم نے فرمایا کہ ایک خبر دوین تکو بہترین گواہوں کی بہترین گواہوں میں وہ ہیں جو گواہی دیکھو قبل سوال کے **ف** روایت کے ہم سی احمد بن حنبل نے
روایت کرنے میں سورایت کے حضور نے ابی عمر کے اور حضور نے ابی عمر کے اور وہ عبدالرحمن بن ابی عمر انصاری اور یحییٰ بن زید کے ہمارا واسطے کہ ایسا ہی
مروزی ہوگا مالک کے روایت کے ہوا اور وہ یحییٰ بن زید بن خالد جہنی کے اور ابی عمر کے روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اور مروزی ہوا ابی عمر کے
روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اس حدیث کے ہوا اور وہ یحییٰ بن زید بن خالد جہنی کے اور ابی عمر کے روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اور مروزی ہوا ابی عمر کے
ہی وہ ابی عمر سے متبرحم قول بہترین گواہوں کے وہ ہیں کہ گواہی دیکھو قبل سوال کے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ صاحب حق بخاشا ہو کہ یہ میرا ثابت حق کا گواہ ہی ہیں
اس صورت میں صاحب حق اسکو طلب کرے گا تو اسکو بغیر طلب گواہی دینا موجب ثواب ہے کہ اسکا حق تلف نہ ہو پس کچھ منافات نہ رہی حدیث مذکور میں اور حدیث یاز
قوم شہدوں ولایت شہدوں میں اور حضور نے کہا مراد اس حدیث گواہان کا زب میں اور حضور نے کہا حدیث باب سے مراد ہے امانت اور روایت کی گواہی
اسے کوئی بخاشا ہو سو اس گواہ کے اور حضور نے کہا حدیث باب خاص میں اور حدیث بانی قوم عام **ع** زید بن خالد الجعفی **اِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ الشَّهَادَةِ مَنْ اَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يَسْأَلَ تَحِيَّةً اسکا اوپر کے حدیث کی مانند ہے **ف** یہ حدیث حسن و غریب
اس **ع** عائشہ قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجوز شهادة خائن ولا خائبة ولا محلول حدثا ولا بجحد في ولا ذی
غیر الخجوة ولا محضرب شهادة ولا القانم اهل البيت لصحروا الخيدين في ولا ولا قبا ولا بقا قال القناري القانم التابع ترجمہ روایت ہے حالت
رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز نہیں اور قبول نہیں شہادت خائن مرد کی اور نہ عورت کی جو خیانت کر نیوالی ہوا اور نہ اسکی جھوٹ بھری ہو
خواہ مرد ہو یا عورت اور نہ عدوت رکھنے والا اپنے بہائی سے لینے دشمن کے گواہی دشمن پر اور نہ اسکی گواہی کہ جسکی ایک گواہی جھوٹی آڑا چکے ہیں اور نہ گہر کے قانع کی اور نہ
تہمت زدہ کی جو چہرے کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے ولایتین یا قربت میں فرار سے کہا قانع اہل بیت کے مراد ہے تابع کی گواہی کہ گہر کا **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے
ہم اسے مگر زید بن زیاد و شعی کے روایت سے اور زید بن حنیف میں حدیث میں اور یہ حدیث معلوم نہیں ہوگی کہ روایت کے اسے زہریج روایت کی ہو ہو انکے اور اسباب
میں عبدالدر بن عمرو سے ہی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم مراد اس حدیث کے اور ہمارا نزدیک یہ قبیل اسادی ہے یحییٰ بن زید بن خالد جہنی اور اہل علم کے نزدیک یوں کہ شہادت
قریب کے جائز ہے قریب کے واسطے اور اختلاف ہے اہل علم کا شہادت میں والد کے والد کے لئی اور شہادت میں والد کے والد کے لئی سوا کثر اہل علم نے کہا جائز نہیں شہادت
اولاد کی والد کے لئے اور نہ شہادت والد کی اولاد کے لئی اور بعض اہل علم نے کہا کہ جائز ہے شہادت والد کے والد کو اور سیطرہ شہادت والد کی والد کو اگر عدل ہوں اور
جائز ہے شہادت بہائی کی بہائی کے واسطے آمین کچھ اختلاف نہیں اور سیطرہ اور قربت والد کی آمین اور شافعی نے کہا کہ کسی شہادت کسی پر جائز نہیں
جب ان دونوں میں عدوت ہو اگرچہ شاہ عدل ہی ہوا اور گئے ہیں وہ عبدالرحمن کی روایت کی طرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد مروی ہے کہ فرمایا اپنے
لا یجوز شهادة حنیفین جائز نہیں گواہی صاحب عدوت کی اور یہی مراد ہے اس حدیث کی حکما میں اور مذکور ہوا کہ فرمایا آمین انھیں نے کہ جائز نہیں ہے
شہادت ذی غیر لینے صاحب عدوت کی **ع** ابی بکر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا خير لكم باکبر انکما اوقوا القلوبی دار رسول
الله قال لا شرک بالله وعقوا القلوبی وشهادة الزور وقول الزور قال لا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقولها احشی قلنا لیتہ سکت

سوال کے پہلے شہادت کا بیان

یہ حدیث غریب نہیں
اس حدیث کی روایت
عبدالدر بن عمرو سے
ہی ہے اور یہ حدیث
میں عبدالدر بن عمرو
سے ہی روایت ہے اور
نہیں جانتے ہم مراد
اس حدیث کے اور ہمارا
دیکھو قبل سوال کے
مراد اس سے وہ شخص
ہے کہ صاحب حق بخاشا
ہو کہ یہ میرا ثابت حق
کا گواہ ہی ہیں

صحیح اور فراغت کی تدبیریں

پیچہ انونی خوبی

خطیر ترین باغیر کر سکا بیان

موتے ذکر میں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر واذا ذکر ہادیر اللذات یعنی المات ترجمہ ہدایت ابی ہریرہ کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بت کرو یا دل نہ تو لگی مٹاؤ لیکر یعنی نہ تو کوف یہ حدیث غریب حسن ہے اسباب میں ابی سعید سے روایت ہے باب **عن عبد اللہ بن**
جعفر انہ سمع ہانسامو فی عثمان قال کان عثمان اذا وقف علی قبر یبکی حتی یسبل لحيته فقیل لہ نذکر الخیرۃ والشار فلا یبکی ونبکی من ہذا فقال
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان القبرا اول منازل من منازل الآخرۃ فان بکای منہ فما بعدہ لا یسر منہ وان لم یبک منہ فما بعدہ لا
اشد منہ قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیت منظرًا اھل القبرا اظھر منہ ترجمہ روایت عبد اللہ بن سعید کہ انہوں نے سنا ابی ہریرہ سے کہ
تھے عثمان بنی الدین کے کہا ہے حضرت عثمان جب کھڑے ہو کر کسی قبر پر جاتے یہاں تک کہ ترمج جاتی ریش مبارک لگی سو کہا انہی کسی نے ذکر کرتے ہیں آپ جنت کو اور دوزخ
کو اور بیان فرمائی ہیں انکا اور نہیں تو اور علی بن ابی قریب کو دیکھا کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبر پہلے منزل ہے منازل آخرت سے سو اگر جنت
پائی اُسکے ہول و عذاب کسے توجہ دے اُسکے ہے آسان اُس سے اور اگر نہ نجات پائی کسے اُسکے ہول و عذاب سے توجہ دے اُسکے ہی سخت تر ہے اُس سے اور کہا عثمان نے فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھے ہیں کوئی دیکھنے کی جگہ قبر سے بڑھ کر گہرا ہیں اور سختی میں **ف** یہ حدیث حسن غریب نہیں جانتی ہم اسکو گھر مشام بن
یوسف کی روایت سے **باب من احب لقاء اللہ احب لقاء اللہ** باب ملاقات اہی کی ازرو میں **عن عبادۃ بن الصامت** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال من احب لقاء اللہ احب لقاء اللہ لا ومن کره لقاء اللہ کره لقاء اللہ ترجمہ روایت عبادہ بن صامت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دوست رکھے
اللہ تک اکی ملاقات کو اللہ ہی دوست رکھتا ہے اُسکی ملاقات کو اور جو کدو جانے اللہ سے ملنے کے ملاقات کو اللہ ہی کدو جانتا ہے اُسکی ملاقات کو **ف** اسباب
میں ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور انس سے روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے **باب ما جاء فی الذار النبی صلی اللہ علیہ وسلم** باب انداز
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے قوم کو **عن عائشہ** قالت لما نزلت هذه الآية واذن وعشیرتک الا قرآن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلموا یا صبیۃ بنت عبد المطلب یا فاطمۃ بنت محمد یا نبی عبد المطلب ابی کا املاک لکم من اللہ شیئا سألونی من والی تاشدکم ترجمہ روایت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جب نازل ہو یہ آیتہ واذن لایہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ڈراوی اپنی بچانے ساتھیوں قرابت والوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اسی صبیہ بیٹی عبد المطلب کے اور یہ بیٹی ہیں آنحضرت کی اسی فاطمہ بیٹی محمد کی اسی اولاد عبد المطلب میں اختیار نہیں رکھتا ہوں تمہارے نفع و ضرر کا
اللہ کی درگاہ میں کچھ مانگ لو مجھے جو چاہو میرے مال سے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور
روایت کے بضرورت شہام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے منقول اس حدیث میں بہت خوف دلانا ہی اقربائی بنی کو اور قاضی است
کو چنانچہ حضرت نے جب آیہ مذکور اتری ایک ایک عزیز کو کھارا اور فرادیا کہ میں آخر میں تمہارے کچھ کام نہ آؤنگا دنیا میں میرا مال جو چاہو مجھے مانگ لو آخرت میں سوا
تمہارے علموں کے اور سوا رحمت حق کے میرے قرابت سرف کچھ کام نہ آوے گی تم میرے قرابت پر بہرہ و سامت کو اور میرے معلوم ہوا کہ جیسے بعض تمہارا بعض لیون کے اولاد
میں ہو ٹو فخر جانتے ہیں اور عمل نیک میں شستی کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ ہم خواہ عمل کریں یا نہ کریں ہم تو بزرگ آدمی ہیں خدا کو خواہ مخواہ بخند لگا اور اُنکے
مستعد باوجود فقر و فاقہ کے لئے تبرک ڈھونڈتے ہیں وہ محسن سفیہ اور بے عقل ہیں جب آنحضرت کے اقربا کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا تو اوکسی کی کیا حقیقت رہی +
باب ما جاء فی فضل النکاح من خشیۃ اللہ اب خدا تعالیٰ کے ڈر ہی روئی فضیلت میں **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والنکاح الا رجل یبکی من خشیۃ اللہ حتی یعوذ باللہ فی الفرج ولا یخیر عمار فی سبیل اللہ ودرخان جہنم ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل ہوگا دوزخ میں وہ مرد کہ روایا اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہاں تک کہ دوبارہ چلا جاوے دوزخ پستان میں اور زمین جمع ہوتا ہے غبار اللہ کے
راوی یعنی جہاد کا اور دوزخ میں جہنم کا **ف** اسباب میں ابی ریحانہ اور ابن عباس سے روایت ہے حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن سے ہیں آل طلحہ کے مدنی ہیں لہذا
روایت کے انس سفیان ثوری نے اور شعبہ نے متبرحم اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیق بالجمال فرمائی ہے جیسے دوزخ کا پستان زن میں دوبارہ جانا
محال ہے ویسا ہی اللہ تک کے خوف سے روئیو لیکا دوزخ میں جانا محال ہے یعنی بسبب رحمت اللہ تعالیٰ شانہ کی کہ وہ دوزخ سے استدار مہربان سوتا ہے نہ

موتے ذکر میں

ابواب الزہد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فداستان کے ڈر سے اور فی فضیلت

پہنچ گیا پر لکھی جاتی ہے اس کے لئے رضامندی اللہ تعالیٰ کے اُسدن ملک کہ ملاقات کر لیا اللہ تعالیٰ سے اور ایک تم میں کا نکاحا ہی ایک بات اللہ کے عہدے کی بہنیں
 جانتا کہ نہا تک پہنچ گیا وہاں اُس کا پہر لکھا جاتا ہے حصہ اللہ تعالیٰ کا اُس کے لئے اُسدن تک کہ ملاقات کر لیا وہ اُس سے اپنے قیامت تک **ف** اور اس باہن ام حبیبہؓ پہنچا
 ہے یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے اس طرح روایت کی گئی شخصوں محمد بن عمروؓ سے اُنہوں نے سند میں عن محمد بن عمروؓ عن امیہ بن جندبہ عن بلال بن الحارث
 اور روایت کے مالک بن انس نے یہ حدیث اس سند سے عن محمد بن عمروؓ عن امیہ بن بلال بن الحارث اور ذکر کیا امیہ بن محمد بن عمروؓ کے دوا کا لینے عن جندبہؓ لکھا مگر حمزہؓ
 میں اشارہ ہو کر شرط زہد سے ہے فضول کلام سے پرہیز کرنا جیسے فضول مال سے پرہیز کرنا اُسکی ضرورت سے ہے اور خوناں کہ ہا کلام حساب ہے اور ہمیشہ رضا جوئی اور
 رہنا اپنے کلمات میں ہے اس کے کہ زبان مہر خیاں ہے اور جہان میں یوں فرمان رواں ہے **اِنَّ الشَّيْخَ وَالْبَصَرَ وَالْفَقْرَ كُلُّ اُولَئِكَ كَانَ عِنْدَهُ مُسْتَوْفَاً بِمَا يَكُونُ**
مَاجَا فِي هَؤُلَاءِ اللہ تعالیٰ علی اللہ باب لت میں دنیا کے خد کے عزوجل کے آگے **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَوْ كُنْتُ الدُّنْيَا لَتَحَدَّلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحُ مَجْعُوفَةٍ مَاسِقٍ كَأَنَّهَا شَرَابَةٌ مَاءٍ ترجمہ روایت پہل بن سعد کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اگر دنیا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ایک پر پٹنے کے برابر عزت رکھتی ہو تو نہ پاتا اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بغیر سب مومنوں کو عنایت فرماتا چونکہ نہایت
 ذلیل ہے اس کے کفار کے حصہ میں آئی **ف** اس باہن ابی ہریرہؓ سے روایت ہے یہ حدیث صحیحہ ہے غریب ہے اس سند مگر حمزہؓ اس حدیث میں اور آگے کی دونوں
 حدیثوں میں اشارہ ہے فرمودہ فیہ کے تحارت کی طرف اور موجب ان تینوں حدیثوں کا وہ علم ہے جو راہ کو ضرور سے وہ یہ کہ تحارت اور ذلت اور مدون دنیا کا آخرت
 کے سامنے اُسکی ذہن نشین ہو جانا اور اس طرح ہولان مساکر جہان بلکہ تمامی کون و مکان کا دولت مقدس باری کا کے سامنے اس طرح یقین کو پہنچا کہ ترک
 کرنا تمام عالم کا رب العالمین کے واسطے دشوار نہ ہو اور یہی یہ ادنیٰ درجہ ہے زہد کا اس کے کہ ابھی عالم کے کچھ قدر باقی ہے اسلئے درجہ ہے کہ اس ترک کو کچھ کا کچھ ماننا
 اور یہ نہ سمجھنا کہ عین کوئی چیز عہدہ ترک کے اور میر خیر نہ ہو بلکہ اس امر کے اضافت کرنے سے اپنے جانب شرمانا جیسے کوئی جو اس پیش بہا کے آگے ایک کلون
 گلی کو کچھ کام نہیں جانتا اور اگر تیار کیا جاوے اس پر تو شرمانا ہے اور یہ متوسط درجہ ہے زہد کا اسلئے کہ فرمودہ فیہ وجود کی خبر ابھی زہد کو ہے اگرچہ برابر کلون کے ہو
 تیسرا درجہ کہ وہ سب کے واسطے ہے کہ زہد کو اپنے زہد سے خبر نہ ہو اور یہ مقام ہے وصال الہی کا حقیقت اُسکی ہے کہ جب متولد ہوتا ہے وہ ساتھ ذکر الہی کے
 اور تکرار ڈھاتا ہے وہ ساتھ قرآن ہے اور خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کے ہم کلامی ہے اور ہر جاتا ہے قلب اسکا اور نورانی ہو جاتی ہے روح اسکی اور رک
 جاتا ہے جسم اسکا پس خبر نہیں ہے اسکو موجودات کے اور یقین کرتا ہے کہ عالم میں کوئی شے باری تعالیٰ کے ذکر سے لذت نہیں اور کوئی ذات اس ذات مقدس کے
 آگے موجود نہیں عالم معرض قدام ہے اور جہان تمام زوال میں اور متفرق ہے راہ مخلص باری تعالیٰ کے جاہ و جلال میں زبان حال سے ہر حال میں یوں گویا کہ
 اور تمام قرب میں ہر دم پویا ابیات ہر جہ گیم از تو گویم ای غریزہ ہر جہ گیم از تو جویم ای غریزہ ای مرض عشق راہم درم طلب ہمی ندانم خیر ذات اے
 حبیب ہ از جہان صایم شدم ای بحر نور ہ با بقای تو شود مار انصور **عَنْ** **الْمُسْتَوْبِرِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ الزُّكَيْبِ بْنِ وَفَّقٍ مَعَ رَسُولِ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **اَتَرُونَ هَذِهِ هَاتَتْ عَلَى اَهْلِهَا جِئْنَ الْقَوَّاهَا قَالُوا**
مِنْ هَؤُلَاءِ الْقَوَّاهَا رسول اللہ قال **لَا دُنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَا اَهْلُهَا** ترجمہ روایت ہے ستور دین شد سے کہا کہ تہا میں اُن سواروں
 ساتھ کہ کھڑے ہو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک چوہے بچے پر موی پر پر کر کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھتے ہو تم اسکو کہ ذلیل اور
 حقیر ہو گیا اپنے لوگوں کے سامنے جب تو پہنچا کہ اُنہوں نے اسکو عرض کی صحابہ نے کہ ہاں بسبب ذلیل و حقیر جاننے کے پہنچا یا اسکو یا رسول اللہ فرمایا دنیا اللہ تعالیٰ
 کے سامنے اس سے زیادہ ذلیل ہے جیسا یہ اپنے مالکوں کے سامنے ذلیل ہے **ف** اس باہن جابر اور ابن عمرؓ سے یہی روایت ہے حدیث مستور کی حسن ہے **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَلْعُونَةٌ مَا فِيهَا اِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَاكَاةٌ وَعَالِيهَا
 ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ کہتے ہیں سنائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک دنیا ملعون ہے ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور جو اس
 مدد کرے اور عالم بابتا کر عالم کا **ف** یہ حدیث حسنہ غریبہ مگر حمزہؓ جاب مولانا می روم قدس اللہ سرہ ہے خوب کہا ہے شعر اہل دنیا کافران مطلق اند

خدا کے آگے دنیا کی ذلت کا بیان

دنیا کا سوز و غم کا بیان

یعنی زکوٰۃ و تہمت سداً قنطرة اور غلامی کی خدمت کرتا ہے کہ جب کا حق اللہ مال میں رکھا ہے سوا اسکا درجہ سب جوتان نفس ہے اور دوسرے بندہ کو
 عنایت فرمایا اسکو اللہ تعالیٰ نے علم اور دنیا اسکو مال حالانکہ وہ صادق النیت ہے کہتا ہے کاشکے اگر مجھے مال ملتا تو میں ایسے ہی عمل کرتا جیسے فلاں شخص کرتا ہے
 یعنی شخص اول پس وہ اپنی نیت کا اجر پانویا ہے اور اجر ان دونوں کا برابر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ دیا اللہ تعالیٰ اسکو مال اور دنیا اسکو علم خراب کرتا ہے
 مال کو بغیر علم کے یعنی خرچ کرتا ہے شہوات نفسانہ اور بدعات شیطانہ میں ان دنوں اسکا کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے پروردگار سے اور نہیں حسن سلوک کرتا اس
 کسی اپنے قرابت والے سے اور نہیں جاتا اللہ تعالیٰ کا نہیں کچھ حق یعنی اسکی رضا کی راہ میں ایک دھڑی نہیں دیتا پس اسکا درجہ سب درجوں کے بدتر ہے اور
 ایک بندہ وہ کہ نہ دیا اسکو اللہ تعالیٰ مال اور نہ علم اور وہ کہتا ہے ہاں اگر مجھے مال ملتا تو میں عمل کرتا جیسے فلاں اعمل کرتا ہے یعنی وہ جاہل بالدار و دین اپنے
 نیت کا وبال پانویا ہے اور غداں اور بارگاہ ان دونوں کا برابر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے مترجم الحرمین اس حدیث میں آئے یہ فرمایا کہ دنیا کے
 ساتھ جو لوگ معاملہ رکھتے ہیں وہ چار طرح ہیں ایک عالم الدار و دین عالم مال کے آرزو کو نہ لاکہ اس میں پہلے درجہ رکھتا ہے اور دوسرا اسکا رفیق ہے و دین
 اولیک رفیقاً تیسرے جاہل الدار و دین چارچہ تھا جاہل نفس پورا کھٹوٹو کاٹوٹو باوجود جاہل و افلاس کے فسق و فجور کی آرزو کو نہ لاکہ اس کا رفیق ہے
 و نہیں العشر کا **باب** مباحثہ فی ہم اللہ دنیا و آخرت **باب** محبت دنیا اور اسکی فکر کے بیان میں **عن** عبد اللہ بن مسعود **قال** قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم من تزکلت بہ فاقہ فاکثر لہا بالناس کم تزکلت بہ فاقہ فاکثر لہا باللہ فقیو شک اللہ لہ یزق عاجل و آجل ترجمہ
 روایت عبد اللہ بن مسعود کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکو موافقہ پر بیان کیا اُسی لوگوں کو اور چارہ چاہا اسکا آدمیوں نے نہ کیا جا رہا فاقہ
 اور جبکو موافقہ پر نہ آیا اسکو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبر کیا اور رضائی الہی پر راضی ہوا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق دے اسکو جلدی یا دیر میں یعنی یا دنیا میں رزق دے
 یا آخرت میں ثواب ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے مترجم الحرمین **عن** ابن وائل **قال** جاء معاویہ الی ابی ہاشم بن عتبہ و هو مریض یحییٰ دہ
قال یا خال یا بیک اوجع لیسرک و جرح علی اللہ نیا **قال** کل لا و لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الی عہد لہم اخذہم **قال** انما
 یکفیک من جمیع المال خادرو و مرکبہ سبیل اللہ و اجد فی الیوم قد جمعت ترجمہ روایت ابی وائل سے کہا کہ اے معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس اور وہ بیمار
 تھے عیاد کے لہی بہر کہا معاویہ اے خال کس چیز نے رولا یا تمکو کیا کوئی درد کہ اذیت دیتا ہے تمکو یا مرض دنیا کی فرمایا ابی ہاشم نے یہ کچھ نہیں لیکن رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے وصیت کی تھی تمکو یا ایسی وصیت کہ بچا نہ لایا میں اسکو اور وہ وصیت یہ کہ فرمایا تھا اپنے کافی ہے تمکو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری کہ جو کام
 اللہ کے راہ میں اور میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں کہ میں نے بہت کچھ جمع کیا **ف** روایت کیا اسکو راوند اور صیدہ بن حمید نے منصور کو انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے سمر
 بن سہم سے کہا کہ فل سہو معاویہ ابی ہاشم بن عتبہ کے پاس پس ذکر کے حدیث مانند اسکے اور اسباب میں بریدہ اسلمی سے یہ روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عبد اللہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تتخذوا الصیغۃ فاعلموا فی الدنیا ترجمہ روایت عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت جمع کرو
 فیصہ کہ رخت ہر جاگیں تمکو دنیا کی **ف** یہ حدیث حسن ہے مترجم الحرمین سے ملوہی باغ اور کبیت اور گانون اور جاہل و غیر متفکر کہ جب یہ فیضہ میں آتی ہیں آدمی اپنے
 زندگی کو دوست رکھتا ہے اور موت کو کدوہ رکھتا ہے اور دنیا کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے **باب** کا جاء فی طول العمر للوئین **باب** لوئین کے طویل عمر کے بیان میں
عن عبد اللہ بن قیس **کان** اعرابیاً **قال** یا رسول اللہ من خیر الناس **قال** من طالع عمرہ و حسن عملہ ترجمہ روایت عبد اللہ بن قیس سے کہ ایک اعرابی
 عرض کیے یا رسول اللہ کون شخص سب لوگوں میں بہتر ہے فرمایا اپنے جیکے عمر زیادہ ہو اور عمل نیک **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور جابر سے یہ روایت ہے بہر حدیث خیر سے پس
عن ابی بکرہ عن ابنہ **قال** یا رسول اللہ ان خیر الناس **قال** من طالع عمرہ و حسن عملہ **قال** فافق الناس شراً **قال** من طالع عمرہ و سوء عملہ
 ترجمہ روایت ابی بکرہ سے کہ ایک نے عرض کی یا رسول اللہ کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا اپنے جیکے عمر دراز ہو اور عمل نیک ہو پھر پوچھا نے کونسا آدمی سب میں بدتر ہے
 فرمایا اپنے جیکے عمر دراز ہو اور عمل بد ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** کا جاء فی اعمالہ و ہذا الامۃ کابین السبعین الی سبعین **باب** امت کی عمر
 بیان میں **عن** ابی ہریرہ **قال** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر امتی من سبعین سنۃ الی سبعین ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول

محبت دنیا کی اور اسکا رفیق

موت کے لئے طویل عمر کا بیان

اس امت کی عمر کا بیان

قریب بہ کثرت کی امید بانگ پہنچی مامی حضرت بارو کی انہار و تعمیر اماکن ترمیم مسکن میں اور ترتیب باغ و تہذیب باغ میں گذرتا ہے اور اپنا جہم اسی دنیا
 فانیہ میں اترتا ہے نیز مکان کی زمین ہفتہ پر کرتا ہے اور بنی اسکی اوج فلک تک پہنچاتا ہے ہیشکی کے سامان کرتا ہے آخر اسی حال میں تہابہ ہشت غفلت
 درجہ + مذکورہ غیبی سے کور کرے + **ابیات** لہ ملک یتادری کل یوم + لیل و النور و الباقی + اکیا ساکن القصر العلی + مستلک
 عن قرینہ الزاب **عن** عبد اللہ بن عمر **وقال** قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نعالیہ حصا لانا فقال ما هذا فقلنا قد وہی
 فقلنہ فقلنا قال ما اری الا کما ارجو من ذلک ترجمہ روایت عبد اللہ بن عمر کہ اگر گذرے ہم پر پول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم کار بار رہی اپنے
 مکان کے لئے سوچ رہا ہے یہ کیا ہے عرض کے سننے پر کہ وہ اہو گیا ہے سوسے ہم مرمت کرتے ہیں فرمایا اپنی بیشک میں دیکھتا ہوں امرت کو اس کے بہ طبعی
 یعنی اس کے بہی جلد انوالی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابوسف کانام سعید بن مجیر ہے اور انکو ابن احمد ثوری ہی کہتے ہیں **باب** ما جاء ان فتنة هذه
 الامم في المال باب س یا منین کہ فتنہ اس امت مرحومہ کا مال ہے **عن** کعب بن عیاض قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان
 لكل امة فتنه وفتنة امة في المال ترجمہ روایت کعب بن عیاض کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ فرماتے تھے کہ ہر امت کے آزمائش اور امتحان
 اور ابتلا ایک چیز میں ہوتے ہیں اور سیکر امت کی آزمائش مال ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیحہ غریبہ نہیں ہے تاہم کسی گروہ وادیہ بن صالح کی روایت مہرجم یعنی ہر
 ایک بلا میں گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہوگی چنانچہ پہلا فتنہ جو زمین پر ہوا وہ قتل تھا قابل مرحوم کا وہ سبب سار کے واقع ہوا اور فتنہ قوم نوہر کا تعظیم اولیامین حکم
 بڑ جانا اور ادب صلحا اور عبادت خدا میں فرق نہ کرنا اور فتنہ قوم لوط کا انار کے ساتھ اختلاط کرنا اور فتنہ دور نہ ہونا اور فتنہ قوم موسیٰ علیہ السلام کا سحر اور
 افعال طبعیہ میں توغل کرنا اور فلسفیات میں غرق ہونا چنانچہ اقوال فرعون اسپر دال میں انقصیل اسکی یہاں موجب تطویل ہے اسطرح فتنہ اس امت کا
 کثرت مال اور فراغت حال کہ ہمیں کیا کیا ظلم ہوگا کیسی کیسی خون پیٹنے لگے شاید پیش ہیج سے ہو کہ فساد کی تین چیزیں ہیں زر زمین زن اور چونکہ فتنہ اس
 امت کا مال ہے اور پیش اسکی حسب حال ہے اسنی کہ زر زمین مال ہے زمین وزن پر مقدم ہوا اور واقع میں زمین وزن بغیر زر کے میسر نہیں اسلی اصل فساد زر سے
 باقی اس سے مؤخر ہے **باب** ما جاء لو کان لا رب ادر وادیا رب من قال لا یبغی نالنا باب سیر نہ یمن انسان کے کثرت مال سے **عن** انس بن
 مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان لا رب ادر وادیا رب من ذهب لا حب ان یکون لہ ناینا ولا یملک لہ الا التراب
 ویتوب اللہ علی من تاب ترجمہ روایت انس بن مالک کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہواں آدم کا ایک جنگل ہونیکا تو ہوی روچکا کہ دو سر جنگل
 اور ہوتا اور زمین ہر مہر اسکا مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی جو توبہ کرے یعنی عرض اور جمع مال سے **ف** اسباب میں ابی بن کعب اور ابی سعید اور
 عائشہ و ابن زبیر اور ابی وقادہ و جابر و ابن عباس اور ابی ہریرہ ہی روایت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیحہ غریبہ ہے اس سیکہ مہرجم مراد حدیث یہی کہ بغیر
 کے آدمی ظلم نہیں نہ صاحب ملک جیسا ہے مال پر مٹا ہے جب مرے جب ہی قناعت کرتا ہے کسی نے خوب کہا ہی بیت چشم کو بردیا دارا + یا قناعت
 پر کند یا خاک گور + اور جو بندہ کہ بتوفیق الہی ہدایت پاتا ہے اور عہد قناعت پر مستعد ہوجاتا ہے تو اب حقیقی اسی افکار دنیوی سے اور آخرت میں شدت حساب
 بچاتا ہے سختی جان کندن ہی سپر آسان ہے امرار سے اگی فقر کا نشان ہے یہ نہ شراب مہو میں سرشار مہو کے وہ حساب و کتاب میں گرفتار مہو کے یہم پانسو ہر
 پہلے جنت کو سد ہار وہ سیکڑوں برس جان ہار بہتر مال مومن کا نوحہ صالحہ ہے یا سان ذاکر اور بہتر خانہ قناعت ہے یا قلب شاکر زاہد کو دنیا میں راحت گور میں
 استراحت آخرت میں رفوح دریاں دنیا دار زندگی میں گرفتار افکار گور میں حسرت شاعر آخرت میں فنا فی انار نہ نفس نام نہ راحت و آرام **باب** ما جاء قلب
 الشیخ شاب علی حب الشیخ باب س یا منین کہ بڑھیکار دل جوان ہے و خیر وکی محبت میں **عن** ابی ہریرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال قلب الشیخ شاب علی حب الشیخ وکثرة المال ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دل بڑھیکار جوان ہے و
 خیر وکی محبت میں زندگی کی درازی اور مال کے کثرت پر **ف** اسباب میں انس کے یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیحہ **عن** انس بن مالک ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یصغر ابن ادر ویشب جنبہ اثنتان الخیر ص علی الخیر ص علی المال ترجمہ روایت انس بن مالک کہ

بہان مدراس
مذکورہ حدیث صحیحہ ہے

بجو کثرت مال انسان کے سیر نہ یمن کا بیان

بڑھیکار کا دل جوان ہے مال دوسرے کے دوسرے میں

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر باہر جاتا ہے آدمی اور جو ان ہوتی جاتی ہیں انہیں دو چیزیں ایک حرص و ننگ کی دوسرے حرص مال کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **کاب** **ف** الرہادۃ فی الدنیا بآئینہ سے من **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الرہادۃ فی الدنیا لیست بحیثیر الخلال ولا ارضاعۃ المال ولا لیسۃ النہان لا تكون یسما فی بدیک او ثقی مصافی یدلہ الله وان تكون فی ثواب المصیۃ اذا انت اصبحت بها ارضعت فیہا کو انہا اصبحت لک ترجمہ روایت ہے ابی ذر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ آدمی کو حیر و فک و اندیشہ اور حرام کرے اور نہ یہ کہ مال کو ضائع کرے لیکن زیادہ کے معنی یہ ہیں کہ تجھی وثوق اور اعتماد اور ہر وسار زیادہ ہو اس پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہی نسبت اس چیز کے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھی استقدر ثواب مصیبت کے عجب تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت باقی رہے یا تجھی ثواب ملا کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جلتے ہم اسے مگر ایسی سند سے اور ابواویس خولانی کا نام عائذہ اللہ عنہ اور عمر بن واقد منکر الحدیث ہیں **عن** عثمان بن عفان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس لابن ادم حرص فی سیوی ہذا الخصال بلیت لیسکمنہ و کو کو ثواب ثواب و جملہ الخیر و المال ترجمہ روایت ہے عثمان بن عفان کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ابن آدم کا کچھ حق یعنی نیکیاں چیز و من سے سوال ایک گھر کے کہ جس میں بقدر کفایت بسر کرے اور اتنی کپڑے کہ اپنی عورت ڈھانپ سکے اور روٹی اور پانی کے برتن **ف** یہ حدیث صحیح ہے یعنی حدیث حرث بن سائب کے اور سائب ابواوہ اور سلیمان بن سلم بخج سے کہتے تھے کہ نضر بن شہیل نے کہا جلفا بخجہ لیس کے ساتھ سالن ہو **عن** مطہر فی عن ابیہ راۃ استھی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو یقول لہا کما التکاکر قال یقول ابن ادم حرص علی مالی و ہل لک من مالک الا ما تصدقت فامضت او اکلت فاکلت او لیست فاکلت ترجمہ روایت ہے مطہر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ بخجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ پڑھ رہی تھی الہا کما التکاکر یہ فرمایا کہ کتاب ہے ابن آدم میرا مال ہے میرا مال ہے اور نہیں ہے مال تیرا جو تو نے صدقہ دیا اور جاری کر دیا اسکو یعنی اسکا اجر اللہ کیہاں یا دیکھا یا اور فاکر دیا یا پسنا اور پرا کر دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی امامۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن ادم انا ان تبذل الفضل خیر لک ولان تمسکہ شر لک ولا تدخر علی کفافی وابدأ بمن تعول والید العلیا خیر من الید السفلی ترجمہ روایت ہے ابی امامہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ٹیپی آدم کے اگر تو خرچ کر دے اپنی حاجت کے زیادہ جو کہ لینے صدقات و خیرات میں یا یہاں تک کہ ملازمت میں تو بہتر ہے تیرے لیے اور اگر روک کر لے تو بدتر ہے تیرے لیے اور ملامت نکلا جاویگا تو اپنے اوپر بقدر کفاف خرچ کرنے میں اور صدقات و خیرات میں شروع کر کے دینی سے جبکی تو خرچ کر مشکل ہو جائے اور اوپر کا ہاتھ لینے دینے والا تیرے نیچے والے ہاتھ سے لینے والی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شاد میں حدیث کے کثرت اور **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو انکم توکلون علی اللہ حق توکلہ لرتزقکم کما ترزق الطیر تغدو فاصا و تروء و یطاف انہ ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم توکل کرو اللہ پر جو حق ہے توکل کر نیکیاں تو رزق ملے تمکو جیسا کہ لٹا ہی چڑی کو کہ صبح کو نکلتے ہیں بہو کی اور شام کو آتے ہیں پیٹ بھر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جلتے ہم اسے مگر ایسی سند سے اور ابو تیمہ جثالی کا نام عبد اللہ بن مالک **عن** انس بن مالک قال کان اخوان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان احدهما یأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والاخر یحترف فشکا الخیر فآخا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لعلک ترزق بہ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک کہ ہاتھ دو بہائی زمانہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انہیں حاضر رہتا تھا حضرت کی خدمت میں اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا پس شکایت کی مزدوری کرنا تو اپنے بہائی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس سو فرمایا اپنے شاید کہ تجھی کسی برکت سے روٹی ملتی ہو **عن** عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصابہ منکم امنا فی سیرہ معافی فی جسدہ عندہ قوت یومہ فکما جازت لہ اللہ یا ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہنا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنی صبح کی تم میں سے فارغ البال اور خوش حالی کے ساتھ اپنے نفس پر تدبیری کے ساتھ اپنے جس کے اسکی پاس قوت ہے اور سزا کا تو اس کے لیے گویا بے نیامیٹی گئی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جلتے ہم اسے مگر

مروان بن معاویہ کے روایت سے اور مروان بن معاویہ کی کہ جس نے لذت اور خوشنودی دنیا کی روایت سے ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید بن ابی حمزہ سے مروان بن معاویہ سے
مانند اسکے مقرر حکم خلاصہ باب اور سلا القیس زید سے کہ اعتماد علی رب العباد اس قدر ہو کہ اپنی ہاتھ کی چیز سے چندین ہزار درجہ بڑھ کر اطمینان پہنچا کہ غیبی پروردگار ایک
صفت قلبی ہے کہ اگر کسی سے حاصل ہوتی ہے اور حسب یقین واثق اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ہو جاتا ہے تو رزق کی طرف سے آدمی مطمئن ہو جاتا ہے اس وقت خیر کمال کا
رضائی آگے میں اور صبر کرنا مصیبت میں نظر حصول صلوات الہی اور رحمت کے نہایت سامان ہو جاتا ہے یہ تحقیق ہے کہ نہ وہ کچھ کہہ رہی ہے بعض انسانی زمانہ کی اور اپنے
طرف سے گھر گھر کی کہتے آخوان دوران اور خیال کیا ہے کہ گوشت اور گہی اور وودہ دی کو چھوڑ دیا اور صلا چھوڑنے سے متنع نہ ہوا اس کا نام نہ ہے یا ترک نکاح یا ترک جماعت
صلوۃ یا ترک حقوق نفس کو زبردستی سوا بل کیا حدیث اول ہے اس زہد مختصر کو اور انکار کیا راہ ان جابل پر کہ جو حقوق نفس و خطوط نفس میں تیز کر کے اس بلا میں گرفتار
ہو میں اور مباح کیا نفس انسان کے لئے حقوق ضروریہ کو اور جائز کیا اس سے متنع ہو نہ جو حدیث ثانی نے مثل کخی اور ثوب و ظروف و غیرہ کے پس متنع ہونا اس سے
خلاف زہد نہیں مگر یہ کہ ان اشیاء میں اس قدر تکلف کرے اور تکار کا خواہاں ہو کہ حدیث شریعی سے بڑھ جاوے اور جمہ الثوب و ظروف و دیگر متاع فانی میں اپنی اوقات خراب کر
لا اس صورت میں نہ کہے نکاح و بیگا اور لہو میں گرفتار رہو بیگا بیان کیا اس کو حدیث ثانی نے بلکہ تعلیم فرمایا کہ اصل ل انسان کا تین قسم ہے جو صدقہ دیا گیا یا پتہا اور
باقی سب وارثوں کا ہے کہ خیر وہ کرے اور حاجت سے دیا بیگا اور مال خرچ کر نیکی اور اپنے پاس جمع رکھنے کی تفصیل حدیث رابع میں فرمادی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس سے
اور ہر ہائیکو متنع ہو دے اور حاجت کے موافق اپنے پاس کہے اور حاجت کی تفصیل وہ ہی جو حدیث ثانی میں گندی پس حدیثہ و شاعر نے اتفاق و اساک مال کی حدیث
رابع میں اور اجازت دی اساک کے بقدر کفاف کے اور یہ بھی فرمادیا کہ پہلے انکو دنیا خلی روٹی اپنے و سر پہ فرمایا کہ اگر فضل مال کے خرچ کر میں یہ خیال آوی کہ یہ بیگا تو ہمارے
کام آویگا اور شاید ہو کہ اور نہ ملی تو حدیث فاس میں فرمادیا کہ اگر تو کل کرو گے تو بیرون کی طرح تہمین رزق ملے گا بغیر محنت و ضروری مشقت کے پہلی کہ جو انکار رزاق
ہے وہی تہا رہا ہے پھر وہ ہر روز ہونے لگتے ہیں بیٹ پھر اشیاء نو میں آتی ہیں تعجب ہے کہ تو انسان ہو کہ تو کل میں مانے کہ مہر ہے فرمادیا کہ فضل مال سے اپنے بہائوں
کے ملازمت کر میں اور رزق میں برکت ہوتی ہے نہ حرکت چنانچہ حدیث سادس میں دو بہائوں کا ذکر ہے سی پر مال ہے پھر جمع مال کی ایک حدیث میں عین کر دی کہ
ایک روز کا قوت آدمی کے پاس ہو تو سمجھے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ کہ طالب مہر اس کی رزق کا کہ یہ خلاف ہے چنانچہ ہی مضمون ہے حدیث شریع کا انتہائی فانی
الباب باب ما جاء فی الکفایۃ فی القیام علیہ باب کفاف پر مگر نیکی یا مہر عمن ائی امامہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اعطی اولیاء
عند فی المؤمن خیفۃ الخاد ذو حظ من الصلوۃ احسن عبادۃ ربہ و اطاعۃ فی السر و کان غامضاً فی الناس لا یثار لہ بالاصابع و کان
رنقہ لکافاً فصبر علی ذلک ثم نصر سیدہ فقال محجّت منیۃ قلت بواکیہ قل رانۃ و یہا لا سنا و عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
عرض علی ربی لیجعل لی بطحاۃ مکہ ذہبا قلت لا یارب و لکن اشیء یوما و احوۃ یوما او قال ثلاثا و احوۃ لک فاذا اجبت نصرعت لیک
و ذکرک و اذا شبعت شکرک و حجلت لک ثم یرواہ عن ابی امامہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک کر نیکی لائق سیر و ستون میں سیر نزدیک ہلکی بار بار
والا نماز میں بہت حصہ کہنی والا کہچے کی اسے عبادت اپنے رب کی اور فرمانبرداری کے لئے خلوت میں اور دبا ہوا ہالوگو میں کہ اشارہ نہیں کیا جاتا اس کی طرف انگلیوں سے
اپنے سبب شہرت اور ہو کہ رزق اس کا بقدر کفایت پھر مگر اسے اس پر ہونے کا زمین کو اپنے ہاتھ سے تو چھوٹے چھوٹے اور فرمایا جلدی الی موت اس کی تھوڑی ہو میں
روئیو الیان اس کی کہ ہو کی میراث اس کی اور ایسی ہمسایہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے پیش کیا سیر رب نے چھ پر سات کو کہ کو کہ لکریلی زمین کہ کی
سونا کہ بیان نہیں نہیں ہے پروردگار سیر و لکین میں چاہتا ہوں کہ آئودہ و سیر ہوں اکیڈن اور ہو کا رہوں اکیڈن یا فرمایا تین دن یا اس کے مانند اور کچھ فرمایا پھر جب میں
ہو کا ہوں عاجزی اور سکنت ظاہر کروں تیری طرف اور یاد کروں تجھ کو اور جب آسودہ و سیر ہوں شکر کروں تیرا اور حدیث لاؤن تیرے اسباب میں فضائل بن علیہ
ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بیٹے میں عبدالرحمن کے اور کنیت انکی اباعبدالرحمن ہے اور وہ مولیٰ میں عبدالرحمن بن خالد بن زید بن معاویہ کے اور وہ شامی یز
نقہ میں اور علی بن زید ضعیف میں حدیث میں اور کنیت انکی ابوعبداللہ ہے معتبر حکم قولہ ہلکی بار برداری والا یعنی اہل عیال اور دنیا کے شغال اور ساز و سامان
کم رکھتا ہے قولہ نماز میں الخ یعنی نماز دل لگا کر خلوص سے بادامی شستن و استحج و حفظ و انص و واجبات ادا کرتا ہے اور جمہ اور حاجت میں لطیف خاطر حاضر رہتا ہے

قولہ اور باہر ما انہی نے کو مین شہرہ اور نام نہیں چاہتا اور پھر علیہ اور سلطان کا خواہان اور جوان نہیں بلکہ گوشہ نشین اور غفلت میں اپنے رب کی عبادت میں ملوث ہو کر
اسکی اطاعت میں مشغول ہے قولہ پھر وہ کا زمین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑتی ہے کہ ہمارا اس سے نوک انگشت کا مارا ہی نہیں بڑا و سکرانہ کی انگلیوں پر غرض
بہر حال بیان کرنا تفصیل کے کا جب منظور ہوتا ہے تب لیا کرتے ہیں پس بیان فرمائی اپنے اسکی بعد کی عمر کے اور ملت عورتوں کی جو اس پر دین خواہ میسبان ہوں یا اور
عزیز و اقارب اور ملت اسکی میراث کی کہ بہت سال امتناع جمع کیا اور بہت ساز و سامان دنیا کا بچھڑا کچھ ضروری چیزیں اپنے استعمال میں لایا اور بیل بسا قولہ فرمایا اپنے
پیش کیا میرے رب نے انہ اس حدیث کے معلوم ہوا کہ فقر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار ہی تھا نہ خطاری اور یہی موجب فضیلت ہے اور سبب فقر اور فقر صراطی کہ جس کے بندہ
منہ پر ہے اسکو سبب کفر فرمایا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ اسْتَوْدَعَ رِزْقًا وَفَقَّاهُ وَقَعَهُ اللَّهُ مَرَّجَةً**
عبداللہ بن عمر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بچا اور عذاب خروج سے نجات پائی اس شخص کے کہ اسلام لایا اور رزق ملا اسکو بقدر کفایت اور قناعت کے
اے اللہ عذروصل نے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طُوبَى لِمَنْ هَدَى إِلَى الْإِسْلَامِ**
وَكَانَ عَيْشُهُ كَقَافٍ وَقَعَرٌ مَرَّجَةً **ف** فضالہ بن عبیدسی کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہمارا کبھی اس شخص کو کہ ہدایت پائی اسی طرف
اسلام کے اور رزق ملی اسکو بقدر کفایت کے اور قناعت کے اسی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالہانی بخلافی کا نام حمید بن ہانی ہے **بَابُ حَاجَةِ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ**
فضیلت میں فقر کے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ فَقَالَ أَنْظِرْ مَا تَقُولُ**
قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّكَ ثَلَاثَ عَوَاقِبَ قَالَ إِنْ كُنْتُ تُحِبُّنِي فَأَعِدْ لِفَقْرِي خُفًّا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعُ إِلَيَّ مِنْ تُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ ترجمہ روایت ہے
عبداللہ بن مغفل سے کہ کہا ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں آپکو دوست رکھتا ہوں تو فرمایا اپنے دیکر یہ سچہ تو کیا کرتا ہے کہا اسی میں
دوست رکھتا ہوں آپکو کہا یہ تین بار فرمایا اپنے اگر تو مجھے دوست رکھتا تو ظہار کر فقر کے لہی ایک بھول سلنے کہ فقر بہت جلد انہی لاسا اسکی طرف جو مجھے دوست رکھے
بہا نسی نہیں رہا وہ اپنے منہ کا کھڑک **ف** روایت ہے فقیر بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے شدا والی طلحہ سے اسکی مانند ہم نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور
ابو ذر ع راسی کا نام جابر بن عمر ہے اور وہ فقیر ہیں ترجمہ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَقْرُ خُفٌّ يَخْتَفِي بِهِ الْفَقْرُ خُفٌّ يَخْتَفِي بِهِ الْفَقْرُ خُفٌّ يَخْتَفِي بِهِ الْفَقْرُ**
کے وقت کہوٹے کو پہناتے ہیں مراد اس سے ہے کہ فقر کے لئے مستعد رہے اگر مجھے دوست رکھتا ہے **بَابُ حَاجَةِ أَنْ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ**
أَعْيَانِهِمْ باب فقیروں کے مقدم ہونے میں ان پر دخول جنت میں **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ**
يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَعْيَانِهِمْ ترجمہ روایت ہے ابی سعید کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فقرائی مہاجرین داخل ہونگے جنت میں غیاث
بَابُ شَرَفِ اسباب میں ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمر اور جابر سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس حد **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَحِبِّي مِسْكِينًا وَأَمْسِكِي مِسْكِينًا وَأَحْشَرِي فِي زُفْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
أَتَقْرَأُونَ الْحَنَّةَ قَبْلَ أَعْيَانِهِمْ باریعین خرقا یا عائشہ کہ توروں ماسکین کو زوفری مکر یا عائشہ اُحیی المساکین وقرئ بفتح و
اللہ یقرئ بک یقرئ بفتح و ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ زندہ رکھے مجھے مسکین اور امیر بھی مسکین اور امیر بھی مسکینوں کے
گروہ میں قیامت کے دن سو کہا عائشہ کیوں یا رسول اللہ فرمایا اپنے داخل ہونگے مساکین جنت میں انہی سے چالیس برس پیشتر سے عائشہ سے بہر مسکین کو اور دی اے
اگر جب ایک کجور کی پہناک ہولے عائشہ دوست رکھے مساکین کو اور نزدیک ہو تو اُن سے کہ شیک اللہ کا نزدیک کر گیا تو کجور قیامت کے دن نیچے اپنی درگاہ میں مرتب فرما
عنایت فرمائے گا **ف** یہ حدیث غریب ہے مہر محمد اختلاف ہے علماء کا مساکین اور فقر کی تعریف میں سو ابن عباس اور قتادہ اور عکرمہ نے کہا فقیر وہ ہے جو سوال
کرتے اور مسکین جو سوال کرے اور ابن عمر نے کہا فقیر وہ نہیں جو درہم پر درہم جوڑ جوڑ کر رکھے اور فقر تو لیکن فقیر وہ ہے جو اپنے نفس سے متعلق ہو اور نہ اس کے پاس مال کرے اس
عورت اور قدرت نہ رکھتا ہو کسی شے پر جمال اسکو عدم سوال کے سبب غنی جانتے ہوں اور قتادہ نے کہا فقیر محتاج مؤمن اور مسکین محتاج تندرست اور عکرمہ سے مروی ہے
کہ فقر مسکین میں ہے اور مساکین ال کہتا ہے اور امام شافعی نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو مال اور خزانہ نہ رکھتا ہو زمین پر خواہ عجز زمین اور مسکین وہ ہے جسے مال و زر ہو

فقیر کے فضیلت

فقیر کا مقدم ہونا میں ان پر دخول جنت میں

کفایت کرتا ہو سائل جو خواہ غیر سائل اور مسکین کے نزدیک خوشحال ہے فقیر سے اس کے اندر کجانی فرمایا اَمَّا السَّافِيَةُ فَكَانَتْ لِمَسْكِينٍ كَمَا لَوْ اَبْدُوهُ لَكُمُ
 اُنکے ال سے تہا سفینہ اور وہ اس میں اہل حرفت ہی اور یہ قول سند کتاب اللہ اور اصحاب کی ہے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین ہے اور قیدی ہے کہا فقیر وہ ہے جو بقدر کفایت روکے
 روکتا ہو اور مسکین وہ کہ جسکی پاس کچھ نہ ہو اور بعضوں نے کہا فقیر وہ کہ جسکا مسکن خادم ہو اور مسکین وہ جو کچھ نہ کہتا ہو اور بعضوں نے کہا جو کسی شے کا منتظر ہو وہ فقیر اگرچہ
 غیر سے غنی ہو اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّهُ الْفَقْرُ اِلٰى اللّٰهِ اور مسکین وہ جو ہر شے کا محتاج ہو کیا تو دیکھتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تعزیب ہی اسکی اطماع کے
 اور طعام کفارہ کا سختی اسکو کیا اور کوئی محتاجی زیادہ نہیں ہے اس کے کہ شہر سد جوہر کا محتاج ہو اور اگر ہر شخص کی کہا فقر وہ میں جو ہر شے کی چوکی ہوں اور سائیں جنہوں نے
 ہر شے کی ہو حال کلام ہے کہ فقر وسکنت دونوں جرات میں حاجت اور ضعف حال سے سو فقیر وہ ہے کہ حاجت اسکی نقاط نظر توڑ دی ہوں اور مسکین وہ ہی کہ نصف ہو
 نفس اسکا اور سائیں ہو گیا طلب قوت کی حرکت سے غرض فقیر فقار سے مشتق ہے اور مسکین سکون کا لفظ اذکر البغوی رحمۃ اللہ علیہ فی قولہ تعالیٰ اَمَّا الْعِدَّةُ فَالْفَقْرُ وَالْمَسْكِينُ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ یَدْعُلُ الْفَقْرُ اِلَیَّ الْجَنَّةِ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ وَیُخْصِمُ اَمَّا عَلَیْہِ مَا عَلَیْہِ یَوْمَ تَرْجُمُہُ رَاۤیَ اَبُو ہریرہ
 کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل ہونگے فقر اجرت میں بانسور بن شیر اختیار سے کہ وہ آدھا دن قیامت کا **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
 عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَالَ یَدْخُلُ فُقْرًا الْمُسْلِمَانِ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ حَرَّیْفًا حَرَّیْفًا رَاۤیَہُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
 رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا اہل ہونگے فقر مسکین جنت میں ان کے اغنیاء سے چالیس برس پیشتر **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ یَدْخُلُ فُقْرًا الْمُسْلِمَانِ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِیَاءِ وَیَوْمَ تَرْجُمُہُ رَاۤیَ اَبُو ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلے
 اللہ علیہ سلم نے اہل ہونگے فقر مسکین جنت میں اختیار سے آدھا دن پیشتر اور وہ بانسور بن شیر **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے ترجمہ رواہ ترمذی و ابی یوسف و ابی داؤد و
 کذا اختیار پر بانسور بن شیر اور بعض میں چالیس برس تطبیق میں اس طرح ہے کہ فقیر و متم میں ایک فاقہ دو سر غیر فاقہ میں اول بانسور بن تقدم رکھتے ہیں اور
 دوسرے چالیس برس **بَاب** مَا جَاءَ فِي مَعْنَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَاهْلَہٗ بَابُ نَبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مَا جَاءَ فِي مَعْنَى النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
 قَالَ دَخَلَتْ حُلًی عَائِشَةُ فَلَا عَمْرَیْ وَقَالَتْ مَا شَبِعَ مِنْ طَعَامٍ فَاَشَاءَ اَمَّا اَبُو بَكْرٍ فَلَا بَكْرَیْ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ اِذْ كَرُّ الْحَالِ النَّبِیِّ فَاَرَقَّ حَلِیْہَا
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ لَدُنَّہَا وَاللّٰہُ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْرٍ وَنَحْمٌ مَّرَاتِنَ فِی یَوْمٍ تَرْجُمُہُ رَاۤیَہُ مَسْرُوقٌ کہ اہل ہوا میں حضرت عائشہ المومنین
 کے خدمت میں سونگیا یا انہوں نے سیر لئی کہا نا اور فرمایا میں سیر نہیں ہوتی ہوں کہسے کہانے سی کہہ رہا ہوں نا چاہوں ہر روتی ہوں کہا مسروق نے میں نے عرض کی کہ
 فرمایا انہوں نے یاد کرتی ہوں میں اس حال کو کہ چوڑا سپر رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے دنیا کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی سیر نہ ہوئی آپ روٹی اور گوشت سے دو بار ایک
 میں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ مِنْ خُبْرٍ شَعْبٍ یَوْمَئِذٍ مُّتَابِعِیْنَ حَتّٰی تَرْجُمُہُ رَاۤیَہُ
 ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہ فرمایا انہوں نے سیر نہ ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم جو کی روٹی سے دو دن کے درپے یہاں تک وفات پائی **ف** اسباب میں ابی ہریرہ
 بھی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مَا شَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَاهْلَہٗ تَلَا تَابِعًا عَامًا مِنْ خُبْرٍ الْاَبْرَحِیِّ فَاَرَقَّ
 اللہ تعالیٰ ترجمہ رایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا انہوں نے سیر نہ ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم اور گھر و ایک تین روز کے درپے یہاں تک کہ چوڑا دنیا کو **ف**
 یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ** اَبِي اَمَامَةَ یَقُوْلُ مَا كَانَ یُفْضَلُ عَنْ اَهْلِ بَلَدٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ خُبْرٍ الشَّعْبِ تَرْجُمُہُ رَاۤیَہُ اَبُو اَمَامَةَ
 کہتے تھے کہ نہ زیادہ ہوتی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے گھر سے روٹی جو کی لینے حاجت نہ پڑتی **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب اس سند **عَنْ**
 اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ یَبِیْتُ اللَّیْلَ اِلَی الْمَتَابَعَةِ طَاوِیًا وَاهْلَہٗ لَا یَجِدُ فَنَ عَشَاءًا وَكَانَ اَكْثَرُ خُبْرٍ خُبْرُ
 الشَّعْبِ تَرْجُمُہُ رَاۤیَہُ اَبْنِ عَبَّاسٍ کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم اور گھر و ایک کے کاتے تھے یہ دے رات کو خالی بیٹ نہ پائی تھے کہا نا انکا اور کٹر خوراک انکی جو
 کی روٹی تھی **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اِلِ مُحَمَّدٍ رِزْقًا تَرْجُمُہُ
 رَاۤیَہُ ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے یا اللہ کر دی رزق آل محمد کا بقدر کفایت **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ

فقیر کا بیان ہے بانسور بن شیر اور اہل بیت ہوا

بی صلے اللہ علیہ سلم اور ان کے اہل بیت ہوا

بقدر ایک ذراع کے پاس اس کا باریک اور پہلے لا جوڑی پوست اس کا مانند دلی کے کات کر کڑباتی ہیں اور کڑا اس کا معتدل ہوتا ہی گری اور سوسے میں اور بائیں ہاتھ میں
اور افح حرارت اور باعث تغلیظ عرق کا اور کھجلی اور دم کو نافع ہے اور جو میں نہیں کم پڑتی ہیں اور دم کو اس کے ہند میں اسی کہتے ہیں اور ملک شام و دمشق سے اس کی جہاں
کپڑے بہت آتی ہیں اور جن میں شیرین زاد ہوا لہذا شرفاً و تعظیماً میں اکثر تمیض کے بناتی ہیں اور شوق کسیر میں تلخ رنگ کا اس میں کپڑے رنگتے ہیں **عن فضالہ** ثوب
عبدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی بالناس یخیر رجال من قامتهم فی الصلوۃ من الخصاصۃ وھم اصحاب النصفۃ حتی یقول
الا عراب ہذا ایہ او یجانون فان صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف الیہم فقال لو تعلمون انکم عند اللہ لا حبیبتہم ان تردوا
فاقة و حاجۃ قال فضالہ انا ینوید مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت فضالہ بن عبید کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتا تو لوگوں
کو گھڑتے بہت لوگ کپڑے کپڑے نماز میں بہو کہ سب سے اور وہ اصحاب نصفہ تھے یہاں تک کہ عراب کہتے یہ مجنون ہیں یہ جب نماز پڑھ جاتی تو لہذا صلی اللہ علیہ وسلم جاتے
انکے پاس اور فرماتے اگر تم کو معلوم ہو جو مرتبہ تمہارا ہے اللہ کے نزدیک اور جو نوبت ہے اس فقر و فاقہ کا اس کی درگاہ میں تو دوست رکھتی تم کو زیادہ ہو مگر فاقہ اور حاجت کہا
فضالہ نے میں اس وقت سامنے تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ صفۃ الارش الان اور اصحاب نصفہ کچھ بھی جاتی تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مسجد کے پیش ملائین تھے یہی اور کسیر کا حرف اور ابو ذریبی میں شغل نہ ہو بلکہ شبانہ روز تحصیل علوم دین اور حفظ احادیث نبوی میں مشغول رہتے
ابو ہریرہؓ انہیں کہتے اور وہ دن کے باختلاف ان مختلف تھے لفظ صوفی ہے اسی مشتق ہے اور عراب گانوں کے رہنے والی لوگ بلکہ عربی میں بدو اور ہندی میں
گنوار کہتے ہیں **عن** ابی ہریرۃ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ساعۃ لا یخرج فیھا ولا یلقاھ فیھا احد فاذا ابوبکر فقال ماجاءک یا
یا اباکر فقال خرجت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانظر فی وجھہ والتلیل علیہ فکریب ان جاء عمر فقال ماجاءک یا عمر
قال الحق یارسول اللہ قال وانا قد وجدت بعض ذلک فانطلق الی منزل ابی الہیثمۃ التیمیاری لا نصاریف وکان رجلاً کثیر الخلق
والشأن وکم ینک لہ خدمۃ فاصبح وہ فقالوا لا مراۃ ابیہ ابن صاحب فقال انطلق یتعذب بنا الماء وکم ینک ان جاء ابی الہیثمۃ فیر
یزعم انہ صعدنا ثم جاء ابی ہریرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبقیہ یابئہ وامہ ثم انطلق یتعذب بہ علی حدیث بقیہ فسط لہم سباطا ثم انطلق
الی خالۃ حماء فینقی صحنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلا تنقبت لنا من رطبہ فقال یارسول اللہ انی اردت ان تختاروا او قال خیر
من رطبہ ولبسہ فا کاوا وشربوا من ذلک الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا والیہ نفسی ببیدۃ من التیمم الذی لے سألون
عہ یومہ الیقینہ ظل بار د و رطب طیب و ماء بارک فانطلق ابی الہیثمۃ لیسعہم لھم طعما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلحن ذات
درہن لھم عناقا واجد یا فانہم بہا فاکھو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل لک خادم قال لا قال فاذا اتانا سبی فاننا فاقی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم براسین لیس معھما ثالث وانا ابی الہیثمۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبر منھما فقال یابئہ اللہ اخبرنی فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان المستشار موثق حدیث ہذا فاقی رایتہ یصلی واستوی بہ معروفا فانطلق ابی الہیثمۃ الی امرائہ فاکھرا بقول رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابی الہیثمۃ ما انت ببالغ ما قال فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ان نعقہ قال ہو عقیقہ فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ لم یبعث نبیا ولا خلیفۃ الا ولہ بطانتان بطانۃ تاعروا بالمعروف ونہوا عن المنکر و بطانۃ لا تالوا خبائا ومن یوق
بطانۃ الشیو فقد و فی ترجمہ روایت ابو ہریرہؓ کہ نیکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت میں کہ نہیں نکلتی تھے کبھی اس وقت میں اور نہ ملاقات کرتا کبھی شخص نے اس وقت
میں بھیجے اگر دم راحت اور گہریں دیکھا وقت تھا پہلے انکے پاس ابو بکرؓ سوچا اپنے کیا خیر لائی تو کوئی ابو بکرؓ عرض کی انہوں نے نکلا میں اس کے ملاقات کروں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نظر کروں انکے چہرہ مبارک کی طرف اور سلام کروں انہیں پر ان باتوں کو کچھ دیر نہیں ہو کہ اتنے میں حضرت عمرؓ بھی حاضر ہو سوچا اپنے کیا خیر لائی
تو کوئی عمرؓ نے انہوں نے پہلے کی جو کچھ یا رسول اللہ فرمایا اپنے میں بھی کچھ اثر پایا ہو کہ اس سب ملکر گئے ابی الہیثم بن التیمارؓ کہ جو انصار میں ایک رہا کہ جو دربار میں
بہت کہتے تھے اور کوئی ان کا خادم نہ تھا سوچا یا ابو الہیثمؓ کو گہریں پس پوچھا انکے بی بی کے کہ تمہارا صاحب کہاں ہیں موعرض کے اسے کہ گئی ہیں میٹھا پانی لے گئے ہیں اور اس کی

اور کچھ دیر یہ جیسے یہ لوگ کہ اتنی میں ابو ہشیم کی ایک مشک لے چھو کر کہا ہوائی ہو کہ تیرے اسکو سو رکھنا انہوں نے مشک پہ کر لپیٹ لگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کئے گئے
 کہ سیر باب دہم میں آپ پر بیگ ابو ہشیم کی سبک دینے باغین اور ایک چھوٹا بچہ یا انکے لئی سیر کے کچھ کے درخت پاس اور لٹائے وہاں سے ایک گٹھا کچھ روکا اور کہا ہوا
 انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہے اور فرمایا آپ نے تم کو جو کیوں نہ لائی رطب ہمارے لئی معرض کی انہوں نے یا رسول اللہ میں نے جا پا آپ خود بند کر لیں نہیں ہے یا یہ کہا کہ
 پسند کر لیجئے کی اسکے کچھ میں کہالی وہ کچھ اور یا اس پانی میں جو وہ لائی تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پر درگاہ کی کہ میرے جان انکی ہاتھ میں
 یہ ان نعمتوں میں ہے کہ جب کا سوال کیا جاوے گا تیرے قیام کے دن تفصیل انکی یہ بتائیے خدا لینے باغ کا اور کچھ خوش مزہ کی سبک پاکیزہ اور پانی سرد میرے ابو ہشیم کے کچھ
 کہا یا حیار میں انکے واسطی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنا تم دودہ والا جانور پر نہ چڑھا یا انہوں نے ایک بکر کا بچہ داد یا نیز پر لپیٹ چکا لائی یہ کہا یا ان سب پر رسول خدا
 نے یہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہشیم کی کیوں تھہرا پاس کوئی خادمہ انہوں نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپ یہ چربا آئیں تھہرا پاس قیدی لینے غنیمت کے تو تم
 آؤ تھہرا پاس یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو نفر قیدی تھہرا انکی تاکوئی تھہرا پھر حاضر ہوئی انکے پاس ابو ہشیم یعنی حسب الارشاد آنحضرت کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم پسند کر لو ان دونوں میں سے جو تم کو پسند آئے انہوں نے کو آپ ہی پسند کر دیجی انہیں یا رسول اللہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے وہ میں سے لینے انات
 اسکو ضرور ہے اور جو خواہی اور چاہی بات پراطلاع دیا سو تو تم اسکو لینے اشارہ کیا ایک غلام کس طرف اور وجہ ترجمہ یہ بیان فرمائی کہ میں نے دیکھا ہی اسکو خازن تھے ہوئے
 اور جن میں حالت کروا کے ساتھ لینے آرام و راحت کے کہہ سوائی ابو ہشیم اپنی بیوی کے پاس اور خبر دی ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کہ میں نے حضرت سے فرمایا
 یہی کہ اس غلام کو آرام سے رکھنا سو کہا انکی بے لپی نے کہ تم بوری کر سکو گے وصیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حواس غلام کے باب میں انہوں نے فرمائی جو بیعتی حضرت
 اس غلام کا ادا کر سکو گے مگر یہ کہ آزاد کرو تم اسکو کہا ابو ہشیم نے کہ وہ اسوقت آزاد ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ نہیں بھیجی کسی نبی اور نہ کسی ضیفہ سے
 سلطان کو مگر اس کے دو قسم کے ذہن ہوتے ہیں ایک ایسے کہ حکم کرتے ہیں اسکو اچھی کاموں کا اور دوسرے ہیں اسے بری کاموں لینے مشورہ دینے کی ہیں اور دوسری پہلائی
 سے آگاہ کرتے ہیں اور دوسرے قسم وہ کہ تصور نہیں کرتے انکے خراب کر نہیں ہر چہ اچھا یا کیا فتنوں کی برائی سے و بجا یا کیا بری فتنوں سے **ف** یہ حدیث میں صحیح
 عربیہ بروایت ہے صاحب میں عبد اللہ انہوں نے ابو حوانہ سے انہوں نے عبد الملک بن عیسے سے انہوں نے ابی سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کئے ایک دن ماوراء النہر اور عمر فرما کر
 حدیث ہم معنی حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا انہیں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ اور حدیث شیبان کی کہ تم ہے اور اطول ابو حوانہ کی حدیث ہے اور شیبان تقدیر میں اہل حدیث
 کے نزدیک اور صاحب کتاب میں ہے صاحب تالیف مترجم اس حدیث میں شجر طبری فوائد میں اقول یہ کہ نفرت اور زہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور انکے اصحاب کا
 کا اور قلت دنیا کی انکے پاس اور امتحان انکا جو جمع اور متیق شمس میں کتنی کسی وقت اور بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہ حال قبل فتح ملا تھا اور بعد فتح یہ حال نہ رہا حال
 یہ زعم باطل ہے مسئلہ کہ راوی حدیث ابو ہریرہ میں اور معلوم ہے کہ وہ اسلام لائی میں بعد فتح حبشہ پہاڑ کوئی کہے کہ ممکن ہے کہ راوی نے یہ حال عجب خود ذکر کیا ہو بلکہ حضرت
 شکر بیان کیا ہو اور اس صورت میں جاری ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ شیعہ کا ہو تو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے ومن ادعی خلاف الظاہر فلیلبس البیان بلکہ امر صواب یہ
 ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ راحت و تکلیف میں گزارتے رہی کہ بھی سخت خرچ کی باقی تھے اور کہ بھی سب خرچ کر کے صبر فرماتے تھے جیسا کہ ابی ہریرہ سے
 بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ نیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اور سودہ نہ ہوئی تھے جنر شعیب سے اور حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آل محمد جیسے مدینہ میں گئے
 تین بونے دے پے سیر ہو گئے کہانے سے یہاں تک کہ وفات پائی خاتجہ اس مضمون کے روایتیں کچھ اور ہے مذکور ہو چکی ہیں غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی فرائع اکتا
 ہوتی تھی بہر حال تھوڑے عرصہ آپ جو کچھ موجود تھا سب طاعت آہی میں اور وجود دیا میں صرف فرماتے تھے اور ضیافت و اردین اور اطعام مساکین اور
 ایسا و طافین میں خرچ کر دیتے تھے اور یہی عادت تھی انہیں بلکہ اکثر اصحاب کے اور اہل سائر مہاجرین و انصار کے باوجود اس کے کہ خیال خدمتگذاری کا آپ کے بہت دینے
 تھے مگر کسی وقت انکی حاجت سے مطلع نہوتے تھے اور کہی ایسا ہی ہوتا تھا کہ وقت اطلاع کے وہ خود نکلی میں جوتے تھے اور جو ضرورت ہوتا تھا انکی حاجت مبارک سے
 اور قدرت اسکی رفع کے رکھتا تھا فوراً مبادرت فرماتا تھا اس کے پورا کر نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوصف اس کے کہی آیا حال انے چہا تے تھے ہی اور انکی سبک
 جاتے تھے اور بات کی ابو لہ نے جیسے آواز حضرت کے اور چاہی ہو گئے اور یہی ہے روایت جاری جنگ فراق میں اور دایہ شیعہ انصاری کی کہ انہوں نے بچا یا شہو کا انکے چتر مبارک

میں وہ کم کی کہنا یا کیا نکالنا اور انداز کے بہت سی روایتیں اسباب میں مشہور ہیں اور ایسا ہی معاملہ اصحاب کا تھا آپس میں کہتے واقف ہوتا تھا ایک بہائی دوسرے کی خوش
 برکات کہ سنی کرنا تھا اس کے انجیل مرام میں اور تفریف کی امتداد کی انکی ماور فرمایا کہ یقیناً یقیناً علی انفسہم وکذا کان یصح خصاصاً اور فرمایا صحیحاً علیہم دوسرے
 کہ صحیح ہونا اور کلنا انکار رفع کرنے کی لئی سوسب اسکا یہ کہ جب وہ مراقبہ آہی میں متفرق اور شاہد صفات نامتناہی میں غرق تھے اور ہونے انکو قتل میں
 ڈالا اور شاہد عبادت میں حارج و مانع ہو تو کسی کی انہوں نے اس کے ارادہ میں بطریق مباح اور یہ کمال طاعات اور بلخ انواع مراقبات سے اس کے منہ ہی اداسی ملوۃ غایت
 اجتناب کے وقت اور جب کہنا حاضر ہوا اس کے نفس اس طرف میلان رکھتا اور اس طرح منہ سے پہلدار کر پڑے میں کہ مانع حضور قلب ہو اور باتیں کرنا لوگ کے سامنے
 وغیرہ ایک اور قاضی کو منہ سے کہ حکم کری غصہ کے وقت میں اور جو عہد و تہم و شدت فرح وغیرہ کے وقت میں جو چیزیں کما سکون اور فکر سے روکتی ہوں تو عہد عرض کے
 انہوں نے کہ ہونے لائی اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسی طرح حکام و درجہ پہنچے تو اس کا ذکر کرنا دوسرے سے روا ہے مگر یہ ذکر کرنا بہ نسبت تصدیق سے ہونا بہ نسبت شک و
 تشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرنے میں امتیاز کہ آپ حاضر ہوئے اور مساعت کر گئے اس کے ارادہ اور دفعہ میں پس یہ مذہب نہیں بلکہ جائز اور مباح ہی قولہ فرمایا آپ نے
 میں سے ہی کچھ اثر آیا ہونکہ کا اور اس کے روایت میں ہے کہ قسم ہے اس پروردگار کے کہ جان کر کی انہ میں انہ اور یہ میں ثابت ہوا جواز خلاف بغیر اختلاف اور یہ سیر فائدہ ہے
 اور ابو الہیتم کا نام مالک ہے اور گئے گھر جانے میں جائز ہوا دلالت کرنا ایسے شخص کی طرف جواز مرام کرے صاحب حاجت کا اور حضرت علیہ السلام کا انکو مخلص
 جان ہوتا رہا اور یاد اور فادار ہوتا اس میں کمال شرف ہے انکا اسلمی کہ یہ معاملہ نہیں ہوتا ہے بگرنہ بات دوسرے کے ساتھ پس جائز ہوا بغیر بلائے کسی دوسرے گھر جانا اور اس
 طالب طعام ہونا اگر تین ہو کہ وہ اس سے خوش ہو گا اور یہ چوتھا فائدہ ہے اور سلم کے روایت میں کہ جب کہا ابو الہیتم کی بی بی نے انکو کہا مگر جانا والہا اور یہ دونوں کلمہ
 معروف میں عرب میں یعنی آیا تو مکان میں صبح میں اور ایسے اہل میں کہ ان کے گناہوں سے اور ابو الہیتم جیسے تو انہوں نے کہا احمد صدق کہ کسی گھر میں سیر کرے گھر سے تیر
 مہان نہیں اس سے ثابت ہوا کہ اظہار سرور مہان کے آنے سے اور الحمد للہ کہنا اس کے دیکھنے سے منہ بولا اسلمی کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور چلی دن پرتے
 جیسے کہ تقسیم کرے اپنی مہان کے اور یہ یا چون فائدہ ہے قولہ سیر و چہا انکی بی بی سے ایچ امین ثابت ہوا جواز کلام اجنبی کے ساتھ اور جواب دینا اس کا وقت ضرورت کے
 اور یہ چہا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جواز اجازت دینے کا عورت کو اپنے گھر میں ایسے شخص کو کہ یقیناً کہتی ہو کہ اس کے آنے سے شوہر خوش ہو گا اس طرح پر کہ جلوت مجرمہ لازم
 آوے اور یہ ساتواں فائدہ ہے قولہ گئے جن میں مہما بانی لینے اس میں بیٹھی بانی انکا جواز ثابت ہوا اور اس کے چہا و طلب کرنا اور یہ آٹواں فائدہ ہے قولہ اور لے آئے
 ایک گچھا کچھ روکا اس سے ثابت ہوا کہ تقدیم فاکر کے خیر و عزم پر محتاج ہے اور مبارزت کرنا اور جلدی حاضر کرنا مہمان کے لئے جو میر میر علی الخصوص جب اسکی حاجت شدید
 معلوم ہو محتاج ہے اور بی تکلفی نہایت عمدہ چیز ہے چاہے کہ وہ رکھنا ہے اس کے ساتھ مہمان کے لئے تکلف کرنا اور مرام اس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف میں مالی میزان کو کہ جب
 مہمان اس سے آگاہ ہوتا ہے وہ یہی اسکی مشقت کو دیکھنا تکلیف کو دانا ہے اور دونوں کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نواں فائدہ ہے قولہ پر کرنا یا ان سب بزرگواروں کے مسلم کے
 روایت میں ہے کہ آسودہ ہو اور سیر ہو گئی اس سے ثابت ہوا کہ گاہ گامیر ہو کر کہنا یا یہی جائز ہے مگر دایم اس کا موجب قوت قلب ہے اور یہی آسودگی اور سیری کی محمول ہے دایم
 پر اور یہ دسواں فائدہ ہے قولہ زبان غنیمت ہے کہ سوال کیا فادایگانے فیما کے درجے سوال اظہار امتنان کا اور تعداد احسان کا نہ سوال تو بیہ و تہہ اور یہ گیارواں
 فائدہ ہی قولہ فرمایا آپ نے یہ چیز یا دین سجاد باس قید کمال اس میں ثابت ہوا کہ بلکہ کرنا اور جو جس فیما احسان اور نیکی کا جائز ہے بقدر طاقت کے اور پہلے ہی وعدہ کرنا اس چیز
 کا جس کے توقع ہو جائز ہے اور یہ ایسواں فائدہ ہے قولہ میں دیکھا اسے بار پڑتے ہوئی اس سے فضیلت نمازی کے بے غازی پر ثابت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حتی المقدور آدمی کے
 نوڈی غلام کو کہ حاکم نمازی ہوں تو بہتر ہے اور یہ تیرواں فائدہ ہے قولہ اور جن حالت کرنا اس کے ساتھ ثابت ہوا اس سے ہو کہ اور ضروری ہونا جن حالت کا غلام نہ
 نوڈی سے خصوصاً جبکہ وہ نایل ہوں میں کی طرف اور نمازی یا تھی ہوں اور یہ چودواں فائدہ ہی قولہ گر یہ آزاد کو دے تم اس کو کہا ابو الہیتم نے وہ اس وقت آزاد ہی ثابت
 ہوا اس کے کمال عظمت اور زواج صحابہ کا اور جلد مبارزت کرنا آخر میں اور بہت ڈرا حقوق عباد سے حتی کہ عبید و امار کے حقوق سے اور یہ پندرہواں فائدہ ہے قولہ گر
 اس کے دفعہ کے رفیق ہوتے ہیں ایچ امین احتیاط کا تعلیم کرنا ہے رفیق سے اور حذر کرنا اسکی شرعی اور دجوبی کرنا اور قدر دانی رفیق نیک ہے اور امتحان کرتے رہنا اور
 یہ چنانچہ انکا کہ مرد کی دانا ہوں سے پر کرنا آدمی کا تو کہ بچا گیا ہے آدمی سے اس معلوم ہوا کہ ضرور فسادات سے رخصت کے بچا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک

مرگ چلا آگیا پھر وہی شب و روز اسی پر سونا ہی اندر وہ جس کے ساتھ نہروں کی دیوان کرتے ہیں اور اس منقہ حقیقی کے اندر میں سیکھوں گستاخان کا باب کا جائزہ فی
 حَفِظَ اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَہٗ اَنْ یَّکُوْنُ مِنْ عَمَلٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَیْسَ لَکَ عَلَیْکَ لِسَانُکَ وَلَیْسَ لَکَ بَیْتُکَ وَابَیْکَ
 عَلَیْکَ خَطِیْبُکَ تَرْجِمَہٗ رَایَ عَقبَہٗ بِنِ عَاصِرَہٗ کہہا اُنہوں نے عرض کی میں یا رسول اللہ کیا صورت ہے تجھ کو تو اپنی امتیاز میں کہ اور روک کہلے بی زبان اور مکملہ بیوی تجھ کو گھر
 تیرا یعنی خانہ نشین ہو جا اور قرار اپنی خطیر ہے یہ حدیث حسن ہے **ع** ابی سعید الخدری سے رَفَعَا قَالَ اِذَا اصْبَحْتَ اَبْنُ اَدَمَ فَاِنَّ اَعْضَاءَ کُلِّ نَفْسٍ اَللّٰہُ اَنْ
 فَعَقُوْا اَنْتَ اَللّٰہُ فِیْہَا فَاَنْتَ کَمَنْ یَّکُ فَاِنْ اَسْتَقَمْتَ اَسْتَقَمْنَا وَاِنْ اَعْوَجْتَ اَعْوَجْنَا تَرْجِمَہٗ رَایَ ابی سعید خدری سے مرفوع کیا اُنہوں نے اس حدیث کو بغیر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کہ فرمایا اپنی جب بھی کرتا ہی آدمی سب اعضا اس کا جزی کرتی ہیں **ب** ابی ابراہیم اکی اور تہی میں ڈر تو اللہ کا کسی ہمار مقدسہ میں سلی کہ ہم تہی سے
 ساتھ میں اگر تویہ ہے ہوئی تو ہم سب یہی ہو اور اگر تو طیر ہی ہوئی تو ہم سب یہی ہو **ف** روایت ہے ہنادی اُنہوں نے ابواسامہ اُنہوں نے حماد بن زید سے بیان کیا
 اور مرفوع کیا اُسکو اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن موسیٰ سے اس حدیث کو نکلیں جانتی تم کہ حماد کی روایت سے اور روایت ہے کہی لوگوں نے حماد بن زید سے مرفوع کہا اُسکو **و**
ع سَوَّلَ بِنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مَنْ یُّوْکَلُ لَیْ مَا یَئِنُّ لِحَدِیْہِ وَمَا یَئِنُّ دِجْلِیْہِ اَنْتَ کُلُّ لَہٗ بِالْحَجَّةِ تَرْجِمَہٗ رَایَ
 سہل بن سعد کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ناسن ہو مجھے اپنی دونوں ڈاڑھوں اور دونوں پیروں کی بج کی ناسن ہو ناسن ہو ناسن ہو ناسن ہو ناسن ہو ناسن ہو ناسن ہو
 اسباب میں ابوسیرہ اور اس جاس سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مترجم **و** ابی یونس کے بیان میں ابی سعید خدری سے اسکا ناسن ہونا یہ کہ کذب غیبت و بہتان و افروکات کفر
 سے اسی بچاؤ اور پیروں کے پیچ میں جو ت غیظہ اسکا ضامن ہونا یہ کہ نہ ناولط و دحاک و زلی سی بچاؤی چونکہ ان دونوں اعضا میں سے بڑی گناہ واقع ہوتی ہیں سلی
 خاص کر کیا اُنکو ساتھ ذکر کے اور یقین کہ جب ہی ان اعضا کی آفات مخطوہ ہو گیا تو اولیات سے بچے غالب ہے کہ بچا رہی **ع** ابی ہریرہ سے رَفَعَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
 صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ مَنْ وَقَالَ اللّٰہُ شَرَّ مَا بَیْنَ کَحِیْہِ وَشَرَّ مَا بَیْنَ دِجْلِیْہِ دَخَلَ الْحِجَّةَ تَرْجِمَہٗ رَایَ ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ
 بچا یا اللہ تعالیٰ دونوں ڈاڑھوں درمیان اور دونوں پیروں درمیان خیر کے فساد سے داخل ہوا و جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحازم جو سہل بن سعد
 سے راوی ہیں وہ ابوحازم نامہ مدینی ہیں نام اُنکا سلمہ بن مینا ہے اور وہ ابوحازم جو ابوسیرہ سے راوی ہیں نام اُنکا سلمان بن اشجعی ہے وہ مولیٰ ہیں خیرۃ الاحیاء کے اور وہ کوئی میں
ع سَفِیْنُ بِنِ عَبْدِ اللّٰہِ الثَّقَفِیُّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَدِّثْنِیْ بِاَمْرِ اَعْتَقَمَ بِہٖ قَالَ قُلْتُ لَیْ اَللّٰہُ ثُمَّ اَسْتَقَمْتُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْخَوْفُ
 مَا لَخَافَ عَلَیْ فَاَخَذَ بِلِیْسَ اَنْ نَفْسِہٖ ثُمَّ قَالَ هٰذَا تَرْجِمَہٗ رَایَ ہشام بن عبد اللہ کہ عرض کی میں یا رسول اللہ بیان فرما کی مجھ سے ایک ایسی بات کہ منبہ ہو کر
 میں اُسکو فرمایا اپنی کہ تو رب میرا اللہ ہے پر تو ایم رہا سب پر پر عرض کی میں یا رسول اللہ کیا خیر ہے خوف کے اگر کسی چیز سے ڈرتی ہیں آپ مجھ پر ہو کر ہے اپنی زبان اپنی اور فرمایا چہ
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کہی سند ہشام بن عبد اللہ ثقفی سے مترجم یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کی قایل ہونا اور اس پر استقامت کرنا ہمیں سب بنداری
 کا معاملہ داخل ہو گیا اُسکی کہ ربوبیت اُسکی مسلمہ ہی اسکی عبادت و طاعت کو اور عبادت اُسکی وہ قسم ہے ایک سے یعنی عقائد صحیحہ حاصل کرنا و سر جو ارج سے یعنی اعمال صالحہ
 بجا لانا **ع** ابی ہریرہ سے رَفَعَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ لَا تَذْكُرُ الْكَلَامَ بَعْدَ ذِكْرِ اللّٰہِ فَانَّ كَلِمَةَ الْكَلَامِ بَعْدَ ذِكْرِ اللّٰہِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ اِنْ
 اَبْعَدَ النَّاسَ مِنْ اللّٰہِ الْقَلْبُ الْفَاسِقُ تَرْجِمَہٗ رَایَ ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت کلام یاد کرو سوا ذکر اللہ کے اسلئے کہ کثرت کلام کے بغیر
 آج سے سب سے دل کی سختی کا اور دور تر آدمی میں کا اللہ کے سخت دل والا ہے **ف** روایت ہے ابوبکر بن ابی النضر نے اُنہوں نے ابی النضر سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے
 عبد اللہ بن دیار سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مناد اسکے منوں میں یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم سی مگر ابوسیرہ میں عبد اللہ بن حاطب کے رب
 سے **ع** اَمْرٌ حَبِیْبٌ رَوَّحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ قَالَ کَلَامُ رَاۡدٍ عَلَیْہِ لَہٗ اَلَا اَمْرٌ عِصْرٌ وَفِیْ اَمْرِ
 نَفْخِ الْمُنْکَرِ اَوْ ذِکْرُ اللّٰہِ تَرْجِمَہٗ رَایَ ابی ہریرہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنے باتیں انسان کی ہیں سب اُسکی گردن
 پر ہیں نہیں ہے اُسکو کچھ ثواب نہیں مگر معرفت و فانی مگر یاد کر لے **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم سے مگر محمد بن زید بن خیس سے روایت ہے کہ **ب** اَنْ جَنَاحَیْہِ
 بَیِّنَیْنِ جَوَانِسَانِ بِمِیْنِ **ع** ابی حنیفہ قَالَ لَخَّارَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ بَیِّنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّادِ عَرَفَا رَسُلًا اَبَا الدَّادِ عَرَفَا اَمْرٌ

زبان کی مخالفت کا بیان

زبان نام کو مشرکہ کا کہ مخالفت

ان حقوق کا بیان جو انسان پر ہیں

رضائی خلیق پر رضائی الہی کے مقدم کہنے کا بیان

اور معانی جو تکلیفیں ذکر کرتے ہیں اور دوسرے قسم کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے اور وہ پناہ ان آیات سے لیکن استعد جانتے ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ ان آیات سے اثبات اسکی
صفت کا جو خارج ہو سکا عالم سے اب رہا تیسرے قول یعنی سکوت اور توقف کرنا ان آیتوں میں ایک گروہ امین سے کہتا ہے جیسے کہ یہو کہ مراد ان آیات سے ظاہر ہے ان کے
کہ لائق ہوں سنا اللہ تعالیٰ کی اور جانیے کہ نہ ہر صفت اللہ تعالیٰ کے اور سمیر کے اور قول میں آئے اور طریقہ سے اکثر فقہاء وغیرہ کا اور دوسرے گروہ کہتا ہے کہ ہم بالکل خاموش ہیں
ان کے اور نہیں پڑتے اور یہاں تو قرآن کے اور یہاں تو حدیث کے یعنی اسکی قسمت میں صرف تلاوت کرنا ہے قرآن کا ہے سچی اور دوسری میں دل اور زبان کو اپنے سب توڑ
سے اور اب اکثر آیات واحادیث کے روسی قول اول میں طریقہ دوسرے گروہ کی کہ دلالت کرتے ہیں آیات واحادیث کہ وہ تک عرش پر پہنچے اہل اقبال ابن تیمیہ نے اجماعاً اور فکر
غرض نہ ہر صفت میں ہے کہ ہر صفت صفات محمول ہیں اپنی محنی ظاہری پر جیسا کہ شان الوہیت کے لائق ہیں بلاشبہ تاویل و تالیف و تفسیل اور یہی مذہب ہے
اکابر سلف اور صلحائے خلف کا اور صفات الہی کے کہ ناطق ہوا کے ساتھ قرآن اور وارد ہوی اسکی ساتھ روایات صحیحہ نفس ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ فی ناقلا عن عیسیٰ علیہ السلام قل
کافی نفسی ولا اعلم کما فی نفسک اور اسکی چنانچہ وارد ہوا حدیث میں قلوب العباد دین صبعین من اصابع الرحمن یقبلہا کیف یشاء اور اسکی
یعنی اناس باہر تعالیٰ کا قیاس کے دن جیسا کہ فرمایا وجاء ربک والذک صفا صفا اور قریب ہوتا ہے وہ اپنی خلق سے جیسا کہ چنانچہ فرمایا و نحن و اولو الیک
من جبل اللوید اور یہی قول ہے میں دونوں ہاتھ چنانچہ فرمایا بل ید الہ مضمون طہان ینفخ کیف یشاء اور میں والصورات مطویات ہمیدہ اور قبضہ یعنی
مقبوی والاسر جمعاً قبضتہ یوم القیمۃ اور قدم اور بطل اور وجہ اور عین اور نزول اور شان اور کلام اور قول اور ساق اور حق اور حجب اور نوق اور
استوا اور قوہ اور قریب اور بصر اور حجب اور تعجب اور حجب اور کربت اور وقت اور رضا اور غضب اور خطا اور علم اور حیوہ اور قدرت اور ارادہ اور سمیت اور سرح
اور تضر اور سمیت اور فرح وغیرہ کہ وارد ہو احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ میں اور دخل ہوا جہنم صفوان امام مالک کے مجلس میں اور پڑھا الرحمن علی الشکر ش استغفر
کو اور چہ کیف تہوی یعنی کیونکر تہو کیا اللہ تعالیٰ عرش پر اپنے فرمایا الہ استواء معلوم والکیف مجهول والايمان به واجب والسوال عنه بدعة یعنی
استواء باعتبار معنی ظاہر کے معلوم ہے اور کیفیت اسکی مثل کیفیت سائر صفات محمول ہے اور ایمان اس کے لفظ ومعنی پر واجب ہے اور سوال کیفیت سے ہے اور یہ ایک کلیہ ہے جمیع صفات
اکبرہ میں مثل ربوبہ وغیرہ کے جو اور نہ کہو کہو عن ابن مسعود عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تزول قدماہن اذ عرفیہما القیمۃ من عند ربہ
حتى یسأل عن محسن عن عمرہ فیہما افناء وعن شباہ فیہما ابلاہ وعن مالہ من ان النسبہ فیہما النفقہ وماذا عمل فیہما علو ترجمہ روایت ابن
مسعود کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہیں گے دونوں قدم بن آدم کے قیامت کے دن اس کے یکے پاس یہاں تک کہ پوچھی جائیں اس سے پانچ چیزیں اول عمر کے کہ کس میں
صرف کے دوسرے جو انی اسکی کہ کس میں خرچ کر تیسے مال اسکا کہ کہاں سے کمایا اور چوتھے کس کام میں لگایا پانچویں کیا عمل کیا اپنے عالم میں سے **ف** یہ حدیث غریبہ
ہیں جانتے ہیں اسے ابن مسعود کی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حسین بن قیس کے اسناد سے اور حسین بن صنفین حدیث میں اور سابعین ابی ہریرہ
ابن مسعود سے روایت ہے **عن** ابی ہریرۃ انہ سئل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزول قدماہن اذ عرفیہما القیمۃ من عند ربہ
وعن علیہ فیہما فعل وعن مالہ من ان النسبہ فیہما النفقہ وعن حبہ فیہما ابلاہ ترجمہ روایت ابی ہریرہ علی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ
ہیں گے قدم کسی بندے کے یہاں تک کہ پوچھا جائے اس کے عمر اپنی کس میں فنا کی اور علم کس اپنی کس پر عمل کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور جسم کس میں گھلایا **ف**
یہ حدیث حسن ہے اور حدیث بن عبد بن جریر سے کہ ابی ہریرہ علی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزول قدماہن اذ عرفیہما القیمۃ من عند ربہ
وعن علیہ وسلم قال لا تدرون من المفلس قالوا المفلس فینما رسول اللہ من لا درہم لہ ولا متاع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المفلس
من اکتفی من یاتی یوم القیمۃ بصلۃ وصیام و زکوۃ و یاتی قد شتم هذا وقذف هذا و اکل مال هذا وسفک دمر هذا وصرب هذا ففیقعد
فیقفض هذا من حسناتہ و هذا من حسناتہ فلان فینت حسناتہ قبل ان یقفض ما علیہ من الخطایا اخذ من خطایاہم فطرح علیہم فطرطرح فی
التار ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا خبر دو مفلس کو کون کے عمر کے مفلس کے مفلس سے کہ بڑا کہہا ہو سکے اور کالہی کہ سکے
خانگے نہ کہتا ہو یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفلس میر امت میں وہ ہے کہ قیامت کے دن روزہ نماز اور زکوۃ لیکر آویس صورت کے کہ بڑا کہہا ہو سکے اور کالہی کہ سکے

صفات بارہوی میں ساری ساری آیتیں و احادیث کے تفسیر کے چنانچہ اللہ تعالیٰ شانہ

الدفتاری

مطابق معانی شفاغت سی

محض کوثر کا بیان

ملفوظ حضرت مولانا

انہیں کے حضرت الگ ہو چکی تھیں خفا ہو کر ساری دن رات تک سوہن میں گریہ کر رہا اور میں نے کہا وہ بڑی کج نصیب ہے جو ایسا کرے پہلے عین اپنے کپڑے سے اپنے ہاتھ پر
 کے اور داخل ہوا میں جھٹکے پاس اور کہا میں نے اسی جھٹکے میں ایک ایک خفا کرتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دن رات تک سوہن ہونے کہا ہاں سچ کہا خود
 ہو کر خیر سے اور نقصان پایا اسی کیا تو نہ رہے اس کے جھٹکے کی خیر اللہ تعالیٰ بسبب غصہ رسول کے اور ملک ہو جاوے تو موت زیادہ مانگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
 کہی جواب میں انکو کسی بانکا اور مت جہاں ہوا کرتے اور انکے مجھے جو تجھ ضرور ہوا اور دیکھا کہ مت کہا تو اس پر کہ ساتھ ہی تیرے تہ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیار سے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے عائشہ مراد ہے کہ تو اس کی برابری مت کر اور انہیں دونوں میں چاہتا کہ نبی خسان کے لوگ طیارسی کر رہے ہیں مجھے اڑنے کی سوگیا میرا ہمایہ اپنی روبرو
 کے دن آنحضرت کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا وارہ ٹھونکا بہت زور سے اور کہا کیا سوگئی وہ سوہن گہرا آیا اور ٹھونکا کہے پاس آیا اس نے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا
 میں نے کہا کیا کیا اکی نبی خسان اس نے کہا نہیں اس کے بہرے اور طویل کیا دیکھتا ہے کہ طلاق دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو میں نے کہا محرم ہوئی اور نقصان
 پایا جھٹکے میں پہلی ہے خیال کرتا تھا کہ ایسا ہو گا سو لیے میں نے اپنے کپڑے اور ناز پر ہی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ فجر کے اور اہل ہو گئی آپ غریب میں اور گیلی بیٹھ
 گئے وہاں سوگیا میں جھٹکے پاس اور وہ دہری تھی میں نے کہا کیوں وہی ہے میں نے سچے ڈراتا نہیں تھا اور نہ نہیں کرتا تھا میں نے حضرت کے ساتھ کٹناخی کرنے سی کیا طلاق
 دیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اسی میں نہیں جانتی اور وہ اس غریب میں تشریف لے گئی میں سو نکلا میں اور آیا منبر کے پاس بیٹھے مسجد میں اور منبر کے گرد کچھ لوگ تھے کہ
 بعض انہیں دہری تھے سو ہو چکی دیے بیٹھ میں انکے ساتھ ہر غالب ہوا مجھ پر خیال مجھے تھا اور آیا میں غریب کے پاس میں حضرت تھے سو کہا میں نے حضرت کے غلام سیاہی کے کہ اجازت
 مانگتا ہوں کہ لے اندر آنکی سو وہ اندر گیا اور حضرت سے عرض کے پھر نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت چپ ہو کر بہرین لٹا اور بیٹھ گیا منبر کے پاس لوگوں میں بہر غالب
 ہو چھوڑی خیال اور آیا میں اور کہا میں نے اسی غلام سے اور پھر اسی اگر وہی جواب دیا چھوڑ دیا تھا پھر بیٹھ میں منبر والوں پاس بہر غالب ہوا مجھ پر ہی خیال اور گیا میں غلام
 کے پاس اور کہا میں نے اجازت مانگ عمر کے لئے سو پھر نے وہی جواب دیا پھر جب میں بیٹھ پھر لٹنی کو تو غلام نے مجھے بلایا اور کہا کہ اجازت دی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 پر داخل ہوا میں انکے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تھے رمال حقیقت پر کہ حقیقت اور انکے دریاں کوئی سچو یا تھا اور ان کے گئے تھے اسکی بناوٹ اگلی بازوی مبارک پر ٹیکارے ہوئے
 تھے آپ ایک تکیہ پر کچھ ٹیکتا تھا اور انہیں کچھ کی چال بہت تھی پھر سلام کیا میں نے اور کہا کہ کپڑے کپڑے کیا طلاق دی آپ نے اپنی حور تو کو بھڑکا دیا کہ کپڑے کپڑے حضرت فی
 اور فرمایا انہیں پھر میں نے کہا اور میں نے کہا تھا حضرت کے دل بہلانے کو کہ یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہ ہم گدہ قریش دبا کر کہتے ہیں اپنے حور تو کو لیجئے ڈرا دیکھا کہ چرب آئی ہر ایک
 قوم پر تو وہ قوم ایسے ہی کہ انکے عورتیں مردوں پر غالب ہیں پھر دیکھا کہ آپ نے اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں نے عرض کے کاش کہ آئے سچے جب میں داخل ہوا جھٹکے
 پاس اور میں نے کہا تو اس بہرے کہ موت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مراد سوئے عائشہ میں تو پھر آپ دوبارہ مسکرائے اور میں
 بیٹھ گیا جب انکو مسکرائی دیکھا پھر میں نے انکے کہ میں نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کوئی چیز نیکی کہ جو دیکھ کر میری نگاہ کو بڑے بڑے جنتین چمڑوں کے سو کہا میں نے دعا کیجئے آپ کہ اللہ
 انکی امت کو اسلئے کہ فارس و روم کو فرخی دی گئی ہے اور دنیا غایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہ کریں تو اور آپ کیہ لگائی تھے پھر کہا ابھی تم شک میں ہو ای ابن خطاب
 فارس و روم وہ لوگ ہیں کہ دیکھ گئے طبیبات انکے دنیا کی زندگی میں یعنی آخرت میں انکا کچھ حصہ نہیں ہو میں نے عرض کے یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے اختیار کیے میرے واسطی سو نہار کیا تھا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حور توں کے اسبات کے سبب جو بہو چائی جھٹکے عائشہ کے ان فرماتا تھا کہ میں نے اہل نہونگتا پھر ایک مہینہ اور انکو خضہ سلے آیا کہ آگیا کیا بار تھالی نے
 آپ پر لینے گیا سبب غائب ہی ہو میں پھر جب گزر گئے اور تیس روز داخل ہوئے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور شروع کیا آپ نے عائشہ سے اور عرض کے عائشہ کے قسم کہ میں نے
 تھے اپنے کہ داخل نہونگتے ہم پر ایک مہینہ تک اور جہی صبح کی ہے اتیسویں رات کے اور میں تو ایک ایک دن گنتی تھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ مہینا اتیس دن کا ہے
 ہوتا ہے اور وہ مہینا اتیس ہے کا تھا کہا عائشہ نے بہر نازل ہوئی آئیہ تحریر شروع کیا حضرت نے مجھے یعنی اسکا بیان کہ اسب حور توں سے پیشتر اور فرمایا میں نے اسے ایک بات کہتا ہوں
 اور تم جلدی نہ کرنا اس کے جواب میں میں جب تک کہ مشورہ نہ لے لینا اپنے مان باپے کہا عائشہ نے یہ اپنے اسلئے فرمایا کہ جو جانتے تھے آپ کہ میرا مان باپے مجھ کو ہر ایک حکم دینگے
 آپ سے پھر پھر ہی آپ نے یات یا ایہا النبی قل لا رفا جاک سے عظیم ملک پس میں نے عرض کے کہ میں کیا مشورہ لوں اپنے مان باپے میں نے اختیار کیا اللہ کو اور اس کے رسول
 کو اور در آخرت کو پھر تحریر فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سب سے بیوں کو اور سب سے وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا میں نے سب سے ترک نہا اور

کفار کے حضرت نوح کو اگ میں ڈالنا حضرت ابراہیم کا نہایت شہرہ پر جواب اسکا کہ طوطی سے اور لایکہ فرما آپکا نسبت اپنی زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کے زمانہ مبارک میں جو تکلیف کہ ایک مہولی کی سیکنہ مہولی ہوگی ثانیاً یہ کہ آپ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپ کے مہاجرین انصاری سب کے کچھ کچھ پرانیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا عینہ لکھو مہولی اسلی کی عربی کے مثل ہے ضرب الخلام ہانہ الملو بلکہ رئیس مشق اور مشرق عریک کے منصب اور تکلیف کو اپنے ذاتی مصیبت کے برکت جانتا ہے اور اس شفیق شاگرد فیت کے اذیت اپنی ذاتی نفسی وہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپ کی سائر انبیاء سے صد چندان زیادہ ہوگی اور حقیقت میں آپ کے اصحاب نے وہ وہ زمین پائی ہیں اور آپ کی رفاقت میں وہ وہ بلا میں اٹھائی ہیں کہ قلم کا سینہ انکی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبان کا چہرہ اس کے بیان سے نفی سیکڑوں کفار کے ہاتھ سے مقتول و مصلوب ہے ہزاروں سجون و مضروب کتوں کے زین و بچہ و روضہ شہادت کو کھینچے کتوں کے اب جہاں سعادت پر فایز ہوئے ہر قیامت تک جو کچھ عکاس خانی اور فقہا ہی ربانی پر اللہ مصلحہ امر معروف اور نہی منکر اور قیامت حدود الدین گذری اور گذری دوسر گویا آپ کی نفس نفیس تجھ جزا بعد عناء جزا صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ کا حیات مبارک میں اور شہادت جنین کے خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اور ہر طرف یہ کہ ان مصائب میں آپ اپنی برصا ہے اور شاکر بقضا بلکہ جالب فقر و انی و طالب اذیت و بلا چاہتے فرمایا شد الناس بلاؤا الا انی اثم الا شل فالاشل عمن عنی بن ابی طالب یقول یرحمت فی یوم شات من بلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اخذت اہا با محطو ما فحیبت وسطہ فادخلتہ فی عنقی وشدت وسطی فخرمته یحییٰ من النخل وانی لشدید المأثم وکذا فی بلیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعما طعمت منہ فخرجت النفس شدا فمررت بمحور فی مال کہ وہو کسفی بکرة کہ فاطمعت علیہ من ثلثہ فی الحائط فقال مالک یا عمر کی ہلک فی ذلومہ فقلت نعم فافج الباحی اصل فم فادخل فاعطاک ذلومہ فکلما ترعت ذلومہ اعطانی ثمرہ حتی اذا امتدک کنتی ارسلت ذلومہ وقلت حیئی فاکلنا ثمرہ فخرجت من الماء فشربت ثم رجعت المسجد فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنیہ ترجمہ روایت علی بن ابی طالب سے فرماتے ہیں کہ نکلا میں جا رہے دو زمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے اور یا میں ایک چمچ بدو دار جسکے بال چڑھے ہوئے تھے پھر کات ڈالا میں اسکو پچھ سے اور ڈال دیا میں اسکو اپنے گرد زمین اور باد و مین اپنے کمر و باندہ میں اسکو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بہو کہ تھے اور اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کچھ کہا نامہ تو میں کہتا تھا میں سے سو نکلا میں طلب کرتا ہوں کسی چیز کو سونڈ زمین ایک سیوہ پر کردہ اپنے باغ میں تھا اور پانی دی ہاتھ اساتہ ایک کو کے سو جہا نکلا میں اسکو ایک دیوار کے سولہ سے سو کہا اسی کیا ہے اعرابی کیا تو ایک کچھ پر ایک دل کھینچا میں کہا ہاں میں کہو کہے تو دروازہ میں داخل ہوں ہر کہو لائے دروازہ میں داخل ہوا اور یا میں اسی چول اپنا کہ جب میں ایک ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کچھ دریا تھا یہاں تک کہ جب ہر گے میرے ٹھہرے چوڑے یا میں اسکو ڈول اور کہا میں بس مجھ کو اتنا اور کہا ہائی میں وہ اور دو تین گھونٹ پانی یا یہاں میں مسجد میں اور یا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں یہ حدیث حسنہ ہے ترجمہ اب جہاں سے معطو مینے بدو دار کہ جسکے بال چڑھے ہوں بکرہ ایک خشب شدریہ کہ اس کے بیچ میں ایک لکڑی ڈال کر پانی کھینچے مین فارسی میں اسی جرج اور ہندی میں گراچی کہتے ہیں اس حدیث کسب حلال اور قناعت اصحاب و فقر رسالت آب اور زلال بیت ثابت ہوا عمن ائی ہر تیرہ انھم اصحابہم جوہ فاعطاهم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمرہ لا ثمرہ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ یہو بنی اصحاب کو یہو اور دی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کچھ دیا یہ حدیث صحیح ہے ترجمہ اب ہریرہ اصحاب صفہ میں ہیں اور اصحاب صفہ حاضر باش خدمت شریف تھے اسلئے اکثر اسباق ہوتا تھا یہ غلبہ جو کے وقت جو حاضر ہوتا تھا حضرت ان سب کو تقسیم فرماتے کیلئے تناول نفراتی عمن جابر بن عبد اللہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن ثلاثہ رائے نخل سرائی اعلیٰ ر قاننا ففنی سرائی نخلی کانت نکون للرجل منا کل یوم ثمرہ فقیل کہ یا ابا عبد اللہ واین کانت تقسم الثمرہ من الرجل کل لقد وجدنا فخذنا حنین فقد ناھا فانینا البصر فاذ انھن محجوبت قد قد فہ البصر فاکلنا منہ ثمانینہ عشرتی فاما ما احببنا ترجمہ روایت جابر بن عبد اللہ کہ ایک کچھ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں موتے اٹھائے یہ اپنے اپنے توشہ اپنی گردنوں پر بیٹھے قلیل الزاد تھے یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہوتا تھا ہر آدمی کے حصہ میں ایک ایک کچھ روگوں کے کہا اسے ابجد اللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک آدمی کا ایک کچھ زمین فرمایا انہوں نے ہنہ یا فقدان اسکا بھی جسکے وہ ہو چکی تھیں وہ ایک ملا ہے موقوف ہوئے پہر پہنچے ہم دریائے شور کے کنارہ پر اور کیا کیے ہاں ایک مجلس میں کہ پہنچے یہ اسکو دریا نے سو کہا یا میں سے اس میں اٹھارہ دن جعفر

چاہیے خوب سیر ہو کر فہم و بصیرت حاصل کیجئے یہ روایت صحیح مسلم میں اور مطامین بھی مسلم میں مروی ہے کہ امیر سریر پر ابو عبیدہؓ تھے اور کلاش تھی انکو ایک قافلہ قریش کی کہ انکو لوٹین اور ایک جرأت کے ساتھ تھی اور ایک ایک قمر روز مٹتا تھا پھر راوی بھی پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم میں سے ہر ایک اسی چوستا تھا جیسے وہاں پستان چوستا ہی پڑا پڑ پانی پی لیتے تھے پھر سارا دن ہلکو کفایت کرتا تھا اور اپنی لاٹھیوں کے سہارے درختوں کے جھاڑ لیتے تھے اور بانی میں ہلکے کہاتے تھے موجب گذری ہم کنارہ دریا پر وہاں ایک اونچی چیز مثل شیلے کی نظر آئی پھر جب ہم نے انکو پاس جا کر دیکھا تو وہ ایک ایسے بے نیازی دریا کی کہ اسے غنبر کہتے ہیں ابو عبیدہؓ نے کہا وہ میتہ ہی ہے ہر کہا نہیں ہم پہنچے ہوئی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی راہ میں ہیں اپنی جہاد میں اور تم لوگ ہو کہ ماری مضطرب ہو کہو کہو کہو راوی نے کہا اس میں ہم اس میں ایک ماہ کامل میں اور تم میں تو تھی اور یہاں تک کہا یا کہ موٹی ہو گئی ہے کہو کہو راوی نے کہا میں اپنے تئیں دیکھا کہ پھر ہر لاتی تھی انکے حدیث چشم سے بڑی بڑی ٹھکی چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتی تھی میں نے ٹھکی ہل کے برابر اور ایسا ہم میں ابو عبیدہؓ نے تیرہ اونٹوں کو اور بٹھلایا انکو انکے حدیث چشم میں اور لی ایک سلی کے ٹھکی ایک ٹھکی اور اسی بطور محراب کے کھڑا کیا پھر سب بٹھاؤں کسکے نیچے ہی نکالا تو نکل گیا پھر توشہ لیا ہم نے انکے گوشے ابال کر ہر جب ہم مدینہ میں آئی ذکر کیا ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا ہے وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالیٰ نے وہی تھا کہ پھر انکے گوشے کچھ ہوتے ہو کہو کہو پھر پھر چاہئے کہ گوشت اور کہا یا اپنے تمام ہوئی روایت میں کی اور اس جیش کو جیش خط کہتے ہیں اور خط اس میں جہاڑی تھی ہیں درختوں کے چونکہ وہاں شکر مبارک میں کہاں گئے تھے اسلیٰ اسی نام سے مشہور ہوا اور طلب حدیث کا یہ کہ اولاً ابو عبیدہؓ نے بطور جہاد و فرمایا کہ میتہ ہی اور میتہ حرام ہے پھر تیرہ اونٹوں کا اور انکو اور انکو کے کھانا ہوا وہ حلال ہے اگر میتہ ہو اسلیٰ کہ ہم جہاد میں ہو اور مضطرب ہو اور صل کیا اللہ تعالیٰ نے میتہ مضطرب باغ و ٹاڑ کو سو کہا وہ اس میں اور طلب کرنا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکے گوشت میں کھانے اور کھانا ہوا اسلئے تھا کہ خوش ہوں انکے دل اور اطمینان کامل ہو انکو اسکی اباحت اور حلیت کا اور شکر نہ ہی کیسٹر انہیں یا اسواسطے ہو کہ قصداً کہی اس سے تبرک کا اسلیٰ کہ وہ طعمہ غیبی تھا کہ جناب اللہ بطور خرق عادت کے خات ہوا تھا گویا ضیافت تھی رب العباد کی طرف سے فاصلہ جہاد کی اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور انکھا اسی شی کا کہ دینے والی کو ناگو اور ہلکے خوش ہوا پھر فوج جاتیہ اور ہوا میں ہی غنبر ہی نہیں اسلئے کہ سوال سنہ سے جو بیت کشمال ہوا آجانبہ اور یہ سوال تو ملاطفت اور لطف کے رستے تھا اور اس سے ثابت ہوا جواز تھا کہ ان کا زمانہ سے صلی اللہ علیہ وسلم میں حیا کہ ثابت ہے جواز انکا کہ کچھ اور ثابت ہوا استحباب اس امر کا کہ منصف کو ضرور کہ کوئی چیز حسین شک ہو منصف کو اس سے مانگ کر خود استعمال کرے تاکہ مستفی کی تشفی اور تسلی کامل ہو حیا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت مانگ کر کہا یا اور ثابت ہوئی اس حدیث سے اباحت جمیع منیات بحر کی برابر ہی کی وہ جانور خود مر گیا ہو یا شکار کرنے سے مراد ہو اور اجام ہے مسلمانوں کا اباحت سک میں کہا اصحاب افضی نے کہ حرام ہے منیدل اسلیٰ کہ ہنہ وارد ہوئی ہے حدیث میں اس کے قتل سے اور انکے اسوا میں تین قول ہیں قول اصح ہے کہ حلال ہے سب خبر دریا کی اسی حدیث کے موسیٰ جوابی گذری اور دو ستر قول عدم حل ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ حکما نظیر زمین ہا کو حل ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کے موسیٰ اور دیالی اور کبریٰ اور ہرن کہا یا جاو اور کلب و خنزیر اور حار ہنہ اور اصحاب افضی نے کہا کہ حار میں اگر چہ ہا کو حل ہے یعنی حار حشی مگر غالب میں غیر ہا کو حل ہے پس قیاس کی حار بحر کی کو حار غیر ہا کو حل ہے مگر یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کے اور جو لوگ قائل ہیں جسم حیوانات دریائی کی حلیت کے سوا منیدل کے ابو بکر صدیقؓ ہیں اور عمر و عثمانؓ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالکؓ نے صفہم اور جمیع حیوانات بحر کی کو حلال کہا ہے اور ابو حنیفہؓ نے کہا حلال نہیں ہوا اس کے اور لیکن حکم طانی یعنی جو دریا میں مر جائے بغیر کسی حد تک تو مذہب شافعی کا اسکی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جامع ہر علم کا اور جو لوگ نے بد میں کہ انہیں میں ہیں ابو بکر صدیقؓ اور ابو ایوبؓ اور عطار اور کھول اور امام شعیؓ اور امام مالکؓ اور امام احمد اور ابو ثور اور داؤد وغیرہم اور کبار ابن عبد اللہ اور بار بن زید اور طاؤسؓ اور ابو حنیفہؓ نے کہ طانی حلال نہیں لیکن اسکی جو حلال کہتے ہیں قول ہے اللہ تعالیٰ کا اصل حکم قصداً انحراف و طعمہ تھا کہا ابن عباسؓ اور جوہریؓ کہ صید وہ کہ جسے شکار کر اور طعام وہ ہے دینے پہنچیدگی یعنی طانی دو ستر کو ہے حدیث جوہری گذری تیسرے حدیث جوہری طاؤس ماہ اہل میتہ اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا انکے اور اشہار مشہورہ کہ جو کو سم ذکر نہیں کیا اور وہ حدیث جوہری سے مروی ہے یعنی حنیفہ جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انما ابحر و خرز عنہ فکلوه و مات فیہ طفا فلا تاکلوہ پس با اتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے مگر احتجاج اور استدلال کے لائق نہیں اگر کوئی حدیث اسکی حارض ہی ہو اور جو کچھ حارض ہو میں وہ چیزیں جو اوپر مذکور ہو میں آیات و حدیث ہی تو پھر کب لائق احتجاج رہی کہ انہوں نے بیان کیا ہی میں اسکا ضعف اور حال شرح مہذب کے باب الاطعمہ میں اور اگر کوئی کہے کہ حدیث غنبر سے حلیت طانی کی ثابت نہیں ہوئی اسلئے کہ اس میں خود مذکور ہی کہ وہ مضطرب ہے تو ہم کہیں کہ احتجاج اس میں اصحاب کے کہانے ہی نہیں ہے بلکہ انحضرت

عالموں اور ایسے حکماء و محرمات کی تھیں

صلی اللہ علیہ وسلم کے بی ضرورت مالک کر نوش فرمائی ہے اور یہ کسی روایت میں مذکور ہے کہ ہم اُمین سے اٹھانے دن تک کہا یا کسی میں ہی کہ مہینا بہتر تک تطہیر کی اسکی
یونہی ہے کہ مراد یا ام اول میں تر و تازہ گوشت اُسکا ہی اور لو یا ام ثانی میں قید اور سوکھا ہوا گوشت کہ وہ مہینا بہتر تک کہا یا یہی بلکہ مدینہ طیبہ تک پہنچا اور وہاں ہی
مالک و متعل ہوا و خلافتہ مافی النور) فقیر کہتا ہے کہ مذہب صحیح قرآن حدیث کے یہی حلت جمیع حیوانات تحرکی ہے اور طافی حلال ہے بہر حال یہی حق ہے و اذ انما تحرکی الا
الضلال اندر صحت اسکی جو روایات صحیحہ کول نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہوا اور آپ کے لہاسی مبارک تک پہنچ چکے ہو بلکہ جو بدن مقدس مکر مہولی ہو ثابت کرنا بخر تفسل
نیک تاکہ اور کیا سو گنا غرض مذہب فقہ کا اسامین نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوس اور وفق بالقرآن چاہیے لکھا شاہ ولی اللہ قدس سرہنی مسوی شرح موطا میں
کہ ظاہر قرآن و حدیث مباح ہے جمیع مباحہ کے اور مراد اُس سے وہ جانوری کہ جو زندہ رہی دریا میں اور جب نکالا جاو تو زندہ اسکی مثل مذکور و سئل کے مہولی تریب کر
جان میں لکھے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم سب جانور حلال ہیں بغیر زخم کے برابر ہے کہ مثل اسکا برتن کہا یا جاو جیسے بقر و غنم یا نکہا یا جاو جیسے کلب خنزیر اور یہ سب
سک میں یعنی کلب خنزیر دریائی ہی مچھلی میں داخل ہے اور حکم انکا بھی حلت میں مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورتیں مختلف ہوں بخلاف اُس جانور کے جو دریا میں زندگی
کرے کہ جب خشکی پر نکالا جاو بہر ہی اسکی حیوانہ باقی رہتی ہے پھر اگر وہ طائر ہے جیسے بطا اگر ذبح کی جاو حلال ہے اور میت اسکی حلال نہیں اور اگر غلط طائر ہے مثل ضعیف اور
سرطان اور کھنڈ اور دوات سموم کے جیسے حید و حقر باس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعی کا میں کہتا ہوں اس تقدیر پر قول اسکا کہ کا قتل لکم صید البحر و طعامہ
مراد صید شکار ہے کہ لوگ باختیار و بقصد شکار کریں اور طعام سے میتات شکر کہ باقتیاد و بقصد شکار نہ ہوں اور اسکو طعام فرمایا اور میتہ دفنایا اسلئے کہ میتہ کا ذکر کرنا فی
کے مقام میں کر اسے خالی نہیں اور متاعا لکم سے مراد ہے اباحت اہل حضر کو اور للشارع سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابو حنیفہ نے کہا جمیع حیوانات بحر اہم میں اگر تک
معروف امام مجتہد نے کہا کہ چمپیان جبہ جاوین گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالے ایک لنگی تو کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہانی میں پھر اگر وہ خود مر جاو اور طافی ہو جاو وہ
مکروہ اگرچہ کئی قسم سے ہو اور اسکو مچھلی کی اگر تو تو اس میں ہی کچھ مضائقہ نہیں اور علی العموم حلال کہا امام شافعی نے دریائی میتہ کو دانستے اما قال شاہ ولی اللہ لکے
اور موطا میں نافعی مروی ہے کہ عبدالرحمن بن ابی ہریرہ سوال کیا عبد اللہ بن عمر سی اُجیر سے کہ ہنیکہ یا اُبی دریائی یعنی طافی سے پس منع کیا انہوں نے اسکی کہانی سے کہا
نافعی نے پھر پھر عبد اللہ اور منکا یا قرآن بہر طریقی یہ آیت اہل لکم صید البحر و طعامہ متاعا لکم یعنی طعام عام ہے خواہ شکار کرو یا نہ یعنی طافی ہی اس میں داخل ہے پھر کہا نافعی نے
کہ سچا مجھے عبد اللہ بن عمر نے عبدالرحمن بن ابی ہریرہ کے طرف اور کہا بھیجا کہ طافی کے کہانی میں کچھ مضائقہ نہیں اور روایت سے ہوا جاری ہے کہ پوچھا میں عبد اللہ بن عمر سے
اُس مچھلی کے کہانی سے قتل کرے بعض انکا بعض کو یا مر جاوین سردی سے تو فرمایا امین کچھ مضائقہ نہیں کہا سنا پھر پوچھا میں عبد اللہ بن عمر وین الخاص سے تو انہوں نے
نے ہی مثل اسلئے کہا میں اسلئے کہتا ہوں ابی ہریرہ و زید بن ثابت مروی ہے کہ یہ دونوں اسلئے کہ ان میں مضائقہ کرتے تھے جسے دریائی باہر دلا یا ہو (کہانی موطا)
عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ أَبِي بَرْطَالٍ يَقُولُ لَأَكْفُوَنَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّجَادِ طَعْمَ عَلَيْنَا مُضَعَبُ بْنُ عَمِيْرٍ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ يَكْفُوَنَّ
يَقْرُؤُ الْقُرْآنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَى لَلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ الشَّعَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
بِكُمُ إِذَا عُدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَأْسِهِ فِي حُلَّةٍ وَوَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَفْصَةٌ وَرَفَعَتْ خُرْأَى وَسَارَتْهُ يَوْمًا ثُمَّ خَالَسَتْهُ الْكُفَّةُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هُنَّ يَوْمًا مِثْلُ
خَيْرٍ مِنَّا الْيَوْمَ ثُمَّ تَرَعُوا لِعِبَادَتِهِ وَنَكَفَى الْمُؤْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَنْتُمْ الْيَوْمَ حَيْرٌ مِثْلُ يَوْمٍ مِثْلُ يَوْمٍ ثُمَّ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي بَرْطَالٍ سَمِعَ قَوْلَ
تَبِعْتُمْ مِثْلَ يَوْمٍ ثُمَّ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي بَرْطَالٍ سَمِعَ قَوْلَ تَبِعْتُمْ مِثْلَ يَوْمٍ ثُمَّ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي بَرْطَالٍ سَمِعَ قَوْلَ تَبِعْتُمْ مِثْلَ يَوْمٍ ثُمَّ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي بَرْطَالٍ سَمِعَ قَوْلَ تَبِعْتُمْ مِثْلَ يَوْمٍ
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روئی لگے اُس زونمت کو خیال کر کے جسمیں پہلے ہی اور ان دونوں کا حال انکا دیکھ کر پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا حال ہو گا تمہارا کہ تم میں
سے ایک ایک شخص صبح کرے گا ایک جوڑ میں اور شام کرے گا دوسرے میں یعنی صبح و شام کپڑے بدلے گا اور کہا جاو گا اسکا الی ایک برتن کہا یا جاو گا دوسرے میں یعنی قسم
کے کہانے ہونگے اور پردہ ڈالو گی تم اپنے مکانوں میں جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کوہ میں عرض کے صحابہ اُس دن ہم بہت ناچہ ہنگے آج سے فارغ ہونگے عبادت کے لگی اور کھینکی
محنت سے سو فرما رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بلکہ تم آج کے دن بہتر موانع ہوں گے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ اور زید بن ابی ہریرہ میں روایت کے انس مالک
بن انس اور کئی اہل علم نے اور زید بن زیاد و شقی کہ حدیثی ہے روایت کے انس مالک کی اور فرمان بن معاویہ اور زید بن ابی زیاد کوئی ہے کہ روایت کے انس سلفان

اور خیل و اس عینہ اور کسی لوگوں کے لیے سے منبر حکم اس حدیث میں زہر اور بنی غنیمت کے صحابہ کے دنیا سے اٹھو وقت اور رفت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکی حال پر
 اور فضیلت فقیر کے غبار کے اس میں اس حدیث میں ہے کہ اور قلت ہے فکر کے دنیا میں اور وقت کے حساب کے آخرت میں اور دوت کرنا مال کا فراغ عباد کے لیے نہ تابع شہوات کی اور
 کرامت تکلف کے لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دونوں کی کثرت کا حکم **ابن ہریرہ** قال کان اهل الصدقة اصياف اهل الاسلام لا يادون على اهل
 لا مال والله الذي لا اله الا هو ان كنت لا تعتمد بكيدك على الارض من الحق واسند الحجة على بطن من الحق ولقد فعلت يومنا على طريقهم الله
 الحق جوف فيه فمر باني بكر فسالته عن اية من كتاب الله فسالته الا ليس ينبغي فمر ولم يفعل ثم مر عمر فسالته عن اية من كتاب الله فسالته
 سالته الا ليس ينبغي فمر ولم يفعل ثم مر ابو القاسم صلى الله عليه وسلم فقبضهم حين اني وقال ابو هريرة قلت لبيك يا رسول الله قال الحق و
 مضى فاتبعته ودخل منزله واستاذنت فاذن لي فوجد قدامي اللبن قال من اين هذا اللبن لکم قيل اهدانا فلان فقال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ابا هريرة قلت لبيك قال الحق الى اهل الصدقة فادعهم وهم اصياف اهل الاسلام لا يادون على اهل ولا مال والله الصدقة
 بعث بعث اليهم ولم يبق اول منها شيئا واد الله هدية انزل اليهم فاصاب منها واشركهم فيها فساء في ذلك وقلت ما هذا القدر بين اهل الصدقة
 وانار رسول الله صلى الله عليه وسلم قسما فمر في ان اديهم عليهم فما عسى ان يصيبني منه وقد كنت ارجو ان يصيبني ولم يك بدل من طاعة الله وطاعة
 رسوله فالتفتهم فادعهم فلما دخلوا عليه فخذوا وفتح السهم قال ابا هريرة خذ القدر فاعطهم فخذت القدر فجعلت انا ورف
 الرجل فشراب حتى روي ثم رده فان اوله اخر حتى انتهت به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لوي القدر فخذ رسول الله صلى
 الله عليه وسلم القدر فوضعه على بيل ثم رقه راسه فقبضهم وقال ابا هريرة اشرب فشربت ثم قال اشرب فلم ازل اشرب ويقول اشرب
 ثم قلت والذی بعثک بالحق ما اجد له مسلکا فاخذ القدر فحمد الله وسبحه وشرب ثم رجعت الى اهل الصدقة فقلت ما اجد له مسلکا فقلت ما اجد له مسلکا
 کرتے تھے وہ اہل کھیر نہ مال کھیر اور قسم ہے اس محبوب حق کے کہ کوئی محبوب نہیں ہوا کسی کہ میں البتہ ٹیکتا تھا اس کا کھیر زمین پر اسے بہوک کے اور ماند ہوتا تھا ہر اپنے پیٹ
 پر بہوک سے اور ایک بن میں ہٹا ہوتا تھا مسلمانوں کے راہ میں کہ نکلے تھے وہ اس طرف سے سگدزی مجھ پر ہو کر اور پوچھی میں نے ایک آیت کلام اللہ کے نہیں پوچھی میں نے مگر اسی لیے کہ
 وہ مجھ اپنی ساتھیجا دین پروردہ چلی گئے اور مجھ ساتھ نہ لیکے پر گدزی مجھ حضرت عمر اور پوچھی میں نے ایک آیت کتاب اللہ کی اور نہ پوچھی تھی میں نے مگر اسی لیے کہ وہ مجھ اپنے ساتھیجا
 مکروہ ہی ساتھ نہ لیکے پر گدزی مجھ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم اور سکرانی آپ مجھ دیکھ کر اور کہا ابو ہریرہ میں نے کب کہا لیک یا رسول اللہ فرمایا اپنے ہماری ساتھ بٹو اور چلی اور
 میں ساتھ ہولیا انکے اور اخل سبکو داپے گھر میں ہر اجازت چاہی میں نے پس اجازت دی مجھ اندرائی کی سو یا اپنے لینے اپنے گھر والوں سے ایک پیار دودہ کا فرمایا اپنے کہان سے
 ملا یہ دودہ کہو کہ اگیا یہ سچا بیکو کسے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امی ابو ہریرہ عرض کے میں لیک فرمایا جا ملو اہل صفہ سے اور بلاؤ انکو اور دودہ مہانت تھے اہل اسلام کے نہ کہتے
 تھے اہل اور نہ مال جب انحضرت کے پاس صدقہ آتا تھا انکے پاس بھیجتی تھے اور میں سے آپ کچھ نہ لینے اور جب مدید آتا تو انکو بلا بھیجتے اور آپ سے بھی کچھ لیتے تھے اور انکو بھی
 شریک فرماتے پھر بھی انکا مجھ کو زراسی دودہ لائے ناگوار ہوا اور میں نے کہا کیا حقیقت ہے کہ میں نے سے قح کی اہل صفہ کی سانشا اور میں انہیں بلانی جاؤں پھر مجھ حکم فرمادگی
 حضرت کہ ان پروردہ کو اس قدم کو لیکر سو فحش کچھ بھیجیں کچھ نہ ملیگا اور مجھ تو امید تھی کہ میں سے کچھ آسلیگا کہ مجھے کفایت کر لگا اور وہ تھا بھی اسبابے کچھ چارو
 نہ تھا اطاعت سے اللہ اور رسول کے لینے چارو ناچار اہل صفہ ہی دو چار ہونا پڑا سو یا میں انکے پاس اور بلا یا انکو چرنا چل رہی تھی اور اپنی اپنی لائق جگہوں میں بیٹھ گئی فرمایا مجھ
 سے آئی اے ابا ہریرہ لودہ پیالہ سو یا میں نے دودہ پیالہ اور دینے لگا میں ایک ایک شخص کو بہر چپے لیتا اور یہاں تک کہ سر نہ جاتا تو پھر دیتا اور میں دوسر کو دیدیتا یہاں تک
 کہ پوچھ گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اور سکر قوم میری چلی تھے سو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اور کہا اے اپنے ہاتھ پر ہٹا یا سربار کا پا اور سکر
 اور فرمایا امی ابو ہریرہ سو یا میں نے پھر فرمایا میں میں پتیارہ اور آپ ہی فرماتے رہی پھر میں نے کہا قسم ہے اس پروردگار کی کہ بھیجا اے انکو حق کے ساتھ نہیں پاتا میں
 اب گلہ نہیں کی ہے یہاں تک کہ میری گلاب گنجائش نہیں پس لیا اپنے پیالہ اور صحن اللہ تعالیٰ کی اور بسم اللہ کہے اور پیا **ابن ہریرہ** یہ حدیث صحیح ہے
 منبر حکم اس حدیث میں ہے فائدہ میں اول دوام صیافت اہل اسلام کے عہد تین ہند سے ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے حدیث میں اہل مال کا تحصیل علم کے سامنے ہلکی کہ

اصحاب ہند حضرت کی خدمت میں تفصیل مل کر تھے یہی اور احادیث یاد کرتے تھے اور حضرت کی مشیت ہی تھی کہ واجب ہونا مسلمانوں پر کہ جو طلب علم میں ہوں ان کے خواجہ ضرور
 خبر گیری کریں تاکہ وہ پریشان خاطر نہ ہو جیسے کہ اصحاب کے عادت تھے اہل صفہ کے ساتھ چوتھے کنایہ کرنا یہ اظہار حاجت ضروری کا اس شخص سے کہ جس سے امید تھی کہ وہ جیسے حضرت ابوہریرہ
 کرتے تھے باوجودین تسلیم نے دوسرے ملحق وقت کہ مسنون ہے جیسا کہ حضرت کی ابوہریرہ کے سامنے چھپے مسنون ہونا امتیاز کا گہر میں داخل ہو وقت ساتویں حکم میں
 کا اور اباحت اسی انحضرت کے لئے اور حرمیت صدق کی آپ پر اور یہ کمال شرف ہے کہ آپ کے واسطے کہ عالی ہے حوصلہ انکا اور آپ کے اہل بیت کا واسطہ ال سے لوگوں کے اہل بیت مسنون
 ہونا شرکت احباب کے اور موساۃ انکے یہی چیزیں نوین ظہور عجائز کا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ کفایت کرنا ہے شریقیں کا جماعت کثیر کو اور یہ ہونا انکا اسی
 سے شریعت میں دشمن ضرور نہ جہا اطاعت خدا اور رسول کو اگرچہ اہل انکا خلاف نفس ہو جیسا کہ بجالائی حق فرمان بردار کیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ضروری ہی ہوا اہل
 کو گیارہویں یہ کہ مسنون ہے ایک پیالہ ایک برتن میں بطور دورہ دیتے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہیں کثرت پیالوں اور ظروف صناع کے جیسے کہ عادت ہے مشرکین
 دنیا دار کے باطن میں خیرین پینا ساقی کا چنانچہ مروجی ساقی القوم آخر میں خیراتیرہویں مسنون ہونا احمد کا اطعام کے بعد کہ انحضرت نے جب کہا کہ یہ سب کو کفایت کرگا
 اور عیادت آہی نہ رکے بے اندازہ عطائی اسیر حمد فرمائی جو دہویں مسنون ہونا سب کے اکل و شرب کے ابتدائیں **عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَحْنُ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَفَّ عَنْنَا جَنَّتُكَ فَإِنْ أَكْثَرْتُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُ حَوْجًا عَائِدًا مِنَ الْقَبْرِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ دو کارئی ایک شخص سے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا اپنے دور کہ ہم سے اپنی دو کارسلے کہ بہت پیٹ بہر کہ انہو الا دنیا میں بہت دیر تک ہوگا میرا قیامت کے دن **ف**
 یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند اور اس میں ابی جحیفہ سے یہی روایت ہے مترجم دکا کے دور کہنے سی مروی ہے منع کرنا پیٹ بہر کہ انہو سے اور دوا شمع کا کڑا
 ہے کہ موجب ہے فقیروں کو بھول جانیکا اور انکی طرف التفات نہ کرنا اگرچہ جانا پیٹ بہر کہ انہو سے **عَنْ ابْنِ مُوسَى قَالَ يَأْتِيَنَا نَوْدَانِيَتَانِ وَحِينَ يَخْرُجَانِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَتْنَا السَّمَاءُ فَحَسَبْتُ أَنَّ رَيْحَانِيَةَ الصَّانِ ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا انہو نے اپنے بیٹے سی سی ہی سیر اگر دیکھتا تو
 ہوگا اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر مینہ تو یقین کرنا کہ بوسہاری جیسے بوسہ پڑی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے یہ کہ کپڑے
 اصحاب کے صوف کے تھے یہ جیسا کہ مینہ پڑتا تو بہر کے سی بولنے لگتے تھے **ف** اس حدیث میں زہد و قناعت ہے صحابہ کے اور قلت انکی شایہ کے دنیا میں کہ موجب ہے
 کثرت ثواب کے عقبے میں **عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجَنَبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللَّبَاسَ تَوَاصَلًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ**
دَعَا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَ لَهُ مِنْ أَفْضَلِكِ لَا يَمَانُ شَاءَ يَلْبَسُ حَتَّى يَرْجِعَ ترجمہ روایت ہے معاذ بن انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو شخص جو پردی لباس نیت کا واسطے تو شمع کے اللہ تو کے لئی اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس نیت کی ملاوٹ کا اسے اللہ کا قیامت کے دن تمام ظلمات کے
 سامنے تاکہ پسند کر لے وہ لباس اہل ایمان سے ہے چاہے **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَى الْمَوْتَ**
إِلَّا الْبَنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نفقہ شرعی سب اللہ تو کے راہ میں ہر گز خرچ ہونا ہے عمارت میں
 پس اُس میں خیر نہیں ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حنفیہ شیب بن شریب سے اور شیب بن شریب **عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُصَرَّبٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ نَطَّوْا وَلِ مَرَضِي وَكُوَلَا آتِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمْنَى الْمَوْتَ
لَتَمْنِيَّتِهِ وَقَالَ يُوجِرُ الرَّجُلُ فِي تَقَاتِهِ إِلَّا التُّرَابَ وَقَالَ فِي التُّرَابِ ترجمہ روایت ہے حارث بن مصرب سے کہا کہ انکی ہم جناب کے پاس عیادت کو اور انہو نے
 نے سات مانع لگواتی تھے سو کہا انہو نے دراز بلورض میرا اور اگر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے کہ اگر موت کو موت کی
 بیشک میں آرزو کرتا اسی اور فرمایا کہ اگر تو رب مانا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کر نہیں کرے گا یا فرمایا جو مٹی میں خرچ ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہے مترجم اس حدیث
 میں مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارت کے خرچ پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرمائی تھے ویرانہ دیگران سے اس حدیث **عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ**
بَيْتٍ وَبَالَ عَلَيْكَ قُلْتَ لَا بَيْتَ مِدَّةً قَالَ لَا أَجْرَ وَلَا وَدَّ ترجمہ روایت ہے ابراہیم سے کہ کہا انہو نے ہر بنا و بال سے تجھ پر کہا میں خبر دیتی ہے جسے اس
 کہ جو ضروری ہو و غیر کی کام نہ چلی کہانہ میں اجری در **عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَسَائِلِ اسْتَشَدَّ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا**

اللہ قال نعم قال تشهد ان محمد رسول الله قال نعم قال تصوم رمضان قال نعم قال سالت ولست اقول ان الله الحق علينا ان نصليك ونعطاك ونؤتيك ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم كسا مئسرا نكيا الا كان في حفظ الله ما دام منه عليه خروفا ترجمہ روایت ہے صحیح کہ اگیا ایسا نیک اور سوال کیا اسی تو پر جہاں جاسے اس سے کہ تو گو ایسی دیتا ہی اس امر کے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا خداوند تعالیٰ کے اسی کہانیاں پیر کہ گواہی دیتا ہی تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول علی بن اسی کہانیاں پیر جو کہ روزی کہتا ہے تو رمضان کہ کہانیاں فرمایا ابن عباس سے سوال کیا تو فی اور اسل کا حق ہوا ہم پر ضرور کہ ہم کچھ لو کہین تیرے ساتھ پیر دیا اسکو ایک کپڑا پیر فرمایا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی مسلمان یا نہین کہ پتہ کی کسی ملک کو کسی کپڑا کر دے رہیگا اللہ تعالیٰ کی امان میں جنت کہ وہ کپڑا ہی اس کے بدن پر لپیٹا رہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند ترجمہ اس سائل نے جب کچھ بیان کیا تو ابن عباس سے اسکا اسلام دریافت کیا اسل کی حدیث میں مسلمان کو پتہ کی کے فضیلت وار ہے ترجمہ حسن عبد اللہ بن سلام قال لما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني المدينة اقبل الناس اليه وقيل قد مر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجابوا ان وجدوا وجهه ليس بوجه كذاب وكان اول من تكلم به ان قال يا ايها الناس اقبلوا للسلام واطيعوا الطعام وصلوا والناس نياما تدخلوا الجنة بسلام ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ جب آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں لوگوں کی طرف اور کہا گیا کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے آیا لوگوں کے ساتھ کہ دیہون ایکو پیر جب ظاہر ہوا مجھ پر جو مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بچا ہوا میں نے یہ چہرہ چوڑی بولنی والیا نہین اور پہلے جو کلام کیا آپ نے یہ تھا کہ فرمایا ای لوگو افشا کرو سلام کو اور کہنا دیکھا اور نماز پر جو جب لوگ سوتی ہوں یعنی تہجد کے داخل ہو جاؤ خفت میں سلامتی سے یہ حدیث صحیح ہے ترجمہ عبد اللہ بن سلام کہ اٹھا یہود کہ تھے اور کتب سابقہ میں حضرت کے تعریف و ثناء دیکھ کر مشتاق قدوم تھے جب حضرت مدینہ میں پہنچے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف باسلام کو قولہ افشا کرو یعنی پیلاؤ اور راج دو اور جو کہ سلام کے اور سلام کو جو کہ بچا ہوا سپر ہی اور جس پر بچا ہوا سپر ہی اور سلام کے فضائل احادیث میں بہت ہیں اور قرآن میں اللہ تعالیٰ تحیہ مبارکہ طیبہ فرماتا ہے اور عبد اللہ بن سلام کے دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمایا اور ختم کلام پہ لفظ سلام کرنا عجیب لطافت لفظی ہے کہ فضیحاں عرب عجم پر شیدہ نہین ہے اگر فطرت سلیم ہے حسن اس قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة اناه المهاجرون هذا يا رسول الله ما راينا قوما ابدل من كيد ولا احسن مواساة من قيل من قوم نزلنا بين اظهدهم لقد كفوا بالموثقة واشتركو في المهادنة لقد خضنا ان يذهبوا بنا لا يجرؤوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا ما دعواكم الله فجهروا وانتم عليهم ترجمہ روایت ہے اس سے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حاضر ہوئے ان کے پاس مہاجرین اور غرض کے کہ ای رسول اللہ کے نہین دیکھی تھے کوئی قوم بڑی خرم کہ نبی الی مال کثیر سے اور نہ حسن مواساة کہ نبی الی مال قلیل سے اس قوم سے بڑھ کر جس کے درمیان ہم آتر سے ہیں اور تفصیل اس اجمال کے یہ کہ مار کر کہا انہوں نے کہو محنت و مشقت سی اور شریک کیا ہوا آرام و راحت میں یہاں تک کہ ہم ہر طرح میں کہ شتاب ہر نیکیوں کا وہی لجاوین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین جنت کے تم دعا کرتی رہو گے ان کے لئی اور شکر یہ ادا کرتے رہو گے ان کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ترجمہ قولہ نہین دیکھئے ہم نے کوئی قوم النہم ملو قوم سے انصار میں کہ جب مہاجرین ان کے وطن میں گئے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بہائی چارہ ہو گیا تو انہوں نے اپنے مال تقسیم کر دیے بلکہ اپنے حاجات پر ان کے حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کے تعریف میں فرمایا ہے يَوْمَ تَرْوَنَ عَلَى الْاَنْفُسِمْ وَكُنْ كَانْ يَهْمُ خُصَاةٌ تَوْ مَاجِرِينَ لِي اَنْكَا تَكْرِ جَفَرْتِ سَانِے بِيَان كِيَا اگرا نكے پاس مال بہت ہوئے تو ہی بیہ خیر کرتے ہیں اور اگر ہو نہ تو ہیے تو ہیے مروت اور طرات سی بہا ہوں گے کہ نہ تہین کرتے چاہئے تفصیل اسل کی یہ کہی کہ انہوں نے محنت اور مشقت کسب تجارت و زراعت غیر کے تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور چندم خوردم میں ہکو ہی شریک کیا ہے قولہ ہم ہر طرح میں آہ یعنی آخرت میں ہر سب نیکیوں کا ثواب نہین کو لجاؤ اور ہم محروم رہیں حضرت نے فرمایا ان کے محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہو گے تو یہ بات نہو گے اور وہ دو چیزیں فرمائیں ایک دعائی خیر نیکے واسطے دوسرے ثنائی خیر کہ ہر منون کو اپنے محسن کے لئے ضرور ہے حسن ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الطاعم الشاکر بمنزلة الصائتہ الصائتہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہو الاشکر لدار ثواب میں برابر سے صابر و زور دار کے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حسن عبد اللہ بن سلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا احبكم من احبكم على النار وكفى من عليه النار على كل قريب هاتين سنن ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن سلام کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

زبیاں کرنا میں بلکہ نہی میں اُٹھیں اس کے زیادہ مرتبہ سنانے لگو کہ فرمائی تھی تھا کہ کوئی نہی اس سے کہ نام اس کا کفن تھا کہ وہ پیر نہ کرتا تھا کسی گناہ سے کسی اس کے پاس
ایک عورت اور بی بی اُٹھی اس کے ساتھ دینا لڑکیاں پر کہ حجام کہی اُس عورت پر جب بیٹھا وہ کسی لگی جیسا کہ بیٹھا ہی مروانی عورت کی لگی کا پنیہ اور بولی لگی سو
پوچھا اُٹھی کہ کیوں رو تو کیا میں نے زبردستی کی تجھ پر بولی کہ نہیں جہ میں کام کرتے ہوں جو کبھی نہیں کیا اور راحت اس کا کوئی نہیں ہوا حاجت سے سو کہا اُٹھی تو یہ
کام کرتی ہے اور کبھی توئی نہیں کیا جاوے تیری دنیا تیرے لئے ہیں اور کہا اُس مرونی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرو لگائیں اللہ تعالیٰ اس کی بعد کسی ہوا تھا کہ کیا
وہ کسی راہ کو جو صبح کو اس کے دروازہ پر لکھا ہوا تھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ تجھ کو کھلے کوہ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کے شیعان اور کسی لوگوں نے غصہ سے اور فرعون کہا
اس کو اور روایت کے بعضوں نے غصہ سے اور فرعون کہا اس کو اور روایت کے ابوبکر بن عباس سے حدیث غصہ اور خطابی نے ابن عبد البر بن عبد الرحمن بن عبد بن جبریل بن
عمر اور وہ غیر منقول ہیں اور عبد اللہ بن ابی کوفی نے ابن جبریل سے حدیث حسن ہے ابن ابی کوفی نے ابن جبریل سے حدیث حسن ہے ابن جبریل سے حدیث حسن ہے ابن جبریل سے حدیث حسن ہے
لوگوں نے حدیث حسن ہے ابن جبریل سے حدیث حسن ہے ابن جبریل سے حدیث حسن ہے ابن جبریل سے حدیث حسن ہے ابن جبریل سے حدیث حسن ہے ابن جبریل سے حدیث حسن ہے ابن جبریل سے حدیث حسن ہے
یخاف ان یقع علیہ وارت الفجر یروئوبہ کذ بارت فہم علی القہ قال لہذا فطار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ افقر یقوبہ اصرار کو من جمل با رضی فلا ذوقہ
مؤکلتہ معہ راحلتہ علیہ زادہ وکھا وشرابہ واصلیہ فاضلہ کفرہ وظہر ہا حنی اذا درکہ الموت قال رحمہ الی مکالی اللہ واصلتہ فافہ فاموت فیہ ورحمہ
مکابہ فغلبتہ عنہ فاستیقظ فاذا راحلتہ عبد اللہ علیہ طعامہ وشرابہ واصلیہ ورحمہ راحلتہ عات بن موسیٰ کہ انہوں نے کیا ان کیوں ہم سے عبد
نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے یعنی موقوفہ اور دوسرے سے عبد اللہ علیہ السلام کی طرف سے یعنی موقوفہ کا عبد اللہ سے موسیٰ نے اپنے گناہ کو اس کا دیکھا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی
جڑ میں اور دیکھا ہے کہ وہ اس پر کھڑے یعنی عبد اللہ سے پہاڑ سے نظر آتا ہے فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہ کو مانند ایک کھجور کے کہ بیٹھی اس کی ناک پر اور اسے ہاتھی اشارہ کیا
اور وہ اُٹھ گئی اور یہ حدیث موقوف تھی اور حدیث موقوف یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ غور و جل بیشک زیادہ خوش ہو جیو الا یہ تم میں سے
ایک کے توبہ پر بہ نسبت اُمت کے کہ تھا وہ چیل زمین میں کہ حسین کہاں نہ تھی یا ہلاک کر دیتی تھی زمین اس کی ساتھ تھی اونٹنی اس کی کہ اس پر تھا تو شہ اس کا اور
کہاں اپنا اس کا اور جب اس کو حاجت ہو پس کہو یا اُٹھی اُس اونٹنی کو سونکا وہ اُٹھی ڈھونڈنے کو نہا نک کہ جب ہ قریب ہلاک ہے پوچھا کہا اُٹھی کہ لو تو نہیں اس جگہ
میں کہ جہاں کہو یا میں اُس اونٹنی کو اور مر جاؤں میں پس لو ما وہ اس کے طرف سے لگ گئی اس کی آنکھ پر جاگا تو کیا دیکھتا کہ اونٹنی اس کی پیاس موجود ہے
اُس پر اس کا کہانا اور پینا اور جب اس سے حاجت ہو کہا ابو علی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سابعین ابی ہریرہ اور عثمان بن بشیر اور انس بن مالک سے بھی روایت
ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں صحیح مسلم میں باختلاف یہ روایت انس سے مروی ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب اونٹنی اس کو
لگے پھر لگی اُٹھی پہاڑ کے اور خوشی کے ماری کہنے لگا اللہ انت عبدی واکار بان یعنی یا اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا رب خطابی اسنی شدت فرج سی انتہی اور یہ کیا
مثال اور تشبیہ بار تہالی کے خوش ہوئی جیسے وہ بندہ اپنی جان نبی پر مستعد ہو گیا تھا اور کوئی صورت حیلہ کی نظر نہ آتی تھے پہاڑ کے سب سامان رحمت اور
اسباب ہر راحت مجسم ہو گیا اور خوشی کے ماری کچھ کا کچھ زبان سے نکل گیا حالانکہ حقیقت ایسے خطابا رب تعالیٰ پر محال ہے مگر یہ بھی خوش ہوئی با خدا فضل م کریم کے
ایک مثال ہے غرض یہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسی ہر بات تالی اس کی زندگی ابدی پر کہ سبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور بلا کت گناہ سی بندہ کو جاتا
ملے ہی خوش ہوتا ہے وذلک ہوا لغز العظیم **حسن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل ابن آدم خطاء واحب خطایان التی یؤثر فیہما ریحہ وریحہ
انس کہ جی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بشر آدم کا خطا کار ہے اور بہر خطا کار کو توبہ کرنا چاہی **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اس کو کمر علی بن مسعود
کے روایت ہے کہ وہ قادی ہی روایت کرتے ہیں **باب** **حسن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم
ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت شرچہ روایت ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے
دن پر پس چاہیے کہ اگر تم کو تعظیم کرے اپنی مہمان کی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو جانتے کہ نیک بات کہیے یا چپ رہی **ف** یہ حدیث صحیح ہے
اس باب میں عائشہ اور انس اور ابی شریح کہی ہے یہی روایت ہے ابی شریح سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور امام انکا خلیل بن عمر سے **حسن** عبد اللہ بن عمر سے قال

من رزق من الجنة فكلوا منها من شئ من ثمرها قالوا هذا الذي رزقنا من قبل ثم لم يردناكم وكنتم ظالمين
 يستهفون اوشبهم وشام اسكا وقت بيان فبا انك لا تدرى من تنمين كعادتي يحيى بولهم ودمهم فيها بكونا وعيشنا اوتول مران فيها قالوا وكن
 ولما كان اوشبهم وشام اسكا وقت بيان فبا انك لا تدرى من تنمين كعادتي يحيى بولهم ودمهم فيها بكونا وعيشنا اوتول مران فيها قالوا وكن
 انما رزقنا من الجنة فكلوا منها من شئ من ثمرها قالوا هذا الذي رزقنا من قبل ثم لم يردناكم وكنتم ظالمين
 اوتول مران انما رزقنا من الجنة فكلوا منها من شئ من ثمرها قالوا هذا الذي رزقنا من قبل ثم لم يردناكم وكنتم ظالمين
 عينا يشرب بها المقربون اور ذكريا من كاس سوا كاس من عينا فاعلمهم بكاس من شعير اور كاس فران الا براد يشربون من كاس كاس
 مزاجها كافي را اور كاس من عينا فاعلمهم بكاس من شعير اور كاس فران الا براد يشربون من كاس كاس
 من رزقنا من الجنة فكلوا منها من شئ من ثمرها قالوا هذا الذي رزقنا من قبل ثم لم يردناكم وكنتم ظالمين
 شارب سندان خضر واستبرق وصلوا الساء ومن فضة اور ارا كاس مستكين فيها على الا راك اور على الا راك ينظران اور هم واذ واجهم
 في ظلال على الا راك مستكين اور فوشن كاستكين على فوشن بطائنها من استبرق وفوشن مرفوعة اور رزالي كاور او متبوعة اور نارق كا
 نمارق مصفوفة اور باس كا ولباسهم فيها حير اور حان كا لطاف عليهم بصحاف من ذهب واكو اب اور رفرت وعقري كا مستكين على رزقنا
 خضر وعقري حسان اور اساور اور لولو كالجكون فيها من اساور من ذهب ولولو اور كا نون البواب كا جنات عدن مفتحة لهم الابواب
 اور غرون كا هم في الغرافات امون اور اوليك جبرون الشرفة بما صبرا اور ساكن ومساركن طيبة فجنات عدن اور اسكن مقام ان المقين
 في مقام امين اور ساكنان جنت الراج ال جنت وكلمهم فيها ازواج مطهرة اور حور ورجهم محجورين اور بيان كي حيا اكي وعندهم
 قاصرات الطرف عين كا نهن بيض مكشوف اور زك بدن انكا كا نهن اليا قوت والرحان كا نهن بيض مكشوف وحواري عين كا مثال
 اللؤلؤ المكشوف اور عجمي اكي وعندهم قاصرات الطرف انزاب عرا با انزابا اور ساير پردي اكي حور متصفوات في النجما اور بركات اكي جعلنا هن
 انكار اور ليم يظنهن انس قبلهم ولا جان اور حسن انكا فيهن خيرات حسان اور كعب انكا وكواعب انزابا اور سيار انكا اسف شرون پر عوا
 انزابا اور شون انكا بطوع عجب بخلاف دوسر مخلوقات انا اننا اننا انشاء عجميا غريبا اور روي اكي عجمي طور روي ورجهم محجورين اور بيان
 اور ذكريا ساكنان جنت على ان كور يطوف عليهم غلمان لهم كا نهن لولو مكشوف اور ولدان كور ويطوف عليهم ولدان محمد وبن اور شيردي
 اور لولو مشور كا اذ انيتهم حبيبتهم لولو امندورا اور عازون وقال لهم خذوا اسلما عليكم طيبة فادخلوها خلدن اور افعال احوال كا
 جنتيون ذكريا نصرت اور سرور كور وكلمهم نصرة وسرور كور جباري تنكا كالحمد لله الذي هدانا لهذا وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله و
 اخذ عو بصران الحمد لله رب العالمين وقالوا الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن اور سلام البسلام كا اسر سلام قق كا من رب الرحيم اور سلام
 خزن جنت كا اسر وقال لهم خذوا اسلما عليكم طيبة فادخلوها خلدن اور سلام دوسر فرشتون كا اسر واما انكا يدخلون عليهم من كل باب
 سلام عليهم مما صارت لهم عجب الدار اور سلام انكا اسيرين وحبهم فيها سلام كا نهن عيون فيها الحجة وسلا
 اور كلام انكا اسيرين اصحاب الجنة اليوم في شغل فاكهون اور جها ننا انكا اهل نار فاطم فوا في سوا النجيم اور كيانا كا نور خيون كو نادى
 اصحاب الجنة النارا لاه اور ننا انكا نار فاليوم الذين امنوا من الكفار يضحكون اور مطلق منسب خوشي اكي ووجوه لائق مبدل مسفرة احدا
 مستبشرة اور عيش خوش انكا فهو في عيشة راضية اور غلوان كا هم فيها خلدن خلدن فيها ابدا اور صاف لى اكي اسيرين وازعنا كا في صدق
 من عل رخوا ناعلى سر رمتقلين اور ارضي من ابارتعالى شانه كا اسر ورضوان من الله اكبر اور رضى الله عنهم ورضوا عنه اور نظرنا انكا اسر
 شانه كي طرف چشم سر جنت فوق من وجوه لائق مبدل ناضرة الى ربينا نظرة بهمين صفات نبوتية جنت اور اهل جنت كي كمران عظيم الشان كا

فرمایا اور عبارت بخیر اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اسکا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اُس سی پرشوق
ہیں اور کام جہن ماضین کی اُسی پر ذوق ہلرونگ اس خرد کے اتل سے جام شہادت پی لئے اور لاکھوں بعد ریاضت و عبادت جی الٰہی غرض تو
نئے نمونوں کو تیار کیا اور شہادتیں پر از نظر اربیت نہ تھا عشق از دیدار خیر باکین دولت از گفتار خیر

فصل دوم در صفات سلبیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ نفی آن پر وخت بہت

اور وہ آجہ چیزیں ہیں کہ قرآن نے دامن جنت کو اُس سے پاک کیا اور بارت ساحت اہل جنت کی اُن چیزوں سے فرمائے اُمین تھو ہے چاہے فرمایا
لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاحَةً ۖ لَا يَمْعَعُونَ فِيهَا لُغْوًا ۖ لَا سَلَامًا ط اور مَلَّ لَا يَدُّ وَهُمْ فِيهَا الْمَوْتُ اِلَّا الْمَوْتُ اَلَا وُلَى ط اور رُحُوع اور عِزَّ
وَاِنَّ لَكَ اَنْ لَا تَجْعَلَ فِيهَا وَلَا تَعْمَلُ ط اور تَشْكُو ط اور مَوْبُطٌ وَاَنْتَ لَا تَقْطَعُ ط اور كَذِبٌ لَا يَمْعَعُونَ فِيهَا لُغْوًا
لَوْ لَا كُنَّا بِط اور اِثْمٍ يَنْبَغِي لَه كِه بات لَا يَمْعَعُونَ فِيهَا لُغْوًا وَلَا تَأْتِيهَا اِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ط اور سُودَى اور كَرْنَى لَا يَرَوْنَ
فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ط اور تَكْلِيفُ اُمِين اور رُحُوعُ اُس سَلَامٍ يَمْعَعُونَ فِيهَا نَصَبٌ وَكَاثِمٌ عَنْهَا مَحْجَرٌ حِينَ يَصِفَاتُ هِن جَنَّتْ كِه وارِد ہو كِه هِن قَسْرَان
عظیم الشان هِن اور بناوگیا تو اکثر مقام هِن اس اختصار كِه سادہ تفصیل اس كِه موقوف ہوا فقیر كِه بیان كِه سادہ اللہ كِه كِه فضل عظیم سے والد ذو الفضل العظیم اور مرقہ نقل
اس كِه وارِد ہوئی ہے احادیث هِن یا اقوال مفسرین هِن یا وگیا تو اسے ابواب كِه ذیل هِن انشاء اللہ كِه انتہی قول المتبرج بفضل الخلق اتتم **باب** كِه جاء في صفة
شجر الجنة باب جنت كِه رخت كِه بیان هِن **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يُسَيَّرُ الرَّكِبُ فِي ظِلِّهَا مَائَةً
عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَاعٌ ذَلِكِ الظِّلُّ الْمُدُّ وَدُرْجَةٌ رَايَتْ اَبِي سَعِيدٍ هَذِهِ كِه نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت هِن ایسے رخت هِن كِه چلا جاو سوار كِه سایہ هِن
سورس كِه اور پورا ہوا سایہ سا فرمایا آپ نے اُسی کو داخل ممدوی جو قرآن هِن مذکور ہے وہی سایہ ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ لَنْ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يُسَيَّرُ الرَّكِبُ فِي ظِلِّهَا مَائَةً عَامٍ ترجمہ روایت اہل ہرے كِه فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كِه جنت هِن ایک رخت ایسا ہی چلا
جاو سوار كِه سایہ هِن سورس كِه **ف** اسباب هِن اس اور ابی سعید كِه ہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ لَا اَلَا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ ترجمہ روایت اہل ہرے كِه فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت هِن کوئی رخت ایسا ہنہن كِه جگہ تہہ ہن
ہنوف یہ حدیث غریبہ حسن ہن ترجمہ ایک روایت هِن آیا ہے یسیر الرکب النجی اذ المضمر السامع یعنی اگر چہ سوار مضمر گہوڑا یکا تیز و سورس كِه ابی سعید كِه قطع ہن
مسافت اکی خل كِه اور مضمر گہوڑا ہے كِه جگہ اول دانہ چارہ دیکر خوب موٹا کرین اور بعد اُس كِه تدریج خوراک اُس كِه کرین كِه وہ بلا ہو مگر قوت غذا ہی سابق كِه باقی رہے
اور بدن ہلکا ہو جاو اور اُس كِه برابر کوئی گہوڑا اور ہنہن سکتا اور مراد سایہ رخت ہے كِه جہاں اُس كِه شافین ہل ہل ہوں اور عصفان منتشر ہوں (نوروی)

جنت کے رخت کا بیان

باب كِه جاء في صفة الجنة وفيها باب غير جنت كِه بیان هِن **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا اِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَهَذَا
وَكُنَّا مِنْ اَهْلِ الْآخِرَةِ فَاِذَا خَجَلْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَانْسَنَّا اَهْلِيْنَا وَنُسَمُّنَا الْاَوْلَادَ اَنْتَ تَاَنَفْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَانُمُ نَاوُونَ اِذَا خَرَجْنَا مِنْ
عِنْدِكَ كُنَّا عَلَى الْحَالِ كِدَلِكِ لَرَأَيْنَا الْمَلَائِكَةَ فِي سَمَائِكُمْ وَلَوْ كُنْتُمْ تَدْرِيْنَ سُبْحَانَ اللَّهِ يُخَلِّقُ جَدِيدَكِ يَدٍ يَتَوَقَّعُ بِهَا كَيْفَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ قَالَ
مِنْ اَنَا قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بَنَا وَهَذَا اَلَيْسَ مِنْ فَضْلِهِ وَلَيْسَ مِنْ ذَهَبٍ مِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْاَذْفَرُ وَحَصْبُهَا وَهَذَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتَرْتُمُهَا
الرَّعْفَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا سَمِعَ كَلِمَاتٍ لَا يَمُوتُ وَلَا يَبْغِي شَيْئًا هَمُّهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ لَا يَرُدُّ دَعْوَاهُمْ اَلَا دَامَ التَّوَادُّلُ وَ
الصَّائِدُ حِينَ يَقْطُرُ وَدَعْوَى الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا حَوْقُ الْعَامِرِ وَيَقْبَعُهَا ابْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعَمَّا لِي لَا تَصْرُكَ وَلَوْ بَعْدَكَ
ترجمہ روایت اہل ہرے كِه اُپر كِه اُسی رسول اللہ كِه کیا حال ہے سارا كِه جب سوتو هِن ہم كِه خدمت هِن نرم رہے هِن ہل سہارا اور نیاز موتی هِن ہم یعنی دنیا سے
اور ہوتے هِن ہم اہل آخرت سے ہر جگہ ہم نکل جاتے هِن اُن كِه پاس اور انس کرتے هِن ہم اپنے گہر والوں كِه اور نوگشتی هِن یعنی پیار کرتے هِن اولاد کو بلا ہوا پاتے هِن ہم
اپنے دلوں کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اُسی حال پر ہو جس حال سے میرے پاس پہنچتے ہو تو ملاقات کرین سے فرشتے تمہاری گہر و نمین اور اگر تم گناہ کرو

جنت کے نعم کے بیان

کیا کچھ نہ ہوگا؟ روایت ہے ہنادی انہوں نے عبدی انہوں عطا ہی انہوں عمر ہی انہوں عبد الدین مسعودی انہوں نے مسلی الد علیہ سلم کی ہنادی
اسکا اور روایت ہے ہنادی انہوں ابوالاحوص انہوں عطا ہی انہوں عمر بن سہول انہوں عبد الدین مسعودی ہنادی ایک مضمون اور مضمون ہنادی کیا
اسکو اور صحیح ہے عبدہ بن حمید روایت ہے جہاک من اور پند کو روایا الی ہی روایت ہے جہاک من اور پند کو روایا الی ہی روایت ہے جہاک من اور پند کو روایا الی ہی
ابن سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اول ذوق من الجنة یوم القیامۃ علی مثل صنق القبر لیلۃ البدر والذوق الثانیۃ علی مثل الحسن
کوکب درق فی السماء لکل رجل منہم ذوقان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یوم القیامۃ وروایا کرم روایت ابی سعید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ ہر روز جنت ہوگا قیامت کی دن جس کے چہرہ کی مانند چہرہ ہون رات کے چاند کی اور وہ سرگرمی کی مانند ہر تہ تہ تہ کی جنت ہوگی ہے آسمان میں
ہر ایک مرد کو انیس سے دو بیسیاں ہن ہری بی پر شتر قلمی ہن اور ہر نظر قلمی ہن ہری بی پر شتر قلمی ہن ہری بی پر شتر قلمی ہن ہری بی پر شتر قلمی ہن
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول ذوق من الجنة علی صورۃ القمر لیلۃ البدر والثانیۃ علی لون احسن کوکب درق فی السماء لکل رجل
منہم ذوقان علی کل زوجۃ سبعون حلۃ یوم القیامۃ وروایا کرم روایت ابی سعید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ ہر روز جنت ہوگا قیامت کی دن جس کے
داخل ہوگا جنت میں صورت انکی چہرہ ہون رات کے چاند کی سی اور وہ سرگرمی کی مانند چہرہ ہون رات کے چاند کی سی اور وہ سرگرمی کی مانند چہرہ ہون رات کے چاند کی سی
پر شتر قلمی ہن کہ دکھائی دیتا ہی ہن ہری بی پر شتر قلمی ہن ہری بی پر شتر قلمی ہن ہری بی پر شتر قلمی ہن ہری بی پر شتر قلمی ہن ہری بی پر شتر قلمی ہن
میں کہہ دین بعون اللہ وقوتہ اور بیان تفصیل اور تفسیر ان آیتوں کی مستند ابی الدین تحریر کرتے ہیں سوایہ اول ولہم فیہا ازواج مطہرات لیس اللہ جل جلالہ انکو مطہر
فرمایا یعنی پاک ہن وہ غلط اور بول اور حیض اور نفاس اور بھاق اور مچا طہ اور منی اور ولادہ اور قدر اور جنس سے آبراہیم نفعی نے کہا جنت میں جہاں ہی مگر وہ نہیں جن
نے کہا یہ دنیا کی عورتیں ہن چندی دمندی کہ پاک ہو گئیں ہن قدرات دیاسی اور کہا بعضوں نے کہ پاک ہن مساوی اخلاق سے (نبوی) اور یہ آیت الم کے یاد دل
میں وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہ نے اس آیت مبارک میں جمع فرمایا انیم بدن کو جنت سے اور انہار و شمار سے اور انیم نفس کو ازواج مطہرہ سے اور انیم قلب کو قورۃ عین غریہ
سی اور دام اس عیش کا اور ابدیت اور عدم النقص اسکا اور ازواج جمع ہی زوج کی عورت زوج ہی مرد کی اور وہ زوج ہی عورت کا اور یہی لغت فنیہ ہی قرش کا کارڈ
ہر انکی زبان میں قرآن اور عبد الرحمن بن زید سے مروی ہے کہ جو کو سپر لیا اللہ جل جلالہ فی اور وہ حال نہ ہوتی تھی ہر جنت فرمائی ہوئی آئے فرمایا باری تعالیٰ میں
تجربہ سے جاری کرونگا خون جیسی جہاں کی اتونی خون شجر و منہیہ سے دو کمر آئے در و جہاں ہم بخور چین یعنی قرین کر دیا اور نزدیک کر دیا سمجھنے انکو جو عین سے اور
مرا و اس سے حقد و ترویم نہیں ہے اسلئے کہ عرب نہیں کہتا زوجتہ بامراۃ ابو عبدی نے کہا جو را کا دیا سمجھنے مومنوں کا آئینہ ساتہ جیسے نعل کا جو را ہوتا ہی نعل کے ساتہ او
حور لقیات جہاں عورتیں ہن مجاہدنی کہا اور انہیں آئے کہا کہ انہیں آئے دیکھنے سی حیران اور تیر ہوئی ہن اور بیان اور صفائی لوگوں سے ان پر نظر نہیں ٹہرتے
ابو عبدی نے کہا حور و عورت کے آئے آئے کہہ سیدی اور سیاہی دونوں شدت ہون واحد اسکا اور ہے اور عین جمع ہی عینا کی اور عینا بربری آنکہہ والی عورت
ہے (نبوی) ابن عباس سے مروی ہے کہ حور کلام عرب میں گوری عورت کا ہے اور قادیہ کا ہے قول ہے اور قتال نے کہا بیض الوجہ ابو عریسہ نے کیا سیاہی آنکہہ کی جیسے چشم
آبہ میں ہوتی ہے (حادی الزواح) تیسرے آیت وعندہم قاصرات الطرف عین کا نہیں بیض کمون یعنی نیچی گاہوں والیاں رد کی ہوئی ہن نگاہیں نیچی
کہ نظر نہیں کرتیں ہوا اپنی شوہر کی اور ارادہ نہیں کرتیں آئے ہوا اخیر کا بن زیدنی کہا وہ اپنی شوہر کی کہتی ہے کہ قسم ہے میرے پروردگار کی عورت کی میں جنت میں
کوئی چیز تھے بہتر نہیں دیکھتی سب تفریہ ہے اس لہ کو کہ جسے مکر میرا جو را بنایا اور جہاں تہا ہی ہوئی (نبوی) قولہ تعالیٰ کا نہیں بیض کمون یعنی وہ گویا آنکہہ
ہن محفوظ و مستور تشبیہ سی اللہ جل جلالہ نے انکو بیض نعمانہ کے کمون و مستور ہوا کے پر وین اور محفوظ ہو کر دو غبار سے سوزنا اسکا سفید زردی مائل اور
کہا ہی کہ یہ احسن الان نسائہ کی گوری ہوا ہن ہوتی ساتہ صفرت کی اور عرب عورت کو تشبیہ تیا ہی بیض نعمانہ سے اور بیض جمع ہی بیض کی جو چوٹی آیت
کا نہیں الیا قوت والمرجان قادیہ کی کہا صفائی بدن کی مثل باقوت کے ہے اور بیان کی مثل مرجان کے عمرو بن مسمون سے مروی کہ انہوں نے کہا حور عین شتر قلمی
ہے اور مخ ساق اسکا اور سی نظر تیا ہے جیسے کہ شراب ہر شیشہ سپید میں نظر آتی ہی پانچویں آیت وعندہم قاصرات الطرف اتراب و عترابا اترابا اتراب

ستویات الاسنان جن یعنی چلی عمر بن باربر ہوں وہ سب تیس برس کی ہیں اور تاراب صحیح ہی تریکے کہ شفق ہے تاراب سے عربی لڑکے کے جو وقت واحد میں پیدا ہوں گے
 تاراب کہتا ہے اسلئے کہ دونوں ایک وقت میں تاراب سے من کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ وہ آئین بخت کرنا یا ان میں بعض معائرت نہیں کہتیں (یعنی) اور
 عرب میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور سبیل نے نافع اور ابو بکر سے سکون روایت کیا ہے اور باقیوں نے بضم راڑ ہا ہے اور وہ جمع ہی عرب کے لئے عاتق اور بار کرنا والی
 ہیں یہی شہر و کور یا چھتیاں کہ میرے سہاگ انکا علم کہے کہا خجج و دلال لایان میں اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر میں شہرین زبان چھٹی
 حور مقصودات فی النبیام اور کچھ تفسیر کے قاصرات کی ضمن میں تیسرے ایک ذیل میں گزری ساتویں آیت فجدنا ایشا بکارا و البکار جمع ہی بکار کے مسبب بن
 شریک کے کہا وہ دنیا کی بوہیمان ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکو بخلق جدید بکارہ کر دیا ہی جب شوہر لکے پاس آتی ہیں بکارہ بانی ہیں اور قتال وغیرہ کے کہا کہ وہ حور عین ہر
 کہ پیدا کیا انکو اللہ تعالیٰ نہیں واقع ہوئی انپر ولادت اولاد انکو بکارہ کیا ہی اور انہیں درود نہیں ہوتا انہوں نے نہیں خیرات حسان و حسن اپنی باپ کے انہوں نے
 ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجھی خیرات حسان سے فرمایا آیت و خیرات الاخلاق ہیں اور حسان الوجہ نون گوا
 اترا با بونجی فرمایا جواری نوادہ قد کعبت تہ ہیں واحد تھا کعب نے وہ نوجوان نو عمر ہیں کہ اونچی ہیں جہاتیاں انکی اور کو اعجب جمہ ہی کاعب کے اور مروی ہے کہ جہات
 انکی گول ہیں اور بلند بچی ٹھکی ہوئی نہیں و سون گیارہویں عربا تاراب اسکی شرح اور گندی انا انشا انہیں انشا انا انہیں ضمیر ہیں کی حور کی طرف تاجہ
 اگرچہ اوپر کا ذکر نہیں اسلئے کہ اوپر کے مذکور سے و فرش مرفوعہ اور قمرہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حور کے اسلئے کہ وہ محل انکا ہی اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ
 فرش مرفوعہ سے مراد نراج جنت ہیں اور فرشتے انکی رفعت شان مراد ہی اور بلندی قدر اور عرب فرس کنایہ کرتا ہے حور نون کی طرف جیسے قوار و غرو ہی مگر
 قول صایہ ہی کہ مراد اس سے بستر میں قادی کی کہا خلقنا ہن خلقا جدیدا اور مراد اس سے عورتیں دنیا کی ہیں یا حور بن انہیں ضمیر کے و قول ہیں باب
 فی صفۃ جمیع اهل الجنة اب جلع اہل جنت کے یا عین حسن ایش عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یطی الخوا من فی الجنة فوا کذا و کذا من الخ
 قبل یارسول اللہ او یطیق ذلک قال یطیق فوا ما ترجمہ روایت انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دی جاوگی جنت میں تو اتنی اتنی جلع کے
 کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت کرے گا وہ اسکی فرمایا اپنی و جاوگی اسکو موت تو آدمیوں کی اسباب میں زید بن ارم سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی غریب نہیں ہے
 ہم اسی قتادہ کی روایت کے و اس سے روایت کرتے ہوں مگر عمران تغان کے روایت کے متبرحم فرمایا اللہ عزوجل نے ان اصحاب الجنة اللہ عزوجل فی شغل فاکھون ابن کثیر
 اور نافع فی شغل سکون عین بڑا ہے اور باقیوں نے بضم شین وغین اور لغت میں دونوں وارد ہوئے ہیں مش شحت اور شحت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین فی جہی
 شغل میں ابن عباس نے کہا مراد اس سے افضاض ابکار ہے اور وکیہ بن جراح نے کہا سلع ہی کھنی نے کہا مشغول ہیں وہ اہل ناری نے غافل ہیں کہ انکو یا نہیں کرتے
 اور انکی فکر میں نہیں ہیں حسن نے کہا مشغول ہیں نما جنت میں غافل میں غدا بابل مارے ابن کیسان کے کہا لما مات میں میں بعض بعض کے بعض نے کہا ضیافت الہی ہر
 ہیں (یعنی) روایت ال ہر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انہوں نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں فرمایا اپنی ہاں قسم ہے اس پروردگار کی کہ میرے
 جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جلع کرے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پہر جب جملہ لوگ اپنی بی بی سی وہ پاک ہوگی اور بارگاہ اور روایت الی الامام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پوچھا کہ کیا جلع کرے اہل جنت فرمایا اپنی دھا دھا اور دم لغت میں کج و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال از علاج کے ساتھ ہوا و مکرر تاکید کے ہی و لیکن نہیں ہی نہ
 منیہ یعنی موت مراد یہ ہے کہ نازل ہے نہ موت (حادی الارواح لابن قیم) باب و کجا فی صفۃ اهل الجنة باب صفۃ من اهل جنت کے حسن انی ہر یہ کہ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول دعوۃ تکر الجنة صورہم علی صورۃ النمر لکۃ البدر لا یبصقون ولا یمسحون ولا یمسحون
 انہم فیما من الذهب امشاطہم من الذهب والفضۃ و حجامہم من الالوان و رشحہم المسک و لکل واحدہم زوجان یزلفنہم سو قہر
 من و زواج النعم من الحسن لا اختلاف بینہم ولا تباعض فو بہم قلب رجل واحد یسبحون اللہ بکبرۃ و عیشا ترجمہ روایت ال ہر یہ کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے پہا اگر وہ جو دخل ہوگا جنت میں صورت انکی جو دہوں رات کے چاند کے اندھو کی نمونہ ہوگی گے اور انکے سفینے اور نہ جانے ہر گے برتن انکی جنت
 میں سونکی ہیں اور نگہبان انکی ہوں اور نگہبان انکی ہوں اور سیدان انکا ملک ہے ہر ایک کے انہیں کے دو میدان ہیں کہ کہانی دیا ہی گوا انکی ہا

ال جنت جلع کی کیفیت

جنت ال جنت

میں قلم عرش کے سر پہنچتے ہوئے ہے علم ظاہر کا اس تک اور اس کے بعد خیر ہے کہ نہیں جانتا اسکو مگر اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کیا کہ وہ ایک خستہ کہ حامل ہے زبور کا اہل خستہ کی لئے
 اور صلوات کا اور پہلو کا جسے اللہ تعالیٰ اگر ایک تبارک کہد یا جاو زمین پر روشن کر دی اہل زمین کو اور موضع منبر پر کہا طوطی انہم و حقن آب میں طوطی سی ہی شجر شمر مراد ہے
 چنانچہ ابی لاسہ اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سی مروی ہے کہ وہ ایک خستہ جنت میں کہ سایہ رکھا تمام جنتیوں کو اور عبید بن عیسے کہادہ درخت سے جنت عذرا کہ جڑ اسکی نیلی سبز
 اللہ علیہ السلام کے خانہ کو کاشانہ میں ہے اور ہر گھر میں جنت کے اور غرہ میں اسکے ایک شاخ ہے اولاد لگانے کوئی رنگ اور روشنی پہلی کہ اس میں نیلی جاکر ہو سکے سیاسی اور کرا
 ذوالکثر ہر مہینہ پہلی کہ اس میں موجود ہیں اور اس کے چتر میں دو ہر مہینہ میں ایک کا فور کی اور دوسرے سلسیل اور مقال شجر کہا اسکے ہر تہ میں اتنی وسعت ہے کہ گیسوی مالک
 امت کو اور ہر تہ پر ایک فرشتہ ہی کہ تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کے بانوئے تسبیح اور اوسید ہر تہ مروی ہے کہ لکھوئی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ طوطی سی کیا مروتی ہے فرمایا
 آپسی ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ کا سو بیکی راہ ملک ہے پیری اہل جنت کے اسی کے گاہوں کے نکلے ہیں ابوسہرہ مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے جنت میں ایک درخت ہے کہ اس
 اسکے سایہ میں سو برس تک چلا جاو اور قطع نہ کرے پھر اگر تم جاو تو غل محدود ہو پوچھی یہ خبر کب کو انہوں نے فرمایا کہ یہ کہ قسم ہی اس پروردگار کے جنتی تورا آتاری ہو ہی
 اور قرآن مجید صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جو ان تین برس کے اوٹنی پر سو برس چلے تو بڑا ہو کر جاوے مگر اسکے جڑ کا دورہ پورا کر سکے اسکی اسکی نیلی سبز
 سے بویا ہے اور اپنی قدرت کے اس میں روح ہوئی ہے اور شاخیں اسکی فصیل جنت سے باہر نکلے ہوئی ہیں جنت میں کوئی نہ نہیں جاکے جڑ سے نہ نکلے ہو نام اسکا طوطی ہے
 اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تیرے مانگین اہل جنت اور فرمائش کریں تو شوق ہو جاو اور انکو نکال کر دی سو نکلے ہیں اس میں گھوڑے زمین لگی ہو اور جامہ بندی ہو جیاتی
 جاتا ہے اور نکلے ہے اس میں کے اوٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور گھر سے جو درخواست کری جنتی (یعنی) **ابا جہا** فی صفۃ طائر الجنة باب
 طیر جنت کے بیان میں **عقود** انس بن مالک قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لکون قال ذاک نفسہ اعطانیہ اللہ یعنی فی الجنة اسئل
 بیک صا من اللہن و احلی من العسل فیہ طیر اعنا قہا کاعنا و لخر قال عمن ان ہذا لناعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلہم النعم منھا
 ترجمہ روایت انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ کسی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپ نے وہ ایک نہر ہے کہ دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے یعنی جنت میں
 پانی اسکا سفید زیادہ ہے دودھ سی اور شیرین زیادہ شہد اس میں چرایاں ہیں کہ گردن انکی اونٹوں کی سی ہے عمر نے کہا وہ طوطی نعمت میں ہیں فرمایا آپ نے انکے کہا تیرا لے لے
 زیادہ نعمت میں ہیں **ف** یہ حدیث حسن اور حسن بن عبد اللہ بن محمد سے ہیں ابن شہاب زہری کے معجم کہم قولہ کا و محم طیر ما شیتہون ابن عباس سے مروی ہے کہ جب ہی پتا
 ہے جنتی کا پرندہ کہ گوشت کہا نیکو تو اسی وقت وہ مثل ہو جاتا ہی اسکے سامنی جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہیں کہ گڑھ کی ہے چرایاں میں جنتی کے اور وہ کہتا ہے جتنا جانتا ہے
 اس میں کچھ پر وہ زندہ ہو کر اڑتا ہے (یعنی) اور اللہ جل جلالہ فیہ کالولات میں ذکر کیا اٹھ خیر نکال کہ جو کچھ املا مقدمہ ابواب میں ذکر کر چکے ہیں اور اس مقام میں ہم تفسیر سلی خیر
 کرتے ہیں چنانچہ پہلے چیز اہم کے فاکہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وفا کہہ کثیر لا مقطوعہ ولا منقطع ابن عباس نے فرمایا کہ وہ قطع اور تمام نہیں ہوتا اگر اسوہ تو آجاو اور اسکو اس مہوہ
 کا لیا مشکل نہیں ہوتا اور بعضوں نے کہا مقطوع نہیں طول نام ہے اور منوع نہیں بالانسان یعنی فصل اسکی تمام نہیں ہوتی اور کچھ قیمت اس میں نہیں گتے جیسے خار دیاں
 اور وار د ہوا ہے کہ جب توڑا جاتا ہی کچھ مہوہ اس میں فور پیدا ہو جاتا ہے بل اسکا دونا اس کے اور مسلم میں جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا و کون اہل
 جنت اور یونہی کے اور نہ ہو کیونکہ اور نہ چیکے جاو گے اور نہ پیشاب کریں گے کہا انکا ہضم ہو جاو گا ایک ذکر میں کہ خوشبو اسکے مثل مشک کے ہے اہام ہوگی انکو تسبیح اور کبر
 جیسے دنیا میں دم آتا جا رہے اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت ہے کہ آیا نے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بیوہ کو اور اسی کہا اسی باتا قسم تم کہتے ہو کہ جنت میں کہاتے
 پیتے ہیں وار پنے لوگوں کے وہ یہودی کہتا تھا کہ اگر وہ قرار کرے اسکے سات کو تو میں نے تفر کر دوں گا یعنی انھیں سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کے
 کہ میری جان اسکے ہاتھ میں کہ اہل جنت کہ دیاو گی ہر ایک کو ان میں سے قوت سومر دلی کہانے پینا و جلع کی سو کہا یہودی نے کہ جو کہا و گیا اور پنے گا ہوگی اسکو حاجت دینے بل
 و براز کے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجت ان کی رفع ہوگی اس طرح ایک پسند انکا ہے انکے جلد میں مثل مشک کے ہے ہر سٹ انکا خالی ہو جاو گیا اور کچھ طیر ماں ہوں
 سے مروی ہے کہ فرمایا انھیں سے صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو نظر کر گیا جنت کے پرندوں کی طرف اور خواہش کر گیا تو ان کی سو اسی وقت وہ گڑھ کی تیرے کی ہو جاوے (حادی) اور
 روایت ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہوگی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ تھپکے گا اسی جبار اپنے ہاتھ میں جیسا کہ تھپکتا ہی ایک تمیز

طیر جنت کا بیان

کا اپنی رشتی سفر میں مہمان کے لئے اہل جنت کے پہرے لایا ایک مرد یہود اور اس نے کہا بارک اللہ عنہ یا ابا القاسم کیا خبر دونوں تکوین جنت کے مہمانی کا قیامت کے دن کہا اپنی بان کہا ہے
 ہو جاوے گی ساری دنیا میں ایک موٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے تھے سو دیکھا اپنی اصحاب کے طرف اور ہنسی بہا تلک کہ کھل گئیں کچیاں ان کی ہر کہا اس یہودی کی خبر دونوں تکوین
 کے سالن کے کہ بالام اور نون ہے اصحاب نے کہا وہ کیا ہی سے کہا نائل اور چچی کہ کہا لیو گیا اس کے رائد کہ ہے سترزار آدمی (متفق علیہ) اور سید جعفر نے جہنم کا نام نہیں
 گویا کہ چڑھ لے گئے مہن کا نئے اس کے یہ قول ہے ابن عباس اور عکرمہ کا اور حسن کہہا مانتہ نور حنی نہیں کرتا ابن کیسیا نے کہا اس میں ازیت نہیں اور میوون پر جنت کی علامت
 اور جہنم کا اور اندر اس کے کھیل گئی نہیں جیسے کہ دنیا کے میوون میں ہے بلکہ سب چیز امنین ماکول و مشوم و منطوسم اور قابل کل اور لائق ملذذ و حید بن حبیب نے کہا مانتہ اس کے
 مشکون کے برابر میں بلکہ اس سے بڑے اور ابو العالیہ و رضا کے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانوں کے طرف وادی حرج کے طائف میں اور سید اہل انکو سیر و بان کے اور زوی انہوں نے
 اس کے مثل کے پس اناری السد تکانی فی نیاتہ فی سدر جعفر و او طلع منقود یعنی موز اور طلع کا واحد طلحہ ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حسن نے کہا وہ نور نہیں ہے بلکہ دایک رخت ہے
 کہ نظر بار و طیب کہتا ہے فرار اور ابو عبیدہ کی کہ طلع عرب میں ایک درخت ہے بڑا کہ اس میں کاٹا ہے اور منقود کے معنی مترکہ و تہرتہ مفرق کے کہا اشجار جنت میں بڑا کہ شریز
 لایق کل اور خوشنیں جنت کے فرمایا قنوط فہا دانہ یعنی میوہ اسکا سہل الوصول ہے کہ جنتے تادل کر لے ہے اسی قائما قاعد المضطجعا اور طر لیتا ہے حطر چاہتا ہے چائے کہا
 گیا ہے کہ اصول ان کے فوقانی میں اور فرغ نیچے لگتے ہوئے اور پہلے اور اوقات طعام میں دو وقت میان فرمائی باریک شانی چائے فرمایا ولہم زرقم فہا لکرو عشتا اہل تفسیر
 نے کہا جنت میں رات نہیں لکبرہ اور عشتی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور میں دانا و لیکن رزق انکو دیکھ دو نون کنار و کج انداز پر اور مقدار پر پوچھا ہے جیسے متعین کے دنا
 میں عادت ہے غرض اللہ تعالیٰ اس مقدار کو لکبرہ عشتی فرمایا نہ کہ یہ وہاں صبح و شام ہے حقیقہ اور حضور نے کہا کہ سچاں لین جنتی دنگو پر دو کج اٹھ جانی سے اور رات کو پر دو
 کے کہ جانے سے ہی اور حضور نے کہا اور اس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جہنم نگی نہونہ اوقات مذکورہ اور حسن بصری فرماتی ہیں کہ عرب اس سے افضل کوئی عیش
 نہیں جانتا کہ صبح و شام طعام ہو اور لکبرہ عشتی رزق پاویں اس اللہ تعالیٰ جنتیوں کو موصوف کیا اسی صف کے ساتھ اور فرمایا نخل قدما کج یا مین فہا فاکہ و
 نخل و دنان مفسرین نے کہا ہے کہ نخل در مان فواکہ میں داخل نہیں اس لئے عطف کیا اسکا اللہ تعالیٰ فاکہ پر اور حضور نے کہا اگر چہ یہ وہ دونوں فواکہ میں داخل ہیں مگر
 عطف نیک فواکہ پر تخصیص اور تفضیل کے لئے ہے جیسے عطف جبریل و میکائیل کا ملکہ اس آیت میں من کان عدواللہ و ملائکتہ و رسلہ و جبریل میکال (نحوی) اور
 فرمایا اللہ تعالیٰ کہ کہا جاوے گا اہل جنت کے کوا و اشربوا ہیئتکمما السلفکم فی الايام الخالدیہ یعنی کہا و موگوار اعوض من ان عملون کہ کئے تھے ایام ماضیہ میں نیچے
 دنیا میں یہ تفسیر ان آیات کی کہ خبر ذکر کیا تھا سنے مقدمہ ابواب میں باب ما جاء فی صفۃ خیل الجنة باب خیل جنت کے یا مین محسن بوندہ ان رجلا
 سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ هل فی الجنة من خیل قال بلی اللہ اذ خلک الجنة فلا تشاء ان تخل فیها علی قوس من یاھو ناة
 سحر و یطیر بک فی الجنة حیث شئت قال و سألہ رجل فقال یا رسول اللہ هل فی الجنة من ایل قال بلی قل لک ما قال لصلحہ فقال ان یدخلک
 اللہ الجنة لیکن لک فیھا ما استھت نفسک و لذت عینک ترجمہ روایت یہ کہ اگر کہنے پوچھا رسولی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اس نے یا رسول اللہ آیا جنت میں
 گھوڑے ہیں فرمایا آپ نے اگر تجھ کو داخل کیا اللہ تعالیٰ جنت میں تو جب چاہے گا تو سوار کیا جاوے گا گھوڑے پر یا قوت سرخ کے کہ وہ تجھے لیکر اڑتا ہے گیا جنت میں جہاں تو چاہے
 کہا راوی نے کہ یہ پوچھا آپ ایک اور مرئی کہ یا رسول اللہ آیا جنت میں واٹھ میں کہا راوی نے پوچھا یا اپنے اسکو جیسے جوابے یا تھا اس کے صاحب کو لینے سائل اول کہ
 اور فرمایا اگر داخل کرے گا تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں ہوگی تیرا لئی جو چیز کہ تیرا چاہے اور جس سے تیری انگھیں لذت پاویں **ف** روایت کے ہم سے سوئے انہوں نے محمد بن
 بن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ بن بریک سے انہوں نے عبدالرحمن بن سابط سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانتہ اس کے اس کے ہم سے روایت صحیح
 تر ہے حدیث مسودہ صحیح **ح** ابی یوسف قال فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما قال فقال یا رسول اللہ انی احب الخیل فی الجنة خیل قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان الخیل الجنة ایتیت فیہا من یاھو ناة کہ جنتاں فخلک علیہ ثم طار بک حیث شئت ترجمہ روایت ابی یوسف کہہا کہ آیا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم کے پاس ایک عربی اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں کو آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کیا جاوے گا
 تو جنت میں تو لیکر تجھے گھوڑا یا قوت کا کہ اس کے دو بازو میں اور سوار کیا جاوے گا تو اس پر وہ تجھے لیکر اڑے گا جہاں تو چاہے **ف** اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور نہیں

جنت کے اور حکایات
 قاسم بن عیسیٰ
 جعفر بن محمد
 کہ اسکا روایت ہے
 و احسن
 کہ اس میں حدیث
 ہوتا ہے صحیح

موسى بن زید بنی کہا نامہ مقابل نے کہا میں جیسا کہ انور سجدی کہا منصف قرار لی کہا مشرقی النور الی ربه انما نظرة ابن عباس اور انفسیر
 نے کہا کہ نظر کرینگے وہ اپنے رب کی طرف عیاناً بغیر حجاب کے حسن کے کہ نظر کرینگے وہ اپنے خالق کی طرف اور کیوں تازہ ہوں وہ چہرے کہ دیکھتے ہوں اپنے خالق کو (بخاری) بعد
 اسکے ذکر کے بخاری رحمۃ اللہ علیہ وہی حدیث جو اب گزری **عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَضَامُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةَ
 الْبَدْرِ نَضَامُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ سَأَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا نَضَامُونَ فِي رُؤْيَا تَرَجُمَهُ رَوَيْتُ ابی ہریرۃ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرامحت ہوتی ہے تلمذ ویت قرین چودہویں رات کو یا فرامحت کیجاتی ہے تلمذ ویت شمس میں عرض کے صحابہ نے کہ نہیں فرمایا بیشک کہ یہ
 تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودہویں رات کا نہیں فرامحت ہوگی اس میں تلمذ کی طرح **ف** یہ حدیث غریبہ حسن اور ایسا ہی روایت کیا بخاری بن عباس اور کئی لوگوں
 نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرۃ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کے عبداللہ بن ادریس اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرۃ سے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی ہریرۃ سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سند کے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت صحیحہ **بَاب** رضای
 بایمن **عَنْ** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لَأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ كَيْفَ رَبَّنَا وَسَعْلَانَا
 فَيَقُولُ لَأَهْلِ رَضَائِهِمْ فَيَقُولُونَ مَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِينَاكُمْ أَفَضَلُ مِنْ ذَلِكَ قَالُوا أَوْ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ
 ذَلِكَ قَالَ أَجَلُ عَذَابِكُمْ رَضُوا فِي فَلَا اسْتَخْطَ عَلَيْهِمْ أَبَدًا تَرَجُمَهُ رَوَيْتُ ابی سعید حدیث کے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بیشک اللہ تعالیٰ فرما دیکھا جنت والوں کو ای جنت
 وہ عرض کرینگے کیا ہے رب ہمارا اور حدیث کے پھر فرمایا کیا تم راضی ہو کہ وہ کسی کو عذاب سے بچا دے اور تو نے عنایت فرمائی ہو کہ ایسے چیز کہ نہیں ہی کسی کو
 عذاب سے بچا دے سو فرمایا کیا باتیں میں دونوں تلمذ کو اس سے بھی افضل کہ کہہ سکتے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرمایا دیکھا اللہ تعالیٰ آتا رہا میں تلمذ رضامندی ہی ایسے کہ راضی ہو
 میں سے کہی **ف** یہ حدیث حسن صحیحہ ہے منبر حم یعنی اللہ جل جلالہ کی ناراضی منق و فخر اور اس کے فرمائی سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ تکلیف شرعی پر اور تکلیف کے ایسا ظم
 ہو گئے ہیں رضامندی ایسے ایسی نکتہ لکھی ثابت ہوئی اور ہیں یہ بیکر فضل اس کا شانہ کا و ہود و الفضل العظیم اللہ تعالیٰ اذ جلیب الجنت یفضلک و کرمک و ارض
 عذاب و رحمتک رضا عا لا لا سخط بعد اذ ابد یارب العالمین **بَاب** ما جاء فی ترائی اهل الجنة فی العرفۃ فی ترائی من ابی ہریرۃ **عَنْ** ابی ہریرۃ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِي الْعُرْفَةِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكُوكَبُ الشَّرِيفَةُ أَوِ الْكُوكَبُ الْغَرِيبَةُ الْغَارِبَةُ الْكَافِرُ أَوْ الطَّالِعُ فِي
 تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُولَئِكَ النَّبِيُّ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَأَقْوَامٌ أَمْسَوْا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَصَدَقُوا الْمُرْسَلِينَ تَرَجُمَهُ رَوَيْتُ
 ابی ہریرۃ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو دیکھینگے عرفۃ میں جیسے وہاں دیکھا ہے تارہ کی کہ تارہ شرق میں یا غریب ہو تو لا تارہ آسمان میں یا طالع کر
 تفاضل درجات میں سو عرض کے صحابہ کہ یا رسول اللہ دو لوگ انبیا میں فرمایا نہیں بلکہ قسم ہے اُس پر و رکاز کے کہ میرے جان اس کے ہاتھ میں ہے جو ایک لوگ میں کہ ایمان لائی میں
 اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تصدیق کے پیغمبر علی بنے مومنین میں انبیا نہیں **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے منبر حم اس حدیث میں اپنے تشبیہی تفاضل درجات کے کہ آپس میں
 ایسا فرق کہتے ہیں کہ جیسے تارہ دو نظر آتے ہیں اس طرح وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہیں یہ صفت کے اس تارہ کی کہ تارہ شرق میں یا غریب ہو تو لا تارہ آسمان میں یا طالع کر
 تاکہ دلالت کرے کمال جود پر اس کے کہ کہنے والی ہے ہر جوارہ ہے اس کے نسبت نزدیک ہے اور دنیا میں کوئی چیز نیات میں اس سے بڑھ کر نہیں **بَاب** ما جاء فی ترائی اهل الجنة
 الجنة و اهل النار **بَاب** اهل الجنة و اهل النار **عَنْ** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یحجہ اللہ الناس یوم القیمۃ فی صفۃ
 واحدا ثم یطعمہم رب العالمین فقیل الا یتبع کل انسان ما کانوا یعبُدون فقیل لصاحب الصلیب صلیبہ و لصاحب النصارى صلیبہ و
 و لصاحب النار نارہ فقیل یحجہون ما کانوا یعبُدون و یتبعی المسلمون فیطعمہم رب العالمین فقیل الا یتبعون الناس فقیل لولم یتبعوا
 یا اللہ منک و تعوذ یا اللہ منک اللہ ربنا و لہذا مکنا حتی نری ربنا و هو یا فرہم و یتبعہم ثم یؤاری ثم یطعمہم فقیل الا یتبعون الناس
 فقیل لولم یتبعوا فی اللہ منک تعوذ یا اللہ منک اللہ ربنا و لہذا مکنا حتی نری ربنا و هو یا فرہم و یتبعہم قَالُوا وَ هَلْ نَرَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
 وَ هَلْ نَضَارُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ سَأَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا نَضَامُونَ فِي رُؤْيَا تَرَجُمَهُ رَوَيْتُ
 ابی ہریرۃ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو دیکھینگے عرفۃ میں جیسے وہاں دیکھا ہے تارہ کی کہ تارہ شرق میں یا غریب ہو تو لا تارہ آسمان میں یا طالع کر

نارہ کی تارہ

نارہ کی تارہ

نارہ کی تارہ

صفحة ابراهيم

آمین مسک کے کھڑکے کو ہرگز کسی اسکے مزہ ملو ہی اہل جہنم کی کہ اس کی مثل کافور کے ہی اور طبیعت پر اور بدوستانے کہ کافور تجلہ شربات نہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا جنتی اور جہنمی کے مقابل کے قول کا اور جہنمی کہا خوشبو نہیں کافور کی ملائی جاو گی ابن کثیر کا کہنا کہ طبیعت کی ہی اسکو کافور مسک کے تجلہ سے
 عطر اور خوشبو کی کہا کافور نام ہے ایک چمچہ آجکے جنت میں (یعنی) اور تعالیٰ دیتوں فیہا کاسا کان مزاجہا تجلیا یعنی پلا یا آجاکو کافور دیا کہ مزاج اسکا تجلہ سے
 اور تجلہ سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے اور حرارت پیدا کرتی ہے اور خوش لاتی ہے اور گرم کرتی ہے اور مزہ بارہ کو اور زجاج اور سبحان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے
 اور عرب اسکو اپنے خوشبودن اور تہودن میں استعمال کرتا ہے سو وعدہ کیا رزاق حقیقی نے کہ ملائی جاو گی وجہ جنت میں مقابل نے کہا وہ تجلہ سے ہر طرف سے ہر طرف سے ہر طرف سے
 کہا جو کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے قرآن میں جنت کے چیزوں کا اور نام لیا ہے اسکا اسکی مثل دنیا میں کوئی شے نہیں اور بعضوں کا کہنا کہ ایک ہر ہر جنت میں کہ یا یا جاتا ہی آمین مزہ
 ہر جہنم کا قادیانہ کہا کہ مقرر میں اسکو مزہ استعمال کریں گے اور سارا اہل جنت بطور طوطی کے جیسا کہ ذکر کیا ہے تنہم میں تو کہ تعالیٰ ہر ہر شے را بطور دینے پلا یا کافور کے رستے شرب
 طہر دینے پاک و صاف و مطہر کر اپنے شارب تک کو اخلاق دیا اور عادت قویہ سے پاک کردی اور قلب ہر میں ایک کلمات ادبی اور لطافت سر کچھ شے اور طہران میں شے محبت
 آہی اور صورت نامتناہی پیدا کرے و باغ میں طہر اور طبیعت میں لذت اور حسن کو کا سبب ہو بدین ہر کافور و نجاسات و اقدار و ملک و جدوی و انوار و مہر میں فی کہا ہے
 کہ مقرر میں کیا اسکو ایک اور اصل سے مثل خمر و مالک ابو قتادہ اور ابن عمر کہہا ہے کہ بطن میں جا کر بول جس نہیں مہر مالک پسینا ہوتا ہے کہ خوشبو اسکی مثل مسک کے ہے
 اور عادت اہل جنت کی ہے کہ پیچھے و طعام تناول فرما ہن اور جیسا کہ طبع ہوتی ہن شرب طہر ملائی جاتی ہن کہ طہران کے پاکیزہ ہو جاتا ہن اور وہ کہا انا ایک پسینا
 خوشبو دار ہو کر انکی جلوسے ہر جہاں ہے اور پیٹ اٹکا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتے ہی مقابل نے کہا ہی وہ ایک ہر ہر باب جنت پر جنتی ہیں پسینا اللہ تعالیٰ اسکی دل سے
 بعض حسد اور غل و غش نکال لیا تو تعالیٰ یقون بن حقیق مخموم خامہ مسک دینے پلائے جانیگے شرب صاف کہ اس پر ہر ہر مسک کے انتہی حقیق خمر صافی طہر سے مقابل
 کہا خمر میا دینے سفید مخموم دینے ہر لگا یا ہوا ہے تاکہ مسک ہاتھ آمین نہ لگی اور صرف غیر سی بالکل مخموم ہے جیسے کہ سلاطین و امرا کی توروں اور صراحیوں پر لگے دار غنہ
 معبر ہر لگاتی ہن کہ وہ لگے سامنے کہل جاتی ہے مجاہد نے کہا مخموم سے مراد مطہر ہے ختم دینے طہر کہ جیسے ہر لگائی جاو گی مسک ہے ابن زبیر نے کہا خاتم مسک اہل دنیا کی نزدک
 طہر ہے اور بارگاہ انہی میں مسک ہے ابن سعد نے کہا مخموم خامہ مسک ہے یہ مراد ہے کہ خمر میں اس کے مزہ مسک کا آجاتا ہے یعنی ختم سے ختم اسکا مزہ سے قنادی کہا اکثر
 کافور ملا کر مسک کے ہر لگاتی ہن اور قرأت عامہ ختم ہی بہ تقدیم تا و کر اسنے خاتمہ پڑھا ہے بہ تقدیم الف اور یہی قرأت ہی علی اور عقیقہ کے اور معنی ان دونوں ایک ہن جیسے
 عرب کہتا ہی ظنان کریم الطالع و الطابع اور خاتم او خاتم آخر ہر شے کا انتہی یہی تغیر ان آیتوں کے کہ ذکر کی تہن ہن ہی مقدمہ ابواب میں بحوالہ الدوامتہ کہ تمام ہوا بیان جنت
 کا اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب کے ساتھ عجیب احاطہ میں فقیر کو جنت میں پہونچا دی اور عذاب دوزخ سے بچا و اسرار مبین و مسلمین کو اس نعمت ابدی سے سزاوار فرما دی آمین
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْبَوَاقِ صَفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 یہ باب میں بیان میں جہنم کے جو وارد ہوئی ہن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مترجم مقدمہ صاحب نہایت ہی کہا ہے کہ جہنم لفظ
 عجیب ہی اور بعضوں نے کہا عربی ہے موسوم ہوا و اس نام سے سبب بنا دھڑلے کی اسی ہے قول عرب کا کہ جہنم جہنم و ما تشہد یونون یعنی گوان بعد اللہ
 اور اسی ہے حدیث یقال لہم الجہنمیون یعنی انکو جہنم کہیں گے مراد ان سے وہ لوگ ہن کہ جہنم سے نکلا جنت میں داخل ہو گئی اور عطاء اللہ کہا لائیں گے اور انکو جہنم کہیں گے ہن
 تنقیص شان منظور نہیں بلکہ تذکرہ کے لئے نجات کی تاکہ سبب ہو مرید شکر و فرح کا اور حاصل ہو نگو و سرت اپنے فوز و تجار اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم علی درکات ار
 ہے کہ مختص ہے عصاة امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لہی اور وہی ہے کہ چند روز میں اپنے ساکنوں سے خالی ہو جاو گیا اور ساکن سکی دروازوں کو بجا و گئی عرض دیہا
 طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب بہ نسبت او طبقات کے ہر کے تین جہنم سلائے کہ اگر وہ جہنم کرتے ہی عورتوں اور مردوں کے مہونہ پر اور کہا جاتی ہے لگے کوشتوں
 کو اور و سلا طبقہ لفظی ہے کہ اللہ کا فرما ہے نزعہ للشواہینے کہا جانوالی ہے اطراف یدین اور جلیں کوشت میں شوی ہاتھ پیر کے کناروں کو کہنے ہن مجاہد نے
 کہا شواہی مراد سر کے کہاں ہے ابراہیم نے کہا کہ جہنم کو عظام سے ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کہنے لیتے ہی ابن عباس نے فرمایا عصب و عصب و عصب لیتی
 ہے کہ جہنم کے کھنڈر اس کے ام داغ ہی کہ جیہ داسی کہا جاتی ہے پیر از سر نو خود کرتا ہی ہی اسکا دایہ سے قادیانہ کہا کہ کارم خلق کہا جاتی ہے ابو الدانہ نے کہا جہنم

حسن اور ابو جابر شجعی میں اور نام رکھا سنا کہ اور رسول میں خیرۃ الاشجیہ حسن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الكافر ليس حبسا
الفرقة او فرقة بين الناس ترجمہ روایت ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کفر کو کچھ ایسے زبان کا یاد و فرستہ کہ وہ کفر کو کچھ ایسے
اس حدیث کو نہیں سمجھتا ہے کہ کسی حدیث میں اور فضل بن یونس روایت کی اسی کے امام ابو نعیم اور ابو الحارث کہ یہ مشہور نہیں **حسن** ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان غلظ جلد الکافر اثنان واربعون ذراعا وان خروسة مثل احد فان حلبة من جحر ما بین مکة والمدینہ ترجمہ روایت ابی ہریرہ
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کے کمال کا دل سیالیں گریں اور اس کے دائرہ آواز کے برابر اور اس کے پیشے کی جگہ جسم میں جیسے کہ ہے **سید** یہ حدیث سن ہے غریب
ہے غریب کے روایت کے معنی جلد اور عضا کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں محمول ہیں اختلاف اعلیٰ پر نیچے جتنا کہ وہ طریق اور افراد و شرکاء کا زیادہ ہوگا اس قدر اس کا جسم
عرضیں طویل زیادہ ہوگا تا کہ جمع کر کے اس کا تمام عذاب اور انواع نکال کر لیتے ہیں ہر اور یہی حال ہے عصاة مؤمنین کا جہانچہ عذاب میں قیس مروی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ موت میں کے شخص کا بدن اتنا بڑا ہو جائیگا کہ دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا ہو جائیگا جتنے ہی شیعوں کے قریب کے قول کا نقطہ **باب** کچھ
فی صفة شراب اهل النار اس اہل نار کے مشربان کے یا میں **حسن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ کانہل قال کانہل قال لکنہل قال اذا قرأ
الی وجہ سقطت قروۃ وجہ فقتر ترجمہ روایت ابی سعید حدیث کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تیل کے ٹچر کے مانند ہی ہے چہرہ دوزخی اپنے منہ
کے پاس آجایا کیگا کہ کھال اس کے موتہ کی اس پار کے اندر **سید** اس حدیث کو نہیں سمجھتا ہے کہ رشید بن سعد روایت اور رشید بن کلام کیا گیا کہ کھال کے طرف
سے صخرہ حمزدہ جل میں نکلا ہے کہ صخرہ صلب کی ہر استعارہ کیا اس لفظ کو موتہ کہ کھال کے اوتوالہ اس کے تفسیر یعنی قرآن میں جو وارد ہوا ہے وان استنبتوا ثیافا و اجمار
کانہل فیونی الوجہ لایۃ اسی تفسیر میں حضرت نے فرمایا کہ وہ تیل کے ٹچر کے مانند ہے رشید بن کلام کیا گیا کہ کھال کے طرف
دوسم اور اس سو کہ پوچھا کہ ہل کیا ہے سو گویا اس سوچ سنا اور یا مذی اور گویا اسی اور کہا کہ یہ بہت شبہ ہی ہے **حسن** ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان الحیم کصبۃ لورہم فینفد الحیم لورہم حتی یخلص الی الجوف فیستوفی الجوف حتی یمرق من قد میہ وهو العصر ثم یف
کا کان ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیم ڈالا جائیگا کہ سرور پر نفوذ کر جائیگا یہاں تک کہ پوچھ جاوے گا دوزخ کے خوف میں اور کاٹ لیا جائیگا کچھ
اس کے خوف میں اپنے اتوں اور کچھ اور گردن وغیرہ کو یہاں تک کہ نگلیاں لگی یہ چیزیں اس کے قدموں کو نیچے سے یعنی برسی اور برسی ہرادی مہر ہی جو دوزخ کے قرآن میں پہر ہو جاتا
ہے اس کا جوف جیسا تھا **ابن حجر** کا نام عبدالرحمن بن حجر مصری یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے مترجم قولہ نفوذ کر جائیگا یعنی اندر جاوے گا اور باغ و دل بطن
میں اثر جاوے گا قولہ برسی ہرادی مہر کے لئے ہل لغت میں پہلنے کی میں چنانچہ عرب کتابی صہرت اشیم مشر اذا دتسے بگلا یا میں نے چربی کہ اور گویا ہا میں
اس کو جگہ بگلا کہ تو اس کو اور یہاں اشارہ اس آیت مبارکہ کہ طرف یصب من فوق رؤسہم الحیم لورہم حتی یخلص الی الجوف فیستوفی الجوف حتی یمرق من قد میہ وهو العصر ثم یف
حیم کہ گیل جاوے گا اس کو گلی ہوئے ہیں اور کہا لیں انتہی غویج فرمایا حیم گرم پانی ہے کہ نہ تھا کہ ہو چکی ہو حرارت اس کی نصیرائی زیادہ با حیم نے گیل جاوے گا سبب
حیم کے اپنے جگہ کے سرور پر ٹپکا شوم اور خدا اور جلد کو چھلاوے گا اور چون دیکھا کہ وہ جگہ بدن جاوے گا و میضاجی فرمایا حرارت اس کی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر
رتی ہے ظاہر میں سو گیل جاتا ہے اس احتیاج سے کہ گیل جاتی ہے جلد اور نصیرہ کو بعض نے بدت شدہ ہاچہ ہاچہ تاکرالات کے کثرت لفظ کثرت سے پر جیسے شغوف
مصری کو عربی شغوف کہا سبب اثر ہوئے اور خدا دیکھ کہ ذکرہ صاحب لکشان نے تفسیر **حسن** ابی امامہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ فا
یسق من یاء صددید یخیرۃ قال یخرب الی فیہ فکرہ فاذا ادنی منہ وسقۃ وجہ ووقعت قروۃ راسہ فاذا اشرۃ قطع امعاء حتی
یخرج من دبر یقول اللہ تبارک وتعالی وسقوا ماء حیمہما ففطر امعاءہم ویقول وان یستعینوا بغنائم ماء کما یصل نیوی الوجہ یلش الشراب
سقاءت مرفقا ترجمہ روایت ابی امامہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں وسقی الایۃ فرمایا کہ قریب کیا جاوے گا اور صددید اس کے موتہ کی اور وہ کرامت کر لگا
س پہر چرب و زرد یک کی جاوے گا میں جاوے گا اس سے موتہ اس کا اور گری کی کھال اس کے سر کی پہر چرب سی ہوگا کہ جاوے گی اس سے تین اس کی یہاں تک کہ نکل جائیگی اس کے
برسی چانچہ فراموشیہ اجلہ و حشاشہ وسقوا ماء الایۃ یعنی پلایا جاوے گا انکو گرم پانی سوکھ جاوے گی آیتیں اکل اور فرما ہا میں ودعا شامہ وان یستعین الایۃ یعنی الرزق

تو اسکا قصاص ہوگا یا کسیکمال کیسے چہین لیا تو اسکمال میں کین ہو اور لوگ باقی اور سیرج کیسے جان مال سے تعرض نہیں تو اور حساب انکا استدعا پر ہی چہی یہ
نفتیش نہ ورنہ نہیں انکے ولیدین ہے توحیدی یافتہ خوف سیف توحید کا اقرار کرتی ہیں بلکہ اسکا حساب کتاب اللہ تعالیٰ اس سے آخرت میں لیکھا محسن الیہ صبر و کمال لائق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسخلفا ابوبکر بعدہ کفر من کفر من العرب فقال عمر بن الخطاب لا فی بکر کیف تقابل الناس وقد قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان تقابل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ومن قال لا الہ الا اللہ عصم منی ما له ونفسه الا ینحہ وجہا
علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لا قاتل من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فات الزکوٰۃ حتی المال واللہ لو منعونی عقالا کأنی اؤذونہ الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر بن الخطاب قوالو ما هو الا ان رأیت ان اللہ قد شرہ صددا فی بکر لقتال فمعرفة
انہ الحق رحمہ ربی اسے الی ہر سے کہا انہون نے جب بات بائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اور خلیفہ ہو ابوبکر بعدہ کیسے کافر ہو گئی جو لوگ کافر ہو گئی سو کہا عمر بن خطاب نے
ابوبکر سے کیونکر لڑے آپ کو کونسی اور حال کا فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ کلم کیا گیا ہو نہیں کہ لڑوں لوگوں سے بہانہ کیا کہ ہمیں وہ لا الہ الا اللہ چہی کہا لا الہ الا اللہ
بجایا اسی اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ ہی اسکی اور حساب اسکا استدعا پر ہی سو جواب دیا ابوبکر نے کہ قسم ہے اللہ کی بیشک میں لڑوں گا اس شخص سے کہ بیٹ و والی اور فرق
کرے نماز و زکوٰۃ میں سیلہ کے زکوٰۃ و طیفہ مال ہے یعنی جیسے کہ نماز و طیفہ بدن ہے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر ندیکے بھیج دایک اونٹ باز نہی کہ رسی کدیا کرتے تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک میں لڑوں گا اسکے مذہبی پر ہو کہا عمر بن خطاب نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کے نہیں ہے یہ بکر یہ کہ دیکھا میں کہ اللہ تعالیٰ فی کہو لیا سینہ ابی بکر کا قتال
کے لئی اور جان لیا میں نے کہ یہی حق ہے **ف** یہ حدیث حسن صحیحی اور اس طرح روایت کیے شعیب بن ابی حمزہ فی زہری انہون نے عبد اللہ بن عبد اللہ انہون نے ابی ہریرہ
سے اور روایت کے عمران قطلان فی یہ حدیث محسن انہون نے زہری سے انہون نے انس بن مالک سے انہون نے ابی بکر سے اور اس سند میں خطا ہی اسلی کہ خلاف کیا گیا عمر ان
کا مسمری روایت کرنے میں منقطع رحم تو کہ کافر ہو گئے جو لوگ کافر ہو گئے واضح ہو کہ اہل ردت و قسم تھی ایک گروہ بالکل دیکھ انکار کیا اور نہ زلت محمد علی تھا
الصلوٰۃ و الخیمہ لیکھا اختیار کیا اور ابوبکر سے اس قول سے اسی گروہ کو ملو دیا اور یہ گروہ و قسم تھا ایک قسم اصحاب سیلہ کہ اب اور سو غشی تھے اور دونوں مفصل کیفیت
اور پرندہ ہو چکی ہے دوسری قسم جسے شریع کا انکار کیا تھا اور نماز و زکوٰۃ و خیر ہا کو بالکل چھوڑ دیا تھا اور نہ سب جاہلیت پر ہو گئے تھے اور یہاں تک ازاد کا زور و کفر
شور ہو کہ تین مسجدوں کے سو کہیں اللہ عزوجل مسجد نہ تھا اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہ کے سوا موجود نہ تھا اول مسجد مکہ دوسر مسجد مدینہ تیسر مسجد عبد القیس بن
میں کہ ایک قریہ میں واقع ہے کہ نام اس قریہ کا جو تھا تھا کہ وہاں کچھ لوگ دین حق پر ثابت تھے اور خوف کفار محصور و مجبور چنانچہ انکے شاعر نے کہا ہے آیات الایمان
ابا بکر رسولہ و فقیان المدینہ اجعیان فہل لکم لے قوم کرام + فتود فی جوانا محسنا + کان دایم فی کل فج + دما اللہ بن خشی الناطریا + تو کلنا علی الرحمن انا + و جذا
النصر لمتوکلینا ما و دوسر گروہ فرق کیا تھا صلوة و زکوٰۃ میں کہ مقرر تھے صلوة کی اور نہ کہ تھے زکوٰۃ کی اور یہ حقیقت میں اہل نبی تھے مگر اسوقت میں انکو باغی نہ کہا گیا بلکہ تہ
ہی خطاب کیا اسلی کہ انہون نے ہی گویا شرکت کی تھی مگر دین کے اور تاداعا علم نہ تھا انکی اور بعضی انفعین کو تہ میں ایسی تھے کہ وہ قبول کرتے تھے زکوٰۃ دینا مگر ان کے رؤسا
اور سرداروں نے انہیں روکا تھا کہ وہ زکوٰۃ امام بحق تک پہنچا دین چنانچہ بنی ربیع فی اموال زکوٰۃ مجتمع کئی اور چاہا کہ ابوبکر صدیق کی خدمت میں پہنچیں کہ روک دیا انکو
مالک بن نویر نے اسی جگہ سے شہرہ ترا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور مراجعت کی انہون نے ابوبکر سے اور خیال فرمایا حضرت عمر نے کہ ارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہ میں ہا مو ہوا ہوں ہا نہ تھا کہ اس سے سیانت کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ و شر و ط بشر لہ یعنی مراد ہی اس سے قبول کرنا جمیع شریع اسلام کا چنانچہ دوسر روایت میں تصریح
اسکے آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند ہی ابوبکر سے کہ فرمایا اینی امرت ان قاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ و یؤموا لی و باجبت یہ فاذا فعلوا ذلک عصمتونی
دایم و اموالہم الا بحتہا اور مروی ہے انس سے امرت ان قاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ و ان محمد عبدا و رسولہ و ان یتقبلوا قبلتنا و ان یارکلو و یجتنا و
ان یتصلوا اصلو تنافوا فافعلوا ذلک حرمت علینا دایم و اموالہم الا بحتہا الہم المسلمین و علیہم علی المسلمین اگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتوں ہی اطلاع نہ ہوئی اسوقت
شیخین کو ورنہ حضرت عمر حاجت نہ فرماتی اور حضرت ابوبکر قیاس نہ کرتے یہ قیاس ابوبکر کا جب مدلل دلیل ہو لے انہون نے فرمایا کہ میں لڑوں گا جو فرق کرے نماز و زکوٰۃ
میں تو قبول کر لیا اسکو حضرت عمر نے تحقیقاً نہ تقلید کی تقلید ایک مجتہد کی دوسر کو جاہل نہیں اور اس قول سے ابوبکر کے یہ بھی واضح ہو کہ کافر صلوة سے قتال کرنا صحابہ

فلائی صفات مخصوصہ پر یہ دلائل اسی اوقات میں اسی صفات سے منصفہ طور پر منافی ہیں اور کتبہ حکم مطابق علم الہیہ صاحب وجود پر مشور ہوئی ہیں اور قدر یہ اسکا احکام کرتے ہیں اور کتبہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوق کے اور نہیں متعلق ہوا علم اسکا اشیاء موجودہ سے قبل وجود ملک جانا اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو کہیں موجود ہو سکی اور جوہر باہمی ہونے الہیہ اور انکار کیا اخبار رسول اللہ عن قولہم الباطلہ علواً کبیراً اور موسیٰ بن جریج بقدر یہ سبب انکار کے صاحب متعالات کہ منکملین میں سے اسی کہہا ہے کہ باقی زہی و قدر یہ کہ چکا یہ قول شنیہ تھا اور اہل قبلہ سی اس کوئی اسکا قایل نہیں اور فی زمانہ جو قدر یہ پائی جاتے ہیں وہ متحدہ ہیں نبات قدر کی مگر کہتے ہیں کہ خیر خدا کی طرف سے ہی اور شر کے غیر کی طرف سے تھا اللہ عن قولہم الباطلہ حکم میں فی فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قدر یہ مجھ سے اس امت کے ہیں اور شنیہ دسی شنیہ کے انکو مجھ سے اس کے کہ انہوں نے ہی خیر و شر کی قسم کی ہے چنانچہ کہا ہے کہ خیر زید ان کی طرف سے ہی اور شر لہ من کی طرف سے اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اخراج کیا اسکو ابو داؤد نے اپنے سنن میں اور حکم فی سند کہ میں نے کہا یہ حدیث مجھ سے ہی بخین کی شرط پر اور نہ سب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہے خیر و شر سب کا نہیں موجود ہوئی ہے کوئی چیز اگر اس کے مشیت سے سو وہ دونوں منسوب ہیں اس کے طرف فلان اور ایجاد جیسے منسوب ہیں فاعلمین کی طرف اس کے نہ ہونے سے فلان اور انسا باخطابی نے فرمایا کہ بعض علوم کے خیال غامض ہیں ہی کہ سننے فضا کی جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا جبکہ اس چیز کے ساتھ کہہ دیا گیا اسکی الہی اور سبب کرنا اسکی اختیار کا حالانکہ اسکا ہے بلکہ ارواثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہی اس کے شانہ کے علم قدیم کا قبل انساب کے خیر و شر کو اور یہ کہ ناخیر و شر کا اپنی قدرت کاملہ سے اور قدام ہے اس چیز کا کہ صاوا ہوئی ہقدر بقدرت قادر عجب کہتا ہے قدرت الشی و قدرتہ تجنیف و تقیل کیسے منے کے الہی اور قضا کے منے پیدا کرنا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فقضا من شیخ سکوت فی یومین یا منی فظہر من یخینہ پیدا کیا انکو سات آسمان و دروز میں اور ظاہر اولہ طبعیہ کتاب سنت کی اور اجماع ہی صحابہ کا اور اتفاق اہل حل و عقد کا سلف خلف ہی نبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تصانیف اسباب میں چنانچہ حسن اور مفید راہیں کے کتاب حافظ فقیہ الی بکریہ ہی کہ ہے قولہ و متفقون العلم تقربہ بقدم قاف علی الفانیہ طلب ہے یہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے اس کے حج کرنا ہے متفقون العلم یعنی حج کرتے ہیں علم کو اور بعض شیوخ مغربیہ بقدم فاکہا ہی یعنی بحث کرتی ہیں خواہ بعض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اس کے خضیات کا یہ روایتیں علم کے ہیں اور غیر مسلم میں متفقون بقدم قاف و بخلاف وارد ہو ہی اور وہ ہی صحیح ہی منے اس کے نتیج کی ہیں اور فاضل عیاض نے کہا ہے بعضوں سے متفقون بعین مہملہ بعد اتفاق سہی یعنی طلب کرتے ہیں فقر علم کو اور دہوڑتے ہیں اس کے خواہ مض اور خضیات کو عرب کہتا ہی فقر نے کلام جب عرب کو کیسے کلام میں غرابت معلوم ہوتی ہے اور ابو علی موسیٰ کی روایت میں متفقون مروی ہے اور محض اس کے ظاہر میں قولہ اور مخلق کا ابتدائی ہے یعنی قبل وقوع وقایع کے اللہ تعالیٰ کو اسکا علم تھا اور اس کے علم قدیم میں اسکا اندازہ اور مقدار معین نہ ہوا تھا بلکہ بعد وقوع کے اسکا علم بطور ابتداء کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے جمیل الہیہ کے قبل وقوع و قائل کے تھا اللہ عن قولہم علواً کبیراً اور یہ قول ہے اس کے علاوہ کا اور جو قائل ہے اسکا کافر ہے بلا خلاف ایسا ہی کہا فاضل عیاض نے اور تنیک منکران قدر فلاسفہ میں قولہ جوابے مابعد اللہ کہ جب تو ان سے ملی آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبد اللہ کی کفر تھی ان قدر تو کی جو فنی کرتے ہیں علم قدیم کے اللہ تعالیٰ کے اور شاید اس سے کفر ان نعمت ہوا و جاریہ کے عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں باوصف صحیح کے جیسے نازدار مخصوص ہیں چنانچہ اس کے قضا واجب نہیں وجود اس کے غیر مقبول ہے یعنی توبہ نہیں اسکا جاہر علم کے نزدیک اور باجماع سلف اس پر ترتیب نہیں اجرا اور ایسا ہی تفسیر کے نزدیک اور نقطہ یہ ہے کہ مذہب کو ذہب کیا ہے اس قدر ذہاب ہے سبب جلد چلے گا اس کے کہ قولہ لایزنی علیہ ثرا سفر اور بعض روایتوں میں لایزنی نون سے مروی ہے یعنی نہیں کہتے ہم اس پر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں قولہ فرمایا اپنے احسان سے کہ عبادت کرے تو اور یہ کلام آپکا جامع الکمل سے ہے یعنی تہوڑی لفظوں میں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبادت طویلہ میں ادانہو سکے اور بیان پر جاننا چاہئے کہ عبادت تین طرح ہی اول طہر بجالانہ و طیفہ تکلیف کا ساقط ہو جاوے اور شرعاً اسکا تارک نہ ہی یعنی بجالانہ اسکا باستیقا و شرائط اور کان اور مقام و مسر مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانہ عبادت کا ہے اسطورہ کہ یقین ہو اسکو کہ وہ کچھ نہ کہتا ہی اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہو گا تو مذہب کوئی چیز نہ ہو گی شوع و خضوع و حسن مت اور اجتماع ظاہر و باطنی سے کہ جانہ لاوے اسکو اور تفسیر مقام اس کے ارفع ہی کہ وہ مقام شامہ ہے اور وہ مقام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا و تفصیل اس کے یہ کہ بجالا و عبادت ابتداء نہ کرنا و مستغرق ہو اسکی ساتھ بجا رکھا شفعہ میں گویا کہ وہ مذہب یہاں ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ و جلالہ کو اور یہ مقام کیا ہے کہ فرمایا اپنے جلت قرق عینہ فی الصلوۃ بسبب حصول استلذذی ساتھ طاعت کے اور وصول احکام کے ساتھ عبادت کے اور وہ مذہب مساکل التفات الی الغیر کے سبب استلذذ انوار کا شفعہ کے اور یہ شمرہ ہی امتلاذ و یا رقل کا محبوب کے اور استحال باطن کا سات

اُسکے اور تینوں کے ایمان احوال معلوم ہے اور فضائل سوم اور ہر ایک این درجات ثلثہ سے احسان ہے مگر مقام اول ان میں سے شرط ہی صحت اعمال کے اور تینوں میں شرط نہیں کیا
 کے اور لفظ احسان کا اکثر متعلق ہوتا ہے تینوں میں آخر میں کے اور کمال ایمان کے واسطے چاہیے تحقیق اسکے مقدمہ میں گندنی اور آخر میں سوال کیا اُسکا جبریل نے کہ اہل اسکے قلیل
 ہیں و قلیل نام اللہ جل جلالہ العلیل اور ایک جہ یہ ہے کہ احسان صفات تعالیٰ سے ہے یا نہ لیکھ اوصاف اور شرط کا درجہ متاخر ہے نہ صوفی اور مشروط کی درجہ سی قولہ
 فرمایا اپنی جس سے تم پوچھتے ہو اسی کچھ زیادہ علم نہیں آہ اس سے معلوم ہوا کہ مسئلہ اور حتیٰ کو ضرورت کہ جو چیز سے معلوم ہو تو لا اعم ولا ادنی کہدی اور اس میں شرادی نہیں
 اور یہ خیال نہ کرے کہ میرے کشتان ہوگی بلکہ اس سے اور اسکا دوع و تقویٰ اور محتاط ہونا لوگوں میں ظاہر ہوگا اسی لہٰذا کہا گیا ہے کہ لا ادنی نصف العلم اور یہ سوال جبریل کا ہے
 نفس سے نہ تھا کہ لوگ اسکے وقت کو جان لیں بلکہ اس سے مقصود کہ لوگ اسکا وقت پوچھنے سے باز رہیں چاہیے یہ سوال وجوب حضرت عیسیٰ اور جبریل علیہ السلام کے درمیان
 میں ہو چکا تھا مگر فرق ساتھ تھا وہاں جبریل مسئلہ سے اور یہاں اہل اور جبریل نے ہی وہی جواب دیا تھا جو حضرت نے انکو دیا اور اس میں عجیب لطف ہوا کہ لیب کی پرستش
 نہیں ہے قولہ فلما رآہا تباهت بعضہ روایتوں میں المرات کا لفظ ہے اور بعضے میں شرط کا المرات جمع ہی المرات کے اموات باتبات باوصاف یا بعضے علامت اور شرط اچھ ہی شرط کی وہ ہے
 بعضے علامت مگر یہاں المرات کے اموات وسطی قیامت مراد میں کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اسکے میں قولہ ان ملکہ الامۃ رہتہ بعضے روایتوں میں یہاں بھی خبر ہوگی اور کے سے سند
 اور رہتہ کے سے سیدہ یعنی جنگیے لوندی اپنے بی بی اور مالکہ کو اپنے میان اور مالک کو چاہیے بعضے روایتوں میں بعد ازاں اور علی سے مراد بھی سید اور مالک ہے اور یہ کن یہ ہے کثرت اولاد
 نہ اس کی کہ جب لوڈیوں سے اولاد ہوگی تو ان کی گویا اولاد کی نوڈی ہے اس کے ملک ہے ان کے باپ کے اور بعضوں کے کہا کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کثیر زادی ہو گئے کہ ان کی ان
 ان کے رحمت ہوگی اور وہ اسکے حاکم اور سید اور بعضوں کے کہا مراد اس سے فساد حال ہے اور کثرت ہم اموات اولاد کے خدام ولد لکھتے کہتے اپنے اولاد کے ملک میں آباد ہوگی اور وہ بچاؤ
 کہ یہ میرے مان ہے تاکہ اسکے تعظیم و تکریم کرے اور بعضوں کے کہا مراد اس سے کثرت حقوق ہے یعنی اولاد ان سے ایسا معاملہ کرے کہ کام خدمت لگے کہ جیسے لوڈیوں سے لیتی ہے اور نوڈ
 فرمایا ہے کہ اس حدیث میں یل نہیں جواز یہ پریم اولاد کے اور نہ اسکے سر پر اور لطف یہ کہ دوڑی کہا جاتا ہے اس کے استدلال کیا ہے ایک ہے جواز اور ایک ہے منع پر قولہ اور یہ
 کہ دیکھو گے تو گئے پیر بہت تن کو الخ مراد اس سے ارتفاع اسافل ہے اور تزل اراذل کہ کہنے لوگ اور ضعیف امیر ہو گئے اور رئیس چاہیے شاعر عرب کے کہا ہی شہر اخلاقی
 الا سافل بالا عالی + فقد طابت منادۃ المناہ اور اس قول میں حضرت کے اخبار ہی انتشار اسلام اور استیلاء اہل اسلام سی کہ وہ غالب ہو گئے ملکوں پر اور قید کر گئے
 کفار کے عورتوں کو اور کثرت ہوگی ان کی اولاد قولہ کہ لا و تکویدین تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام و ایمان احسان کو جیسا کہ ہم نے تصریح کی ہے مقدمہ
 میں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ اپنے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کے کہ میرے جان کی بات میں ہے کہ جبریل جب میرے پاس آئی میں میں فی انکو بچاؤ ہے مگر اس باور کہ یہ بچاؤ
 میں انکو بچاؤ ہے میرے انہوں نے (وہ آخر انرا دایرہ نے شرح ہذا حدیث و اقطنا کلمہ من النور فی القسطانی) باب ۱۰ فاجاء فی اضافۃ الفرائض الی الایمان
 باب ۱۱ بیان میں کہ فیاض ایمان میں داخل ہیں محسن ابن عباس قال قد روت عن عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا ہذا محسن من
 ربیۃ و کسنا لصل لیک الا فی النور المحمر فمرنا استیۃ نأخذہ عنک و ندعو الیہ من وراءنا فقال امیرکم باذین الایمان باللہ ثم قرأ ہا لہو شہادۃ
 ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ و اقام الصلوۃ و اتیۃ الزکوۃ و ان تقوۃ و احسن ما عظمتموہ رحمۃ ربیۃ ابن عباس کہا کہ انی قاصد عبد القیس کے رسولی اصلہ علیہ
 وسلم کے پاس و عرض کے کہ ہمارے ایک درمیان یہ قبیلہ ربیعہ کہ اسکے سب سے ہمیشہ حاضر نہیں ہو سکتے تھے خدمت میں مگر حرام کے مہینہ میں نے شہر حرمین کہ عربان نوز
 کیسے روٹے مارتے نہ تھے سو آپ حکم کر دیجئے ہمارے یہ چیز کا کہ ہم آپ سے عمل کریں اور ترغیب و تحریض کریں اسکے اور لوگوں کو اپنے واسو فرمایا آپ کی کہ میں تم کو کم کر تا ہوں چار چیزوں کا اول
 ایمان لانہ اللہ تعالیٰ اور تیسرے آپنی ایمان کہ ایمان گواہی دینا ہی اس امر کے کہ کوئی محبوب حق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا کہ اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوۃ کا اور
 یکہ دیوتم خمس غنیمت سے یعنی انحضرت نے تفسیر ایمان کے ان ملکوں کی ف روایت ہے کہ ہم سے قبیلہ انہوں نے حاد بن یدسی انہوں نے ابی حمزہ سی انہوں نے ابی
 سے اللہ علیہ السلام سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جو جسی کا نام نصر بن عمران ہے اور روایت کے شعبہ ابی حمزہ سے ہی اور زیادہ کہ ائمن لیفظا تدرون کا لا یمان
 شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و انی رسول اللہ و ان کر الحدیث سے کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان گواہی دینا اس کی کہ کوئی محبوب حق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا
 پر زکر کیا آخر حدیث تک سنانے قبیلہ کہ وہ فرماتی تھی نہیں کیا میں مثل ان چار فقہاء بزرگ کے کیسے مالک بن انس اور شریح بن سعد اور عباد بن عباد و علی اور عبد الوہاب نقضی

و ان فی ایمان میں چار چیزیں ہیں

میں سے جو شخص تفسیر نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی بات کہے اللہ کے کتاب الصلوٰۃ میں لکھا ہے **باب** کما یسبب الشیء ففوق باب کما یسبب الشیء کے متن
 ہوئے ہیں یا نہیں **عبداللہ بن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشیء خاۃ لفر و سببہ ففوق ترجمہ روایت عبداللہ بن مسعود
 کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا مسلمان کا اپنے بہائی مسلمان کو کفری اور گالی دینا اس کو فتنہ ہے **ابو ہریرہ** سے روایت ہے
 حدیث میں مسعود کے حدیث میں بھی ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن مسعود کی سند وہ کہ روایت ہے ہم سے محمد بن خلیل نے انہوں نے کہ یہ سی انہوں نے سفیان سے انہوں نے زید
 سے انہوں نے ابی داؤد سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گالی دینا مسلمان کو فتنہ ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے **یہ حدیث میں بھی ہے**
باب فمن رقی اخا و یکفر باب سلمان کے کفر کے برائی میں **عمر بن الخطاب** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی العبدون ذمہ الا مملک
 ولا عن المؤمن کفاله ومن وف مؤمنا بکفر فهو کفاله ومن قتل نفسه یا نبی اللہ یا قتل بہ نفسه یوم القیمہ ترجمہ روایت ہے ثابت بن جابر
 سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں واجب ہونی بندہ پر پند اس چیز کے جس کا وہ مالک نہیں اور لغت کرنا والا مؤمن کا گناہ میں اس کی قاتل کے برابر ہے نسبت کی طرف کے
 طرف کفر کے سو وہ بھی گناہ میں اس کی قاتل کے مانند ہے اور جی تل کیا اپنے نہیں کسی چیز سے یعنی تیار و غیرے عذاب کر گا اسی اللہ کا اسی چیز سے جس سے اسی جانی جانی ہی
 کے دن **ابو ہریرہ** ابی داؤد ابن عمر سے یہ روایت ہے یہ حدیث میں بھی ہے **عمر بن الخطاب** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل قال کفر کافر کا
 فقد باء بکھا احدھا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کافر کہے اپنے بہائی مسلمان کو سو گناہ لایا ایک انہیں کا کفر کفر **یہ حدیث میں بھی ہے**
 صحیح ہے مترجم تحقیق اس کی اس کتاب الصلوٰۃ میں واضح ہے **باب** فمن یؤث وهو یشہد ان لا الہ الا اللہ باب اس کی یامین جو حدیث میں بھی **عمر بن الخطاب**
 عن عبادة بن الصامت انه قال دخلت علیہ وهو فی الموت فقلت فقال مظلما لہ یئس فواللہ لکن استشهد ان لا شہدان لک و لکن شہدت لائم
 لک و لکن استطعت لانفعتک ثم قال واللہ ما من حدیث سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفر فیہ خیر الا حد شمسو لا الا حد شمسو و لا حد
 و ساعد لشمس و الیوم و قد اخط بفسنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ حرم اللہ
 علیہ النار ترجمہ روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن صامت کہہ صابحی نے داخل ہوا میں عبادہ کے پاس اور وہ قرب الہ کے تھے سو میں روایا سو کہا عبادہ کی جب
 رہو کیوں روتی ہو تم ہے اللہ تعالیٰ کے اگرچہ ہے گو اسی بوجہ گئے تھے تمہاری ایمان کی آخرت میں تو بیشک میں گو اسی دو گنا تھا کہ لے اور جی اجازت شفاعت کر لی تھی تو
 میں شفاعت ہی کرو گنا تھا کہ اور جی اگرچہ استطاعت ہوئی تو نفع ہو گا و گنا میں نہیں ہر کہ تم سے اللہ پاک کے کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں سنی ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم سے کہ میں نے تمہارے لہی خیر ہو گا بیان کر دی میں نے شے مگر ایک حدیث اور بیان کرتا ہوں میں اس کو اب آج کے دن اور اب ہوئے گہرے یہ سیر جان کو سامعین رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو گو اسی دیکھ اس امر کے کہ کوئی عبودیت حق نہیں سوا اللہ کے اور بیشک محمد رسول اس کے میں حرام کر دیا اللہ کا اس پر لگ روزم کے لئے دوام لکھا **ابو ہریرہ**
 ابو ہریرہ ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور عمار اور بن عمر اور زید بن خالدی ہی روایت ہے اور صحابی کا نام عبدالرحمن بن عسکریہ کہ کثرت الکی ابو عبداللہ ہی حدیث ہے کہ
 صحیح ہے غریب ہے اس سند اور مروی ہے کہ ان سے پوچھا کہ نبی کے حضرت جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہو گا جنت میں اس کا مطلب کیا ہے تو فرمایا انہوں نے
 کہ یہ کم ابتدائی اسلام میں تھا کہ جب تک فرائض اور امر و نہی نازل نہ ہوئی تھے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ کہ اہل توحید داخل ہو گئے جنت میں اگرچہ وہ
 ہوں روزم میں اپنے گناہوں کے شمارت کے ہمیشہ نہ ہوں گے وہ روزم میں اور مروی ہے ابن مسعود ابی ذر اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ
 اور انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھلکے ایک قوم اہل توحید کی روزم سے اور داخل ہو گئے وہ جنت میں اور ایسا ہی مروی ہے سعد بن جبر اور ابو ہریرہ بھی اور کسی لوگوں سے
 تابعین میں کے تفسیر میں اس آیت کے **وہما یؤذ الذین کفروا و الذین کفروا کما کفروا** میں نے آرزو میں کہ ایک دن کفار کا کاش مسلمان ہوئے تھے کفار کو کہ روزم میں ان کے اہل توحید
 ناز سے ٹھیکنے اور داخل ہو گئے جنت میں جب یہ کفار چھائیں گے اور کہیں گے کہ کاش ہم یہ مسلمان تھے کہ جس کے دن روزم میں ٹھیکنا نہیں ہی نصیب ہوتا مگر ہمیں صرف اللہ
 علیہ نے اس حدیث کے شرح میں لکھے جو کہ لا الہ الا اللہ داخل ہو گا جنت میں دو قول ذکر کئے اول یہ کہ یہ کم ابتدائی اسلام میں تھا کہ اس وقت میں سوا توحید اور قرار رسالت
 ہمارے سوا اللہ علیہ وسلم اور کچھ فرض تھا اور رسالت کا ذکر اس لئے لکھا کہ وہ مسلمان سے توحید کا یہ ہے جب توحید کو اس نبی کی سبکی کا نہ خواہ خواہ اور رسالت ہی کر گا اور وہ سب

سند کے ساتھ بیان

موس کے کفر کے بارے میں

جو حدیث میں لکھا ہے

ساتھ سو نظر کی ہے اس کا کہ طرف پر فرمایا یا اس وقت کہ چہنا جاتا ہے علم اور سوچ بہانہ کہ نہ قادر ہو گئے اس میں کہ خیر سو کہا زیادہ بن لید انصار کی کیوں کر چہنا جائیگا ہم
 عالم اور ہم نے پڑھا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ کی کہ ہم پڑھیں گے اور پڑھا دیں گے اور تو ان کو اور لوگوں کو دینے میں سلسلہ سلسلہ بدل جاری رہیگا تو فرمایا اپنے دوستی تہمیدان تیرے
 اسی زیادہ میں تہمیدان تیرے سچے واروں میں گستاہا بہ توراہ و بنی کیا ہو و انصار کی پاس نہیں مگر کیا کام آتی ہے انکو کہا جبرئیل نے سولامین عبادہ بن مسامت سے اور کہا تیرے
 سنانے کہ کیا کہتے ہیں بہائی تہمیدان ابوالدرداء اور خیر بنی انکو ابوالدرداء کی قول کی تو کہا انہوں نے کہ سچ کہا ابوالدرداء انی اگر چاہے تو تو میان کرو میں تہمیدان کہ علم سہی چلے
 جبرئیل کی لوگوں کی پاس سے وہ شمع ہی قریب سے ایسا وقت کہ داخل ہو و گنا تو جلیح مسجد میں اور نہ دیکھ گیا تو اس میں کوئی مرد فاش **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور صحاح
 بن صالح نقہ نہیں اہل حدیث کے نزدیک اور نہیں جانتے ہم کیا کہ کلام کیا ہو یعنی ان میں مگر سخی بن سید قطان فی اور روایت کے معاویہ بن صالح فی منذ ہی اور روایت کے بھون
 نے یہ حدیث عبد الرحمن بن جبرئیل بن نیر سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے عوف بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متفقہم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی
 ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب سے کہ اوگیا لوگوں پر ایک مانہ کہ نہ باقی رہیگا اسلام مگر نام اسکا اور نہ باقی رہیگا قرآن مگر رسم اس کے مساجد کے آباد ہیں تیرے
 میں اور چہنر کی کہ جو میں اور تیرے میں ہیں ایسے ہیے ہریت کا نام نہیں لائے ہرین خلائق میں نیچے اوسم سالی انہیں سے نکلتا ہی نقہ اور انہیں کے طرف عود کرے یہ روایت کیا
 اسکو بہت ہی شعبہ الامان میں اور بن جناب سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا سید بن جبرئیل لای اباعبداللہ کیا علامت ہے لوگوں کے ہاں کہ انہوں نے کہ ہلاک ہونا علما کا اور سلاز
 سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیشہ ہنگی لوگ خیر کے ساتھ جتلیک کہ باقی میں لگے بہانہ کہ کہ تعلیم بالیوں پچھلے اور اگر ہلاک ہو جاوے لگے قبل اسکے کہ تعلیم بالیوں پچھلی تو ہلاک
 ہو گئے لوگ ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا سمجھنا نہیں انہوں نے فرمایا ذہاب علم کا ابوالدرداء مروی ہے کہ انہوں نے کہا کیا ہے علما کو مز
 دیکھتا ہوں کہ چلے جاتے ہیں اور جاہل لوگ حاصل نہیں کرتے انہے علم کو سوا حاصل کر دے علم کو قبل اسکے کہ اٹھایا جاوے اسلئے کہ رفہ علم جاتا ہے علما کا اور انہیں نے فرمایا کہ اوسم عالم
 میں یا متعلم اور اسکے بعد ہر کچھ خیر نہیں اور انہیں نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر میں برابر ہیں اور ان کے سوا اور لوگوں میں کچھ خیر نہیں اور عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ انہوں نے
 فرمایا صبح کر تو عالم یا متعلم یا متبع ہو کر اور مت ہو چکا کہ ہلاک ہو جاوے گا اور حضرت عمر نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار سے کہ اوسم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت
 مکان بنانی لگے حضرت عمر کے وقت میں تو فرمایا اپنی اسی گردہ عرب کے پچھڑ میں پچھڑ میں سے نیچے پوچھتے ہیں بلکہ اسلام نہیں ہے مگر جاوے سے اور جاوے نہیں مگر امارت سے
 اور امارت نہیں مگر اطاعت سے پھر جو سردار ہوا اپنے قوم کا دین کے سمجھ سکا کہ وہ سرداری اسکی اور لوگوں کے حیات اوسم کا سبب ہے اور جو سردار ہوا بغیر سمجھ دیک وہ
 سرداری اسکی اور لوگوں کے ہلاکت کا سبب ہے رکھا فی الداری **باب** فَمِنْ يَطْلُبُ لِيَعْلَمَ الدُّنْيَا بَعْدَ عِلْمِ دُنْيَا طَلَبُ نَبِيٍّ ذِمَّتْ مِنْ عَمَلٍ كَعَبْنِ مَالِكٍ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُكَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءُ وَيَصِفُ بِهِ وَجْهَهُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ
 النَّارَ ترجمہ روایت ہے کہ انہوں نے کہا انہوں نے کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو طلب کرے علم اسلئے کہ فخر کرے اسکے ساتھ علما میں یا کرا
 کر کسی کے ساتھ سفہا را اور متوجہ کرے اپنی طرف مونہہ لوگوں کے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اسکو دوزخ میں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور
 اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ کو کہ لیسے تو میں نہیں نزدیک میں شیعہ کہ کلام کیا ہی ان میں حافظہ کی طرف **ع** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا
 لِغَيْرِ اللَّهِ وَادَّارَ بِهِ عَيْنًا فَلْيَتَّقِ اللَّهَ أَمْقَدَهُ مِنَ النَّارِ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سیکھے دین کا کوئی علم غیر خدا کے لیے فرمایا
 احادیث فضیلت میں **ع** ابان بن عثمان قال حویرہ زید بن ثابت من عبد مروان نصف النهار قلنا ما بعثت الیہ لہذہ الساعۃ الا لنبی ۛ نسأله
 عنہ ففہمنا فسلنا فقال نعم سألنا عن اشیاء سمعناھا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انظر
 اللہ امرًا سمع منا حدیثًا فحفظہ حتی یبلغہ غیرہ فرب حامل فحہ الی من ہوا فحہ منہ ورت حامل فحہ لیس بفقیر ترجمہ روایت ہے ابان بن
 عثمان سے کہا کہ سنے زید بن ثابت صحابی مروان کے پاس دو پہر کے وقت میں ملے وہاں نے کہ نہیں بلایا تھا انکو مروان کے مگر کسی چیز کے پوچھنے کو سو پڑے ہو ہی ہم اور پوچھا ہم نے
 زید بن ثابت سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں پوچھیں ہم سے کتنی ہی چیزیں کتنی تہیں ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں کی ان میں سے ایک روایت کہ سنا میں رسول خدا

علم کا بیان یا تاریخ مذمت

علم کا بیان یا تعلیم

واجب اور عیناً اتنا سال ہند کی پڑھو رہی اور قتل کرنا عدل تھا بظاہر سی لازم ہے اور چونکہ قتل اس کے تورا کے پڑھنے اور اس کے لکھنے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم سمجھو
 یا ہے ہونے دین میں جس کے بعد کہ وہ درخت سے چھین کر باجی میں بیٹھ کر رہی اس حدیث میں اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و معارف و مسائل ان کے لئے نقل کر دو اور اسے عزت
 تو کو جو بڑا شائق نہیں نہ شرعیہ اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ سے ہونے ہو چکے ہیں اور اگر ان کی سند متصل ان کے لئے تو یہی کچھ بڑا شائق نہیں اس لئے کہ مقتدر عزت لینا ہی شرافت کسی
 ملک جدید کا اختصار کے عقیدہ کی اس کے لئے شریعت محمدیہ کافی ہے کہ افعال الشیخی شرح مشکوٰۃ باب ما جاء ان الدال علی الخیر کفایہ اب تعلیم خبر کے اجر میں **عَنْ**
اَبْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لِيَحْتَجِلَ فَلَمْ يَحْتَجِلْ عِدَّةً مَا يَحْتَجِلُ فَدَلَّاهُ عَلَى الْخَيْرِ فَلَهُ أَجْرُ حُمْلَةٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتَجِلَ فَفَعَلَ
إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَايَهُ ترجمہ روایت اس بن مالک سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد سواری مانگے کہ سو سو یا بی لکے پاس سواری کہ سواری کو اس پر سواریا ہے
 اس کو ایسے شخص کے پاس کہ سواری ہی ایسی اس شخص کو اور خبر دی اس کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپ نے بتلائے والا خیر کا ثواب میں مثل کرنا ہی کبھی ہے اس سے
 ابی مسعود اور برید سے روایت ہے یہ حدیث غریبہ اس سند ہی یحییٰ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** ابی مسعود
الْبَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَقْبَضَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْتَجِلَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أَبْدَعَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ أَبْدَعَنِي فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أَبْدَعَنِي فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى الْخَيْرِ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ قَاعِلِهِ أَوْ قَالَ عَامِلِهِ ترجمہ روایت ابی مسعود بدری سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
 سواری مانگتا ہوا اور عرض کے لئے کہ میرا جانور مر گیا ہے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاؤ تم فلاں شخص کے پاس سو گیا وہ اس کی پاس اور سواری ہی ایسی اس شخص کو تو فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دالت کری کسی چیز پر اس کو ثواب ہے مثل کرنا ہی کبھی ہے اس سے **ف** یہ حدیث حسن صحیحی اور ابو عمر و شیبانی کا نام سعید بن ابی اس سے
 اور ابو مسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت ہے جسے حسن بن علی ظاہر ہے انہوں نے عبد الدین بن عمر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی عمر و شیبانی سے انہوں نے ابی مسعود
 انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مناد کے اور کہا امین مثل اجر فاعله و رشک نکیا امین **عَنْ** ابی موسیٰ الاشجری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان یقتل
 و یقربوا و یقتضی اللہ علی لسان نذیہ فاشاء ترجمہ روایت ابی موسیٰ اشجری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعت کرو تاکہ اجر پاؤ اور جاری کرنا ہے اللہ کے
 اپنی جی کی زبان پر جو چاہی **ف** یہ حدیث حسن صحیحہ ہے اور برید بن عبد الدین ابی بردہ بن ابی موسیٰ بن کعبہ سے روایت ہے انہی ثوری اور سفیان بن عیینہ اور برید بن کعبہ
 سے وہ بیٹی ہیں ابی موسیٰ اشجری **عَنْ** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نفس تقفل ظملاً الا کان علی ابن آدم کفیل
 من ذمھا ذلک الا کہ اول من اسن القتل وقال عبد الرزاق سن القتل ترجمہ روایت عبد الدین مسعود کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا
 نہیں ہے کہ قتل کیا جاوے ظلم کی راہ سے مگر کہ ہو ایسی آدم پر ایک بار گناہ کے خون سے اور ایسے ہی کہ اس نے بیادہ والی قتل کے اور عبد الرزاق نے کہا سن اور سفیان بن عیینہ
 سن کے ایک ہی ہیں اور مسکس سے بنیاد والی اس نے قتل ناحی کی **ف** یہ حدیث حسن صحیحہ ہے **باب** فی من دعا الی ہدی فانتہر ابی اس شخص کے ثواب
 میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں کو اس کی امداد کی **عَنْ** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ہدی کان لہ من اجر
مِثْلُ أَجْرِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ مَا يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِمْ
 شئی نہ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنی کہ بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف اس کو ثواب ہو گا مانند ثواب ان لوگوں کے جو ہونے اس کی فرمانبرداری
 بنبر کے کر کے ثوابوں کے کچھ گھٹے ہیں اللہ کے اپنے خزانہ غیب سے دعوت کرنا لیکو مانی والوں کی بار ثواب دیو گیا یہ نہیں کہ ان کے ثواب کاٹ کر اسی دیا جاوے جنی بلایا اس کا
 کی طرف لے جائے ایمان و توحید اور اتباع حدیث کی طرف اور تائید کی قیامت سنت اور احیاء و امور ملت میں اور پہلا علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع و کتابت سی صرف
 اموال و دین ہی سنا و جانا اس کو اجر ہے قیامت تک ان سب کا جتنے تابع ہوں اس کے اور قبول کریں اس کی دعوت کو اور داخل ہیں امین محمد بن بابرکت رحلی تالیف سی
 ایک جہان کو فائدہ پہنچا اور قیامت تک ان کے ثواب اور برکات سے سارہ امت والا مال ہے اور شامل ہیں امین محمد بن امت کہ جس کے استنباطات صحیحی ایک عالم مستفید ہو اور
 حشر تک ان کے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوشحال ہے اور اس طرح ہر راعی و راعیہ و داعی الی الخیر و مودعت اور متہم سنت کو اس بشارت سے اپنے حوصلہ کی رافق دینی مرقا

عزیز بن ابی یوسف

اسکندر

اس شخص کے تو کیا کیا جان جنی ہدایت کی طرف لوگوں کو بلایا

اور لوگوں کے اس کا اجر دینا

کی انہوں نے کہ جانا ہو میں ہی رسول اللہ کے فرمایا اپنے بیشک جسی زندہ کے ایک سنت میر سنو کہ کہ گئی ہو وہ بیکر ہو گا اسکو ثواب ان لوگوں کے برابر کہ عمل کیا انہوں نے اپنے بیکر کے
 کہ گئے ان کے ثواب کو کچھ اور جسے نئی بعت نکالی گراہی کے کہ نہیں پسند کرنا اسکو اللہ اور رسول اسکا ہو گا اس پر مال اور گناہیں لگنا ان لوگوں کے عمل کیا انہوں نے اپنے بیکر کے ثواب کو لگائے
 گناہوں کے کچھ ۱۵ یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عیسیٰ مصعبی میں شامی اور کثیر بن عبد اللہ وہ بی بی بن عمر بن خوف مزی کے ۱۶ انس بن مالک قال قال فی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی ان قد رت انت نصیہ وتمنی لکین فی قلبک خش لا حول فاضل نحو قال فی یا نبی وذلک من سستی ومن احیا سستی
 فقد احیا فی ومن احیا فی کان موی فی الجنة ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بیکر مٹی اگر قدرت رکھی تو اس امر کے کہ میر
 کرے تو اور شام کرے تو اور بیکر تیرے دلیں بد خواہی اور حد اور نص کی ہر طرف سے تو کہ میر فرمایا مجھے اسی بیکر مٹی اور میرے سکت ہے اور جسی زندہ کیا بیکر سنت کو اسی زندہ کیا
 جبکہ اور جسی زندہ کیا جبکہ ہو گا میر ساتھ جنت میں ۱۷ اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے یہ حدیث حسن ہے عرب ہے اس سند اور محمد بن عبد اللہ انصاری نے
 میں اور باب ان کے نقد میں اور علی بن زید صدوق میں مگر یہ کہ وہ اکثر مرفوع کہہتی ہیں اس روایت کو جبہ اور دوی موقوف روایت کرتے ہیں سنائیں محمد بن بشار سے کہتے تھے
 کہا ابو الولید کہ کہا شنبہ روایت ہے علی بن زید بن اور وہ دفع ہی لینے موقوف روایتوں کو مرفوع کہ دینے والی اور نہیں جلتے ہم سید بن مسیب کے انس سے کوئی روایت مگر
 حدیث طویل اور روایت کے عجاوین مرفوع ہے حدیث علی سے جو بیٹے میں زید کے انہوں نے انس سے اور ذکر کیا امین سید بن مسیب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسماعیل
 بخاری سے تو یہ بیجا انہوں نے سید بن مسیب سے حدیث کہ وہ روایت کرتے ہوں انس سے اور غیر ان کے سے اور انتقال کیا انس بن مالک نے سلسلہ صحیحی میں اور حدیث
 مسیب نے ان کے دربر سے حدیث میں باب فی الامتناع عما فی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی سی احقر ان کے بیان میں صحیح ہے ابی ہریرہ
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل کو فی ما نزلکم فاذا حل لکم فخذوا واعی فانما ہذاک من کان قبلکم فخذوا من سواکم واخذوا من سواکم
 انبیاء ہم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چور دو تم مجھے اس پر چور دوں میں تم کو ہر جب بیان کرو میں سے کوئی چیز تو سیکو تو اسکو چور ہے
 اور پھر اسکو اس کے ہلاک ہو گئے تم سے لگے لوگ اپنے بیوں کے بہت سوال اور اختلاف کر گئے سب سے ۱۸ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مشرقی چور دو مجھے اس پر چور میں انہوں نے
 چور دوں لینے بغیر نہ رکھتے مجھے سوال کرو اور جبکہ میں حکم کروں اسکو بجا لاؤ اور جس سے منع کروں اس سے باز رہو اس کے مجھ پر جو چہ سی احکام زیادہ ہونگے ہر انکی بجا دوی
 مشکل ہوگی اس حدیث معلوم ہوا کہ سلف نے حسین سکوت کیا ہے اس میں ساکت رہنا اولی ہے اور بنی اسرائیل پر کثرت سوال سے جوابا اس نے سورہ بقرہ میں مذکور ہے وای
 کاجاء فی عالم الذین باب عالم مدینہ کے فضیلت میں مشرقی ۱۹ ابی ہریرہ رواۃ ثویہ ان یضرب الناس انک اذا لم یمل یطبلون العلم فلا یجدون
 احدا اعلم من عالم الذین ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ مرفوعا کہ فرمایا کہ ہر ایک لوگ لکھیں اور ان کے غلب کرتے ہونگے علم کو پھر نادیکے کیسے علم میں زیادہ دیکھ عالم سے
 بڑھ کر ۲۰ یہ حدیث حسن ہے لینے جو ابن عیینہ سے مرفوع ہے اور ابن عیینہ سے یون ہی مرفوع ہے کہ انہوں نے کہا انزلو عالم مدینہ سے امام مالک بن انس میں کہا اس میں بن ہوشی نے
 سنائیں ابن عیینہ سے کہ وہ عمری زلمہ میں اور امام انکا عبد الغفر بن عبد اللہ سے سنائیں لیجے میں موسیٰ سے کہتے تھے کہ کہا عبد الرزاق نے مڑا اس سے مالک بن انس میں مشرقی
 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ عالم المدینہ میں اور افضل التجدد بن کثیف ابی ابو عبد اللہ سے پرا سوکت و ہجرت میں اور اصل میں رہی تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور
 ستر بیوں سال میں بیٹے دو مجلس تدریس میں لینے لوگوں کو درس لینے لگے اور سچائی کی لکھی امام ابن خلکان نے کہا وفات پائی انہوں نے ربیع الاول میں ۲۱
 میں ابن عمر مبارک انکی چور انکی سال ہے اور مدفن ہو بقیع میں شیخ عبد الحق دہلوی نے کہا ہے کہ وہ فقہ تھے مامون تھے نہایت پرہیزگار اور فقیہ اور محدث حجت آہی تھے حاضر
 پر اور کہا تھے تابعین سے تہذیب ابن خلکان نے کہا انہوں نے علم قرات نافع بن ابی نعیم سی اور سنا انہوں نے زہری سے اور نافع سے جو موسیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی ان سے
 بیچے اور اور داعی اور بخاری بن مسعود امام مالک نے فرمایا کہ اکثر اسبا اتفاق ہوا ہے کہ جس نے علم حاصل کیا وہ نہ مل رہا ہنک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب کے کہا
 ہے کہ میرے ایک منادی کو سنا کہ ملا کہ اتہام مدینہ میں کہ فتویٰ مذکور کوئی لوگوں کو اس مالک بن انس اور ابن ابی ذب کے اور تفسیر الوصول میں کہ علم حاصل کیا امام مالک سے
 ایک خلق کثیر نے کہ انہیں میں میں شافعی اور محمد بن ابی ہریرہ بن دینار اور ابن عبد الرحمن مخزومی اور عبد الغفر بن ابی حاتم اور یہ لوگ ان کے نظیر میں اصحاب سے اور دیا انس علم
 کو مدینہ بن عیسیٰ فرار اور عبد الملک بن عبد الغفر بن جاشون اور بخاری بن عیسیٰ ام لسی اور عبد اللہ بن مسلمہ قصبی اور عبد اللہ بن وہب اور اصبن بن فرج اور یہ لوگ مستاد میں

ماہی سے اعزاز و تکرار بیان

عالم مدینہ کی فضیلت

بخاری اور مسلم اور ابوداؤد و ترمذی و یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہ کے جوامع میں حدیث کے اور وہ سب بن خالد نے کہا مشرقی مغرب تک کوئی زیادہ اس میں نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا امام مالک سے بڑھ کر کوئی نہیں سمجھتا تھا تو میں کوئی ایسا نہیں امام مالک سے زیادہ امام شافعی نے فرمایا اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو علم اہل حجاز کا تشریف لیتا اور کہا جہاں علماء کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہیں اور اس قدر علم حدیث کا ادب انکی نظر میں تھا کہ عبداللہ بن مبارک فرماتی ہیں کہ ایک دن میں امام مالک کے محفل ملا کہ منزل میں حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں ایک بھرتا تھا کہ اسے سولہ جگہ تک مارا اور چہرہ انکا متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ زرد ہو جاتا تھا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منقطع نہ کرتے تھے ہر چہ بارغ ہو مجلس سے اور لوگ متفرق ہو جاتے تھے کہنا ای بابہ عبداللہ بن مسعود تھا عجیب حال کیا انہوں نے فرمایا ہاں اور مجھے خبر کی اور کہا کہ میں نے صبر کیا اس بلا پر نظر جلال و برکت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور جعفر بن سلیمان کے لوگوں نے کہا کہ امام مالک تمہارے بیوت کو کچھ نہیں سمجھتے سو وہ غضبناک ہوا اور انکو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے ماری اور ہاتھ پیچھے یہاں تک کہ شائعہ انکا آگیا اور اسکے بعد انکی بزرگ اور عزت لوگوں میں اور زیادہ ہو گئی چنانچہ اس شانہ اترنے کے عذر سے وہ ہاتھ نہ باندھ سکتی تھے یہ کہہ کر میں نے مسک ہون مگر افسوس کہ یہ موشیہ رہا اکثر مالکیہ راویوں نے کہا میں داخل ہوا امام مالک پر عرض موت میں انکو روٹی دیکھا سو میں نے سبب نہ پوچھا انہوں نے فرمایا کیوں روٹی البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو فتویٰ میں نے اپنی رائی اور قیاس سے دی ہیں ہر ایک کے حوض میں ایک ایک کوڑا میں دنیا میں کہا لیتا اور آخر کے خوف سے بچ جاتا اور کہنے میں کوئی فتویٰ اپنی رائی سے نہ دیتا ہوا اور یہ قول دلالت کرتا ہے انکے کمال اور تقویٰ اور احتیاط پر اللہ تعالیٰ رحم فرمادی اور انکو بلانے کے وجہ انکے اعلیٰ علیین میں اور داخل کر کے اس فقیر کو انکے مجاہد و مجتہدین میں اور جگہ ذی حجت ائمہ میں انکے آئین بار اہل علمین پر کافہ فی فضل الفقہ علی العبادۃ باب علم کے افضل مومنین عبادت کے ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حبہ اشد علی الشیطان من الف عابد ترجمہ روایت ابن عباس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ نے عالم با حدیث سخت تر ہے شیطان پر مزار عابد سے زیادہ یہ حدیث غریب نہیں چھانتے ہم اسکو مگر اسی سند ولید بن مسلم کے روایت سے حسن قیس بن کثیر قال قد عرض لعلی بن المدینیۃ علی ابی الدرداء وہو بک مشفق قال ما اقدامک یا اخي قال حدیث بالغی انک تحدیثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اکحبت لحاجۃ قال لا قال اما قد حنت لیجانہ قال لا قال ما حنت الا فی طلب ہذا الحدیث قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لمن سلك طریقا یتبع فیہ علما سلك اللہ بہ طریقا الی الجنة و ان المملکۃ لکنتم اخیختھا رضی بطالب و ان العالم لیستغفر لہ ما من منہ السموات و من فی الارض حتی الحیتان فی الماء و فضل الدار علی العباد کفضل القبر علی سائر الدواکیر ان العلماء و ذلہ الانبیاء کم نور نوروا حیثا داروا لا درہم اثم و لا توالعہم من اذنبہ فقد اذنب خطی و افرجہ روایت قیس بن کثیر کہ آیا ائمہ مدینہ سی بی الدرداء کی پاس اور وہ دمشق میں تھے تو پوچھا ابو الدرداء کیوں آئی تم اسی بہائی میر کہ اسی کہ مجھے خبر ہو چکی ہے ایک حدیث کہ تم بیان کرتے ہو اسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو الدرداء نے کیا تم نہیں آئی کسی اور حاجت کو ان سے کہا نہیں کہا ابو الدرداء نے نہیں آئی تم تجارت کو کہا نہیں کہا نہیں آئی تم مگر اس حدیث کے طلب کو پوچھا ابو الدرداء نے کہ بیشک میں نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی جو جلی کوئی راستہ کہ ڈھونڈتا تھا ہو اس میں علم کو آسان کر دینا اللہ تعالیٰ بسبیل علی ایک رستہ طرف حجت کے اور بیشک فرشتے چھاتی ہیں اپنی بازو طالب علم کے رخصت مند کی لئے اور حکام لئے مغفرت مانگتے ہیں جو لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں یہاں تک کہ چھلیاں پانی میں اور فضیلت عالم کے عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت پنا کے تاروں پر اور بیشک علماء و ادرارث میں پیغمبروں کے اور پیغمبروں کے ورثہ پنہور اور دنیا و دہم کو بلکہ ورثہ چھوڑا ہے علم جو بنے علم حاصل کیا اسے خط وافر لیا ہے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن ربیع بن حیوہ کے روایت سے اور اسناد اکی میر نزدیک متصل نہیں اسبطرہ روایت ہم سے محمود بن خالد نے یہ حدیث اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن ربیع بن حیوہ ہی انہوں نے روایت کیے داؤد بن حمیل نے انہوں نے کثیر بن قیس نے انہوں نے ابی الدرداء ہی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے محمود بن خالد کے روایت سے حسن بن یزید بن سبکۃ الجعفی قال یا رسول اللہ انی سمعت منک حدیثا کثیرا لایحکم ان یتکلموا لہ الا فی کلمۃ تکون جاعا قال اتق اللہ فہما تعلما ترجمہ روایت حماد بن سنان کہ میں نے انہوں نے یا رسول اللہ میں نے سنا ہوں آپ سے بہت سی حدیثیں اور میں نے سنا ہوں کہ میں نے سنا ہوں کہ انکا اول انکا کو لینے جب میں پہلے حضرتوں کو یاد کرنے لگوں تو خوف ہے کہ پہلی پہول جا لیں میں فرما دیکھی مجھ سے ایک ایسی بات کہ وہ جاس ہو فوائد کثیرہ اور احادیث و افروکی با اعتبار سے اور طلب کے

حدیث علم اہل علم و فضائل

تو فرمایا آپ کے دو توالد سے ان چیزیں نہیں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی حیات شرعیہ جو ترجمہ معلوم نہیں ہے محرز و خوف خداوند تعالیٰ شانہ **ف** یہ حدیث بھی کہ اسناد کی تسلسل
 نہیں اور سیر نزادین مدرس ہے اور سیر خیال میں یوں ہے کہ ابن اشعث نے زید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشعث کا نام سید بن اشعث ہی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **خَصْلَتَانِ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حَسَنٌ بَنَتٌ وَلَا فَعَةٍ فِي الذِّينِ** ترجمہ روایت ابی ہریرہ کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں
 میں کہ کسی جمع نہیں ہوتیں منافق میں ایک حسن اخلاق دوسرے مجاہدین میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتی ہم اس حدیث کو عنک اسنادی مگر غلیظ بن ابی کے روایت
 سے اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو اس کے ساتھ بن علاء کے اور نہیں جانتی کہ کو کسی شخص میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَسَلَّمَ رَجُلًا جَلَسَ عَابِدًا وَالْآخَرُ عَابِدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلَ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْحَيِّ عَلَى الْمَيِّتِ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کے کہ
 سلمہ ان اللہ وکلمتہ کا اہل السموات والارضین حتی النملۃ فی حجرہا وحی الخوف لیصلون علی مصلی الناس الخیر ترجمہ روایت ابی ہریرہ کے کہ
 ذکر کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لگے دو مردوں کا کیا ایک نہیں ہے عابد ہمارا اور دوسرا عالم سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کے عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت
 میرے تہا کہ اونی پر پیر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اس دعا اور فرشتے اس کے اور آسمان وزمین سب لوگ یہاں تک کہ جو اسی اپنے سوراخ میں اور چیلے یعنی بانی میں دعا کی
 خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجے ہیں اس شخص کے لئے جو لوگوں کو نیک بات سنا دے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے سانیج ابی ہریرہ بن حریث خراسانی سے کہ
 فرماتے تھے سانیج بن فضل بن عیاض سے کہ عالم عامل علم خیر شخص بکار آتا ہے ملکوت سموات میں **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قَالَ لَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ مِنْ مِّنْ خَيْرٍ شَيْءًا حَتَّى يَكُونَ مُتَوَكِّلًا ترجمہ روایت ابی سعید الخدری کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر نہیں ہوتا مومن خیر سے کہ جو کس کو
 یہ بات کہ ہو جاتی ہے جلد کسی جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **الْحِكْمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ**
خَيْتٌ وَجَدَهَا أَحَدٌ فَقَالَ هِيَ لِي ترجمہ روایت ابی ہریرہ کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکمت کا کہوئی ہوئی چیز ہے مومن کے سو جہاں باوی وہ اس کو سچ ہے وہ اس کا
ف یہ حدیث غریب نہیں بجا ہے ہم اس کو گراہی سند سی اور اس میں منسل محرومی ضعیف حدیث میں **الْأَوَّلُ الْإِسْتِثْنَانِ وَالْآدَابُ**

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب میں استیذان اور جواب کے کہ مروی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم سے **متروک** مقدمہ اذن بالکسرتوری اور جانا عجب کہتا ہے غلطی باذنی یعنی یہ کام اُسے میرے اجازت اور حکم سے کیا اور عرب کہتا ہے اذن بالشیء اذا اذنا
 واذا اذنا لیسے لکھا اور خبردار مونس چیز سے اور ایسی کہ ہے قول اس دعا کا **قَدْ نَوَيْتُ بِحَبَابِ رَقِيقِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ** یعنی خبردار مونس اور آگاہ اور ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول کے لئے کہ
 اور اذن لے لی اشیء اذا اذنا اجازت اور دستور دہی اس کو طمان خیر کے اور طمانی کام کے اور اذن لے لی علی الامیر یعنی اجازت دی مجھے میرے پاس جانیکی اور اس پر فعل
 ہوئی کی اور ایسی کہ ہے استیذان یعنی دستور دہی اور اجازت جانی اور اس مقام میں یہ کہ قادم جبے وارد پر آوی خبر اجازت کہ میں نہ جاؤں اور یہ امر مخصوص ہے کہ فیصل
 اسکی ضمن ابواب میں مذکور ہے اور اباب جمع ہے اباب کے اور اباب مانع شتت اور عجب اور تخمین زیر کی اور گاہ کہنا ہر چیز کے حد کا اور ظاہر ہے کہ بیان منی اخیر تر وہیں آئی ہے
 ہے اُسے کہ تعجب اور شگفت کی خصوصیت آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کھانہ الی کا اسی ہے مادہ یعنی طعام دعوت یا نچہ حدیث میں آیا ہے **وَجَلَّ فِيهَا مَادَتُهُ** یعنی طیار کیا اکل
 ایک طعام دعوت کا اور بیان ہر اسے ملکہ داشت حدود شرعیہ اور حفاظت سنت سنہ نشست و بجا ست دعوات وغیرہ میں کہ فیصل اس کے ضمن ابواب میں مذکور ہے

بَابُ كَيْفَ فِي إِفْسَاءِ السَّلَامِ باب فناء سلام کے بانیمن **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا**
تَلْخُوْا بَعْضُكُمْ بَعْضًا حَتَّى تَمُوتُوا اور لا تَمُوتُوا حَتَّى تَمُوتُوا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلَى امْرٍ اِذَا لَمْ تَمُوتُوا حَتَّى تَمُوتُوا اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلَى امْرٍ اِذَا لَمْ تَمُوتُوا حَتَّى تَمُوتُوا ترجمہ روایت ابی ہریرہ کے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُس کے ہاتھ میں ہے کہ مفلح ہوگے تم جنت میں جب تک کہ مومن نہ ہوگے اور مومن نہ ہوگے جب تک کہ انہیں محبت نہ ہوگی اور
 کیا نہ تاؤنہیں کہو ایک ایسی چیز کہ جب تم اس کو بجا لاؤ آستین ایک دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز ہے کہ جاری کرو سلام کو اور پسلاؤ ایسی آستین **ف** اسباب میں عبد اللہ بن سلام
 اور خیر بن ہانی سے یہی روایت ہے کہ وہ اپنے باب ہی روایت کرتے ہیں اور عبد اللہ بن عمر اور براہ راہ اس اور ابن عمر سے یہی روایت ہے کہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ**
ذِكْرِ فِضْلِ السَّلَامِ باب فضیلت سلام کے **عن** جابر بن حصین ان رجلاً جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال السلام عليكم فقال

ما بیان

الحمد لله

قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهِدَ الْأَسَانِيدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ تَرْجِمَهُ رَوَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ كَيْفَ كَرِهَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْكُمْ حَتَّى يَسَلِّمَ عَلَيْهِ

وسلم نے سلام کلام اول کرنا چاہئے اور اسی اسناد ہی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا آپ نے مت بلاؤ کسی کو کہانی کی طرف جب تک سلام نہ کرے **ف** یہ حدیث منکر ہی نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند ہی سنائیں محمد بن یحییٰ کہتے ہیں غلبہ بن عبد الرحمن ضعیف ہیں حدیث میں ذابہ ہیں اور محمد بن زاذان منکر حدیث ہیں **باب** کاجاء فی کراہیۃ التسلیم علی الذی یبانی فی السلام کی کہ بہت میں **ع** اَبْنُ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدُؤُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاصْطَرُوا إِلَى أَصْبَحِهِ تَرْجِمَهُ رَوَيْتُ سَبَّ ابْنِ بَرِيرَةَ رَوَى رَسُولُ فَدَا صِلَةَ الدِّعَالِيَةِ سَلَّمَ لِي فَرَمَا مَت شَرَعُ كَرَمُودَ وَنَصَارَى بِسَلَامٍ كَوَيْتُ نَسَبِي مَت كَرُوا وَجِبَ لَمُتُمْ أَنْ سَبَّ رَاهِمِينَ تَوَلَّاهُ كَرُوا وَسُكَّرَ لَمُتْ كَرُفَ **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر جم ابتدای سلام ہو و نصاریٰ کے بظاہر حدیث مذکورہ وہی اور جواب میں انکا آگے مسطور ہے اور لاجار کو لینے مسطور میں من انکو لینے مذکورہ کنار و غین ہا کے طریق **ع** عَائِشَةُ قَالَتْ إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْوَفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُمْ عَلَيْكُمْ تَرْجِمَهُ رَوَيْتُ سَبَّ ابْنِ بَرِيرَةَ رَوَى رَسُولُ فَدَا صِلَةَ الدِّعَالِيَةِ سَلَّمَ لِي فَرَمَا مَت شَرَعُ كَرَمُودَ وَنَصَارَى بِسَلَامٍ كَوَيْتُ نَسَبِي مَت كَرُوا وَجِبَ لَمُتُمْ أَنْ سَبَّ رَاهِمِينَ تَوَلَّاهُ كَرُوا وَسُكَّرَ لَمُتْ كَرُفَ

کے پاس اور کہا انہوں نے السلام علیک نیچے بجائی سلام علیک کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیکم نیچے تمہیں پر کہا عائشہ نے جب سنی انکی بی ادبی تو کہا میں تم پر ہی سام اور بہت جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی عائشہ بیشک اللہ تک دوست رکھتا ہی کسی کو سب کا مومن میں عرض کیا حضرت عائشہ نے کہ آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا بی ادب بات کہی ان حضرت فرمایا میں نے تو انکا جواب دیا تھا کہ تم ہی پر لینے سنا ہی گئی تہا زیادہ سختی نہ روز تہی **ف** اسباب میں ابی بصیر و غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبد اللہ جتنے ہی روایت ہے حدیث عائشہ کے حسن ہے مگر جم اس حدیث ہی معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کے جواب میں و علیکم فقط کہا چاہئے اور وہ حضرت سے بد عداوت السلام علیکم کہتے تھے یعنی تم پر سب کا **کاجاء فی السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ** باب جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں آپ سلام کر نیکی یا عین ہے **ع** اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَلَّى مَجْلِسٍ فِيهِ أَهْلُ الْأَيْمَانِ وَالْيَهُودُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ تَرْجِمَهُ رَوَيْتُ اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزری ایک مجلس پر کہ ائمین مسلمان و یہودی جو بیٹھے تھے پر سلام کیا آپ نے انپر **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر جم **باب** کاجاء فی التسلیم الالکب علی الماشی باب اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیادی پر **ع** اَبْنُ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّكْبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَلْبِ وَذَاكَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ تَرْجِمَهُ رَوَيْتُ ابْنِ بَرِيرَةَ رَوَى رَسُولُ فَدَا صِلَةَ الدِّعَالِيَةِ سَلَّمَ لِي فَرَمَا مَت شَرَعُ كَرَمُودَ وَنَصَارَى بِسَلَامٍ كَوَيْتُ نَسَبِي مَت كَرُوا وَجِبَ لَمُتُمْ أَنْ سَبَّ رَاهِمِينَ تَوَلَّاهُ كَرُوا وَسُكَّرَ لَمُتْ كَرُفَ

اور تہوری جماعت کی لوگ طبی جماعت پر اور زیادہ کیا ابن ثنی نے اپنی روایت میں کہ سلام کرے چوڑا ٹرے پر **ف** اسباب میں عبد الرحمن بن ثعلب سے ہی روایت ہے اور صفی بن عبد اور جاب سے ہی اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابو ہریرہ سے کئی سندوں کے اور ابوبختیانی اور یونس بن عبد اور علی بن زید نے کہا ہے کہ حسن کو ابی ہریرہ سے سماع نہیں **ع** فَصَالَةُ بَنِّ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَلْبِ تَرْجِمَهُ رَوَيْتُ اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ کھڑے ہو کر اور تہورے لوگ بہت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر جم **باب** کاجاء فی التسلیم الالکب علی الماشی باب اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیادی پر **ع** اَبْنُ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّكْبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَلْبِ وَذَاكَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ تَرْجِمَهُ رَوَيْتُ ابْنِ بَرِيرَةَ رَوَى رَسُولُ فَدَا صِلَةَ الدِّعَالِيَةِ سَلَّمَ لِي فَرَمَا مَت شَرَعُ كَرَمُودَ وَنَصَارَى بِسَلَامٍ كَوَيْتُ نَسَبِي مَت كَرُوا وَجِبَ لَمُتُمْ أَنْ سَبَّ رَاهِمِينَ تَوَلَّاهُ كَرُوا وَسُكَّرَ لَمُتْ كَرُفَ

ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے چوڑا ٹرے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور تہورے لوگ بہت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر جم **باب** کاجاء فی التسلیم الالکب علی الماشی باب اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیادی پر **ع** اَبْنُ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّكْبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَلْبِ وَذَاكَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ تَرْجِمَهُ رَوَيْتُ ابْنِ بَرِيرَةَ رَوَى رَسُولُ فَدَا صِلَةَ الدِّعَالِيَةِ سَلَّمَ لِي فَرَمَا مَت شَرَعُ كَرَمُودَ وَنَصَارَى بِسَلَامٍ كَوَيْتُ نَسَبِي مَت كَرُوا وَجِبَ لَمُتُمْ أَنْ سَبَّ رَاهِمِينَ تَوَلَّاهُ كَرُوا وَسُكَّرَ لَمُتْ كَرُفَ

اَحَدُ كَرُفَ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيَسَلِّمْ فَإِنْ بَدَّلَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيَسَلِّمْ فَلْيَسَلِّمْ لَا فُلَا يَأْتِي أَحَدٌ مِنَ الْأَخِيَّةِ تَرْجِمَهُ رَوَيْتُ ابْنِ بَرِيرَةَ رَوَى رَسُولُ فَدَا صِلَةَ الدِّعَالِيَةِ سَلَّمَ لِي فَرَمَا مَت شَرَعُ كَرَمُودَ وَنَصَارَى بِسَلَامٍ كَوَيْتُ نَسَبِي مَت كَرُوا وَجِبَ لَمُتُمْ أَنْ سَبَّ رَاهِمِينَ تَوَلَّاهُ كَرُوا وَسُكَّرَ لَمُتْ كَرُفَ

علیہ وسلم نے فرمایا جب پہنچی کوئی تم میں کا کسی مجلس پر تو چاہئے کہ سلام کرے وہاں کے لوگوں پر پہر اگر اسکا جی چاہے بیٹھے کو تو بیٹھے جائے پہر جب کھڑا ہو تو پہر سلام کرے اور پیلا زیادہ نہیں ضروری پہلے سے سینے دونوں ضرور میں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے ہے انہوں نے روایت کی سعید قبری ہی انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** الْأَسْتِئْذَانُ قَبْلَ الْبَيْتِ باب گھر میں جاتی وقت اذن مانگنے کی یا عین **ع**

نہی پر سلام کرے اگر بہت

جن عادت میں کافر اور مسلمان ہوں نہ سلام کرے اگر کافر

سوار کے سلام کرے اگر کافر یا پیادے پر

مجلس میں بیٹھے بیٹھے وقت سلام کرے اگر کافر

گھر میں جاتے وقت سلام کرے اگر کافر

کھڑک بن عمر کے مولا اُسے الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے اور سلام ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کر کہ ابین عمر نے کہ میں بھی کھڑک بن
 الحمد للہ والسلام علی رسول اللہ اگر اس طرح نہیں بتایا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نعم کو اسلام کا جینیک کے بعد جو جینیک کے بعد بھی بتایا ہے کہ تم کہیں الحمد للہ علی
 کل حال یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے ہر حال میں **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم اسے مگر زیادہ میں رسیم کی روایت سے **باب** **ف** اُحَاہُ کَیْفَ تَشِیْمُ الْعَاطِیْنَ
 اب تسمیت کی کیفیت میں **عَنْ** ابی موسیٰ قَالَ کَانَ الْیَهُودُ یُغَاظُّوْنَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُرْجَوْنَ اَنْ یَّقُولَ کَوْفُورٌ حَمْدُکَ اللہُ
 فِیْقُولُ یُھْذِبُکُمُ اللہُ وَیَقْبَلُکُمُ بِالْکَمْرِ جَرْمِہُمْ رَوَاہُ ابی موسیٰ کہ انہوں نے کہتے ہیں وہ چھینکتے رہتے ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے محل میں امید کرتے تھے اسکی کہ آپ انکے
 لئے رحیم اللہ کہیں مگر آپ بھی فرماتے تھے کہ اللہ کو ہر بات کرسے اور تمہارا حال درست کر دے **ف** اسباب میں علی اور ابی ایوب و سالم بن عبد اللہ و عبد اللہ بن جعفر
 اور ابی ہریرہ سی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللہِ اَنَّهُ کَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِی مَقَرٍّ فَخَطَّسَ رَجُلٌ مِنْ الْقَوْمِ فَقَالَ اَسَلَامُ عَلَیْکُمْ
 فَقَالَ عَلَیْکُمْ وَ عَلَی اَمَّا اِنِّیْ کَرَّ اَعْلٰی اَنَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسَلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ وَ عَلَی اَمَّا اِنِّیْ کَرَّ اَعْلٰی اَنَا عَطَسَ رَجُلٌ فَلَیْقِلُ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلَیْقِلْ لَہُ مِنْ یُرْدُ عَلَیْہِ
 یُرْحَمُکَ اللہُ وَلَیْقِلْ نِعْمَ اللہُ لَیْ وَلَکُمْ رَحْمَہُ رَوَاہُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللہِ کہ وہ تھے ایک قوم کے ساتھ سفر میں سوچنیک کی ایک شخص کو قوم میں سیس کہا اُسے اسلام
 علیکم تو کہا سلام نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر سو وہ شخص غصہ ہو گیا اپنے ولین تب کہا سلام نے آگاہ ہو کہ میں نہیں کہا کچھ مگر وہی جو کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے پر بیان کی یہ روایت سالم کی کہ چھینکا ایک مرد نے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسے السلام علیکم سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں
 پر پھر فرمایا جب چھینکا ایک تم میں کا تو بتا ہے کہ الحمد للہ رب العالمین کہ اور اسکا جواب دینے والا کہے رحما اللہ اور وہ کہے بغیر اللہی واکم یعنی بخدای اللہ تعالیٰ محکم اور
 تجھ کو **ف** اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے منقولہ اور داخل کیا ہے بعض ادیبوں نے بلال بن رباح اور سالم کے درمیان ایک وی کو مضمحل کہہ کر کہا سلام نے
 سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر یہ کہا سلام کا اور فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نظر سے تھا کہ منوں یہ امر کہ جب چھینکا کہ آدمی الحمد للہ کہی اور اُسی الحمد للہ کے عوض
 میں السلام علیکم کہا پس حضرت فی جواب دیا کہ تجھ پر اور تیری ماں پر یعنی سلام ہی میں اشارہ ہوا اسکی طرف کہ مانجے آداب شرعی تعلیم کے کہ تو چھینکا کے جواب
 میں سلام کہتا ہے نہ اخلاصہ مافی اللغات **عَنْ** ابی ابوبکر اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلَیْقِلْ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَ
 اَلْیَقْلُ الَّذِیْ یُرْدُ عَلَیْہِ رَحْمَہُ اللہُ وَلَیْقِلْ هُوَ یُھْذِبُکُمُ اللہُ وَ یَقْبَلُکُمُ بِالْکَمْرِ جَرْمِہُمْ رَوَاہُ ابی ابوبکر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چھینکا کوئی تو
 میں کا تو کہ الحمد للہ علی کل حال یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں اور چاہئے کہ وہ کہے جو جواب دیتا ہے اسکو رحما اللہ یعنی رحم کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور چاہئے کہ وہ
 چھینکا والا پر جواب ہی اور کہے یہدکم اللہ و یصلیہ بالکم یعنی ثابت رکھی نکو اللہ تعالیٰ ہر بات پر اور درست کرے حال تمہارا **ف** روایت ہے محمد بن شعیبہ نے انہوں نے
 بن جعفر سے انہوں نے شعیبہ سے انہوں نے ابی ملیح سے اسی اسناد سی مانند اسکے اور اسی ہے روایت کے شعبہ یہ حدیث ابن ابی ملیح سے انہوں نے کہا روایت ہے ابی ابوبکر انہوں نے
 روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن ابی ملیح نے اضطراب کرتے تھے اس حدیث میں یعنی کہہ کہتے تھے روایت ہے ابی ابوبکر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 اور کہی کہتے تھے روایت ہے حضرت علی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کے ہم سے محمد بن بشیر اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے محمد بن سعید سے انہوں نے
 ابن ابی ملیح سے انہوں نے اپنے بہائی علی سے انہوں نے عبد الرحمن بن یحییٰ سے ابی ملیح کے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** **ف** اُحَاہُ کَیْفَ تَشِیْمُ
 التَّشِیْمُ مُحَمَّدٌ الْعَاطِیْنَ **باب** واجب ہونے تسمیت کے بعد حمد عاٹس کے **عَنْ** النَّبِیِّ بْنِ کَالَانَ رَجُلَانِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَمَّتْ اَحَدُھُمَا
 کَمْرَہُ تَحِیْمٌ الْاُخْرٰی فَقَالَ الَّذِیْ لَمْ یَتِمَّہُ یَا رَسُوْلَ اللہِ شَمْتُ لَہَا وَ کَمْرَہُ تَحِیْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہُ حَمْدُ اللہِ وَ اَنَّکَ لَمْ تَحْمَدِہُ جَرْمِہُ
 ہے اللہ بن مالک سے کہ وہ شخصوں کو چھینکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں جواب دیا ہے ایک کو اور جواب دیا دوسرے کو پھر جب جواب دیا تھا اپنے اُسی کہا یا رسول
 اللہ اپنے جواب دیا اسکو اور مجھے جواب دیا تو فرمایا اپنے اُسے حمد کی اللہ تعالیٰ کے یعنی الحمد للہ کہا اور تو نے حمد کی اللہ تعالیٰ کے یہ حدیث حسن ہے **باب** **ف** اُحَاہُ کَیْفَ تَشِیْمُ
 اُحَاہُ کَیْفَ تَشِیْمُ الْعَاطِیْنَ **باب** تسمیت کی کیفیت میں **عَنْ** سَلَمَہُ قَالَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا شَہِدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی

تسمیت کی کیفیت

واجب ہونا تسمیت کا بعد حمد عاٹس کے

تسمیت کی کیفیت

رنگ اسکا اور چپٹی ہو تو اسکی **ف** روایت ہے علی بن حجر نے انہونے اسمیل سے انہونے جریر سے انہونے ابی نصر سے انہونے طعاف سے انہونے ابی ہریرہ سے انہونے
 نے سئلہ اللہ علیہ وسلم سے انداز کے اور یہ حدیث حسن ہے لیکن طعاف سے پہلے ہی ہے کہ کسی روایت اور نہیں ہے نام انکا اور حدیث اسمیل بن ابی ہریرہ کے تم ہے اور
 ہے اور اسامین عمر بن حصین سے ہے روایت ہے **ع** عن عمر بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر طبیب الرجال ما ظهر رجلاً وخصی لونه
 وخیر طبیب النساء ما ظهر لونه وخصی رجلاً عن الیثرة بن جحان ترجمہ روایت ہے عمر بن حصین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر خوشبو
 مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو تو اسکی اور پوشیدہ ہو تو اسکی اور ظاہر ہو تو اسکی اور پوشیدہ ہو تو اسکی اور نہ فرمایا اپنے زین پوش سرخ نیلے شیشی
ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند مترجم مراد ان حدیثوں کی یہ کہ اگر کو ایسی خوشبو لگا جائے کہ کہ حسین ہو اور رنگ ہو مثل عطر وغیرہ کے اور عورت کو
 وہ کہ حسین رنگ ہو اور وہ خوشبو مثل خاد وغیرہ کے **باب** ما جاء فی ذکر اہیة رد الطیب ابی خبیر سے روایت ہے کہ اسبت میں **ع** عن حماد بن عبد اللہ قال کان
 النبی لا یرد الطیب وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب ترجمہ روایت ہے اسبت میں بن عبد اللہ کہ انہونے کہ انس رضی اللہ عنہ کے مات
 تھے کہ خوشبو کی خیر نہ پہرت تھے اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ خوشبو نہ پہرتے تھے **ف** اسامین ابی ہریرہ سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے
ع عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یردن الاوسان والذھن والاکبر ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 تین چیزیں ہیں کہ وہ سیر نہیں جاتیں ایک تکیہ دوسرے خوشبو تیسرے دودھ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن سلم سے ہیں جب تکے اور وہ مالک بن ربیع والی ہیں **ع** عن
 ابی عثمان التھذبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطی احدکم الرجلان فلا یردہ فانه خیر من الخبث ترجمہ روایت ہے ابی عثمان کہ
 کسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیاوی کی کو تم میں سے خوشبو تو نہ پہرتے اسکو اسے کہ وہ نکلی ہے جب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور نہیں جانتے ہم جانا
 کے کوئی روایت ہوا اس کے اور ابو عثمان کہ نام عبد الرحمن بن علی ہے اور یا انہونے زائد مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہیں دیکھا اگر وہ نبی آپ کے کوئی حدیث
باب ما جاء فی ذکر اہیة نساء شری الرجل الرجل والمرأة والمرأة بامباشرة ممنوع کے بیان میں **ع** عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سکر لا تباشر المرأة المرأة حتی یقضی الرجل الرجل کا نہ بیظیر ترجمہ روایت ہے عبد اللہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ملے عورت عورت اور نہ ملاقات کرے
 کہ بیان کرے اسکا اپنی شوہر کے اکی طہر کہ گویا کہ اسکو دیکھ رہے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم یعنی عورت کو نہ چاہئے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے
 شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اسکو دیکھتا ہو کہ اس میں خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زانیہ میں گرفتار ہو جائیگا اور مباشرت مشتق ہے بشرطی بشرط
 ظاہر میں اور جلد کو کہتے ہیں مباشرت لغوی معنی ایسا بدن دوسرے کے بدن لگانا اگر یہاں ملاقات اور ملاقات ہے **ع** عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم لا یظفر الرجل الی عرق الرجل ولا یظفر المرأة الی عرق المرأة ولا یقضی الرجل فی الثوب الواحد ولا یقضی المرأة الی المرأة
 فی الثوب الواحد ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کی سرکھریف اور نہ نظر کرے عورت کسی عورت کے
 سرکھریف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد کے ایک کپڑے میں اپنے دونوں ایک کپڑا اور نہ کرے برہنہ ہون نہ لیٹن اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت کے ایک کپڑے میں **ف**
 یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم یعنی جیسے تڑپا عورت کو مرد سے ضرور ہے اسطرح عورت سے ہی ضرور ہے اگر عورتیں ایسی ہی تشری کو حرام نہیں جانتی اور اس میں تساہل
 رہی میں معاذ اللہ من کاک اللباس بلا سے **باب** ما جاء فی حفظ العورت بامباشرة کے بیان میں **ع** عن بھڑ بن حکیم عن ابیہ عن جابرہ قال قلت
 لابی اللہ عورتا تانا ما نانی منها وما ندر قال احفظ عورتک الا من زوجتک وما کلت مینک قال قلت یا رسول اللہ اذا کان القوم بعضہم
 فی بعض قال ان استطعت ان لا یرکھا احد فلا تریضا قال قلت یا نبی اللہ اذا کان احدنا خلیا قال فاللہ احی ان یتخفی منہ الناس ترجمہ
 روایت ہے بھڑ بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ داد سے کہا انکے دادانی کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ عورت سہار کیا چاہی
 میں سے اور کیا چھوڑ دین یعنی کس سے ستر ڈھانپن اور کس سے نہ ڈھانپن فرمایا اپنے کہ چھپا تو عورت اپنی کو لپٹنے بی بی سی یا جیکے مالک ہو ترے ماتہ یعنی باندی سے
 ہمارا کسی عرض کے میں یا رسول اللہ جبکہ لوگ ملے ہیں یا آپنی اگر ہو سکے تبھر سے کہ نہ دیکھ عورت تیری کوئی شخص تو نہ دیکھا تو اسکو کیوں کہا میں یا نبی اللہ جبکہ

خوشبو پہرتے کی اہمیت

بامباشرت منوع کا بیان

کچھ مردانہ

شرع عورت کا بیان

باندہ جابین **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے کہ مگر طاب من سرہ کے روایت سے اور اس راوی کی کچھ خبریں نہیں **عن** ابی الیٰس بن ابی الیٰس ان اناء امیر اہل حصین و من
 اہل الشام دخل علی عائشة فقالت انان اللاتی بدخل نساءکم انما کما مات سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امرأت تصنع نیکاً فی
 غیر بیت زوجها الا فکنت الشریکة لزوجها و بین رقیۃ رحمہم روایت سے ابی الیٰس بن ابی الیٰس کہ کچھ عورتیں اہل حصین کے اہل شام میں داخل ہوئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے
 پاس ہو فرمایا اپنے کرتے وہی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں تمہارے یہاں کہے حاملہ ہیں اساتہ بنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہیں ہے کہ اگر
 اپنے گھر کے اپنے شوہر کے سوا اور گھر میں گرید کہ باہر ڈالائے وہ پردہ کے اس کے اور اس کے رب کے درمیان تہاف یہ حدیث حسن ہے **باب** کا جائز ان الملائکہ لا تدخل بیتاً
 فیہ صلوۃ ولا کلب باب جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں ملائکہ کے نہ داخل ہوں گی بیان میں **عن** ابن عباس یقول سمعت ابا طلحۃ یقول سمعت رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملائکہ بیتاً فیہ کلب ولا صوۃ تماثل ترجمہ روایت سے ابن عباس کہ کہتے تھے سائیں ابو طلحہ ہی کہتے تھے کہ سائیں
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے ہیں فرشتے اس گھر میں کہ جس میں کتا تصویر ہو یا جادو یا چیزوں کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید
 اخبرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الملائکہ لا تدخل بیتاً فیہ تماثل او صوۃ شکلت حیوان لا یدر فی ایہما قال ترجمہ روایت سے ابی سعید کہ
 کہا انہوں نے کہ خبری ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتے داخل نہیں ہوں گے اس گھر میں کہ جس میں تمثال ہو یا تصویر شکلی یا سخت سے کہ ان میں سے کیا کہا یعنی تامل کہا یا سخت
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فقال انی کنت ایتک الباریۃ فکرمغنی
 ان اکون دخلت علیک البیت الذی کنت فیہ الا انہ کان فی باب البیت تمثال الرجال وکان فی البیت قرامسیر فیہ تماثل وکان فی البیت کلب
 فخرج براس التمثال الذی یا اباب فلیقطع فیصیر کھینۃ الشجر لا ومرت بالبرق فلیقطع ویجعل منہ وسادۃ تین منشدات تین تو کھان ومرت بالکلب فخرج
 ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان ذالک الکلب جرواً للحسین او الحسن یحتضن لہ فاعمرہ فاخرج ترجمہ روایت سے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے میرے پاس جبریل اور کہا انہوں نے کہ آیا تمہا میں آپ کے پاس کے راکھ سوز کا مجھے اس سے کہ داخل ہوں عین نزدیک آپ کے گھر میں کہ جس میں آپ کے
 مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویر میں تین مردوں کی اور گھر میں کچھ تہا پردہ کا کہ اس میں تصویر میں تین اور تہا میں ایک کتا سو حکم کرے آپ کہ سوس تصویر کا جو دروازہ پر ہے
 کاٹ ڈالا جاوے حکم اسکا شجر کا سا ہو جاوے اور پردے کے لئے حکم کرے کہ اسکو قطع کر کے دو کیے بنای جاوے کہ پڑے زمین اور دندنی جاوے اور حکم کرے کہ کئی کو کہ نکال دیا
 جاوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کہ کا امام حسین کا یا امام حسن کا یعنی ان کے کہنے کے الہی تھا ان کے پنا کے نیچے سو حکم کیا آپ نے کہ وہ
 نکالا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر مذی روح کے کہ سر کا کتا ہو کہنا
 اسکا جائز ہے اور اسی طرح درختوں اور پہلوں وغیرہ غیر ذی روح کے تصویر میں **باب** کا جائز فی کراہیۃ لبس النصف للرجال باب ثوب یحصر کے کہ امت میں
عن عبد اللہ بن عمر قال مر رجل و علیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یرد علیہ و علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم السلام
 ترجمہ روایت سے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہ گذر ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور سپرد کرے تھی سرخ رنگ کے اور سلام کیا اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو
 نہ آیا آپ اسکو سلام کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند اور مدح کے اہل علم کے نزدیک یہ کہ کہ وہ کہہ کرے کہ کسم کے رنگ کا کراہیہ کو پہنا اور جوڑ کیا ہے علم نے
 کہ جو رنگا جاوے مذکور وغیرہ میں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں جبکہ وہ کسم کا ہو و مترجم درینے گیر وغیرہ میں **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم عن خاتم الذهب وعن النبی وعن المذنب وعن النجۃ قال ابو الاخضر وھو شاکر بن یحییٰ عن یحییٰ بن یحییٰ عن یحییٰ بن ابی طالب
 کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہنے سے اور شیشی پہنے سے اور شیشی بن پوش سے اور جڑ سے اور بالاحسن کہہ کر وہ ایک خراب ہے نہ کہ
 کہ جو سے بناتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** البراء بن عازب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلبس سبعۃ امرنا باللبس
 الجناز وعبادۃ المرنس ولبس العاطس اجابت الداعی ولبس المظلم ولبس المقیم ودر السلام ولبسنا عن سبعۃ امرنا باللبس
 الذهب وانیۃ الفضة ولبسنا رداء الذی یلک ولبسنا رداء القسی ترجمہ روایت سے براء بن عازب کہہ انہوں نے کہ حکم کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا

جس گھر میں کتا اور تصویر ہو ملائکہ کے نہ داخل ہوں گے

مردوں کے واسطے صحیفہ کے لکھت

55

تہذیب

ابواب

عبداللہ

تہذیب

شیان صاحب کتاب ابن ابی شیبہ میں روایت کی ابو معاویہ سے روایت کی ہے عبداللہ بن عمر بن خطاب سے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمر
نے جوادی میں ابی ہریرہ کے حدیث کے میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اُس میں کوئی حرف کاٹ نہیں رکھتا یعنی پوری پوری بیان کرتا ہوں باب کا کجاء فی التور باب
نحو کے یا مین عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشرح فی ثلثة فی المأکول والمکمل والذات ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوش تین چیز میں ہے عورت اور کھانا اور پانی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اصحاب نے بھی سند میں اس حدیث کے
ذکر نہیں کیا حمزہ کا اور یوں کہا کہ روایت ہے اس کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے پاس وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ابن ابی عمر نے یہ حدیث انہوں نے شیان سے
انہوں نے نہ ہی ہے انہوں نے سالم اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے میں عبداللہ بن عمر کے کہ ان دونوں اپنے اپنے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے سید بن عبداللہ
انہوں نے شیان سے انہوں نے نہ ہی ہے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے اپنے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور شیان سے انہوں نے اس کا کہ روایت ہے سید بن عبداللہ
سے وہ روایت کرتے ہیں حمزہ سی اور روایت ہے سید صحیح ہے اس واسطے کہ بن عباسی اور حمزہ دونوں روایت کی ہے شیان سے اور نہ روایت کی ہے نہ ہی ہے یہ حدیث اگر سالم سے نہ ہی
نے ابن عمر سے اور روایت کے مالک بن انس سے یہ حدیث نہ ہی ہے اور کہا اس کے سند میں کہ روایت کی ہے نہ ہی ہے سالم سے اور حمزہ سی میں عبداللہ بن عمر کے انہوں نے روایت کی ہے
باب ہے اور سب ابی ہریرہ بن سعد اور عائشہ اور انس سے روایت ہے اور حمزہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اپنے فرمایا کہ خوش تین چیز میں عورت اور کھانا اور کھانا
یعنی کسی چیز میں خوش نہیں اور روایت کے حکیم بن عادیہ نے کہا انہوں نے کہ شیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے توم یعنی خوش نہیں کے نبی میں اور کہی ہے کہ
گہر میں اور عورت اور گہر میں روایت کے حکیم بن عادیہ نے کہا انہوں نے کہ شیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے توم یعنی خوش نہیں کے نبی میں اور کہی ہے کہ
بن معاویہ سی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اپنے فرمایا کہ خوش تین چیز میں عورت اور کھانا اور کھانا باب کجاء لا ینداجی اثنا دُونَ اثنا ثلث باب ابی ہریرہ عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اذا انتہوا ثلاثاً فلا ینداجی اثنا دُونَ صلی اللہ علیہ وسلم قال سنیان فی حدیثہ لا ینداجی اثنا دُونَ اثنا ثلث فان ذلک منہ ترجمہ روایت ہے
عبداللہ کہ انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین شخص ہو تو نہ کانین بات کریں انہیں سے دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑ کر اور شیان نے اپنے روایت میں
کہا کہ کانین باتیں کریں دو شخص تیسرے اپنے رفیق کو چھوڑ کر اسے کہ یہ بات اس کو غم میں آتی ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اگر
نے فرمایا کانین باتیں کریں دو شخص ایک کو الیلا چھوڑ کر اسے کہ اس میں کوئی بات ہے اپنے لبید کیلی رہ جانی کے اور اللہ کا کوئی معلوم ہوتا ہے ایسا میں کی اسباب
میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے ابی ہریرہ سے کہ شیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے توم یعنی خوش نہیں کے نبی میں اور کہی ہے کہ
ہوتا ہے اگر اگر چار آدمی یا زیادہ ہوں تو سرگوشی منہ نہیں کاف کجاء فی الحدیث باب عبداللہ کے یا مین عن ابن حنفیہ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ابی عن قد شای وکان الحسن بن علی یسبہ وامرنا ان لا نقر عشر فلو صا فہنا نقضھا فانما نأمنہ فلو یصلوا شاینا فافہموا لکی
قال من کانت لہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عداۃ فلیجھض فیہ ففہمت الیہ فآخو بہ فامرنا ان لا یطرحہ ترجمہ روایت ہے ابن حنفیہ سے کہ انہوں نے کہ دیکھا میں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کہہ رہے تھے اور بڑا یا اچھا تھا آپ پر یعنی قریب میں بالون کے سینہ ہو چکے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے انہی یعنی ہر تین اور حکم کیا تھا کہ لے تیرا شیون
جان کا تو میں ان او شیون کے لینے کو گئے سو ان کی ہر خبر ان کے وفات کی سو فیما بکل کو گونگے پر جب قائم تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسو خلافت پر تو کہا ابو بکر سے کہ جس سے
کچھ وعدہ ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تو وہ کہہ پاس دی سو انہا میں اور خبر کے میں انکو حضرت کی وعدہ کو حکم فرمایا بلو ان او شیون کے دینے کا یہ حدیث حسن ہے
اور روایت کے مروان بن ساد نے یہ حدیث اپنی اسبابی لی حنفیہ سے انہوں نے کہ روایت کی گئی لوگوں نے سخیل بن خالد سے انہوں نے ابی حنفیہ سے کہا ابی حنفیہ نے دیکھا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ تھے یہ شکل و صورت میں اور اس سے زیادہ کچھ روایت کیا میں نے انکو شیون کا ذکر اس روایت میں نہیں روایت کی ہے نہ ہی
نشانے انہوں نے جیسے سے انہوں نے اسماعیل بن جالد سی انہوں نے ابی حنفیہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ تھے انہی یعنی ہر تین اور حکم کیا تھا کہ لے تیرا شیون
روایت کی گئی لوگوں نے اس سے کہ انہوں نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے اولی حنفیہ کا نام وہب السوائی ہے باب کجاء فی ذلک انی وارجی باب ذلک انی وارجی کہنے کے
یا مین عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ ابو یوسف لا حد علی سعد بن ابی وقاص ترجمہ روایت ہے حضرت علی سی کہا انہوں نے کہ اگر

فی سورة الکہف باب سورہ کہف کی فضیلت میں **ع** البراء یقول لیسما رجل یشرک فی الذلۃ الذی دانت لہ الذلۃ فادخل اللہ اللہ فیہ
 وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلك السکينة نزلت مع القرآن او نزلت علی القرآن ترجمہ
 برسی کہ وہ کسی ہی اس حالت میں کہ اگر سورہ کہف پڑھتا تھا یا نہ پڑھتا تھا اس کی ساری کہ جانور کو کہ وہ کوہا ہے سو نظر کی سنی اس کی طرف سوچا کہ یہ کب
 ابر کے راوی کو شک ہے کہ غامہ کہا یا صاحبہ ہو یا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپ سے تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تسکین ہے کہ ازل ہوئی
 قرآن کے فرمایا اور قرآن کے **ف** یہ حدیث میں صحیح ہے اور اسباب میں اسید بن جرییر سے بھی روایت ہے **ع** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 من قرأ تلك آیات من اول الکہف عصم من فتنۃ الدجال ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن میں ان تین سورہ کہف کی اول
 بجا لیا وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا محمد بن بشر نے خبر دی کہ معاذ بن شہام نے انہوں کو کہ خبر دی کہ میرے پاس ہے اس اسناد کی ساتھ ماخذ اس حدیث کے یہ
 حدیث حسن صحیح ہے **باب** ما جاء فی یس باب سورہ یس کی فضیلت میں **ع** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یس کل شیء قلبا و
 قلب القرآن یس ومن قرأ یس فقرأ القرآن عشر مرات ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص
 ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورہ یس اور جس نے پڑھی سورہ یس لکھ لکھا اللہ تعالیٰ بعض اسکے ثواب دل باقرآن پڑھنے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
 ہم سے مگر حمید بن عبد الرحمن کے روایت ہے اور بعض میں یہ روایت قدامہ سے مروی ہوا انہیں جانتے ہیں لوگ مگر کسی سند سی اور ہارون کہ جب تک کثرت ابو محمد سے نسخ جہول
 میں روایت ہے ابو موسیٰ ان ہی احمد بن محمد نے قتیبہ نے احمد بن عبد الرحمن نے یہی حدیث اور اسباب میں ابوبکر سے بھی روایت ہے اور صحیح میں حدیث ابی بکر
 کے از روئی اسناد کے ضعیف ہے **باب** ما جاء فی حم الدخان باب سورہ دخان کی فضیلت میں **ع** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم من قرأ حم الدخان فی لیلة اصبح یغفر لہ سبعون الف مکر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پڑھی
 سورہ دخان کے رات میں صبح کر لیا وہ اور شتر زر فرشتے اسکے لئے مغفرت لکھتے ہونگے **ف** یہ حدیث غریب ہے منہج جلتے ہم لکھو کسی سند سی اور عمر بن ابی حاتم
 شریف میں کہا محمد بنہ کہ وہ مکر حدیث میں **ع** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ حم الدخان فی لیلة الجمعة غفر لہ مکر ترجمہ
 ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی حم دخان شب جمعہ کو پڑھے جو پڑھے اسکے لئی گناہوں کی **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اس
 سے اور شہام کہ جب تک کثرت ابو القاسم ہے ضعیف میں اور حسن کو ابی ہریرہ سے سماع نہیں ایسا ہی کہا ایوب سے اور یونس بن عبید اور علی بن زبیر **باب** ما جاء فی مائدہ
 الملک باب سورہ ملک کی فضیلت میں **ع** ابن عباس قال ضرب بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حذاء علی قال وھو یحسب انہ فانی فادھا
 فادھا انسان یقر سورۃ الملک حتی ختمھا فانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ضربت خیالی علی قبر واما الا احب انہ قبر فادھا انسان
 یقر سورۃ الملک حتی ختمھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھو المائتۃ ھو النبیۃ ھو النبیۃ من عذاب القبر ترجمہ روایت ہے ابن عباس کہ انہوں نے کہ فرمایا
 اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خیمہ لگا کسی قبر اور وہ بجاتے تھے کہ یہاں قبر ہے اور وہاں قبر ہی ایک آدمی کے کہ وہ سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ قبر کیا
 اس سورہ مبارک کو سوائی دو مقام ابی اور عرض کے انہوں نے کہ یا رسول اللہ لگایا میں نے خیمہ اپنا ایک قبر میں جاتا تھا کہ وہاں قبر ہے سو وہاں قبر ہے ایک آدمی کی کہ وہ ان
 سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اُسے اسکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ان سے ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قادی کو عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث
 غریب ہے اس سند سی اور اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **ع** ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان سورۃ من القرآن ثلاثون آتۃ یغفر
 لرجل حتی غفر لہ وھو تبارک الذی بیدہ الملک ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سورت قرآن میں تیس آیتوں کے ساتھ شفاعت کے
 اسی ایک مرد کی یہاں تک کہ ختم کیا وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **ع** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقر حتی
 یقر سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ تبارک الذی بیدہ الملک کی سورہ تبارک الذی
 بیدہ الملک **ف** اس حدیث کو روایت کیا ہے کسی لوگوں نے لیث بن ابی سلم سے نقل اسکے اور روایت کیا ابی ہریرہ سے اس میں ابی ہریرہ سے اس میں ابی ہریرہ سے

کثرت فضیلت

کثرت فضیلت

سورہ دخان کی فضیلت

سورہ ملک کی فضیلت

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ کے بعد روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے ابی الزبیر سے کہ سنا ہے کہ اس حدیث کو کہ ابو الزبیر نے کہ
 حجۃ توبہ میں ہے منہج انے یا بن منہج انے کو گویا کہ میرے کہا کیا کہ یہ حدیث ہے جو ابو الزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہیں روایت کے ہے ہنادی ان سے ابو الاحوص نے
 اُسے لیث بن ابی الزبیر نے ان سے جابر نے انہوں نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ کے روایت کے ہے ہرم بن مسرر ان سے فضل نے ان سے ابی ایوب ان سے
 طاووس نے کہا طاووس نے کہ یہ دونوں سویتین یعنی ائمہ منزل اور سورہ ملک فضیلت کہ تہی بن قرآن کے ہر سورت پر تشریک یا تہی ترویجی باب ماجاء فی اذارت لک
 باب اذارت کے فضیلت میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ اذارت عدلت له بنصف القرآن ومن قرأ
 قل يا ايها الكفرون عدلت له ربع القرآن ومن قرأ قل هو الله احد عدلت له ثلث القرآن ترجمہ روایت انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے جسے پڑھی سورہ اذارت برابر سو کا ثواب لکھا اور یہی قرآن کے اور جسے پڑھی قل یا ایہا الکافرون ثواب لکھا چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور جسے پڑھی سورہ
 قل هو الله احد ثواب لکھا برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب نہیں جلتے ہم سب کو مگر اس شیخ نے حسن بن سلمہ کے روایت اور اسباب میں ابن عباس سے
 ہے روایت **عن** انس بن مالک ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل من اصحابه هل تزوجت يا فلان قال لا والله يا رسول الله ولا عدي
 و ان تزوج قال اليس معك ثلث القرآن قال ليس معك اذ جاء نصر الله والفتح قال بلى قال ثلث القرآن قال اليس معك
 قل يا ايها الكفرون قال بلى قال ثلث القرآن قال ليس معك اذارت الا من قال بلى قال ربع القرآن قال تزوجت تزوجت ترجمہ روایت انس بن مالک سے کہ فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو اپنے اصحاب میں کہ آیا نکاح کیا تو نے اسی فانی کہا اُس نے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کے اور نہیں بیسے یا اس تاکچہ کہ
 نکاح کرو نہیں فرمایا آپ نے کیا نہیں پتیرے ساتھ قل هو الله احد یعنی تجھے یاد نہیں اسے عرض کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں ہر چہا
 آپ نے کیا نہیں ساتھ تیرے اذاجا نصر الله والفتح عرض کے کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے ہر چہا آپ نے کیا نہیں پتیرے ساتھ قل یا ایہا الکافرون
 عرض کے اُس نے کیوں نہیں فرمایا آپ برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے ہر چہا آپ نے کیا نہیں پتیرے ساتھ اذارت الا من عرض کی اُس نے کہ کون نہیں فرمایا
 آپ برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے ہر چہا آپ نے نکاح کرتو نکاح کرتو **ف** یہ حدیث حسن ہے باب ماجاء فی سورۃ الاحقاص وفي سورۃ اذارت اے رسول
 اخلاص اور اذارت کی فضیلت میں **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذارت تعدل نصف القرآن و قل هو الله احد
 تعدل ثلث القرآن و قل يا ايها الكفرون تعدل ربع القرآن ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذارت برابر ہے نصف قرآن
 یعنی ثواب واجب میں اور قل هو الله احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب نہیں جلتے ہم سب کو مگر بیان
 بن مغیرہ کے روایت کے باب ماجاء فی سورۃ الاحقاص باب سورۃ اخلاص کی فضیلت میں **عن** ابی ایوب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 احد ان يقرأ في ليلة ثلث القرآن من قرأ الله الواحد الصمد فقد قرأ ثلث القرآن ترجمہ روایت ابی ایوب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کیا تم کہتے ایک تم میں سے اس کا کہ پڑھ لیا کہ اسے ایک مرتبہ تہائی قرآن جسے پڑھی الصمد یعنی سورہ اخلاص سوائے شیک پڑھ تہائی قرآن **ف** سب کا
 ابی الدرداء اور ابی سعید و قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مسعود کبیرہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جلتے ہم سب کو کہ روایت کے ہوا یعنی یہ حدیث
 راویوں میں ہر دو متابعت کی راویوں کے اس روایت میں اسراہل اور فضیل بن عیاض نے اور روایت کے شعبہ و کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث مستور سے اور منظر کیا اس میں
عن ابی ہریرہ قال اقبلت مع النبي صلى الله عليه وسلم فسمع رجلا يقرأ قل هو الله احد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجبت ثلث
 کا وجبت قال المجتہد ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یعنی کسی مقام میں تو سنا ہے ایک کو کہ چرتھا تبادول ہوا احد سورہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ہو گئے پس ہر چہا آپ نے کیا واجب ہوئی فرمایا آپ نے جنت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب نہیں جلتے ہم سب کو مگر
 مالک بن انس کے روایت کے اور ابوحسین و عبد بن حنین میں **عن** انس بن مالک عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قرأ كل يوم مائة مرة قل هو الله
 احد فحي عنه ذنوبه حتى سنة الا ان يكون عليه ذنوب وبهذا الاسناد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اراد ان ينام على فراشه فقرأ

سورۃ اذارت کی فضیلت

سورہ اخلاص اور اذارت کی فضیلت

سورہ اخلاص کی فضیلت

ترجمہ درایت عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے آئین میں مجاہدہ کرتے ہیں کہ نہیں دیکھا کسی نے انکا مثل اور در قل اعوذ بربنا سر
 بہن آخر سورت تک اور قل اعوذ بربنا سر سورت تک **ف** یہ حدیث ہے صحیح ہے **ع** عقبہ بن عامر قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اَنْ اَقْرَأَ بِالْمَعْرُوفِ ذَاتِ الْبَيْنِ فِي ذُرِّيَّتِي صَلَواتُہُ عَلَیْہِمْ اَوْمِیْنٌ **ف** ترجمہ درایت عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو ان سورتوں میں ہر نماز
 کے صحیح **ف** یہ حدیث غریب ہے **ب** ماجاء فی فضل قاری القرآن باب قاری قرآن کی فضیلت میں **ع** عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم الذی یقرء القرآن وهو باہر بہ من الصفۃ الذکر المراد بالبرۃ والذی یقرء قال ہشام وهو شہید علیہ قال شعبہ وهو علیہ شاک
 لہ اجازہ ترجمہ درایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ اس سے بے خوف یا درایت
 اسکو وہ ہی بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدہ سفارت رکھتی ہیں یعنی رسول تھے ہیں آدمی کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن مشام نے اپنی روایت میں کہا کہ
 وہ قرآن اس پر سخت ہے یعنی دشوار ہے اور کہا شیعہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اس پر شاق ہے اس کے لئے دونا اجر ہے یعنی ایک نرات کا دوسرے مشقت کا
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع** علی بن ابیطالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ القرآن فاستطہرہ فاحل حلالہ وحرم
 حرامہ اذخلہ اللہ فی الجنة وسقہ فی عشرۃ من اهل بیتی کما ہم قد وجبت لہ التاثر ترجمہ درایت سے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا قرآن اور یاد کر لیا یا پست پناہ کیا اپنا اسکو اور حلال کیا اس کے حلال کو اور حرام کیا اس کے حرام کو داخل کر لیا اسکو اللہ کا سبب اسکی جنت
 میں اور شفاعت قبول کر لیا اسکی دس شخصوں کے حق میں اس کے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لئے ان میں سے **ف** درم **ف** یہ حدیث غریب ہے ہنن بجات ہے
 اسکو مگر اسی سند سے اور اسکی کوئی اسناد صحیح نہیں اور حفص بن سلیمان نے غلط کثرت ابو عمر سے اور وہ بزرگین کو فہم کے معنی والی اور ضعیف ہیں حدیث میں **ب** ماجاء
 فی فضل القرآن باب قرآن عظیم الشان کی فضیلت میں **ع** الحارث بن اعمر قال حدثت فی المسجد فاذا الناس یحوضون فی الاحادیث فدخلت
 علی علی فقلت یا امیر المؤمنین اکثری الناس قد خاصوا فی الاحادیث قال او ذلک ما قلت نعم قال انما سعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول اکثری استکون فینہ فقلت ما اخرج منہا رسول اللہ قال کیا اب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم وخر ما بعدکم وحکم ما بینکم وهو الفصل لیس
 بالفضل من ترکہ من جبار وضمہ اللہ ومن تبعی الضعی فی غیرہ اصلہ اللہ وهو جل اللہ المتین وهو الذکر الحکیم وهو القدر المستقیم هو الذکر
 لا یزیر بہ الاہواء ولا تلین بہ الا لیسۃ ولا یشبع منہ العلماء ولا یخاف من كثرة الرد ولا تنقصی عما یبہ من الذی لم یتکلم الا بحدیث اذ سمعوا منہ
 قال انما سمعنا فرائدنا عجبا یضی لک الرشد فامتابہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعی الیہ عدی لک صراط مستقیم
 حدیث ہذا لیک باعق د ترجمہ درایت عمارت اعرس سے کہا انہوں نے کہ گذار میں مسجد میں رسول گرامین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور
 کہا میں نے اسی راہ کو نہیں کیا نہیں دیکھتے آپ کو لوگوں کو کہ بائیں بنا رہی ہیں فرمایا آپ نے کہا ان انہوں نے ایسا کیا میں نے کہا کہ ان فرمایا حضرت علی نے آگاہ ہو کہ تحقیق
 کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آگاہ ہو کہ تحقیق کہ قریب ہو گا ایک فتنہ ہو گا یعنی کیا ہے رہتا اس سے گلے کا اسی رسول اللہ کے فرمایا آپ
 کتاب اللہ یعنی قرآن سب سے اس سے بچنے کا اسکی کہ اس میں خبر ہے تم سے الگو کی اور خبر ہے جو تم سے بد ہو گئے اور کہ ہے تمہارے درمیان کا یعنی جو معاملات کہ تمہارے
 فیما بین ہوں اور وہ دو کو کہ ہنہیں ہے ان میں ہنسی نہیں کی بات جسے چھوڑا اسکو خیر واکبر کرے کر دیا لگا اللہ کا اس کے اور جسے دہو مٹی ہدایت اسکی خیر میں گمراہ کر کا
 اسکو اللہ تعالیٰ اور وہ سب سے اللہ تعالیٰ کے مضبوط اور وہ ذکر ہے حکم کیا ہوا اور وہ سب سے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہیں کہہ سکتے اسکو ہوائی نفسانی اور ہنہیں مل
 سکتیں اس میں باغین اور پست ہنن بتر اس سے عالم کا اور پڑا ہنہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام ہنن ہوتی عجائب اسکی وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ وہ کہ جن حساب آہ
 نے اسکو نہایت تک کہ بول اُسے کہ ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف تہری کے سوا بیان لائے ہم اس پر جسے کلام کی مطابقت اس سے کہا اور جسے عمل کیا
 موافق اس کے ثواب دیا گیا اور جسے حکم کیا اس پر عدل کیا اور جسے بلایا اس کے طرف راہ بتایا گیا وہ سید ہی راہ لیدو تم اس حدیث
 کو اسے اعر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حمزہ زیات کی روایت کے اور اسناد اسکی چھوٹی ہے اور عمارت کی روایت میں تھا ہے

فانی قرآن

قرآن عظیم الشان کی فضیلت

میں اُنے ماکر عمن عُقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الجاہل بالقرآن کالجاہل بالصدقة والصدقة کالمسکین
 بالصدقة ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جیسا کہ جاہل قرآن ہے ویسا جاہل صدقہ دینے والا
 آیت قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چاکر صدقہ دینے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مرواجیک یہی کہ آیت قرآن پڑھنا افضل ہے چاکر دینے والے
 کہ چاکر صدقہ دینا افضل ہے اشکارا سے اہل علم کے نزدیک اور اہل علم نے اسکو اسے فضل کہا ہے کہ صدقہ مسکین آدمی عجب بچتا ہے اسے کہ چاکر کی کر سوا
 رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا ہے اسکو عجب جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ **یَا بَعْنَ** اَبی لُبَابۃ قَالَ قَالَتْ عَائِشۃ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ اِنِّیْ اَسْمِیْ اِیْلَہُ وَ اَلَمْ یَمُوتْ رَجُلٌ رَوٰی عَمَّہُ ابی لُبَابۃ کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المؤمنین نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب تک کہ
 بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ پڑھ لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو لُبَابۃ شیخ بصری میں کہ روایت کسی حدیث اور کہنے میں کہ نام اُن کا
 مروان ہے روایت ہے یہ محمد بن اسماعیل نے کتاب التاریخ میں **ع** عَمَّہُ ابی لُبَابۃ کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المؤمنین نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب تک کہ
 اَنْ یَرُفِدَ یَقُولُ اِنْ فَتَحْتَ اَیۃً حَیْرَہُ مِنَ الْاَیۃِ حَیْرَہُ عَمَّہُ ابی لُبَابۃ کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المؤمنین نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب تک کہ
 اور سچ اور سچ میں سے قبل اس کے کہ سوین اور فرماتے تھے کہ انہیں ایک آیت بہتر ہے نہ آیت سی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **یَا بَعْنَ** مَعْقِلُ بْنُ یَسَارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ جِئْتُ بِکُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ التَّیْمِیۃِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَفَرَّ ثَلَاثَ اَیَّاتٍ مِنْ اَخْرِسُوْرۃِ الْخَشِیْرِ وَکُلِّ
 اللہُ بِہٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلٰٓئِکَ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ حَتّٰی یَمُوتَ وَاِنْ مَاتَ فِیْ ذٰلِکَ اَلْیَوْمَ مَاتَ شَہِیْدًا وَمَنْ قَالَا جِئْتُ بِکُمْ یَمْسِیْ کَانَ بِکُمَا الْمَنْزِلۃُ حَرَجٌ رَجَبٌ
 ہے معقل بن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑھا جس کو تین بار عموماً اللہ سے رحم تک اور پڑھ میں تین آیتیں سورہ حشر کے اخیر سے متعین کرنا ہے اللہ تعالیٰ اس پر
 شتر از فرشتے کہ وہ خوف نہ لگنے میں اس کے لئے شام تک اور اگر وہ جاؤں میں تو مرادہ شہید اور جسے کہا انکو جب شام کرنا ہے پڑھا وہ بھی اسی درجہ میں ہے
 کو بھی یہی ثواب پاویگا اور اگر مر گیا تو شہید ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو ملاسی سند سی **یَا بَعْنَ** کَا جَاءَ کَیْفَ کَانَ قِرَآۃُ النَّبِیِّ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَابِ اَنْحَضَتْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِی قَرَأَتْ مِیْنِ **ع** یَعْلٰی مِنْ مَلَکَ اَنۡہَ سَآلَ اُمَّ سَلَمَۃُ رُوِیَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَآۃِ النَّبِیِّ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَلَوۃُہٗ فَهَآلَتْ وَهَآلَکُمْ وَصَلَوۃُہٗ وَکَانَ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ قَدْ مَآ صَلَّیْ ثُمَّ یُصَلِّیْ قَدْ مَآ نَامَ ثُمَّ یَنَامُ قَدْ مَآ صَلَّیْ حَتّٰی یَمُوتَ
 تھے قرأت اور نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ انہوں نے پڑھا اُمّ سلمہ سے جو بیوی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ
 شب کو پڑھ جاتے تھے اسقدر کہ جتنی دیر نماز پڑھتی تھی پھر نماز پڑھتے اسقدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے جتنی تھی پھر نماز پڑھتے تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر یہاں تک کہ
 اُنکے قرأت کی تودہ کہتے تھے کہ قرأت اُنکی جدا جدا تھی حرف **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو ملاسی سند سی **یَا بَعْنَ** مَعْقِلُ بْنُ یَسَارٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
 اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہ وہ ابن ابی ہیکم سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلیٰ سے اور وہ ام سلمہ سے اور روایت ہے ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی ہیکم سے انہوں نے اُمّ سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ
 وسلم اللہ کے تھے تھے قرأت اپنے اپنے ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہوتا تھا اور حدیث لیت کی صحیح ہے **ع** عَبْدِ اللہِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَآلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
 عَنْ وَرَبِّہٖ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ کَانَ یَقْرَءُ تَرْمِیْنِ اَوَّلِ اللّٰیْلِ اَمِنْ اٰخِرِہٖ فَقَالَتْ کُلُّ ذٰلِکَ قَدْ کَانَ یَضَعُہُ رَبُّہَا وَتَرْمِیْنِ اَوَّلِ اللّٰیْلِ
 وَرَبُّہَا اَوَّلُ تَرْمِیْنِ اَخِرِہٖ قُلْتُ اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعۃً وَقُلْتُ کَیْفَ کَانَ قِرَآۃُہٗ اَکَانَ یُسِرُّ بِالْقِرَآۃِ اَمْ یُجَہِّہُ فَقَالَتْ کُلُّ ذٰلِکَ کَانَ یَفْعَلُ
 قَدْ کَانَ رَبُّہَا اَسْرَہُ وَرَبُّہَا جَہَّہُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعۃً قَالَ قُلْتُ کَیْفَ کَانَ یَضَعُہُ فِی الْجَنَابۃِ اَکَانَ یَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ یَنَامَ
 اَمِنْ اَمِنْ قَبْلَ اَنْ یَغْتَسِلَ قَالَتْ کُلُّ ذٰلِکَ کَانَ یَفْعَلُ رَبُّہَا اَوَّلُ تَرْمِیْنِ اَخِرِہٖ قُلْتُ اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعۃً حَرَجٌ رَجَبٌ
 روایت ہے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کا کہ کیوں پڑھتے تھے
 اول شب میں یا آخر شب میں فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دونوں طرح بجا لاتے تھے کبھی تو پڑھتے اول شب میں اور کبھی آخر شب میں کہ انہیں اس پر توفیق

آنحضرت کی قرأت کا بیان

اللہ تعالیٰ کو بھی جسے امر دین میں وسعت کہی ہو کہ انیس گز کی تھی قرأت کی جتنی نازش میں کیا چیکے سے پڑھتے تھے یا جو کرتے ساتھ قرأت کے سونو یا ام المؤمنین فی کثرت
 طرح کرتے کہیں چیکے پڑھتے اور کہیں جبر فرماتے کہا اونی گز کہا میں سب تعریف اللہ کا کہہ کر کہنے امر دین میں وسعت کہی کہا راوی نے یہ کہہا میں کیا کرتے تھے حاجت
 میں غل کرتے قبل سونیکے یا سجاتے قبل نہانیکے کہا ام المؤمنین نے کہ وہ دن طرح کرتے کہیں غل کر کے سوتی اور کہیں فقط وضو کر کے سوجاتی کہا میں کہ سب تعریف اللہ
 تعالیٰ کو کہہ کر کہنے امر دین میں وسعت کہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ اس سند سی حسن **ح** جابر بن عبد اللہ اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 قال یغیر من نفسه بالحق فقال لا رجلاً یجلی الی قلوبہ فان قرئنا قد مضی فی ان اللہ کلامہ کذا مرکتی ترجمہ راوی نے جابر بن عبد اللہ کہا انہوں نے کہ تھے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا کہ مجھی بیچا جانی قوم کی طرف اسلئے کہ قریش نے باز کہا ہے مجھ کو اس سے کہ
 یہ پوچھا وہین کلام اپنے رب کا یعنی اسکی بندہ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریبہ اس سند سی حسن **ح** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرب
 تبارک و تعالیٰ من شغلہ القرآن عن ذکرہ و سئل انی اعطیتہ افضل ما اعطیت النبیین و فضل کلام اللہ علی سائر الکلام فضل اللہ علی خلقہ ترجمہ
 ہے ابی سعید کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا ہے اللہ کا جو شغل کیا قرآن ہے میرا جیسی اور مجھے سوال کرنے سے دو گنا میں اسکو بہتر اس سے
 کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ کی تمام کلاموں پر ایسی جیسے بزرگی اللہ عزوجل کے اپنے خواص پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ اس سند سی حسن **ح** شوقی
 کیا قرآن میرے یاد سے یعنی وارد اور وظائف میں مشغول نہوا بلکہ قرآن ہی کی قرأت اور فہم معانی اور درک مطالب اور تحصیل آداب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اسکو اجر
 و ثواب دیا اور آخرت میں تمام سائلین سے زیادہ غنایت ہوگا اس معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ کرنا سب وظیفوں کے افضل ہے اور یہ ان وظیفوں کا احاطہ ہے جو شارع سی
 تعلیم میں ہیں کہ قرآن ان سب سے بہتر ہے دایم اور حال ان لوگوں کے کہ نہایت قرآن کہی تھیں اور وظائف منویہ میں بھی ہونہ ہوتا اور اولاد شہدہ اور وظائف شہدہ
 میں اپنی اوقات کا انامہ دانا ایسا رحیم **ابواب القراءات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** **بسم اللہ**
الرحمن الرحیم یہ باب میں قراءتوں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ع** ابی سعید
 قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرء قرآنہ تہ نصراً لکھل للہ رب العالمین ثم یقف الرحمن الرحیم ثم یقف وکان یقول ملک یقرء
 اللہین ترجمہ راوی نے کہ ہے کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے اپنے قراءت کو پڑھتے ایسا کہ رب العالمین پڑھ جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم
 پھر پڑھ جاتے اور پڑھتے ملک یوم الدین **ف** یہ حدیث غریبہ اور یہی پڑھتے تھے ابو سعید اور اختیار کرتے تھے اسکو یعنی الگ یوم الدین کی جگہ ملک یوم الدین پڑھتے ایسا
 ہے روایت کے جیسے ابن سعید راوی نے اور ان کے سوا اور کوئی ابن جریر سے انہوں نے ابن ابی ملیک سے انہوں نے ام سلمہ سے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں اسلئے کہ لیث بن
 نے روایت کے ابی ملیک سے انہوں نے یعقوب بن مکی سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث
 کے صحیح ہے اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ملک یوم الدین پڑھتے تھے **ع** انس بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واکبر و عمر و اراک قال و
 عثمان کان یقرء و قال یقرء اللہین ترجمہ راوی نے انس بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور راوی کہتا ہے کہ گمان ہے انہوں نے اس پر کہ انہوں
 نے عثمان کا یہی نام لیا اور کہا کہ یہ سب ارگ پڑھتے تھے ملک یوم الدین **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم اسکو زہری کی روایت سے کہ وائس بن مالک سے روایت کیے
 ہوں مگر شیخ ابوب بن سوید نے کی روایت سے اور وائیک بعض اصحاب زہری کی یہ حدیث زہری کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر پڑھتے تھے ملک یوم الدین اور
 وائیک عبد الرحمن بن عمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر پڑھتے تھے ملک یوم الدین **ع** انس بن مالک ان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن النفس بالنفس والعین بالعين قال سوید بن نصر ان ابن ابی بکر عن یونس بن یزید عن ابی الاثیر عن زید بن
 روایت سے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان النفس بالنفس والعین بالعين ہو کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہو کہا ابن مبارک سے یونس بن یزید سے اسی
 اسناد سے اسناد کے **ف** کہا اسلاف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانہ اس کے ابو
 سید بن یزید یہاں کی یونس بن یزید کے اور یہ حدیث حسن ہے غریبہ کہ امام نے متفقہ ہوئے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں

ہجی اور متبرک اگر خوف کرے صفا اور مرد کا کہا نہ ہر نی کہ پس فرمایا میں نے اسکا بی بکرم بن عبدالرحمن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں راہ علم ہے یعنی نہایت عمدت
 ہے نہ کہ اور میں نے سنا ہی بہت ہے کہ کوئی کہتے ہیں کہ تھے عرب میں دو لوگ کہ طواف کرتے تھے صفا اور مرد کی جبین اور کہتے تھے کہ طواف سلا میں دو تہر و یک جبین
 اور جاہلیت ہی ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں کہا کہ ہر حکم سوائے قطع بیت اللہ کے طواف کا اور صفا اور مرد میں حکم نہیں ہوا طواف کا سوا سہارہی اللہ تعالیٰ کی یہ
 آیت مبارک ان الصفا والمروة من شعائر اللہ کہا ابو بکر بن عبدالرحمن نے کہ یقین کرنا ہوں میں کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے باب میں اتاری ہے یعنی نہ ہونے طواف صفا اور
 مرد میں جرح سمجھا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی عن عائشہ الا حول قال سالت انس بن مالک عن الصفا والمروة فقال كانا من شعائر الجاہلیۃ
 قال فلما كان الاسلاما منكما فأنزل الله تبارک وتعالى ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او عتمر فلا جناح عليه ان
 يطوف بهما قال هما نطق عم ومن نطق خيرا فان الله شاكر عليم ترجمہ یہ ہے عاصم احسن سے کہا انہوں نے کہ یہ جہاں میں انس بن مالک سے حال صفا اور مرد
 کا تو کہا انہوں نے کہ وہ شعائر جاہلیت میں تھے کہ جب اسلام آیا تو بارہی ہم نہیں طواف کرنے سے سوائہی اللہ تعالیٰ کی یہ آیت ان صفا والمروة من شعائر اللہ یعنی صفا اور
 مرد شعائر الہی سے ہیں جو نبی جہاں بیت اللہ کا اعزاز لایا سو گناہ نہیں اس پر طواف کرے ان دونوں کے صحیح میں کہا انس نے کہ طواف انکا نطق ہے جو شخص کہ طواف
 بجلا وہی تو اللہ تعالیٰ قدر دان ہے جانے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قد عمرك طواف بالبيت سبعا فقرأوا واخذوا من شعائر ابراهيم مصلی فصلى خلف انت ترجمہ انی ترجمہ فاستلمہ ثم قال سبعا فبدأ بالبيت ثم وقفات
 الصفا والمروة من شعائر الله ترجمہ یہ ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ انی کہ میں طواف کیا بیت اللہ کا سات
 بار اور پڑھا واتخذوا من مقام ابراهيم مصلی مقرر کرد مقام ابراهيم کو نماز کی جگہ سوائہی پڑھی آپ نے پیچھے مقام ابراهيم کے پہر لی حجر اسود کے اس اور بوسہ لیا اسکا یعنی نہ کہ
 طواف کے پہر پڑھا شروع کرتے ہیں ہم جبکہ ساتھ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ اور پڑھی یہ آیت ان الصفا والمروة من شعائر اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن
 البراء قال كان اصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم اذا كان الرجل صائما فحضره الا فطرا فقام قبل ان يقطر لهما كل ليلة ولا يؤم حتى
 یسجد وان ناس بن صرمہ انما نصارى كان صائما فلما احس الا فطرا اقام امرأه فقال لعل عندك طعام فقلت لا ولكن انطلق فاطلب لك و
 كان يومه یعمل فقلت عینہ وجاء امرأه فلما رآه قالت خبني لك فلما انتصف النهار غشي عليه فذكر ذلك للنبي صلی اللہ علیہ وسلم و
 هذه الآية اهل لكم ليلة انصبا للوقت الي بناءكم ففرحوا بها فاحشدا وداو كوا واشترىوا حتى يلبين لكم الحيط الابيض من الخيط الاسود
 ترجمہ یہ ہے راوی کہ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب انہیں کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور وقت آجاتا انظار کا اور وہ سوجا قاتل انظار کے تو پہر کہا یا وہ پہر کیا
 رات اور اردن نہایت کد شام کرنا یعنی روزہ پر روزہ رکھنا اور قیس بن صرمہ انصاری روزی تھے پہر جب انظار کا وقت آیا اپنی بی بی کے پاس آئی اور نے دیکھا کہ
 پس کچھ کہا نا ہے سوائہی انہوں نے کہا کہ نہیں ولیکن میں جاتی ہوں اور تمہاری لئے کہ میں سے مانگ لاتی ہوں اور اس دن انکی محنت مزدور کیا دن تھا سو غالب ہو گئی انکے
 قیس کے یعنی انکے لگے اور ان میں بی بی انکی پہر جب انکو توادیکھا کہ ہا ہی محرومی تیری پہر جب دو پہر دن چڑھا پہر شمس لگے وداو ذکر کیا انکا نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم سے پس اتاری یہ آیت اعلیٰ کہ سے آخر تک یعنی حلال کیا گیا واسطے تمہاری روزوں کی را تو میں بی پردہ ہوا اپنی عورتوں سے تو نہایت خوش ہوئی لوگ اس امر سے
 اور فرمایا اللہ صاحب نے کہا اور یو یہاں تک کہ ظاہر ہو جاو سفید تاگ سیاہ تاگ سے یعنی روشنی صبح نمایان ہو جاو تا کہ شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن
 النعمان بن بکر عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله وقال ربك ادعوني استجب لكم ووالله اني اكون العباد وقرأ وقال النعمان ادعوني استجب الي قوله وادعوني استجب لكم
 نعمان بن بکر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت و قال ربك ادعوني استجب لكم کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا تمہاری اصل عبادت ہے اور پہر پڑھی یہ آیت سو تو مومن و قال ربك ادعوني استجب
 سے وادعوني استجب لكم کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا تمہاری اصل عبادت ہے اور پہر پڑھی یہ آیت سو تو مومن و قال ربك ادعوني استجب
 لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين یعنی فرمایا پروردگار تمہارے لئے کہ کفار و مجاہد اور عا کر و مجہ سے کہ میں قبول کر دگا تمہاری دعا و کوشش
 جو لوگ کہ کبر کرتے ہیں میری عبادت کرنے سے حقیر یہ اعلیٰ ہوئے جنہ میں میں دیکھ رہا ہے لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس آیت اور اسکی تفسیر کو یہاں اسلئے لایا کہ

مناسب تہی حبیب دعوت الداع کے جو سورہ بقرہ میں وارد ہے **عَنْ** النبی قال لما نزلت حتی یبدین لکم الخیط الابيض من الخیط الا سدر من النجی قال فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک بیاض التھار من سواد اللیل ترجمہ روایت ہے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عدی بن حاتم نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت حتی تبین لکم الآتین یعنی کہاؤں میں یہاں تک کہ ظاہر ہو سفید کا سیاہ تاکہ تم میں مجھ کے بت فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مراد اس سے روشنی دے کہ ظاہر ہو تاریکی شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت ہے احمد بن منیع فی انہوں نے شیم سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے **عَنْ** عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیط فقال حتی یبدین لکم الخیط الابيض من الخیط الا سدر قال فاحذرت عقالتین احدهما ابیض والاخر سواد فجعلت انظر البھما فقال فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شبتا کما یحفظہ سفیان فقال انماھما اللیل والنھار ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم وزہ کا فرمایا آپ نے کرات کو کہا پتھر ہو یہاں تک کہ ظاہر ہو تپہ سفید کا سیاہ تاکہ سے کہا ادھیج کہ لی میں نے دوستان کہ ایک انھیں سفید تہی اور دوسرا سیاہ سو میں انکو دیکھ لیا کہ تاہا یعنی آخر شب تک سو کہا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کہہ کر دیا ہر سفیان کو کہہ کر ادھیج کہ لی اور نور کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اسلم بن ابی عمران التیمی قال کنا عند سدر الروم فاخرجوا الینا صفا عظیما من الروم فخرج البھمن المسلمین مثھم اول الذکر وعلی اھل مصر عقبہ بن عامر وعلی الجماعہ فضالۃ بن عبید فجعل رجل من المسلمین علی صف الروم حتی دخل فیھم فصاح الناس وقالوا سبحان اللہ یغیب سبک بہا الی التھلکۃ نقار افر ابوب لا نصاری فقال یا ایھا الناس انکم لنا ولون ہذہ الایۃ ہذا التاویل ولما نزلت ہذہ الایۃ فینما معشر الانصار یبکون لعلہم الا سلام ولکن ناصرہ فقال بعضنا لبعض ینا دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اموالنا قد ضاعت وان اللہ قد دعانا لسلام وکننا صرۃ فلو ما لنا فی اموالنا فاصلحنا کا ضاع ما فازل اللہ تبارک وتعالی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد علینا ما قلنا وان یفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا یا ایدیکم الی التھلکۃ فکانت التھلکۃ الامامۃ علی الاموال واصلاحھا وترکنا الغر وفما زال ابو ایوب شاخصا فی سبیل اللہ حتی دفن بارض الروم ترجمہ روایت ہے اسلم بن ابی عمران سے کیا ہے شہر روم میں سونکے ہماری طرف ایک صف تہی روم کے لوگوں کے پیچھے ٹنکو سونکے انکی طرف سلاماؤں سے مثل انکے ازادہ اور اہل مصر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت ہر رضا الدین عبید رسول کیا ایک روم میں مسلمانوں سے روم پرینے نصاری کے صف پر یہاں تک کہ گیس گیا انھیں سولوگ پکارنے لگے اور کہنے لگی کہ سبحان اللہ یہ نبی ہاتھوں ہلاکت میں پڑا ہے یعنی اللہ تعالیٰ فرمایا ہے واللقوا بایدیکم الی التھلکۃ پس یہ اسکے خلاف کرنا ہے سو کہے ہو گئے ابو ایوب انصاری اور پکارا ای آدمیوں تم یہ کہنے کرتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت سب انصاری کی جماعت میں اتری ہے اور کیفیت اسکی یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئی مدوگارا کے سوا بعض ہماری نے بعض سے کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چپا کر اموال سبک ضائع ہو گئے یعنی کہتے ہاں اور اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مدوگارا کے سوا کہ ہم شوق ہوں اپنا اموال کی طرف اور دست کر میں جو انھیں ضائع ہو گیا ہے تو بہتر ہو سوا پھر تہی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی رو میں جو کہنے کہی ہے والفقوا فی سبیل اللہ یعنی خرچ کر دے اللہ کے راہ میں اور سب ڈالو اپنی ہاتھ ہلاکت میں سو مراد ہلاکت سے اموال کے درستی میں شوق ہونا اور اسکی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تھا ہم لوگوں کا میں نے جیسا ارادہ تھا بعض کا سو ہشیہ رہی ابی ایوب کھلی ہو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں یہاں تک کہ مدفون ہو زمین روم میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب صحیح ہے مترجم غرض یہ کہ لوگ اتفاق جان والے سبیل اللہ کو جہاد میں ہلاکت اور تھلکہ جانتے ہیں اور یہ انکی ناہنمی ہے اصل تھلکہ ترک جہاد ہے اور شوقی کہوں نہ سار **عَنْ** مجاہد قال قال کعب بن جحجہ والذی نفی بیدہ کفی انزلت ہذہ الایۃ ولا یأیی عنی کاھن کان منکم عمر بنیضا ووبہ اذی من راسہ فعدیۃ من صیار او صدقۃ او نیک قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیۃ وھو فی موتۃ وقد حوونا امیرا کون وکانت فی وفرة فجعلت انھما مر شاقط علی وجھتی فتربی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان ہوا مر راسک توذیک قال قلت نعم قال فاحلقت وکنت ہذہ الایۃ قال فجاھد الصیام ثلثۃ ايام والطعم لیسۃ ماکلین والنسک شاة فصاعدا ترجمہ روایت ہے مجاہد کہہ انہوں نے کہ کہا کعب بن جحجہ نے قسم ہے اس پروردگار کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے جس سے جس میں اتری ہے یہ آیت اور میں ہی مراد ہوں اس آیت سے من کان منکم رفیقا الایۃ یعنی جو تم میں سے بیمار ہو یا اسکو

ہم انہیں حیض میں لینے تاکہ پوری مخالفت نہ ہو اور جو کچھ وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا یہاں تک کہ یقین کیا ہے کہ غضبناک ہوئی آپس میں سو دھڑکے ہوئے ہوئے
 لینے اپنے گھر چلے سو اس نے آیا ان کے ایک دہرہ دو دو کا اور پہلے بنے علی الد علیہ السلام نے ان دونوں کے پیچھے یعنی دودھ لیکر کیا سو پلا یا اسے ان دونوں کو جو جانیم لوگوں کے کہ
 آپ ان دونوں پر غصہ نہیں ہوگا یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے روایت ہے محمد بن عبد الاعلیٰ فی السنی عبد الرحمن بن مہدی نے اسے حدابن سلمہ نے ماندا کی معنی
 میں متبرحم قولہ یا رسول اللہ کیا جلع کر میں انہی یہاں صحابی فی اس نظر سے پوچھا کہ اگر حضرت حیض میں جماع کر لیں یہی اجازت دیدین تو یہودی پوری مخالفت ہو
 اور اگر کو غصہ اس پر آیا کہ تم کتب معاصی کے ہو کر کفار کا خلاف کرنا کہتے ہو **ع** ابن النکدر رحمہ اللہ جابر بن یقظ قال کان ابیہم یقول من انی امر انہ فی قولہ
 من ذریعہا کان الولد احوں فانزلت نساءکم حرث لکم فانما حرثکم انی شئتم ترجمہ روایت ابن مسعود سے کہ انہوں نے جابری کہتی تھی کہ یہودی کا مقولہ تھا کہ
 جو کوئی محبت کرے اپنی عورت سے پیچھے سی اگرچہ دخول کرے اسکی قبل میں تو لڑکا پیدا ہوتا ہے سو آپس تری بیاتہ نساء کہ حرث لکم الایۃ یعنی عورتیں تمہاری کہتی
 ہیں سو جابو اپنی کہتی میں جہاں سے چاہوں **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے متبرحم یعنی جس اسی جابو جابو لیکن کہتی میں کہتی وہی جہاں خرم ڈالو تو لگی نہ یہ کہ
 اندھی کنوسی میں جاؤ کہ تم بھی ضلالت ہو اور محنت برباد نہ لازم ہو **ع** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ نساءکم حرث لکم فانما حرثکم
 انی شئتم یعنی صما کا واحد ترجمہ روایت ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی آیتہ نساءکم حرث لکم الایۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ مرد اس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ
 میں یعنی قبل میں **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے اور ابن نعیم کا نام عبد اللہ اور وہ بی بی بن عثمان کے دو منشیہ کے اور ابن سابط کا نام عبد الرحمن ہے وہ بی بی بن
 عبد اللہ کے وہ سابط کے جو صحابی کی میں اور غصہ بی بی عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق کے میں اور بعض روایت میں فی سام واحد مروی ہو ہے اور غصہ دونوں کے
 ایک میں **ع** ابن عباس قال جاء محمد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ هلکت قال وما اهلکت قال حرث لکم اللہ قال لکم مرد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قال فانزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الایۃ نساءکم حرث لکم فانما
 حرثکم انی شئتم اقبل واذیروا لک الذر والحبضۃ ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ انہوں نے کہ انی حضرت عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ
 ہلاک ہو میں فرمایا اپنی کس چیز سے ہلاک کیا تجھ کو کہا کہ یہودی میں نے سواری اپنی آجلی ذات کو چھو جابو نذیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہ یہ پرتری
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نساءکم حرث لکم الایۃ سامنی سے صحبت کرتا اور پیچھے سی صحبت کر کر پرتری میں دخول کرنے سی اور حیض میں صحبت کرنے سی **ف**
 یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے اور یعقوب بی بی بن عبد اللہ شمری کے اور وہ یعقوب بنی میں متبرحم قولہ یہودی میں نے اپنی سواری آہ مرد سواری سی بیوی ہی کہ آدمی اسکو
 وقت جماع کے وہاں لیتا ہے مثل سواری کے اور پیرا اسکا یہ صحبت کی اس کے قبل میں بی بیہ کی طرف سے غرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ اس میں شاید حصیت ہو اللہ تعالیٰ
 فی اسکی اجازت دی خوف زائل ہوا قولہ اس نے سے صحبت کر کہ خطاب عام ہے غرض بہر حال دخول قبل میں ہو یہر چاہے صحبت کی طرف سے ہو **ع** معقل
 بن یسار انہ زوجہ اخہ رجل من المسلمین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان عندہ ما کانت ثم طلقها بطلقة لکم راجعہ حتی انقضت
 العدة ثم یبہا وھو بنہ ثم خطبہا ثم خطبہا فقال لہ یا لکم اگر متک ہوا و زوجتکم فطلقھا واللہ لا ترجع الیک ابدا اخر ما علیک قال فعلن
 اللہ حاجتہ الیہا وحاجتہا الی بعلہا فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ وادخلکم النساء فبلغن اجلھن الی قولہ وانکم لا تعلمون فلما سمعھا معقل قال
 سمع لربی وطاعة ثم دعاہ فقال ازوجک واگر متک ترجمہ روایت معقل بن یسار سے کہ انہوں نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں کہ زانی
 میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر میں وہ اس کے نزدیک جب تک رہیں پہر طلاق دی اس نے انکو ایک اور صحبت لگی یہاں تک کہ عدت گزر گئی پہر خواہش کے اس نے
 فی انکی اور خواہش کے انہوں نے اسکی پہر پیغام دیا انکا اس مرد نے اور پیغام دینی والو کی ساتھ سو کہا اس نے معقل نے اسی دیوانی میں بزرگی دی تھی تجھ کو اسی دیکر اور
 نکاح کر دیا تھا اسکا تجھ سے طلاق دیدی تو نے اسکو تم ہے اللہ تعالیٰ کے وہ نہ رجوع کر کے تیری طرف آخر عمر تک کہ راوی نے پہر جانی اللہ تعالیٰ نے حاجت اس مرد کو
 طرف اس عورت کے اور حاجت اس عورت کے طرف اپنی شوہر کے سواری اللہ تعالیٰ نے آیات وادخلکم النساء سے وانکم لا تعلمون کہ پہر حبسنا اسکو کہا
 بات نہی چاہئے اپنی ریس کے اور طاعت کرنی چاہئے اسکی پہر بلایا ان کے شوہر کو اور کہا کہ کج کر دیتا ہوں تمھارا اور بزرگی دیتا ہوں میں تمھارے **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے

اور کسی سندوں سے مروی ہوئی ہے حسن اور اس حدیث میں اللہ تعالیٰ پر کھینچنا جائز ہے کچھ بغیر وہی مسئلہ کہ میں متقل کے شبہ تہن اگر اختیار کچھ کا انہیں کو ہوتا
تو وہ اپنے کچھ آپ کے لیتیں اور کچھ نہ ہوتیں دل کے لئے متقل بن گیا اور خطاب کیا اللہ تعالیٰ اس آیت میں اور اس کو سو فیہا کہ ملا تفسلو بہن ان کچھ از جن
یعنی جب طلاق دی تھے عورت کو یہ ہونے چاہیے عدت کو تو اب نہ روکو انکو کہ کچھ کر لیں اپنی خاوند کے سوا اس آیت میں ہی دلالت ہے کہ اختیار کچھ اور اس
کو بہن رہنا نہ ہی عورت کو کچھ مقرر مقرر تو اس آیت میں ہے **وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَهُنَّ أَجَلُهُنَّ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ**
يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضُوا بَيْنَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ذلک یوعظ بہ من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر ذلک ازکی لکھ واطہر واللہ یعلم وانا من
الْمُحْسِنِينَ یعنی جب طلاق دی تھے عورت کو یہ ہونے چاہیے عدت تک تو اب نہ روکو انکو کہ کچھ کر لیں اپنی خاوند کے جب رضی ہو جائیں انہیں ہر اور
وہ تو کہ یہ نفی سے ملتی ہے اسکو جو کوئی تم میں یقین رکھتا ہے اللہ پر سچے دن پر اس میں منور زیادہ ہی نکو اور ستر الی اور اللہ جانتا ہے تم میں جانتے ہیں
عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَهُنَّ أَجَلُهُنَّ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ
الْوُسْطَى فَلَا بَأْسَ أَنْ يَنْكِحْنَ إِذَا تَرَاضُوا بَيْنَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ **وَقَالَ تَمِيمٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِمُ رَجُلًا بِرَأْسِهِ ابی یونس سے جو مرل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا انہوں نے حکم کیا مجھ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لکھو میں نے لکھا
ایک صحف اور فرمایا انہوں نے کہ جب ہوئے تو اس آیت پر ترجمہ کر دیا حافظ علی الصلوۃ الایۃ یہ جیب یہ بچا میں اس آیت پر ترجمہ کر دی شیخ انکو وبتلا یا انہوں نے
مجھ کو حافظ علی الصلوۃ والصلوۃ الوسطی وقلو اللہ قانین یعنی حفاظت کرو نماز کے اور کچھ کے اور کچھ کے ربو اللہ کے لئی اور ہے
یعنی سکوت و شوم سی اور فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ایسا ہی سنا میں اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اسباب میں مخصوص ہی ہے روایت ہے اور یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے **عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوةُ الْوُسْطَى صَلَوةُ الْعَصْرِ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ ہر کے نماز عصر ہے **ف** یہ حدیث میں صحیح ہے **عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ السَّامِئِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
يُنْفَخُ فِي الْأَرْبَابِ اللَّهُمَّ أَمْلِكْهُمْ قُلُوبَهُمْ وَبِقُلُوبِهِمْ نَارُكُمْ اشْعَلُوا نَارَكُمْ **وَالْوُسْطَى** حتی غابت الشمس ترجمہ روایت ہے عبیدہ سہمیسی کہ علی رضی اللہ عنہ
نے بیان کیا ان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خراب کیا یا اللہ ہر وی اٹکی قبرن اور اگر اس سے جیسا کہ انہوں نے باز کہا ہونا نہ سہی سے یہاں تک کہ ڈوب گیا
آتَابَ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فیہ اور ابو جحان اعرج کا نام مسلم ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةُ الْوُسْطَى صَلَوةُ الْعَصْرِ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ صلوۃ وسطی صلوۃ عصر ہے **ف** اسباب میں زید بن ثابت اور ابی ہاشم بن عبدہ اور ابی ہریرہ سے یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مقرر مقرر صلوۃ وسطی
ہے کہ نماز میں کئی قول میں محدثین نے چنانچہ ابراہیم بخاری اور قتادہ و حسن اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ در صلوۃ وسطی سے صلوۃ عصر اور ایک کہ در صلوۃ
گیا ہے کہ نماز عصر ہے اور یہی قول ہے عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور معاذ اور جابر کا اور ابی کے قابل میں عطا اور عمرہ اور مجاہد اور اسیر کے ہیں ماک اور شافعی کے
شرح الموطا لثاری **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَأَزَلْتُ وَقَوْمُ اللَّهِ قَانِينَ فَأَمَرْنَا**
بِالسُّكُوتِ ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے کہ ہم باتیں کرتے ہی زمانے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں ہوا ترے زیۃ مبارک وقوم اللہ قانین
یعنی کچھ رہو اللہ کے لئی اور ہے پس حکم کئے گئے ہم چپ ہوئی **کاف** روایت ہے ہم سے احمد بن منیع نے ان سے شیم نے انس بن اسماعیل بن ابی خالد نے سند کے
اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ ونہینا عنہا کلام میں نے منع کئے گئے ہم باتیں کرنے سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو ہریرہ سے ابی اسحاق بن ابی الدرداء
لَا يَمْنَعُ الْحَدِيثَ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ تَزَلَّتْ فِيمَا مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدَرِ كَثْرَتِهِ وَقِلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي
بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ بَعْدَهُ فِي السَّجْدَةِ وَكَانَ أَهْلُ الصَّفَةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَصْحَابُهم إِذَا جَاءُوا إِلَى الْقِنْوِ مَضَرَةً بَعْضُهُمْ فَيَسْقِطُ الْبُسْرُ وَالْقِنْوُ فَيَأْكُلُونَ
وَكَانَ نَاسٌ مِنْهُمْ لَا يَرْجِعُونَ فِي النَّخْلِ بِالْقِنْوِ فِيهِ الشَّيْءُ وَلَكِنْ فِي الْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيَعْلِقُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

آیت تک انتہی تک لکھ کر دیا اسی ہکلو اور کہا ہے اخیال کرتا ہے ایک ہم میں کا اپنے دل میں نے کسی گناہ کا سو اسی پر ہی حساب ہو گا یہ معلوم نہیں کہ کیا اختیار ہو گا اور کس عذاب کا جو پیر ترسی بعد کے یات لا یكلف الله نفسا الا وسعها ما کانت علیها کانت یسیر تخف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کیسے کرے اس کی طاقت کے موافق اس کے لیے جو ثواب اس کی کا جو کمائی اور پیر عذاب اس بدکار جو کمائی جسے خیال پر کرے نہیں انتہی سو فرمائی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا اس آیت آیت سابق کو عن امیۃ انکما سالت عاتبة عن قول الله تبارک وتعالی ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوا یحاسبکم به الله وعن قوله من یعمل سوءا یحجز به فقالت ما سالتی عنک احد منذ سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال هذین معا تبة الله العبد بما یصلیه من النعمی والتکذبة حتی البضاعة یضعها فی ید قومین فیکفها قیصر لکما حتی ان العبد لیکیر من ذنوبه کما یحجز التبر لا یحجز من الذلیر ترجمہ روایت امیسی کہ انہوں نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مطلب ان دونوں آیتوں کا ان تبدوا ما فی انفسکم الا یہ اور من یعمل سوءا یحجز به الا یہ لینے جو برائی کرے اس کی سزا یا ایسا جس نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ پوچھا کسی مجھے مطلب انکا جو کہ پوچھا میں نے اسکا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاو اسی گرفتار کر کے اللہ کا اپنی بندگیوں میں مبتلوین جو پوچھتی ہیں بخار اور بدعتوں کی یہاں تک کہ کوئی چیز کہہ دیتا ہے اپنی کرتوتی بائیں میں پر خیال کرتا ہے کہ کوئی اور گہرا تاسا اسکی لئے لینے اس گہرا تاسا بھی گناہ صاف ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ نکل جاتا ہے اور پاک ہو جاتا ہے بندہ اپنی گناہوں سے طہا کہ نکلتا ہے سوا سرخ انگلیٹھی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نہیں جانتے ہم اسکو مگر حادین سلمہ کے روایت سے متبرحم عرض یہ کہ ان دونوں آیتوں میں جو مذکور ہے کہ ہر مدی کی سزا ملے تو اپنے فرمایا کہ ملاو اس سے سزا می نیادی ہے نہ عذاب آخری پیر لگی اس کے تفسیر کی اس صورت میں آیت ان تبدوا ما فی انفسکم کو منسوخ کہنے کی حاجت نہ رہی جیسے کہ اور حضرت علی کے قول میں مذکور ہے عن ابن عباس قال لما نزلت هذه الآية ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوا یحاسبکم به الله دخل قوم منه منی یدخل من شیء فقالوا للنبی صلی الله علیه وسلم فقال قولوا سمعنا واطعنا فالتف الله الایمان فی قلوبهم فانزل الله تبارک وتعالی امن الرسول بما انزل الیه من ربہ والمؤمنون الا یہ لا یكلف الله نفسا الا وسعها ما کانت علیها کانت یسیر وعلیها ما کانت یسیر ربنا لا تؤاخذنا ان ذنبنا او اخطانا قال قد فعلت ربنا ولا تحمل علینا اصرارکما حملتہ علی الذین من قبلنا قال قد فعلت ربنا ولا تحملنا الا طاقہ لنا یا اعف عنا واعف لنا وارحمنا انت الایة قال قد فعلت ترجمہ روایت میں جس سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ان تبدوا ما فی انفسکم الا یہ لینے اگر ظاہر کر دے کہ تم جو بہار دونوں میں یا چھپاؤ گے اسکو جو حساب کر لگا اسکا تے اللہ تعالیٰ نتبہ دہل ہوا اصحاب کے دونوں میں اس سے ایسا خوف و خطر کہ کسی چیز سے نہ ہوتا ہوا عرض کیا یہ قدر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے کہو تم کہ سنا سننے اور اطاعت کے سننے سو والا اللہ تعالیٰ ایمان کے دونوں میں لینے قبول تسلیم پیر تارین اللہ تعالیٰ یہ آیتیں امن الرسول بما انزل الیه من ربہ والمؤمنون الا یہ لینے ایمان لایا رسول اسے جو تارسی گئی اسکی طرف اسکی رسد اور ایمان لائی مؤمن لوگ آخرت تک لا یكلف الله نفسا الا وسعها الا یہ لینے نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالیٰ کہ جسے جو کر اس کے طاقت کے موافق اس کے لیے میں جو نکلیاں کمائیں اور اسی پر ہی وبال ان برائیوں کا جو کمائیں اسے رب ہمارا مت پر ہکلو اگر ہم ہو جو حادین یا جو کہ حادین میں فرمایا اللہ تعالیٰ فی کہ میں نے قبول کیا لینے تمہاری اس دعا کو ربنا ولا تحمل علینا اصرارکما حملتہ علی الذین من قبلنا لینے ای رب ہمارے اور مت رکہہ ہر ایسا وجہ بسیار کہنا تو لی تم اگلوں پر لینے احکام شدیدہ اور ادا مثر کد انتبہ فرمایا اللہ جل جلالہ فی کہ میں نے ایسا ہے کیا لینے سخت احکام تم پر کہو نگا ولا تحملنا الا طاقہ لنا یہ واعف عنا واعف لنا الا یہ لینے مت رکہہ ہر ایسا وجہ کہ جس کے طاقت نہ ہو میں اور عفو کرے اور بخش ہو اور رحم کرے پیر آخرت تک انتہی سو فرمایا اللہ تعالیٰ کے کہ میں نے ایسا ہی کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سی ابن عباس سے اور ایسا میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور آدم بن سلیمان کہتے ہیں کہ والدین سیکے کے متبرحم مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئی اور انحضرت نے اصحاب پر پڑے تو اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہر دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑتا ہے اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے اور فضیلت اس خاتمہ سورہ بقرہ کے احادیث میں بہت آئی ہے چنانچہ دار ہے جبر بن نصیر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ختم کیا ہے سورہ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر کہ غایت ہو میں میں مجھے اس خزانے سے کہ جو عرض کونچے ہے

کہ جس سے برکت آئی اور حکایت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ میں اور دوسرے مقام میں ساری کتاب کو محکم فرمایا اور اس سے یہ کہ
 اس میں عبت اور نزل نہیں اور صدق و عمل سے بہرہ ہے اور استفادہ میں لینے آل عمران میں تقسیم کی کہ بعض آیات محکم میں اور بعض مستطاب میں اس میں کو
 قول میں اکابر کے جائزہ میں عباس فرماتے ہیں کہ حکمت تین تین میں سورہ انعام کی قل تعالوا اتل واطرع علیکم ذکرکم اور طیران تیرنگا بنی اسرائیل
 میں ہے وقصی رجبنا لا نعبد ولا آتاکہ اور انہیں کا قوا ہے کہ حرف سہجی جو اوائل سورہ میں ہیں یہی متشابہ ہیں اور مجاہد اور عکرمہ کی بنا کہ جن آیتوں
 میں مثال و حرام مذکور ہے وہ محکم میں اور باقی سب متشابہ کہ شبیہی ہر ایک دوسری صدق حسن میں اور قنادہ اور سہاک اور سدی کہہا کہ محکم نسخہ ہے کہ
 جیسے عمل ہے اور متشابہ نسخہ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہی ہے اور عمل نہیں کیا جاتا اور روایت کی طے بن ابی طلحہ کی ابن عباس سے ہی الدینہا سے کہ فرمایا انہوں
 نے کہ حکمت قرآن اسکے نسخ اور حال حرام اور حدود و فرائض ہیں کہ ان پر ایمان لایا جاتا ہے اور متشابہ نسخہ اس کی اور عدم و موخر اور مثال اور قنادہ کہ ہے
 ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہیں ہوتا اور بعض نسخہ میں فی کہا کہ محکم وہ میں کہ جب کا علم اللہ تعالیٰ اپنی بند و نکو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہی کہ اس کا علم کسی مخلوق کو
 مذایا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج و جال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور طلوع شمس مغرب اور قیام ساعت اور قنای دنیا کے اوقات ان کی سوائی اللہ کی اسکے
 کی کو معلوم نہیں اور محمد بن جعفر زبیر نے کہا کہ وہ محکم ہے کہ محتمل ایک ہی نسخہ کی ہوا اور متشابہ وہی کہ سوائی متعددہ کی محتمل ہوا کہ فی البغوی اور بعض اکابر نے
 آیات منفات کو جیسے بالمدفوق ایدیم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی ان کے واضح ہیں اور مطالب الیہ مگر کیفیات ان کی مجہول جیسی کہ اشراط ساعت میں اوقات
 مجہول میں پس ایسی خفا کی وجہی انکو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہیں الاستواء معلوم والکیف مجہول یعنی استواء باعتبار معنی کے معلوم ہے اور آثار
 کیفیات کے مجہول مگر بعض مجہول و بعض اول ان کی جنوں کو بھی مجہول قرار دیکر انہی تین باطل ٹھہراتی ہیں اور ان کی سوائی دوسرے رایان نہیں لاتی بلکہ اللہ
 الی صراط مستقیم عن عائشہ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ فاما الذین فی قلوبہم ذریرۃ فلیستہون فاما الذین انزلنا منہم ابتلاء
 الفتنة وابتلاءنا وابتلاءہ قال فاذا انزلنا منہم فاعرفہم فاعرفہم فاما الذین فی قلوبہم ذریرۃ فاعرفہم فاعرفہم فاما الذین انزلنا منہم ابتلاء
 سے کہا انہوں نے کہ جو بھی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اس آیت کے فاما الذین فی قلوبہم ذریرۃ الا یہ یعنی خبی انہیں کچی ہے پس وہ جیسے گتے ہیں اسکے
 متشابہ کے فتنة اور اس کی تاویل ڈھونڈتے ہیں کہ انتہی پس فرمایا آپ نے کہ جب دیکھی تو انکو تو پہچان کر کہہ انکو اور کہانیز نے اپنی روایت میں کہ حضرت نے فرمایا
 کہ جب دیکھو تم انکو تو پہچان رکھو اسکو دوبار کہا یاقین بارف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے سیطرہ روایت کے کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیک سے ہی انہوں
 نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہیں ذکر کیا ابن ابی ملیک کے بعد قاسم بن مجہر کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابراہیم نے اور ابن ابی ملیک نام
 انکا عبد اللہ ہے وہ بیٹے میں عبید اللہ بن ابی ملیک کے اور انکو سنا ہے حضرت عائشہ سے ہی صحیح عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لَنْ یُکَلِّبَ بَیَّ وَلَا مِّنَ النِّبَیِّیْنَ وَلَیَّ اَبِی وَخَیْلٌ رَّبِّیْ ثُمَّ قَرَأَ اَوَّلَ النَّاسِ بِاَبْرَہِیْمَ الَّذِیْنَ تَتَّبِعُوْهُ وَهَٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰہُ
 وَلِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ ترجمہ روایت ہے کہ عبد اللہ ہی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبی کے دوست ہیں نبیوں میں سی اور سر دوست باب
 میرے ہیں اور خلیل میرے ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ان اولی الناس ابراہیم الایہ یعنی قریب زیادہ آدمیوں ابراہیم کے طرف وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے
 تعدادی کی ان کے یعنی توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائی یعنی اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دوست ہے مومنوں کا ف روایت کے جسے محمد بن ابی
 ابو نعیم نے ان ہی سفیان نے ان ہی ان کے باپ نے ان ہی ابی الصخری نے ان سے عبد اللہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور انہیں ذکر کیا اس سند میں
 مسروق کا اور یہ سند صحیح ہے روایت ابی الصخری کے جو مروی ہے مسروق ہی اور ابو الصخری کا نام مسلم بن حرم ہے روایت کے ہے ابو کریم انہوں نے کہ یہ سی انہوں
 نے سفیان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الصخری سے انہوں نے عبد اللہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو نعیم کے روایت کے مطابق اور انہیں ہی ستر
 کا ذکر نہیں عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَلَدَ عَلَیْہِمْ وَهَیْیَ وَهَیْیَ فَاجْرَ لِقَطْعِہَا مَا لَمْ یَمُرْ بِمُسْلِمٍ لِّیْ
 اللہ وَهَیْیَ عَلَیْہِ غَضَبَانِ فَقَالَ لَا شَعْبَ بْنَ قَیْسٍ فِیْہِ وَاللّٰہُ کَانَ ذَٰلِکَ کَانَ یُنَیِّیْ وَبِیْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْیَہُودِ وَرَجُلٍ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ صلی اللہ

ہفت یہ حدیث حسن ہے اس سے بخیر پہنچ جاتی ہے اس سے کہنے کا نام ہے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اسکو بھی ابن ابی شیبہ سے
 سے سہل بن اسماعیل بن القاری قال سمعت علیاً یقول انی کنت رجلاً اذا جمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثاً ناقصاً لکلمۃ
 بما شاء ان یقین فی رجل من اصحابہ استخلفہ فاذا خلعت صدقہ وادبہ حدیثی ابوبکر وصدیق ابوبکر قال سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنباً ثم یقوم فیظہر ثم یصل ثم یتغفر اللہ الا غفر لہ ثم یأخذ بالایۃ والذین اذا فعلوا
 فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکر اللہ فی الخیر الا یہ کہ یرحمہ اللہ اس میں فراموشی کہ وہ فراموشی ہے کہ میں ایسا آدمی
 تھا کہ جب ہشتا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع بخشا مجھ کو اور اللہ تعالیٰ اس جتنا عطا تھا کہ نفع دیکھو مجھ کو اور جب بیان کرتا کوئی شخص ایسے اصحاب
 میں سے کوئی حدیث تو قسم میا میں اسکو جب وہ قسم کیا تا میرے تب میں تصدیق کرتا اسکی اور بیشک بیان کیا مجھ سے ابوبکرؓ کیا انہوں نے کہ سائیں رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتے ہی کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت بجالا دے پھر نہ نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے
 اللہ تعالیٰ کی مگر بخدا یا جاتا ہے وہ پھر پڑھے آپسے یہ آیت والذین اذا فعلوا فاحشۃ الا یہ کہ یرحمہ اللہ اس حدیث کو روایت کیا ہی شہداء اور کسی کو کوئی عثمان بن عمرو
 سے اور مرفوع کیا ان دونوں اور نہیں جانتے ہم اسکی گریہی حدیث متبرحم یوری آیت یون والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسہم ذکر اللہ
 فاستغفروا الذین یؤمنون باللہ ویرضون عما کفروا وہم یعلمون یعنی اور وہ لوگ کہ جب کہ شہدین کچھ کہلا گئے ہاں بارگاہ
 اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنی گناہوں کی اور کون ہے گناہ بخشا اللہ کے سوا اور اگر نہیں اپنے کئے پر جانتے ہیں انی علیہ قال رخص
 لایمینی یومہا جل جلالہ انظر و ما منکم یومئذ احد الا یسجد تحت حنفیۃ من العاشر فذلک قولہ تعالیٰ ثم انزل علیکم من بعد النعم
 امۃ نعماً ثم یرحمہ اللہ ابی طلحہ سے کہا انہوں نے کہ اٹھا یا میں سر اسکا آگے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی انہیں سے اسدن ایسا نہیں ہے جو مجھ
 بجا تا ہوں پھر کچھ نیچا دیکھ کے سبب پس ہی مراد ہی اللہ تعالیٰ کی اس تول کے ثم انزل آیت ف یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہے عبادہ انہوں نے
 روح بن عبادہ ہی انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے شام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باب انہوں نے ابی الزبیر سے شل کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے حسن
 النبی ان ابی طلحہ قال غشینا ونحن فی مصافنا لیم احکم حدیث اللہ کان فی من غشیہ العباس یومئذ قال جیل سبیق یقط من یدہ واحد
 و یقط من یدہ واحد والظاہرہ الاخری المناقضین لیس لہم الا انفسہم احب فہم واربعہ واحد لہ الحق ترجمہ روایت ہے اس سے ابی طلحہ
 نے کہا کہ بیہوش ہو گئے تھے ہم اور ہم تھے اپنی رائی کی جگہ میں احد کے دن پرمیان کیا ابی طلحہ کی کہ وہ بھی تھی ان لوگوں میں کہ جھگڑا ہاں پیا تھا اور کچھ سے ہزار
 سو کہا انہوں نے کہ تو اسیر کرنے لگی میری ہاتھ سے اور میں اسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ منافقوں کا تھا کہ انکو کچھ نہ ملتا تھا سو اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سی زیادہ
 نامرد تھے اور نہایت دوزخی تھے اور چور و مال مدحت کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے متبرحم یوری آیت حسین ناس کا ذکر ہے یون ہے ثم انزل علیکم
 من بعد النعم امۃ نعماً لیس فی طائفہ مکر و طائفہ قد اہنتہم انفسہم یظنون باللہ عذرا حق من الجاہلیۃ یقولون هل لنا من الامۃ من
 شیء قل ان الامر کلہ للہ یخفون فی انفسہم ما لا یبدون لک یقولون لو کان لنا من الامۃ من شیء ما قتلنا ہذا قل لو کنتم فی سبیل اللہ لارزاکم
 کتب علیکم انکم لایستحقون ان یصلی اللہ فانی صدورکم و لیس فی ما فی قلوبکم واللہ علیکم بذات الصدور یعنی پھر تم پر پاماری لکھی گئی کہ
 بعد از ان ما کہ کہ گریہ رہی تھی تم میں بعض کو اور بعض کو نذر تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھے اللہ پر جوئے خیال جابلو کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہماری ہاتھ
 تو کہ اگر تم ہوتے اپنے گہروں میں اللہ تعالیٰ جیسے کہہا تھا ہماری جانا اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو ان ما تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور تمہارا تھا جو کچھ تمہارے دل
 میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات ف جنگ احد میں جب شکست کی آثار مسلمانوں پر ظاہر ہو گئے اور جنگو شہید ہوتا تھا جو کچھ اور جنگو ہٹتا تھا ہٹ گئی پھر
 جو میدان جنگ میں باقی رہے ان پر اللہ تعالیٰ ایسا دیکھتا تھا کہ اس سے عباد و دہشت جاتی رہی اور اتنی در حضرت کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے
 سرسبز ہوئے پاس جہنم ہو گئے اور رائی قائم کے اور شکست ایساں دیکھنے لگی کہ کچھ بھی کام ہوگا ہاتھ ظاہر نہ رہے کہ اس شکست کے بعد کچھ ہے ہمارا کام ہمارے گناہیں

یَوْمَ أَزْطَاسِ اصْبَارًا سَاءَ اَلَّذِیْنَ اَرْوَاهُ فِی الشُّرَکَیْنِ فَکَرِهَهُمْ جَالٌ مِّمَّنْ فَازَلِی اللهُ تَعَالٰی وَالحَصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ کَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ رَّحْمَةِ رَّبِّکُمْ اَبٰی
 خَدِیجَ کَمَا اُنْهَوْنِکُمْ کَرِجِبِ عَوَاسِ اَوْ طَاسِ لِّرَآئِی کَاغْنِیْتُ مِنْ بَابِ اِیْنِ اِیْسَی عَوْتُونَ کُوکَرُکَ شَوْبَرِ تَهْ شَرِکُوْنِیْنِ سَوَکُوْهَ جَانِیْنِ اَنْ سَیْجَتِ کُرْکِیُوْ بَعْضُ مَرْزُوْ
 نَے سَوَا نَارِی الدِّیْکَا نِیْ بَیْآتِ مَبَارِکِ وَالحَصَنَاتُ الْآیَةِ **ف** یہ حدیث حسن ہے **ع** اَبِی سَعْدِ اَلْخَدْرِیُّ قَالَ اَصْبَنَا سَبَا اَیْوَمًا اَوْ طَاسِ لِّلْهٰی اَزْطَاسِ
 فِی قَحْصِیْقٍ فَذَکُوْا ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فَذَلَّتْ وَالحَصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ رَّحْمَةِ رَّبِّکُمْ اَبٰی سَعْدِ خَدِیجَ کَمَا
 اُنْهَوْنِکُمْ کَرِجِبِ عَوَاسِ اَوْ طَاسِ لِّرَآئِی کَاغْنِیْتُ لَکَ قَوْمِیْنِ سَوَدَرَ کَرِیْ اِسْکَارِ رُوْیْخِ اَصْلَہِ اَصْلَہِ عَلَیْہِ سَلَمِی سِلِّی تَمِی بَیْآتِی وَالحَصَنَاتُ
 الْآیَةِ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اِیْسَی ہے روایت کے ثوری عثمان بنی سے اُنْهَوْنِکُمْ اِلِی الخلیل سے اُنْهَوْنِکُمْ اِلِی سَعْدِ خَدِیجَ سے اُنْهَوْنِکُمْ نَبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ سے ہند
 حدیث مذکور کے اور اس روایت میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں اور بنی جانتا میں کیونکہ اس نے ذکر کیا ہوا اس سند میں ابی علقمہ کا گمراہ ہے بروایت ابی قتادہ اور ابو الخلیل
 کا نام صالح بن ابی مریم ہے مخرج بوری آیت یون **ف** وَالحَصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کَلْبُ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ وَاَجَلُ لَکُمْ مَا وَرَدَ ذٰلِکُمْ اَنْ تَنْتَقِلُوْا
 بِاَمُوْا لَکُمْ فَحَصَنَاتٍ غَیْرَ مَا فِیْہِ طَعْمًا اَسْتَمْتَعُمْ بِہِ مِنْہُمْ قَاوُوْھُمْ اَجُوْا رَھْمَ فَوِیضَہُ وَلَا جَاحِلَہُ عَلَیْکُمْ فَمَا تَرَ اَصِیْطَہُمُہِ مِنْ بَعْدِ اَلْفَرِیضَہِ
 اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْمًا حَکِیْمًا لِّیْنِے اور کلح بندہ ہی عورتیں ہے حرام میں اگر خلو الک ہو جائے تو ہر گز تہا رات تہ حکم ہوا اللہ کا تم پر اور حلال ہو میں تم کو جو ان کے سوا میں یون
 طلب کر دینے ال کے بدلے قید میں لائے کیونکہ متی نکالنی کو ہر جو کام میں ملال تم ان عورتوں میں انکو دوانے حق جو مقرر ہو اور گناہ میں تم کو اس میں جو ہر اور یون کے
 رضا سے مقرر کے پیچھے الہی خبر دار حکمت والا **ع** اَنْسَیْنِ مَالِیْنِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِی الْکِبَارِ قَالَ اَلَشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْکَ الْوَالِدِیْنِ وَقَتْلُ
 النَّفْسِ قَوْلُ الرَّوْدِیْرِ تَرْجِمَہُ رَایِیْسِ اَنْسَیْنِ مَالِیْنِ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہوں میں جو شرک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل
 کرنا کے جانکا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا **ف** یہ حدیث حسن ہے عربیہ صحیح ہے اور روایت کے یہ روح بن عبادہ شعبہ ہی اور کہا روایت ہے عبد اللہ بن ابی بکر
 سے مگر یہ صحیح نہیں **ع** اَبِی ذَکْرُوْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَلَا اَحَدٌ نَّکَرَ یَا کَبِیْرُ اَلْکِبَارِ قَالَ وَاَلْوَالِیْنَ یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَلْشِّرْکُ بِاللّٰہِ
 وَعُقُوْکَ الْوَالِدِیْنِ قَالَ وَحَلَسَ وَکَانَ مَتَبِکَا قَالَ وَشَہَادَةُ الرَّوْدِ اَوْ قَوْلُ الرَّوْدِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَقُوْلُ لَهَا حَتّٰی تُلْنَا
 لَیْتَہُ سَکَتْ تَرْجِمَہُ رَایِیْسِ اَبِی بکر ہی کہا اُنْهَوْنِکُمْ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دو میں تم کو کہ اگر کے صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں یا
 رسول اللہ خدو دیکھ تم کو فرمایا آپ نے فرمایا ہر گناہ شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا لوی ہے اور تمہارے بیٹے آپ اور تمہارے قبل ان کے
 لکھ لگائی اور فرمایا آپ کے کہ کبار میں داخل ہے جوئی گواہی یا فرمایا جوئی بات کہا لوی ہے کہ ہر بار با آپ ہی فرمائی رہی یہاں تک کہ کہنے کہا کہ کاش آپ چپ
 رہتے **ف** یہ حدیث حسن ہے عربیہ صحیح ہے **ع** اَبِی ذَکْرُوْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَنْ مِّنْ کَبِیْرٍ اَلْکِبَارِ اَلَشِّرْکُ بِاللّٰہِ
 وَعُقُوْکَ الْوَالِدِیْنِ وَالْاِیْمَانِ اَلْعُقُوْسُ وَحَآلِفُ حَآلِفٍ بِاللّٰہِ یَمَیْنُ صَیْرًا فَادْخُلْ فِیْہَا مِثْلَ حَآجَاجِ بَعُوْصَہُ اَلَا جَعَلْتُ ثَلَاثَہُ فِیْ قَلْبِہِ اِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَمَہِ مَرْجُوْمٌ
 روایت ہے عبد اللہ بن ابی انس جہنی سے کہا اُنْهَوْنِکُمْ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اگر کبار شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا
 اور قسم جوئی گدزی ہر بات پر جانے بوجی اور نہیں قسم کہا لی کسی قسم کہا نیوالی کے اسکی کہ موقوف ہو اُس پر فہلہ پر داخل کر دیا مجھ کے پر بارہیے جھوٹ مگر ہر
 ایک نکتہ اس کے دل پر قیاس کے دن تک **ف** یہ حدیث حسن ہے عربیہ صحیح ہے اور ابو امامہ اشجار بیٹے میں ثعلبہ کے اور میں جانتے ہم نام انکا اور روایت کے میں اُنْهَوْنِکُمْ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں **ع** اَبِی ذَکْرُوْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَلَا اَحَدٌ نَّکَرَ یَا کَبِیْرُ اَلْکِبَارِ اَلَشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْکَ الْوَالِدِیْنِ اَبِی
 قَالَ الْاِیْمَانِ اَلْعُقُوْسُ شَکُّ شَعْبَہُ تَرْجِمَہُ رَایِیْسِ عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبار گناہوں میں جو شرک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے
 اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا قسم جوئی شک کیا اس میں شعبہ ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے عربیہ صحیح ہے **ع** اَبِی ذَکْرُوْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَلَا اَحَدٌ نَّکَرَ یَا کَبِیْرُ اَلْکِبَارِ اَلَشِّرْکُ بِاللّٰہِ
 وَکَانَ اَمْرٌ سَلَمَ اَوَّلُ طَعِیْبَہُ فَلَمَّتِ الْمَدِیْنَةُ مَآحِیْہُ تَرْجِمَہُ رَایِیْسِ ام سلمہ ہی کہا اُنْهَوْنِکُمْ کہ بطور غلطی کے کہ جہاد کرتے میں مرد و نہیں جہاد کرتے عورتیں

یا رسول اللہ ان کان ابن عمّک فقد روجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زبیر اسقوا وحسبکم لکم حتی یخرجکم من الجبل قتالہ بنو النضر وبنو النضر
 لا خبیب لہذہ الایۃ نزلت فی ذلک فلا ورنیک لا یؤمنون حتی یحکموا فیہما انما یخرجہم رجلاً رایتہ عروہ بن زبیر ہی انہون کے روایت کی عبد اللہ بن زبیر
 سے کہا عبد اللہ کہ انکے انصار میں کار زبیر سے ہمسایہ کے پانی کے لئی جو تہہ پلنی زمین آتا تھا کہ جس سے وہاں لوگ کھجور کے درخت کو سنبھلی تھے سو انصار نے کہا زبیر کہ
 پانی چھوڑ دو چلا جاو سونا انہون کے پس جگرتے آئی وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے کہ تم سب کو پھیلانا کہیت
 اسی زبیر اور پھر چوڑو پانی اپنے ہمسایہ کے کہیں کے طرف اور زبیر کا کہیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اسکے بعد انصار کا کہیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور انہی کہا
 کہ یا رسول اللہ یہ بات اپنے اسلئے فرمائی کہ زبیر کے پیر پیر ہمسائی میں یعنی اپنے ان کے طرف داری کی میں تشریف لگیا چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پھر
 فرمایا آپ کے کہ اسے زبیر سے پیغم لوانیا کہیت اور روک کر پانی کو بہا تک کہ پہنچ جاوے کہیت کے منڈیر تک سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کا کی میں یقین کرتا ہوں کہ
 یہ آیت نازل ہوگئی ہے اسی مقدمہ میں فلا ورنیک ہے آخر تک **ف** سنا میں مجھ سے کہتے تھے کہ روایت ابن وہب سے یہ حدیث لیث بن سعدی اور یونس سے زبیر
 سے انہون کے عروہ ہی انہون کے عبد اللہ بن زبیر سے مانند ہی روایت کے اور روایت کے شعیب بن ابی عمرہ فی زبیر ہی انہون کے عروہ بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا انہین
 عبد اللہ بن زبیر کا ہمیں پوری آیت یونج، فلا ورنیک لا یؤمنون حتی یحکموا فیہما انما یخرجہم رجلاً رایتہ عروہ بن زبیر سے انہون کے عروہ بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا انہین
 یسئلونک فیہم تو تم سے کہے رجب انکو ایمان نہو گا جب تک کہ تجھی کو نصف جانین جو جگرتا اٹھے آئیں پھر پناہ دیں اپنے جی میں خفگی تیرے حکوتی سے اور قبول
 رکھیں انکر تہا اور وہ شخص منافق تھا اگر قبیلہ انصار میں تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کچھ بانی
 لیکر جاتی اپنے ہمسایہ کے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اسکے جب انصاری شہر حالت کی حضرت زبیر کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لیکو یہ قابل احسان نہیں
 اور بعضوں کے کہ ہے کہ حکم نانی اس انصاری کے سزا تھا اسکے جہالت کا عوض اور بلا مکر قول اول ظاہر تر ہے زلمات **ف** **ذ**ید بن ثابت **انہ** قال
 فی ہذہ الایۃ فما لکم فی المناہضین فمناہضین قال رجبہ ناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم واحد فکان الناس فیہم فوجین فوج
 منہم یقولون قتالہم وفوج یقولون لا فذلک ہذہ الایۃ فما لکم فی المناہضین فمناہضین فقال انفا طیبہ وقال انفا سنی لخت کما سنی لنا رجبہ الخ
 ترجمہ روایت زبیر بن ثابت کے کہ انہون کے اس ایک تفسیر میں فما لکم فی المناہضین فمناہضین کہا کہ لوٹ گئی چند لوگ اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کے دن بیٹھے
 جہاد سے سو لوگ آئیں دو فریق ہو گئے ایک فریق کہنے لگا کہ لکھو قتل کر دیکو ہم اور دوسرے کہنے لگا کہ نہیں یعنی انکو مارنا چاہئے کہ لکھو کہ میں پس یہ آیت نازل ہوئی پھر کہا
 فرمایا رسول اللہ سلم کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دو کرتا ہائی باکی گو جیسے در کرتی سے آگ میل لوہے کا یعنی مدینہ پاک ہے اللہ کا ان ناپاک لوگوں کو وہاں سے نکال دینا
 اللہ کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم پوری آیت یونج، فما لکم فی المناہضین فمناہضین واللہ اذکھم بماکے سبواہ اترید و نانت قد ووا
 مناضل اللہ ومن یضلل اللہ فلن یجد لک سبیلک یعنی نہ پھر لک کو پراہے منافقوں کے واسطی دو جانب ہو رہی ہوا اور اللہ کے اٹ دیا انکو لک کا سوہ کیا تم جانتے
 ہو کہ راہ پر لاؤ جسکو بچایا اللہ تمہاری اور جسکو الدراہند سے پیر تو پنا وے اسکے لئی کوئی راہ نہ تھے اور اس کے شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی ہے جو آیت
 میں مذکور ہوا یعنی جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پھر گئے دوسرے مجاہد نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مدینہ میں اگر مسلمان ہو کر اور حضرت سی اجازت چاہی کہ ہم مکہ جا کر چیلر
 تجارت لاوین اور وہاں بیٹھ رہے اور مرد ہو گئے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مرد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان
 ہوئے مگر ہجرت نئی اور کافروں کے مددگار رہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجی المقتول بالقتال یومہ الفقیہ ناصیۃ
 وکاسۃ بیدہ واولادہ تشعب و ما یقول یارب فکلی ہذا لک یارب من العرش قال فذلک رواہ ابن عباس الثوبۃ فذلک ہذہ الایۃ ومن
 یقتل المؤمن من اجلہ فکفرہ قال ما یخت ہذہ الایۃ ولا یقتل وانی لہ الثوبۃ ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ آدھکا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل مقتول کے ہاتھ میں ہو گا اور مقتول کے گلی کے رگوں خون بہتا ہو گا اور وہ کہیگا کہ اسی
 رب میرے لئے جہے قتل کیا یہاں تک کہ لیا ہو گیا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راو نی کے پیر ذکر کیا لوگوں ابن عباس سے توبہ کا یعنی توبہ لکھی قبول ہے یا نہیں تو یہی

سیدھے اس سواتاری اللہ تعالیٰ نے اسے حق میں لایا وہ منشا حق الرسول ہے بعد ازاں کہنے پر فرامانی کرے رسول کے بعد اسکے کہ اس نے اس پر رایت اور علی مومن کے پاس سے
 الگ بہرہ دینے کے ہم اسکو حدیث پر اور داخل کر دینے کے ہم اسکو جنم میں اور درجہ بڑھانے کا ہے اللہ تعالیٰ نے بختیگا کہ شرک کیا جاوے اسکی ساتھ اور بختیگا اسکو سوا جھکوا ہے اور
 جسے شرک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وگراہ ہوا بہرہ حب اثر البشیر سلافہ کے پاس عجب کے اسکے حسان بن ثابت شروین تب اٹھایا اُسے سامان البشیر کا اپنے سر پر رکھے
 اور ہند آئی اسکو میدائین اور کہا البشیر کے کہ یہ لایا تو میرے حسان کا شعر ہے ترے سبب میری جو بھولی تجھے کہی مجھے خیر نہ ہو چکی ۱۰۰ یہ حدیث غریب ہے
 جانتے ہم اسکو کہ مرفوع کیا ہوا اسکو سوا احمد بن سلمہ حرانی کے اور دروایک یونس بن کثیر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اسلاف
 نہیں ذکر کیا اس میں کہ دروایک کے ماضی اپنے پاس سے اور انہوں نے انکے داد سے اور قتادہ بن نفعان اخانی یہاں بی مہدی خدری کے اور ابو سعید کا نام سعد بن مالک بن سنان
 عقیق بن ابی سطلاب قال کافی القرآن اے احب لے من لہذا ولا یرہ ان الله لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء فیما یرتہ ہے
 علی بن ابی طالب کے کہا انہوں نے کہ نہیں ہے قرآن میں کوئی آیت مجھے زیادہ پیاری اس آیت کے ان الله لا یغفر ان یشرک بہ ولا یرہ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نہ بختیگا اسکو
 کہ شرک کرے کیا جاوے ساتھ اسکے اور بختیگا اسکے سوا جھکوا ہے ۱۰۰ یہ حدیث حسن ہے عربیہ اور بواختہ کا نام سعد بن قتادہ ہے اور یوں کے کثرت ابوجہم ہے اور کوثر
 کے رہنے والی ہیں اور انکو بن عمر اور ابن زبیر سے پہلے ہے اور بن جہد انکو کہ طعن کرتے تھے جبرحم اس آیت کی پیاری ہو سکے وجہ یہ ہے کہ میں امیر ہے شرک کے
 سوا سب کا ہونے کے مناف ہو چکی اور شرک بدترین محاصی ہے ہرگز قابل تمنا نہیں معاذ اللہ من ذلک عقیق ابی ہریرۃ قال لما نزلت من یعمل سوا الذل
 بہ شق ذلک علی المسلمین فتکون ذلک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قاریوا وسددوا فی کل ما یصیب المؤمن کفارہ حتی الشوکہ
 قتلوا او التکبیر ینکحہا ترجمہ دروایک ابی ہریرہ کے کہا کہ جب نازل ہوئی آیت من یعمل سوا الذل یعنی جو کوئی بڑائی کرے گا ضرور بدلا دیا جائیگا اگر ان کے زامنا انوں پر
 اور بیان کیا اسکو روئے خلاصہ اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے نزدیک ہوتے جاؤ حتی کے اور یہ ہے یہود و مومن کو ہر مصیبت میں کفارہ ہے گناہ بڑا ہوا کہ گناہ چھینے والی
 بلا آوے ۱۰۰ یہ حدیث حسن ہے عربیہ اور ابن جیس کا نام عمر ہے جو بیٹے بن عبد الرحمن کے وہ شہی ہیں محسن کے عقیق ابی بکر الصدیق قال کنت عند
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتدت علیہ ہذہ الا یرہ من یعمل سوا الذل یعنی یہ ولا یحیدہ لہ من دونہا اللہ ولینا ولا نصاریا فقال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر اقرک اے انزلت علی قلت بلی یا رسول اللہ قال فاقربنا فلا علم الا انی وصدت فی ظہری اقتصاصا ففعلنا
 ایما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شانک یا ابابکر قلت یا رسول اللہ بانی انت و اخی و انما کم یعمل سوا و انما کما یعمل سوا و انما کما یعمل سوا فقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امانت یا ابابکر و المؤمنون ففعلنا بذلک فی الدنیا حتی تلقوا اللہ و لیس لکم ذنوب و اما انکون فیجئہ
 ذلک لکم حتی یخیر و یا ابابکر ایفہم ترجمہ دروایک ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہات تھے یہ آیت من یعمل
 سوا الذل یعنی جو بڑائی کرے گا ضرور بدلا دیا جائیگا اور یہاں تک کہ اسکے سوا کوئے جسے نہ مددگار تھے میں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لے ابی بکر اے بڑا ہوا میں تمکو
 ایک آیت جو آتے ہے جس پر عرض کے میں کیوں نہیں لے رسول اللہ کے کہا ابوبکر نے یہ بڑا ہوا بھوکا آیت مذکور نہیں کچھ نہیں جانتا مگر ایمان ہے اس کی کہ گناہ سوا انکو
 لی میں نے جسکے سبب سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے تمہارا ابی ابی بکر عرض کے میں نے امی رسول اللہ کے حکم نامہ ابی بکر میں آپ پر کون ہم
 سے ایسا ہے کہ بڑائی نہ کی ہوئے تو کیا ضرور ہم بدلا دیا ونگلے اپنے عمل و کتابت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگاہ ہوا ابی بکر تجھے اور مومن کو بدلا دیا ونگلے انکو
 کا دنیا میں یہاں تک کہ ملاقات کریں اللہ تعالیٰ سے اور ہو گا انکو کوئی گناہ اور دوسرے لوگ بھی جو منافق و غیرہ میں ہم ہوں گے بڑا ہوا یہاں تک کہ وہ بدلا دیا ونگلے انکو
 تیرا کہ کن ۱۰۰ یہ حدیث غریب ہے اور اسکے اسناد میں گفتگو ہے اور یونس بن عبدہ ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ہے انکو عیسیٰ بن سعید اور احمد بن سلمہ
 نے ابی بن سباع مجہول ہیں اور دروایک ابی ہریرہ سے یہ حدیث اس سند سے ابی بکر سے اور اسکے اسناد بھی صحیح نہیں اور اسباب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 بھی روایت ہے جبرحم خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بیات و بیات کا لایان او کوں کے واسطے گناہ ذنوب میں اور دافع عیب و ہوا اطلب عقیق بن ابی
 عیاس قال خیریت سودة ان یطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تطلقن و امسکین و اجعلن فی نعالہ ففعل و نزلت فلا حرام

پر قدم رکھی جاوے اور عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کر دوں فکر اپنے جاگلی اور چوڑو و تم غلام کو اس لئے کہ انکی ہدایت ایسی ہماروں کے سبب سے کمال ہی اس لئے کہ
 بیشک بدو تمہارا کیسے دن ہی کہ نہیں مہر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چکاری ہاتھ میں لینا مال نعمت کو اذنون ثواب سے بچاؤں کے برابر جو عمل کرتے ہوں غل
 تمہارا کہا جہاں بند بن مبارک نے جو راوی اس حدیث کی ہیں اور زیادہ بیان کیا ہے عتبہ کے سوا اور راویوں نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اسی رسول اللہ کے ثواب بچاؤں
 آدمیوں کا ہم میں سے یا بچاؤں آدمیوں کا اس زمانہ کے لوگوں نے فرمایا آپ نے نہیں بلکہ بچاؤں آدمیوں کا تم میں سے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مشہور ہے غرض یہ کہ جب
 عوام کا یہ حال ہو کہ بغل و گنہوس کہی جو ہوں ہوا وین اور اپنی ہوا و نفسانی اور سادوس شیطانی کے سوا کسی بات انہیں اثر کرے اور طلب دنیا کے پیچھے ایسے
 پر جاوے کہ آخرت کے کچھ غرض نہ کہیں اور ہر شخص اپنے ہی رزق پانے لگی خود لائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سنے اور انکی ہدایت مایوسی کامل حاصل ہو اس وقت آدمی کو
 چاہئے کہ اسے کنارہ کرے اور آپ سنت حقہ اور ملت منورہ پر قائم رہی اور ان ناچاروں کا ساتھ چوڑو دیوی اور ایتہ مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور بھی کہ اگر یہ ہمارے
 بات نہ مانگے تو ہمارا کیا ہوگا **عَنْ نَبِيِّهِمُ الدَّارِعِيِّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ قَالِ بَرِّحَ النَّاسُ مِنْهَا**
خَيْرِي وَغَيْرِ عِدَّتِي بِنَدَاءٍ وَكَانَ نَصْرُكَ نِيَّتَيْنِ يَخْتَلِفَانِ لِأَنَّ الشَّامَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ فَاتَّيَا الشَّامَ لِيُخَارِجَهُمَا وَقَدْ حَرَّعَهُمَا مَوْلَى بَنِي سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهُ
بَدِيلُ بْنُ أَبِي مَرْثَدَةَ وَكَانَ مِنْ قَبْلِ الْإِسْلَامِ يُدْعَى الْمَلِكُ وَهُوَ عَظِيمُ قَبَائِلِهِمْ فَجَاءَهُ قَوْمٌ فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يَلْفَا مَا تَرَكَ أَهْلُهُ قَالَ نَبِيُّهُمْ
فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَتَانِ نَزَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَهُمَا بِالْفِطْمَيْنِ أَمَّا الْفِطْمَةُ الْأُولَى فَتَمَّتْ بَنِي سُلَيْمٍ وَأَمَّا الْفِطْمَةُ الثَّانِيَةُ فَتَمَّتْ بَنِي سُلَيْمٍ وَكَانَ
هَذِهِ قَوْلُهُمَا مَا تَرَكَ خَيْرُهُمَا وَمَا تَرَكَ الْمِنَا عِلْمُهُ قَالَ نَبِيُّهُمْ فَلَمَّا أَسْلَمَتْ بَعْدُ قَدْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ تَأَمَّتْ مِنْ ذَلِكَ مَا
أَهْلُهُ فَخَارَ بِهِمْ لِكُنْهِنَّ وَأَدْبَتِ إِلَيْهِمْ فَحَسَبَهُنَّ وَاحِدَةً فَقَامَتْ عِنْدَ صَاحِبِي مَشَاوِرَ فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمُ الْبَيْتَةَ فَلَمْ
يُجِدْهَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَلْفُوا بِهَا بِمَا يَنْظُرُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دَرِينِهِمْ فَخَلَفَ فَأَنزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ إِلَى قَوْلِهِ أَوْ
يَخَارُهَا أَنْ تَرَدَّ أَيْمَانُ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرُ خَلَفَا وَتَرَعَتِ الْفِطْمَتَانِ دَرِينَهُمْ مِنْ عَدِي بْنِ بَدَاءٍ تَرْجُمَةً نَبِيِّهِمْ دَرِينَهُ
 اس آیت کے شان نزول میں یا ایہا الذین آمنوا اذ احضر احدکم الموت یسئلی ایمان الون گویا تمہاری دریاں جب آبادی تم میں سے کسی کو
 وقت وصیت کے تم میں سے دو شخص میں سے کہ تمہاری بی بی رہی اس سے سب لوگ سو اسے اور عدی بن بداء کی اور یہ دونوں نصرانی تھے کہ شام کو آتے جاتی تھیں
 اسلام سے پہلے سو دونوں گئی شام کو تجارت کے لئے اور انکے پاس آیا ایک رفیق بنی سہم کا کہ اسکو بدیل بن ابی مریم کہتے تھے تجارت کے لئے اس کے ساتھ ایک بیالہ باندہ
 تھا کہ وہ مرادو کہتا تھا کہ بادشاہ کو دونوں اور اس کے تجارت کے مال میں بڑی چیز تھے سو وہ بدیل ہمارا اور وصیت کی اسنی مان دونوں کو اور کہہ گیا کہ لو کہ ہونا
 دنیا تر کہ میرا ہے کہم والوں کو کہا تم نے جب وہ مر گیا ہے یہاں سے وہ پیالہ اور بیالہ اسکو ہر دہم کو اور قسم کر لیا اسکو میں نے اور عدی بن بداء نے ہر چہ الی ہم انکی
 کہم والوں میں دیدیا جو کچھ ہمارے پاس تھا اور پیالہ یا انہوں نے وہ پیالہ ہر چہ انہوں کے لئے تو سمجھئے کہ انہیں چوڑا اسنے اسکی سو اچھے اور نہیں دیا سو اسنے کچھ سنا
 اس کے کہا تم نے ہر چہ میں اسلام لایا بعد اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائی اس گناہ سے ڈرا اور اس کے کہم والوں کے پاس آیا اور خبر دی میں نے
 انکو پیالہ کے اور ادا کر دئے میں نے انکو یا سنو وہم اور خبر دی میں نے انکو کہ میرے رفیق نے عدی پر شل اس کے میں سو پیر لاسی وہ لوگ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس اور انکا آپنی لئے مینہ یعنی گواہ سو پائی انہوں نے گواہ سو حکم کیا آپ نے انکو کہ عدی سے قسم لو اسچہ نہ کہ اس کے دین والی بڑا جانتے مون پس قسم کہالی اسنے
 میں نے جوئی سوائد تھائی یا سائتہ یا ایہا الذین آمنوا اذ احضر احدکم الموت یا ایہا الذین آمنوا اذ احضر احدکم الموت یا ایہا الذین آمنوا اذ احضر احدکم الموت یا ایہا الذین آمنوا اذ احضر احدکم الموت
 وارزون میں سے اور قسم کہالی انہوں نے میں نے اس بات پر کہ عدی چوڑا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس چہیں لئی یا سنو وہم عدی بن بداء سے **ف** یہ حدیث
 غریب ہے اور اسناد اسکی صحیح نہیں اور ابو النصر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ حدیث روایہ ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی سے کہ گنیت انکی ابو النصر ہے اور چوڑو
 اس سے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ صاحب تفسیر ہے میں نے مفسرین میں جو کلبی مشہور ہے وہ بھی شخص ہے شام میں محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ کہتی تھی کہ محمد بن سائب
 گنیت ابو النصر ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابی نصر مدینی کے ابی صلح سے جو مولیٰ میں لم ہانی کے اور مروی ہوئی کچھ تھوڑی خیر اس روایت

کہ اس سے اگر تم اس شے میں کسی ہلکی تو شرک ہو جاؤ سہلی کہ شرک خطیہ میں کہ غیر خدا کو جوئی بلکہ غیر خدا کی اطاعت حلال حرام میں کرنا یہی شرک کی اہمیت ہے عن عبد اللہ قال من سئل ان یضرب علی علیہما حاتم بن علی علیہ وسلم فلیقہا شواہد الایات قل تعالوا انزل ما خیر منکم عنکم

ای قولہ لعنکم متفقون ترجمہ روایت ہے کہ کہا انہوں نے جب کا جی چاہے کہ نظر کرے اس صحیفہ کی طرف جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے توجہ سے کثرت کی تیسری قل تعالوا سے متفق تک ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مگر جو پوری آیت یوں قل تعالوا انزل ما خیر منکم عنکم لا شکر کو ابہ شیئا ویا اولاد بنی اسرائیل ولا تفتلوا اولادکم من اولاد قحس نزادہم ولا تفر بوالفق لجن مظهر صہا و مابطن ولا تفتلوا النفس التي حرمتہ اللہ الا بالحق ذلکم وشرکم بہ لعنکم متفقون ولا تفر بوال مال الیتیم الا بالحق ہی لجن حتی یبلغہ اشدہ و اوہو الکیل والمدیران بالسطح لا تحلف نفسا الا وسعہا و اذا ظہر فاعدا لو و لو کان خاف فی و یجحد اللہ او فوا ذلکم و شرکم بہ لعنکم مذکورون وان هذا صراطی مستقیم فالتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکون سبیلہ ذلکم و شرکم بہ لعنکم متفقون یعنی تو کہہ دو میں سداون جو حرام کیا ہی تیر تمہارے کہ شرک کرنا اسکی ساتھ کہ جو کو اور مابا سے نیکی اور مارا دینا ہے اور لاوک منسبی ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور انکو از دیک نہو بجائی کے کام ہی جو کہلا ہوا اس میں اور جو چہا ہوا وادھا وادھا جان جو حرام کیا اللہ مگر حق یہ تم کو کہہ دیا ہے شاید تم سمجھو اور پاس بخاؤ تیر کے مال کے مگر صراط بہتر ہو جنک پہونچی اپنی قوت کو اور پوری کرو اب اور تول انصاف سے ہم کیو وہی کہتے ہیں جو اسکو مقدر ہوا و جب بات کہو تو حق کہو اگرچہ وہ ہوا ہے اتی والا اور اللہ کا قول پورا کر دینا کہہ دیا ہے شاید تم دیان رکھو پہلہ ہی سیکر سیدی سو پہلہ اور دست چلو گئی یہ تم کو ہشکا و تنج اس کے راہی یہ کہہ دیا ہی تم کو شاید تم تجھے رہو عن ابی سعید خدری کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا ادیالی بعض آیات ربک یعنی آج اوین بعض قال طلعم الشمس من مغربہا ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا ادیالی بعض آیات ربک یعنی آج اوین بعض نشانین تیرے پروردگار کے سو فرمایا اپنی کہ مراد ان نشانوں کے آفتاب کا کھلنا ہے مغرب ہے ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت ہے یہ حدیث حصوش اور زور

ابی اسکو عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاث اذا خرجن لم یبق نفسا ایمانا کم کل من قبل الا یہ الدجال والدابہ و طعن الشمس من مغربہا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہر ہونگے تین چیزیں نفع نہ لگا سکیا ایمان لا با جو پہلے سے ایمان لایا تھا پہلا ایمان کا و جال ہے دوسرا نبت الارض تیرا کھلنا آفتاب کا مغرب اسکی سے یا فرمایا مغرب ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابی ہریرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال اللہ تبارک و تعالی و قوله الحق اذا ہم عبد حبسوا فاکتبوا ہا لہ حسنہ فان عملوا فاکتبوا لہا لہ عشر امتثالہ فاذا هم کایم لا یلبسوا فان عملوا فاکتبوا لہا لہ حسنہ فان عملوا فاکتبوا لہا لہ عشر امتثالہ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالی فرماتا ہے اور اسکا فرمانا ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا تو لکھو اسکی ایک نیکی پہرا کر دے کر چکے تو لکھو اسکی دس نیکیاں اور جب قصد کرے برائی کا تو مت لکھو اسکی لئی پہرا کر دے وہ تو لکھو اسکی ایک برائی پہرا کر دے کہیہ فرمایا اخضر سے کہ نہری وہ برائی یعنی بعد ارادہ کے تو لکھو اسکی لئی ایک نیکی پہر پڑی آپ نے یہ آیت من جابر سی آخر تک نے فرمایا اللہ تعالیٰ جو لا و ایک نیکی کے لئے دس گنی ہیں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مگر حم سورہ انعام اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے جو اس کے قدر بخانی وہ بدترین انعام بلکہ بہترین انعام ہے اس حکام فضیہ سے مذکور ہے ملت ذبیحہ کے جو اللہ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میتہ کی اور حرمت دم فوج اور خیم خیر اور اہل بغیر اللہ کی اور حرمت ہر ذی حشر اور شحوم غنم و بقر کے یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال تمیم سے اور اتباع سبل متفرق سے اور حکم والدین احراز کرنا اور نیکل و نیکل کے پورا کرنا اور با توین عدل کرنا اور عہد الہی کے پورا کرنا اور اتباع صراط مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتدائی توراہ میں لکھے جاتی تھیں اور حکم اتباع قرآن کا اور قصد ضایہ سے قصد ابراہیم علیہ السلام کے معبود حق کے ملاش کا اور رویت کوکب و قمر و شمس کے اور توحید الہی اور بارت شرک کی اور اسمی مبارک اظہار پیغمبروں کے اور صلاح اور احسان اور توحید لکے اور خطبہ جو جانا انکے علو کا اگر خدا بخو استہ وہ فرک کرتے اور نادانوں ہی کا سنا سنا کی اعراض انکا آیات الہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا اور اساطیر لا ولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی ہی اور خیر سبحا انکا سنا

[illegible]

ودخیر بن غلاب ایسی کچھ کہ اسباب میں ایک جو باجوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست و رفیق رہا تھا۔ حضرت عقیقہ بن کاعبران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما
 ہذا آیت علی الزناد واعداء اللہ ما استطعتم من قبیۃ قال لا ان الفیۃ الذی ثلاث مراتب اذ ان اللہ سبھتم لکم کامرین و سبھتم ان اللہ
 فلا یخیرات احدکم ان یشاہی باسمہ ترجمہ عقیقہ بن عامر بن روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث سنا کہ نبی و اولیاء اللہ ما استطعتم من قبیۃ
 تیار کرو گا فونکے مقابلہ کو جانتا کہ جو کسے قوت اور فرمایا گا وہ کو قوت مراد تیرا چلا ہے کہا اسکو آپ نے تین بار گا کہ اللہ کے نعم و کما مکر میں ہیں اور کفایت
 کر گیا تم سے محنت کو سونے کے کوئی تم میں اپنے تیر کہنے سے یعنی اس میں سستی نہ کرو **ف** اور روایت ہے بعضوں نے یہ حدیث اسامہ بن زبیری یا ہونکے صحابہ میں کیسا ان
 انہوں نے عقیقہ بن عامر اور حدیث دیکھی کہ صحیح ہے اور صحابہ میں کیسا انہیں یا عقیقہ بن عامر کو اور یا امی بن عمر کو **ع** ابی ہریرہؓ کہ عن النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم قال لا یحل لکم ان یصلی سورۃ الفاتحہ من قبلکم کانت نزلت من السماء فاما کما قال سیدنا ابی عمر رضی اللہ عنہما فی قولہ لا یصلی سورۃ الفاتحہ من قبلکم کانت نزلت من السماء
 وقولہ فی الفاتحہ قبل ان یصلی لکم فانزل اللہ لولا کتاب من اللہ سبق لکم فیما اخذتم عذاب عظیم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 نہیں حلال ہو میں غنیمتیں کے کالی ہرگز اگر یعنی کسی شہر کو تم سے پہلے نہ نہ سابق میں یہ دستور تھا کہ اتنی ہی ایک آگ آسماں سے اور اسکو کہا جاتی تھی کہا سیدنا
 نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابو ہریرہؓ کے اس وقت میں اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گئے غنیمتوں پر قبل اس کے کہ وہ حلال کیجاوین انہر سوا ماری اللہ کے نے یہ حدیث روای
 کتاب الایۃ یعنی اگر نہ لکھا ہوتا بیشک اللہ حکم سے کہ غنیمتیں تیر حلال نہیں کی تو پھر چنانکہ اس کے لینے کی سبب بڑا عذاب **ف** یہ حدیث حسن ہے **ع**
 عبد اللہ بن مسعود قال لما کان یوم بدر وخی بالاسار قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ یون فی ہذا ولا ساری فذکر فی الحدیث قصۃ
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی احدکم سورۃ الفاتحہ او سورۃ بقرہ فقال عبد اللہ بن مسعود فقلت یا رسول اللہ لا یصلی بنی صلاہ وانی
 سمعۃ یذکر لولا سلامہ قال فقلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فما را ابی فی یومہ اذ خوف ان یقع علی حجارۃ من السماء مینی فی ذلک یومہ حتی
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی بنی صلاہ قال و نزل القرآن یقول عبدہ ما کان لیس ان یقول لہ ان یقول حتی یخبر فی الارض الی آخرہ یا ت ترجمہ
 بن مسعود روایت ہے کہا انہوں نے کہ جب چار دن بدر کا اور قید الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں ہرگز کیا اس حدیث میں ایک
 قصہ ہے اصحاب کے مشورہ دینی کا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بھگا کوئی راہ میں سے گزرتا فدیہ دینی کے یا اگر دن مارے جائیکے سورۃ بقرہ کے عبد اللہ بن مسعود
 کہ نہیں کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی صلاہ کہ نہیں سنا ہی کہ وہ یاد کرتا ہے سلام کو کہا عبد اللہ کہ چپ ہو رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا عبد اللہ کہ نہ کیا میں اپنے
 کہ میں نے فرمایا اس کہ بنی صلاہ کہ نہیں سنا ہی کہ وہ یاد کرتا ہے سلام کو کہا عبد اللہ کہ چپ ہو رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا عبد اللہ کہ نہ کیا میں اپنے
 عمر کے قول کے موافق کا کہ آخر آیات تک لے کسی نبی کو لایا نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ یہاں دیوی خون انکا زمین میں پڑی فدیہ لیکر پھر ناز
 کے شان عید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابو ہریرہؓ بن عبد اللہ کو سماع نہیں اپنے آپ سے خاتمہ چونکہ سورۃ انفال سورۃ توبہ کے مختص ہے ہی اور اس کے
 دونوں کے مجہد بن عبد اللہ بن ہشام نے اسے فہرست کے اسکی مضامین سورۃ توبہ کے خاتمہ میں لکھ جائیگی **من سورۃ التوبة** **ع** ابن عباس قال
 قلت لعمان بن عفان ما حکمک ان یمنی الی الا فقال وہی من المناہی والی بک وہی من المناہی فقام بینہما وکثر بینہما سطر من اللہ
 الرجم ووضعی ہافی السبر الطول ما حکمک علی ذلک فقال عثمان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مانی علیہ الامان وہی نزل علیہ الامور
 العذر فکان اذا نزل علیہ النبی دعا بعض من کان یکتب فیقول صلوا ہوا آیات فی السورۃ الی بدکر فہا کذا وکذا فاذا نزلت علیہ آیات فہی
 ضعوا ہذا آیۃ فی السورۃ الی بدکر فہا کذا وکذا وکانت آیات من اوائل ما نزلت بالمدینۃ وکانت برکۃ من آخر القرآن وکانت قصصا شہیدہ
 وطمنت انما ضا فقص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکسرین لانا انھا ضا فہی من اجل ذلک قوت بینہما وکثر لکت بینہما سطر من اللہ الخ
 ووضعی ہافی السبر الطول ترجمہ ابن عباس کہ کہا انہوں نے حضرت عثمانؓ کے کہ کیا سبب ہوا کہ ان کو کہنے طرف انفال کے اور وہ سنانی میں اور طرف
 کے اور وہ سنانی میں پس ملا دیتے ان دونوں کو اور نہ لکھ تم نے ان دونوں کے ہم میں سطر من اللہ الرحمن الرحیم اور کہ دیتے ان دونوں کو سبب طول میں کہ

تفسير القرآن

مسند تک اور جسے کچھ مسلمہ و ایمان تھا انکی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہ ہوگا حجت میں گمراہان لایو الاخص اور جسے نہون شرک اور مسلمان (رجح من) اس سال کے بعد **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح یعنی روایت ابو عیینہ کی ابی اسحق سی و درود ایک یہ بیان ثور سی ابی اسحاق کے بعض اصحاب کہ انہوں نے علی سے اور وہ روایت مروی ابی ہریرہ سے متبرک ابتدائی سورہ برات میں **بَرَاءَةٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ** سُبْحَانَ اللَّهِ عَفْوَ رَحِيمٌ بلکہ جب آیتیں نازل ہوئیں حضرت کے انکی تعمیل کے اور چھٹی سال ہجرت کی حضرت کے کئے کی لوگوں کے صلح ہوئی تھی اور یہی کئی فرقوں کے جو انافتحی میں مذکور ہے اور عرب کے بہت سی فرقوں کے صلح تھی جب کہ فتح ہوا اس کے بعد آیتیں نازل ہوئیں اور حکم ہوا کہ کسی شرک سے صلح نہ کرے اور بات جمع میں پکارو اور صلح کا جواب دیکر چار مہینے فرصت دی کہ اس میں خواہ وطن چھوڑ جائیں یا رائی کا سامان کرین یا مسلمان ہوں اور جسے وعدہ ہو گیا اور غنائے مذہبی اسے صلح قائم رہی اور جسے کچھ وعدہ تھا انکو چار مہینے کی فرصت دی اور پہلے حضرت نے ابوبکر کو روانہ کیا تاہر اصحاب نے حضرت کے کہا کہ متولی عہد و مشاق کا اور صلح توڑینا ایک گمراہیوں میں سے ضرور کہ اسے اپنے حضرت علی کو روانہ فرمایا **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ يَتَّقِي اللَّهَ لِحَدِّهِ فَاشْهَدْ بِالْإِيمَانِ وَالْأَمَانَةِ وَاللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا جَعَلَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَآمَنَ بِمَا رَزَقَهُ مِنْهُ غَيْرَ إِفْرَاقٍ** ابی سعید کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیکھو تم کسی آدمی کو کہ عادت کرتا ہے مسجد میں آنیکے تو گواہی دہا کہ لئی ایمان کے اسکی کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے کہ آباد کرتے ہیں مسجد میں اللہ کے وہی لوگ جو ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر **ف** روایت ہے ابن عمر سے انہوں نے عبد اللہ بن وہب سے انہوں نے عمر بن حارث سے انہوں نے دراج سے انہوں نے ابی البقیہ سے انہوں نے فی ابی سعید انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلئے کہ اس میں یہ کہا تھا یہ مسجد یعنی خیال رکھتا ہے مسجد میں اسکا اور غیر حاضر نہیں رہتا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو البقیہ کا نام مسلمان وہ بیٹے عمر کے وہ بیٹے عبد العزیز کے اور سلیمان بن تیم ہے ابی سعید کے کہ وہ میں پرورش پائی **عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِينَ يَبِذُّونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ قَالُوا لَا نَمْنَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْقَامِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَنَّ الْمَالِ حَرَامٌ لَفَتَحْنَا دِفْعَالَهُ لَسَانُ ذَاكَ وَقَلْبُ شَاكِرٍ وَوَجْهٌ مُوَجَّهٌ يَقِينٌ عَلَى إِيْمَانِهِ** ترجمہ ثوبان سے روایت ہے کہا جبکہ نازل ہوئی یہ آیت والذین یبذون الذهب والفضة ہم ساتھ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تو عرض کیا بعض صحابہ کہ چاندی اور سونے کی تو مذمت آتری اگر ہم جانتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو اسکو جمع کرتے تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مال زبان ہے خدا کی یاد کر موالی اور دل شکر کر نیوالا اور مینوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر **ف** یہ حدیث حسن ہے پوچھا میں محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ سالم بن ابی الجعد کو سماع ہی ثوبان سے تو انہوں نے کہا کہ نہیں یہ پوچھا میں نے کسی اور صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا انہوں نے کہ سماع ہے انکو جابر بن عبد اللہ اور انس سے اور ذکر کیا انہوں نے کے شخصوں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے **عَنْ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ حَارِثٍ قَالَ أَلَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَصِي صَلْبٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَاعَدِي أَطْرَحُ عَنْكَ هَذَا لَوْ تَوَضَّعَتْ يَدَايَ فِي سُبُورِ بَرَاءَةِ الْخُدَّاءِ وَالْجَاهِلِمْ وَرَهْبَانِهِمْ أَرَأَيْتَ إِنْ دُونَ ذَلِكَ أَمَّا الرَّحْمَةُ لَوْ دُونَ الْعَبِيدِ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُ كَانَ نَزَلَ إِذَا أَحْبَبُوا لَمْ يَسْتَأْذِنُوا وَلَا إِذَا كَرِهُوا لَمْ يُصَاوِرُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَمًا مِنْهُ** ترجمہ روایت ہے عدی بن حاتم کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر میرے گردن میں ایک چلیپا ہے سونے کی تو فرمایا اپنے اسی عدد در کر تو اپنے پاس اس بت کو اور اس میں نے انکو کہڑے تھے تھی سو برات میں کہ یہ آیت اِنْ تَوَضَّعَتْ يَدَايَ فِي سُبُورِ بَرَاءَةِ الْخُدَّاءِ وَالْجَاهِلِمْ وَرَهْبَانِهِمْ أَرَأَيْتَ إِنْ دُونَ ذَلِكَ اُنہوں نے کہنے موالین اور درویشوں کو معبود اللہ کے سوا بت فرمایا اپنی کہ وہ لوگ انکی عبادت کرتے تھے لیکن جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہدیتے تو وہ حلال جان لیتے اور جب وہ حرام پھیر دیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم کہ مگر علیہ السلام بن حرب کے روایت ہے او غطف بن اعین مشہور نہیں حدیث میں متبرک کہ اس حدیث میں معلوم ہوا کہ حرام و حلال پھیرنا اللہ ہی کا کام ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار میں نہیں اور جو کسے عالم اور مجتہد کو اسکا اختیار ثابت کرے وہ شرک ہے **عَنْ أَنَسٍ أَنَّ الْإِسْلَامَ وَحْدَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْنُ فِي الْفَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ بَنِيظَرَ لَمْ يَنْظُرْ لَمْ يَصْرُحْ بِقَدَمِهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ طَائِفٌ مِنْكُمْ يَأْتِي اللَّهَ تَعَالَى بِمَا يَحْتَجُّ بِهِ رَأْيُهُ** اس سے کہ ابوبکر نے اپنی کہا کہ میں نے عرض کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم دونوں غار میں تھے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافر و ملن سے کوئی نظر کرے اپنے قدم کو بظرف تو بیشک کہیے ہلو اپنے قدموں کے نیچے تو فرمایا اپنے اسی ابوبکر کی لگایا کہ میرا اس شخص کے ساتھ کہ اللہ کا قیام ہے یعنی مدد اور نصرت اسکی حکم ساتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح

کو چہرہ کریمانک کہ ہوا غزوہ تبوک اور یاخیر غزوہ ہی جس میں تشریف لگئی آپ اور حضرت رضی اللہ عنہما سلم نے آدمیوں کو کچھ کی اور ذکر کیا قصہ انہما کو کہنے
 کو چہرہ کریمانک کہ ہوا غزوہ تبوک اور یاخیر غزوہ ہی جس میں تشریف لگئی آپ اور حضرت رضی اللہ عنہما سلم نے آدمیوں کو کچھ کی اور ذکر کیا قصہ انہما کو کہنے
 کہ چہرہ کریمانک کہ ہوا غزوہ تبوک اور یاخیر غزوہ ہی جس میں تشریف لگئی آپ اور حضرت رضی اللہ عنہما سلم نے آدمیوں کو کچھ کی اور ذکر کیا قصہ انہما کو کہنے
 تھے اور چہرہ انک چمک ہاتھ خوشی سے فخر و فخر کے جیسے چاند چمکتا ہوا اور جب خوش ہوتی آپ تو چہرہ انکا چمکنے لگتا سو میں آیا اور کہنے لگی بیٹھے گیا سو فرمایا
 اسی کہنے مالک کے بشارتے تھو کہ سب نوح بہتر دن کے جو گذری ہیں تبھر جبے جاسی تھو کہ تیری ماں نے سو عرض کے میں نے کراہی ہی اللہ کے یہ بشارت
 آپ کے طرف سے ہی یا اللہ کے طرف سے فرمایا آپ نے کہ نہیں اللہ کا کی طرف سے ہے پر شہی آپ نے یہ آیتیں لکھنا اب اللہ علی البیہ والکھوین سے آخر تک نے
 رجوع ہوا بلدی تھا نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جو ہونے بعد اس کی کہنے کی کہ نہیں گھڑی میں بعد اس کے کہ قریب تھا کہ چہرہ جاوین دل ایک فرقے کے انہیں کے چہرہ
 جھانک پر اور مشک وہ نرمی والا ہے مہر ان کہا کہنے اور سہار ہی باب میں اتری ہیں آیتیں اور آیت اللہ یعنی ڈرو اللہ یعنی اور ساتھ رہو چونکہ کہا کہنے
 کہ چہرہ عرض کے میں نے کراہی ہی اللہ کے یہ ہی سیر قریب میں کہ نہ بولو گامین مگر سچ اور جہاں ہوا جگامین اپنی سب سے وہ سب صدقہ ہی اللہ و رسول کے راہ میں فرمایا
 آپ کی روک رکھو تم تھو مال اپنا کہ وہ بہتر ہے مگر میں نے عرض کے تو میں رکھ چھوڑا ہوں اپنا حصہ خیر کا کہا کہنے کہ کوئی نعمت مذہبی مجھے اللہ میری نہیں
 اسلام کے بعد اس کا شہی کہ میں نے سچ بولا رسول اللہ علیہ السلام ہی اور سیر دو نور حق اور جہاں نبوی ہم کہ ہلاک ہوں ہم جیسے ہلاک ہو اور لوگ اور مجھ پر خیال ہے
 کہ اللہ کا فی کیسکو نہ آنا یا ہو گا سچ میں جیسا مجھ پر آیا ہے اور قصہ اچھوٹ بولا میں اس کے بعد کہی اور امیر کہ اللہ کا مجھے محفوظ رکھے باقی عمر میں جہاں ہی
 مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے ہوا اور سند ہی ہر ہے آیتیں یہ کہ روایت ہے عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں
 اپنے پاس سے وہ کہ ہے اور اس کے ہوا اور ہی کچھ کہا گیا ہے یعنی علی سند میں اور روایت کے یونس بن زید نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبد اللہ بن
 مالک سے کہ انکے اپنے روایت کے کعب بن مالک سے متعرج قولہ میں کہی بھیجے نہیں رہا یعنی غزوہ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہیں ہوا کہ حسین میں حاضر نہ ہوں
 سوا غزوہ تبوک جس لڑائی میں حضرت تشریف لگئی وہ غزوہ ہی انہیں تو سیر قولہ اور علی دونوں لشکر آہ یعنی شام سے قافلہ کنار کا آتا تھا حضرت اسی کو شہی کو
 نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلم زہرہ پوش کے ساتھ نکلے انفا قافلہ الگ سی چلا گیا اور دونوں لشکر مقابل ہو گئی تو کہ میں نہیں دوست رکھتا
 آہ لیلۃ العقبہ را سے کہ انصار نے کہ میں حضرت ہی سبیت کے اسلام اور شاید پر مراد انکے یہ ہی کہ سبیت مذکور سیر نزدیک غزوہ بدر سے اوی ہے کہ اس دن عالی
 ہتھے انصار کے اور جرات اور حضرت رسول اللہ علیہ السلام کے ظاہر ہوئی قولہ اور ذکر کیا قصہ لبنا آہ یعنی اس قصہ کو یوں روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوہ
 تبوک میں آنحضرت کے ساتھ بہت تھی اور کوئی دفتر تو انکے ساتھ رکھتا تھا کہ نام حاضرین کے لکھے جاوین ہر چہ حضرت کے ساتھ نہوا اسی ہی خیال کیا کہ میرا حال
 حضرت کو کیونکر معلوم ہو گا جب تک دخی اترے اور یہ غزوہ امی قوت ہو کہ پہل یک ہی تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے اسی طرف میل تھا کہ طیار کی کر دی رسول
 اللہ علیہ السلام نے اور مسلمانوں نے پہر میں قصہ کیا طیار کی کا گر کچھ طیار کی کی اور میں کہتا تھا جب چاہو گلا کر لو گلا یہاں تاک کہ وہ نہ اندھو گئی اور میں نے
 کہا کہ میں ایک دور زمین طیار کی کر کے اُسے جالو رنگا پہر میں اسی تیر زمین رہا کہ غزوہ شروع ہو گیا اور میں قصہ کرتا تھا کہ اُسے جالو رنگا اور کاش میں جاتا
 اور میں جب حضرت کے بعد نکلتا تو اپنے ساتھ کیونہ پاتا تھا اگر اُسکو جو نفاق میں ڈوبا ہوا تھا یا مذکور تھا اور حضرت مجھے یاد کیا تھا یہاں تک کہ پہنچی تبوک میں
 پہر جب وہ تبوک میں پہنچے فرمایا آپ نے کیا کیا کہنے عرض کے ایک شخص نے نبی صلیہ سے کہ روک کہا اُسکو مجھ نے زین مال کے کہا عازن جن نے کہ ہم اسکو اچھا
 جانتے ہیں پہر میں ایک شخص دوری نظر آیا آپ نے فرمایا کہ وہ ابوخیثمہ ہے پہر وہ ابوخیثمہ ہے تھی اور وہ صحابی تھی کہ صدقہ دیا تھا انہوں نے ایک صاع قنوطین کیا تھا
 انہیں منافقوں نے کہا کہنے جب خبر پہنچی تھو کہ حضرت کے لوٹنے کی تو میں نے ارادہ کیا جہاں بولنے کا اور شہرہ لیا میں نے ہر حال سے پہر جب حضرت تشریف لائی
 میرا وہ خیال باطل جا تا رہا اور میں یقین لایا کہ میں ہرگز نہ بچو گا آپ سے جہاں بول کر اور صم ارادہ کیا میں نے سچ کا اور حضرت کے عادت تھی کہ جب تشریف لاتی سفر سے
 پہلے سجدہ کرتی اور دو رکعت نماز پڑھتے اور کو غنیمتیں پہر جب حضرت بیٹھے خلفین آئے اور چوٹی خیمین کہانے لگی اور دھانی پر کئے آدمی تھے پہر انکے غلام
 کو حضرت نے قبول فرمایا اور اسرار کا اللہ کو ہونیا اور جب میں حاضر ہوا آپ غضبناک شخص کے طور پر سکرائی اور فرمایا آدمین گیا اور کہنے لگی بیٹھا اپنے فرمایا کہ

تجربہ کیا گیا تو نہ نہیں خریدی تھی سواری اپنی میں عرض کیا کہ البتہ یا رسول اللہ اگر میں کسی دنیا دار کے پاس جوتا تو البتہ اس کے غضب سے کوئی خدشہ نہ کرے مجھے جاتا ہوں
 مجھے بہت تیز آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر میں جھوٹ بولوں گا آپسی تو آپ رضی اللہ عنہ کو مجھے غضبناک کر دیگا اور اگر میں سچ کہوں گا تو آپ
 مجھے گراں خاطر ہونے لگا میں ہوگی مجھے اللہ تعالیٰ سے جنوں کی قسم ہے اللہ کی کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں بہت قوی اور مالدار تھا جب مجھے یہ آپ سے
 آپ نے فرمایا اگاہ ہوا قسم ہے اللہ کی اس سچ کہا جا تو جنتک اللہ حکم کرے تیرے حق میں اور کئی لوگ نبی سلمہ کے میرے ساتھ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں
 جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہوا تو نے کیوں نہ خد کر دیا جیسا کہ عذر کر دیا اور پیچھے رہنے والوں اور کافی ہوا تا تیرے گناہ کے لئے ہتھیار ہوا
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہاں تک کہ انہوں نے مجھے ابھارا کہ میں ارادہ کیا کہ اب جاؤں اور جھوٹ بولوں حضرت نے پہر میں بچھا کہ میرا حال کسی اور کا بھی ہوا
 لوگوں نے کہا کہ ہاں لو شخصوں کا اور انکو بھی حضرت نے یہ کہہا جو تجھے کہہا میں نے کہا وہ کون ہیں کہا مرد بن ربیع اور ملال بن امیہ اور وہ دونوں نیک تھے
 حاضر ہوئے تھے مدین اور انکے بھائی بہتر تھے پہر میں کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو بات کر نیکو پہر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہاں تک کہ نیکو
 مجھے تنگ ہو گئی اور گداز میں ہمیں چار ساتین اور وہ دونوں صاحب گہر بیٹھے روتے تھے اور میں جوان اور کڑے دل کا تھا سو میں نکلتا اور ناز پر تہا ماسبق
 کے ساتھ اور بارہا رو میں جاتا اور کوئی مجھے بات نہ کرتا اور حضرت کے پاس حاضر ہوتا اور کلام کرتا جب آپ بیٹھے ہوتے ناز کے بعد اور اپنے دل میں کہتا
 کہ حضرت نے ہونٹہ ملائی میرا جواب کے لئے یا نہیں اور آپ کے قریب نہ پہنچتا اور نظر اٹھا کر دیکھتا تھا پہر جب میں اپنے ناز میں لگتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب
 میں انکی طرف دیکھتا آپ اور طرف دیکھتے گتے یہاں تک کہ جب اسکو مدت گذر گئی میں ابی قتادہ کے بلع کے پاس گیا اور وہ چھپے یہاں تھی میرا اور میرا
 بڑے دوست تھے اور کلام کیا میں نے اور انہوں نے جواب نہ دیا سو میں نے کہا میں نہ تو قسم دیتا ہوں ابی قتادہ اللہ کے کیا تم نہیں جانتے کہ میں دوست
 رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو پہر وہ چپے ہے پہر میں نے انکو دوبارہ قسم دی پہر چپ ہی پہر قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہوں
 پہر میرا انکے ہمراہ میں اور میں لوٹا اور وہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک شخص اسام کے لوگوں میں سے جو غلہ لایا تھا اور میرے میں چھپتا تھا کہ یہاں تک کہ بتا دیا مجھے کعب
 بن الگ کو پہر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہاں تک کہ وہ میرا پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اسی بادشاہ غسان کا اس میں لکھا تھا کہ عنہ سنا ہے کہ تمہارا صاحب نے اپنے
 نبی سے تیرا ظلم کیا سو تم میرا پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کرینگے پہر جب میں نے اسے پڑھا میں نے کہا یہ اور بلا آئی سو میں نے اسے جو لے میں ڈال دیا پہر جب مجھے میرا
 رات میں گداز میں اسکو وقت ایک قاصد رسول خدا میرا پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نے حکم دیا ہے کہ تو دور رہ اپنی بیوی سے میں نے کہا اطلاق دونوں کہا نہیں میں
 خدا رکھوں اسکو اور پاس بنائا اسکے اور میرے رفیقو کو بھی یہی پیغام بھیج دیا میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے سیکے جا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسکا فیصلہ کرے اور
 ہلال بن امیہ کی بیوی حضرت کے پاس آئیں اور عرض کرے کہ یا رسول اللہ ہلال بڑا نیک ہے اور کوئی اسکا خادم نہیں پہر انکو ناگوار ہے کہ میں اسکی خدمت کروں
 اپنے فرمایا کہ نہیں اگر وہ تجھ سے صحبت کرے اسی عرض کرے کہ وہ کس طرف ملتا ہے نہیں اور ہمیشہ روتا رہتا ہے جب سے یہ امر ہوا ہے کہا کوئی کہ مجھے یہی لوگوں
 سے کہا کہ تم بھی عذر کرو کہ نہیں یہی اجازت تھا جو جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت مل گئی خدمت کرنے میں نے کہا قسم ہے اللہ کی میں آپسی اجازت نہ مانگوں لفظ اور معلوم
 میں کہ جب میں اجازت مانگوں تو حضرت کیا فرما دیں اور میں جوان ہی ہوں پہر میرا میں اسی حال پر دس راتیں اور پوری ہو گئیں چار ساتین میں میرا
 سے فرمایا تھا حضرت نے ہم سے بات نہ کرنا پہر جب میں نے ناز پڑے خبر کے چار سو رات کی اور میں اپنے کو بٹھے پر تھا اور میں اسی حال میں تھا کہ اللہ
 مالے فی قرآن میں فرمایا ہے کہ زمین مجھے تنگ الگ تھی میں نے آواز ایک چار نیوالی کے کہ جنگل سے پر پکارا تھا کہ اسی کعب خوشخبری ہو تجھ کو اور میں سجدہ
 نہ کرنا بارہی تھا کہ لگے اور جانا میں نے کہ آئی میرے لئے کشادگی اور خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے توبہ قبول ہو گئی جب ناز فخر
 ہوا اور لوگ دور سے مجھے بشارت دینی کو اور ایک سوار نے گھوڑا دوڑایا مجھے خبر دی کہ اور نبی اسلام میں کا ایک دوڑا لگا اور چار نیوالی کی بھی سوار سے پہلی ہو گئی حضرت
 نے اس آید شخص نے مجھے بشارت دی تھی میں نے اپنے کپڑے اتار کر اسکو پہنا دیے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میرا پاس ہی کپڑے تھے اور وہ کپڑے میں نے مال
 پہنے تھے اور حاضر ہوا میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں اور لوگ مجھے فوج فوج مبارک باد دیتے تھے مجھے توبہ قبول ہو گئی یہاں تک کہ میں

اور کوشش نہ کرے اور مال خرچ نہ کرے جو اقسام کے قتل اللہ کا ائید و مؤمنین اور ان کے ایف قلوب کے ساتھ کافی ہوا اللہ کا نبی کو اور ابعد از موتوں کو امر
مؤمنوں کے تحریک تحریک کا قتال و جہاد پر وعدہ میں لفر کے ثابہ کا وعدہ کا فرار و تحریف اس حکم کی اور وعدہ ایک کو طلب کا دوسو کا فرار کا قریہ لینی پر اساری
مدرسی تحلیل ال غنیۃ کے مجموعہ میں مہاجرین مجاہدین ان کے ایک دوسرے اور محبت و ولایت کا فریاد کی آئین تہی مومن ہوا مہاجرین اور مجاہدین اور انصار
اور الحاق مہاجرین انیسین کا ساتھ سابقین کی تمام ہو معنائین جہاد و سورہ انفال کے اسکے سوا اور یہ کہ فائدہ عمدہ مذکور میں چنانچہ سات صفحہ میں مقرر
کے خوف الہی اور ذاتی ایمان کے وقت تلاوت قرآن اور توکل اور قائم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ حضرت کا انکی لہی اور حضرت کی روزی کا
امر جواب دہ نبی اور لیک کہ نبی کا جب اور رسول کے سیکو بلا و حرمت خیانت کے اور قنہ مال اور اولاد کا اساطیر الاولین کہنا کا فروکا قرا کو ناخ ہونا کا فروکا سماز
کو مسجد الحرام سے مشرکوں کی نازیت اللہ میں بی بی بچا اور ایمان نہیں تھی انکی تشبیہی جو بطور ریائی راہی اپنے گہروں کے کافروں کا حال وقت مرگ کے
اللہ کی نعمت و کرم بدلتا نہیں جب تک وہ اپنی نیت نہ بدلے ہلاک آل فرعون کا اور تبدیل نعمت کے خدا سے بسبب ذنوب کے خیانت رسول کے میں خیانت خدا
کی ہی ہونا درشت کا الوالارام میں انتہی اور سورہ توبہ میں تعلقات جہاد مذکور ہے برات خدا اور رسول کے ان مشرکوں کے کہ جسے صلح تھی اور حضرت ہارون
کی جسے صلح نہ تھی اول قتل کا حکم بعد گزرنے شہور مذکور کے حکم ہاٹا اٹھانیکا مشرکوں کے قتل سے بشرط توبہ اور ادائی ناز و زکوۃ کی حکم مسلمان کا امر محمد کے
پورا کرنا ان کافروں سے جسے خیانت سرزد نہ ہوئی تحاطہ عہد و قرابت نہ کرنا مشرکوں کا حکم اس ذمہ کے قتل کا جو نقص جہاد و دین پر ہمارے طعن کر رہی تحریک
قتل پر کفار کے ضرور ہونا مؤمنوں کے امتحان کا ساتھ جہاد کے برابر ہونا مسافیت حاج او عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان اللہ کے فضیلت مہاجرین اور
مجاہدین کی دوسرے مومنوں پر بشارت رحمت و رضوان و جنت و اعظم کی مجاہدین مہاجرین کے لئے تھی کافروں سے محبت کہ نبی کے اگرچہ اقربا مومن اور خطاب
غیر خدا کے محبت پر آبار اور آبار و آخوان وغیرہ اور فقیہ ان لوگوں کا جو ان کے محبت میں جہاد سے باز رہیں یا دولا ناصرت الہی کا مواظبن کثیرہ آئندہ مومن
میں آوزول سکینہ اور جنود ملائکہ کا وعدہ توبہ کا ان کافروں کے لئے جو جبک حین میں باقی رہے مسیح کرنا مشرکوں کا مسجد الحرام سے اور جس ہوا انکا
تحریک کافروں کے قتل پر یہاں تک کہ وہ جزیرہ دین وعدہ عذاب اور باغ دینے کا ان لوگوں کی پیشانی اور کروٹوں پر جو جہاد میں مال نہیں خرچتے محبت
ان مسلمانوں کے حال پر جو جہاد میں نکلنے کے لہی سستے کرتی ہیں تحریف ان مسلمانوں کے جو جہاد میں کوئی نہیں کرتے عذاب الیم کے ساتھ قیامت ابوبکر
کے اور رفاقت انکی فارمین وقت ہجرت کے حکم کوچ کا جہاد کے لہی ہر حال میں عتاب ان مجاہدین پر جو غزوہ تبوک میں شریک نہ ہوئے ہجرت مذکر مہاجرین
کے جہاد میں کامل ایمان لوگ گہر میں نہ تھے کا اذن نہیں مانگتے ہجرت جہاد سے بیٹھے رہنے والوں کے منافقوں کے جاسوسوں کا ہونا انکار اصحاب
میں فتنہ کرنا منافقوں کا جہاد میں اذن طلب کرنا جہاد میں قیس کا جو منافق تھا گہر میں رہنے کے لہی جواب ان منافقوں کا جو مصائب پر مومنوں کے
خوش ہونے سے قبول ہونا منافقوں کے صدقات کا جہاد میں مال خرچ نہ کرنا اور نماز میں سستی کرنا اتفاق ہے چوٹی قسین کہنا منافقوں کا حکم مومنین پر
عیب کرنا ذی الخویصرہ تمہی کا نبی پر صدقات کی باہن بیان مصارف صدقات کا کہ انہے شخص میں خطاب نبی کو اور حکم جہاد کا کافروں اور منافقوں سے
قتل کرنا منافقوں کا کہ رسول کو قتل کریں شب عتہ میں غزوہ تبوک کے کوٹھی وقت جہاد کا منافقوں کا کہ اگر ہم مال با دین صدقہ دین اور مال خلیعہ کا جو حسن ہوا
منافقوں کا کہ بیٹھے رہتے جہاد چھوڑ کر خطاب نبی کو کہ اگر کوئی منافق پہر اجازت جہاد میں رفیق ہوئیے طلب کرے تو اسے اجازت نہ دو ہجرت امیر
کے اور اجازت چاہنا انکا کہ گہر میں بیٹھے رہیں اور جہاد میں بخاویں وعدہ خیرات اور فلاح اور خات و انہار و خلود اور نور عظیم کا جہاد کے لئے ثابت اور
اعراب کے جو گہر میں رہنے کی اجازت مانگتے ہیں رخصت ترک جہاد کی بیاروں اور ضعیفوں اور غلوں کے لئے اور جو ساری نہیں باقی الزام اور مذمت ان
گہر بیٹھے والوں کے جو امیر میں معتدین کا آنا حضرت کے پاس بعد غزوہ تبوک کے اور قبول ہونا ان کے عذر کا فضیلت سابقین اولین کے مہاجرین و انصار سے
فضیلت مجاہدوں کی اور خیر یا اللہ تعالیٰ کا انکے جان اور مال کو عوض میں جنت کے صفت خریدار ان جنت کی توبہ اور عبادت اور تحبہ اور سباحت اور عز
اور نبی و شکر وغیرہ سے قبول توبہ مہاجرین انصار جو غزوہ تبوک میں مطیع رسول کے ہر قول توبہ کعب بن مالک و ملارہ بن یحییٰ یا ابن یحییٰ عامری اور مال

کوہ ہود

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور واسکے اور فواید عیدہ اور ضامن پسندیدہ مذکور ہیں منجملہ ان کے نفع نہ دنیا کسی قوم کے ایمان کا غلبہ کہتے کے وقت سوا قوم دوسرے
اور معروف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی برادر نفع دنیا آیات کا بی ایمان اور یوں رسولوں اور مومنوں کی نجات کا اللہ تعالیٰ کی ذمہ منظر فضل احسان کو مومن
سورۃ کہو کہ لیس اللہ الرحمن الرحیم **اِنَّ زَيْنَ قُلْتُ مَا رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنْ کَانَ رَبَّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقًا قَالِ کَانَ فِی عَمَّا مَخْتَلَفَ**
ہوۃ وفاقۃ ہوا وفاقۃ خلق عمرہ علی الماء قال حماد قال یرید انما ای لیس معہ شئی مخرجہ لی زین روایت کیا انہوں نے کہ عرض کے میں نے کہ ای رسول
اللہ کہاں تھا پروردگار اسے مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے فرمایا آپسے عمارین تھا کہ ان کے نیچے ہی کچھ نہ تھا اور ان کے اوپر ہی کچھ نہ تھا اور پیدا کیا اسے عرش
پانی پر اجڑے کہا عمار کے منہ یہ ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی **وہاں** اس طرح کہتے تھے حماد بن سلمہ اس سند میں کہ روایت ہے وکیم بن حدیث سے اور شعبہ اور ابو نعین
اور شمر وکیم بن حدیث کہتے تھے یہ حدیث حسن ہے **اِنَّ مَوْحِیَ اَنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالِ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَمْلِیْ وَرَبَّہَا قَالِ یَمْلِیْ**
النَّارُ حَتّٰی اِذَا اَخَذَ اَخَذَ رَبَّکَ اِذَا اَخَذَ اللّٰہُ وَہِی ظَالِمَۃٌ اَلَا تَرٰ حَرَمَہُ اُمُو سَیِّ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بیشک اللہ تک فرصت دیتا ہے اور کبھی حضرت فی علی کی جگہ پہل فرمایا یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے اسکو بہرگز نہیں چھوڑتا پھر پکڑتا ہے آپسے یہ آیت **وَاِذَا اَخَذَ**
رَبَّکَ سِیَّئَرًا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت ابواسامہ فی زبیدی سے اس کے مانند اور علی کا لفظ کہا روایت ہے ابواسامہ سے انہوں نے ابی اسامہ
انہوں نے زید بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی داؤد ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مانند اور علی کا لفظ کہا اور شکر نہیں کیا
میں **میں** پوری آیت یوں ہے **وَاِذَا اَخَذَ رَبَّکَ اِذَا اَخَذَ اللّٰہُ وَہِی ظَالِمَۃٌ اَلَا تَرٰ حَرَمَہُ اُمُو سَیِّ** ابی اسامہ سے کہ جب پکڑتا ہے
کے کا لون والون کو اور وہ ظالم ہوتے ہیں تو پکڑ اسکی دروازے سخت **حَسْبُ** عمر بن الخطاب قال لما نزلت ہذا الایۃ فہنہم شیخی وسعد
سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا نبی اللہ فعلی ما فعل علی شیخی قد فرغ منہ او علی شیخی کو فرغ منہ قال بل علی شیخی قد فرغ منہ وجہ
یہ الایۃ فلا یاعمر لکن کل مہمس لم یخلق **کہ** ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے انہوں نے کہا جب اتری آیت **فہنہم شیخی وسعد** یعنی آدمیوں میں بخت
میں اور نیک بخت پوچھائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں اسی نبی اللہ کے کس چیز کے موافق عمل کرتے ہیں ہم آیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہیں
کہ جس سے فراغت ہو چکی ہے یا ایسی چیز کے جس سے فراغت نہیں ہوئے فرمایا اپنے بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے اور ظلم جاری ہو
میں اس پر اسی عمر لیکن بشرخص یہ وہی سانچے کے لئی وہ پیدا ہوا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند میں نہیں جانتی ہم اسکو مگر عبد الملک بن عمر کے روایت
سے **میں** عمر غرض ہے کہ اللہ تعالیٰ اعمال عباد اور انکی نجات اور شقاوت پہلے سے کچھ پکا ہی اور انکی مطابقت بندی عمل کرتے ہیں مگر سعید کو نیک عمل کے اور شقی کو
بدی توفیق دیتا ہے بشرخص وہی سن پڑتا ہے جسکی لئی وہ بنا ہے **شعر** کے راہر کاری ساقند و میل واندر دیش انداختہ **حَسْبُ** عبد اللہ قال
حَاءَ دَجَلِ اَلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالِ اِنَّیْ عَلَیْکَ اَمْرًا فَاَقْبِیْ لِمَدَیْنِہِ وَفِیْ اَصْبَتَ وَہَا مَا دُونَ اَنْ مَسَّہَا وَاَنَا هَذَا فَاَقْبِیْ مَا شِئْتَ
قَالَ لَہُ عَمْرُ لَقَدْ سَأَلَکَ اللّٰہُ کَوَسَائِرَ عَلٰی نَفْسِکَ فَلَمْ یَرِدْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یَّطْلُقَ الرَّجُلُ فَاَسْتَبَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَجُلًا فَمَدَّ عَلَیْہِ اَقْرَبَ الصَّلَوةِ طَرَفِ النَّہَارِ فَمَدَّ لَهَا فَاِنْ اَلْکَلِ اَنَّ اَلْحَسَنَاتِ یَذْہِبْنَ السَّیِّئَاتِ خَلَاکَ ذِکْرُکَ لَہُ اَلْاِجْرُ اَلَا یَقُولُ قَالَ
رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هَذَا لَہُ خَاصَۃٌ قَالِ بَلْ لِلنَّاسِ کَافَۃٌ ترجمہ عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کے اُسی کہ میں چھو ایک
عورت کو مدینہ کے کنارہ پر اور میں اس سے سب کچھ کیا سوا جلی کے اور میں حاضر ہوں آپ جو حکم فرماؤں رسجان اللہ کیا ایمان تھا کہ منہ کے قبول کر لیکو حاضر ہوں
عمر بن اللہ زید ہدایت ہا تھا اگر تو ہی بنا پر دہا ہا تھا اگر تو ہی چھو ایک اور شخص چلا گیا پھر کو مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکی بھی چھو ایک اور ہی بلایا اور یہی آیت پڑھی
اَللّٰہُ اَخْرَاجَکَ لِنَفْسِکَ فَاِمْکَرُکَ دُونَ کُنَا دُونَ دَکَیْ اور وقتو عین انکی بیشک کیا میں رکھتی ہیں براہ کو مگر یہی جو ہے یا دیکھنی والو کو پھر کو مگر دنی عرض کے قوم میں کہ
یہ نجات اسکی کچھ میں آپسے فرمایا نہیں اسکی کچھ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسکی روایت اسرائیل نے پاک سے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے ابی اسامہ سے انہوں نے عبد اللہ سے
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مانند اسکی اور روایت کے سفیان سے اسکی میں انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل اس کے

پر یقین نہیں رکھتی اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور کہو بدنی قرینہ کا اور خطاب ملائکہ کا اور کفارے مومکے وقت اور خطاب انکا مومنین کی روح سے اور انتظار کرنا کا فروغ کا قیامت اور ملائکہ کے دیکھنی کا اور قبیل مجنون باطل کے ساتھ عبد ملک کے اور وجود حقیقی کے ساتھ خرواکا و تفسیر کے اور قبیل دوسرے مسعود باطل کے گوگے اور عاجز کے ساتھ وغیرہ ذلک و مسعود و کافری اسرئیل علیہ السلام الرحمن الرحیم عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اسرئیل بی لقیتم موسی قال فغته فاذا رجل قال حبسته قال مضطرب الرجل الراس کأنه من رجال سنوۃ قال ولقیتم قال فغته قال ربعة احمر کأنه خرج من دیماس یعنی الحکمہ و رأیت ابراہیم قال وانا شبه ولده به قال وأنت بآباءنا ائین احدہما لئن و لاخر فیہ خرف فقیل فی هذا یماثلت فاخذت اللان فشربتہ فقیل فی ہدایت للفطرۃ او اصبحت الفطرۃ اما انک لو حدثت الخمر غرات امتک رحمہم ابو ہریرہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک مجھ کو شب حرمین ملائین موسی علیہ السلام ہی کہا راوی ہے کہ علیہ بیان کیا آپ نے انکا راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے موسی علیہ السلام کے کہے ہوئے میں اس شہسہ کے گویا کہ وہ ایک مرد میں شتوہ کی قبیلہ میں کے اور فرمایا کہ ملائین موسی علیہ السلام ہی اور صورت بیان کے انکی تو فرمایا کہ وہ میانہ قد میں سرخ رنگ گویا کہ اسہی نکلے میں دیاس یعنی حمام سے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا آپنی کہ میں انکی اولاد میں بہت شاہد ہوں انسی اور فرمایا کہ ملائین کے پاس برتن کہ ایک دودھ کا تھا اور دوسرین شرب تہی اور کہلے مجھے کہ لی تو اس میں جو چاہے سولی یا میں کے دودھ اور یا سوکھا چھری کسی کے راہ پائی تو نے فطرت کے یا کہا کہ یہو چا فطرت کو اور بیشک اگر تیا تو شرب کو تو گراہو جاتی است تیرے ف یہ حدیث میں ہے صحیح ہے مشرک حضرت نبی دودھ پسند کیا اس میں بشارت ہی علم اور کمالات دنیہ کی جو ابکی امت مرحومہ کو مل ہوئے اگر شرب لیتے تو فساد و خاد اور گراہی امت میں پیل جاتی عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بالبراق لیلة ائیسرہ بہ ملجأ مسرجا قال علیہ فقال جبرئیل انی قد فعل هذا فادربک احد اکرم علی اللہ منہ قال فارض عہ قاتر جمہ انس روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی براق آیا جس شب کہ معراج ہوئی انکو اور وہ لگام لگا ہوا تھا کاٹھی بند ہوا اور انسی شوخی کی تب فرمایا جبرئیل نے ہاں تو مجھ کے ساتھ اسی شوخی کر تے آج کے تجھ پر وار نہیں ہوا جو ان سے زیادہ بزرگ ہوا اللہ کے نزدیک کہا راوی ہے کہ یہ سنیانکے نگار دے کے ف یہ حدیث میں ہے عربیہ نہیں جانتے ہم اسکو مگر حدیث کے روایت عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما انتقمنا الی بیت المقدس قال جبرئیل باصبہ فخرق بہ الخمر فشد بہ الذواق ترجمہ یہ روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہو بخجی ہم بیت المقدس میں یعنی شب حرمین میں اشار کیا جبرئیل نے انکی نظر سے اور چرواہا ہوا اور دیا اس سے براق عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما کذب النبی قریش قت فی الحج فحلی اللہ لی بیت المقدس اخبرہم عن ایاتہ وانا النظر الیہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جبرئیل آیا مجھ کو قرآن سے یہ معراج سے باہر کہ ہوا میں حرمین اور ظاہر کر دیا مجھ پر اللہ تعالیٰ بیت المقدس کو مومنین انکو خبر دینے لگا اسکی نشانیاں اور میں خوب اسی دیکھتا تھا ف یہ حدیث میں ہے صحیح ہے از اسباہین مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور ابی ذر اور ابن مسعود ہی روایت ہے عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ و اجعلنا الرؤیا النبی ادینا کلافتہ للناس قال ہی رؤیا عین الریقا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ ائیسرہ بہ الی بیت المقدس قال والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن قال ہی شجرۃ الزقوم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ جو فرمایا ہے و اجعلنا الرؤیا النبی نہیں دیکھا یا مجھے جو کچھ خواب دیکھا یا گوگوں کے بانچے کو تو مراد اس سے دیکھنا انکابہ کا ہے کہ دیکھا یا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات میں کہ گئے وہ بیت المقدس کو کہا ابن عباس نے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے والشجرۃ الملعونۃ یعنی ملعون درخت جسکا ذکر ہے قرآن میں مراد اس سے زقوم کا درخت ہے ف یہ حدیث میں ہے صحیح ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کانت مشقۃ السجدة ملکۃ اللیل و ملکۃ النہار ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا وقرآن الفجر آخرت تک یعنی پڑھنا قرآن کا فجر کو خانہ سونکا ہے فرمایا آپ نے حاضر ہوتے میں اس پر فرشتی رات کے اور فرشتے دن کے ف یہ حدیث میں ہے صحیح ہے اور روایت ہے یہ علی بن سہر اش سے انہوں نے

سورہ فی الزمر

لگا کر اور بت کیا تو سو اور تمہارے زمانے نہ لگاؤ پاک ہو کر اور نہ بہا کو جہاوسی اور شبہ کو شک ہی کہ نوین بات یہی تھی کہ فرمایا آپ نے اور فیصلہ ہی ہو خاصہ سنہ
یہ کہ زیادتی کو تو تفریق کے دن ہو جسے لگی دو دونوں ہاتھ پر حضرت کی اور کہا کہ اسی ہی میں ہم کہ بیشک تم ہی ہو آپ نے فرمایا کہ ہر کیا چیز مانع ہی ہو کر
اسلام سے انہوں نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ بیشک انکی اولاد میں ایک نبی ہو اور ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ اگر مسلمان ہوں تو یہود میں ماراؤ لیکن
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع** ابن عباس ولا یفہم بصلواتک ولا تخافت بھا قال نزلت بمکة کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا رفع صلاتہ بالقرآن سنبہ المشركون ومن انزلہ ومن جاء بہ فآزل اللہ ولا یفہم بصلواتک ولا تخافت بھا عن اصحابک بان تسمعہم
یاخذوا عنک القرآن ترجمہ ابن عباس روایت ہے کہ انہوں نے کہا ولا یفہم بصلواتک ولا تخافت بھا یعنی مت پکار کر پڑھ نماز اپنی اور مت چپکے سے
پڑھ یا تمہارے کہ میں اتری ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آواز بلند سی قرآن پڑھتے گالیان تیری مشرک لوگ قرآن کو اور حسنی سے انا اور جو لایا
اتاری اللہ تو گئے یہ آیت مت پکار کر پڑھ قرآن نماز میں کہ مشرک لوگ سے اور اسکی آواز نیوالی کو گالیان دیوں اور مت آہستہ پڑھوتا کہ صاحبہ سنیں
ایسا پڑھو کہ وہ سنیں اور سیکھ لیں تمہارے زبان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع** ابن عباس فی قولہ ولا یفہم بصلواتک ولا تخافت بھا واتبع
بان ذلک سبیل قال نزلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخفف بمکة وکان اذا صلی باصحابہ رفع صلاتہ بالقرآن فکان المشركون اذا سمعوا
شتموا القرآن ومن جاء بہ فقال اللہ تعالیٰ لنبیہ ولا یفہم بصلواتک ای قہراتک فیسمہ المشركون فیسب القرآن ولا تخافت بھا عن اصحابک
وااتبع بان ذلک سبیل ترجمہ ابن عباس کہا آیتہ ولا یفہم بصلواتک الا لاہ + یعنی پکار کر مت پڑھ تو نماز اپنی اور مت آہستہ پڑھ اور وہ سب سے اسکی
پہر کے راہ کہ میں اتری ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپکے سے پڑھتا اور جب آپ بارون کے ساتھ نماز پڑھتے قرآن آواز بلند سے پڑھتے اور مشرک گالیان دیتے
قرآن کو جب سنتی اور حسنی انا اور جو لایا اسکو دیتے خدا جو برکت کو تب اللہ کا فی اپنے نبی سے فرمایا ولا یفہم بصلواتک یعنی مت زور سے پڑھ تو نماز کو اپنے
قرآن کو کہ مشرک قرآن کو گالیان دینے لگیں اور ایسے چپکے سے ہی مت پڑھ کہ تیرے اصحاب سنیں اور اسکے درمیان کی راہ اختیار کر **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **ع** ذر بن حبیش قال قلت لحذیفة ابن الیہام اصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت المقدس قال لا قلت بلی
قال انت تقول ذلک یا اصلم کہ تقول ذلک قلت ب القرآن یعنی وبنیک القرآن فقال حذیفة من اجتمع بالقرآن فقد اطلع قال عثمان
بقول قد اجتمع ورمی قال قد اطلع فقال سبحان الذی اسلم بعبدة لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی قال اقول لا صلی فیہ قلت لا
قال لوصلی فیہ لکنت علیک الصلوة فیہ کما کنت الصلوة فی المسجد الحرام قال حذیفة قد اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدابة طویلة
الطیر ممدودة هكذا خطوة ممدودة فما زال اٹلا طیر البراق حتی راکب الحجة والنار ووعدا لآخره اجتمع ثور رجاء عود ہما علیہ کدہما قال
ویتحد فون انه ربط لما یفر منه وانما اصغر لہ عالم الغیب والشهادة ترجمہ ذر بن حبیش روایت ہے کہ انہوں نے حذیفہ بن یمان سے کہا کہ نماز پڑھ
ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں حذیفہ نے کہا نہیں میں نے کہا بیشک پڑھ ہی حذیفہ نے کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اسی گنجی کیا دلیل ہے تیرے
جس سے تو یہ دعویٰ کرتا ہے میں نے کہا دلیل میرے قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے حذیفہ نے کہا قرآن سے جسے دلیل پڑے تو مراد کو ہو یا سفیان کہتے ہیں
کہ کہیے ہمارے منہ سے کہا کہ جسے قرآن سے دلیل پڑے وہ حجت میں غالب آیا اور کہی کہ مراد کو ہو یا سفیان کہتے ہیں حذیفہ نے کہا پڑھی یہ آیت صحیح
اللہ سے اسے نیچے پاک ہے وہ پرو دگا کہ لیگیارے ہی رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک کہا حذیفہ نے کہا یہ راہی تو اس آیت میں کہ نماز پڑھے
آپ بیت المقدس میں میں نے کہا نہیں حذیفہ نے کہا اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو پھر نماز وہاں ادا کرنا فرض ہو جاتا جیسے کہ مسجد الحرام میں نماز فرض ہے
یہ حذیفہ نے لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور دیکھنے براق لے بیٹھ والا قدم اسکا وہاں چلتا جہاں نظر ہو چکی پھر نماز پڑھنے
جبریل اور آپ براق کے پیچھے پڑے یہاں تک کہ دیکھ لیں جنت اور دوزخ اور فرشتے وعدہ کی چیزیں سب پہر لے پاؤں لوٹے اور لوگ کہتے ہیں کہ اسکو
اندہ دیا تھا (یعنی بیت المقدس میں) کیا ضرورت تھی اس کے ہاتھ کی کیا وہ بہاگ جاتا اسکو تو عالم الغیب والشهادة فی آنحضرت کی منہ کو دیا تھا

[illegible]

سورہ انفک انفک

ہم علیٰ صلوٰۃ کما فیہم اذ انزلنا الذین یؤمنون الفرح من کلمہ فیما خلدوا ونہ فیہ فالح ابی ایمان الذین جو اپنی نماز میں جاہزی
 کر نیوالی ہیں اور جو لوگ میناۃ کا سوچ منہ بہ منہ نہ ہو والی ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والی ہیں اور جو اپنے شرک گاہ کی حفاظت کر نیوالی ہیں اگرچہ بی بیوں پر یا جگہ کے
 ہوسے انکے ہاتھ سوائے ملا مت نہیں اور جو کوئی اسکے سوا چاہے وہ لوگ ہیں جیسی گذر ہو اسے اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت کر نیوالی ہیں
 جو نماز کے حفاظت کر نیوالی ہیں یہی لوگ ہیں وارث فردوس کے وہ ایمین ہمیشہ رہیں جسے اللہ تعالیٰ ان کے لئے بہت نصرت الٰہی صلی
 اللہ علیہ وسلم وکان ابنہ احارۃ بن مرقۃ کان اصیب یحییٰ بدرا صابہ سقم عجب فالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت احارۃ
 عن حارۃ الذین کان اصحابا خیرا احسبت وصار شوان کویضیا خیرا اجہل فی الدعاء فقال نبی اللہ یا اتر حارۃ را فیک جنان فی جنة و ان اترک
 اصحاب الفردوس الا علی والفر دوس ربی الجنة واسطہ واقضہا رحمہم انس بن مالک سے روایت کہ ربیع بنت نضر امین نبی علی اللہ علیہ وسلم کے
 پاس اور انکا بیٹا حارثہ بن سراقہ شہید ہو چکا تھا ہیکہ دن اسکو ایک تیر غیبی لگا تھا کہ غلام ہو گئے مارا بہر امین ربیع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض
 کے کہ خبر رکھی ہو جو حارثہ کے حال سے اگر وہ تیر کو پہنچا ہے تو میں امیرہ وارث ہوں اور اگر نہیں پہنچا وہ تیر کو تو کوشش کروں میں دعا میں
 سو حضرت نے فرمایا اسی حارثہ کے مان شیک جنت میں کئی باغ ہیں اور تیر ایشاد اہل ہوا بلند فردوس میں اور فردوس بلند ترین جنت کی اور جنت کے سج اور
 بہتر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے انس کے روایت سے **عائشۃ زوجۃ النبی علی اللہ علیہ وسلم** انہا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم عن ہذا الایۃ والذین یؤمنون ما توفو بہم وجلۃ قالت عائشۃ اھم الذین یؤمنون انھم ویکفون قال لا یألتی الصدیق
 ولکن الذین یؤمنون ویصلون ویصلون ویصلون ان لا تقبل منهم اولئک الذین یسارعون الخیرات وہم لھا سابقون **ف** یہ حدیث حسن ہے
 عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کا والذین یؤمنون ما توفو بہم وجلۃ ترجمہ ہے جو لوگ تیرے
 میں جو دیا ہے اور اول انکا ذکر فرما ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس بانیوالی ہیں عرض کے عائشہ نے کیا وہ لوگ شراب پیتی ہیں یا چوری کرتے ہیں فرمایا آپ نے کہ نہیں
 بیٹی صدیق کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اسکے ڈرتے ہیں کہ قبول نہ ہو خیرات انکی وہی لوگ ہیں کہ دڑتے ہیں
 نیکوں کو کفر اور وہ انکے بڑھنے والی ہیں **ف** روایت ہے یہ حدیث عبدالرحمن بن عبد اللہ عازم سے انہوں نے اسے میرے پاس انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 انزلہ عنہ **ع** انی یصلی الخیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وہم فیما کالرحمن قال تسویۃ النار فیقلص شقۃ العلیا حتی یصل وسط
 رأسہ وکسرتنی شقۃ حتی یضرب سرۃ ترجمہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اس آیت کی تفسیر میں دیکھو یہاں کالرحمن
 یعنی اور وہ ایمین تیر سی چراتے میں فرمایا آپ نے کہ ہمیں کئی کافروں کے منہ بہ کو اگ پس جگہ سکر جاو گیا انکا اوپر کا ہونٹ یہاں تک پہنچ جاو گیا کہ سرچ میں
 اور لٹکا ہو گیا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگیگا ان میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے جاتھم سورہ مومنون میں صفات مومنین میں مذکور
 ہیں ایمان و صلوٰۃ و خیر و اعراض لغوی اور دنیا زکوٰۃ کا اور حفاظت خروج کے اور رعایت المائتہ اور عہدوں اور حفاظت صلوٰۃ کی اور وعدہ فردوس کا
 لکن لہی اور بد خلق سے تفصیل خلق انسان کی مٹی سے اور نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اسکا اور یہاں اگوشت کا چوبیوں پر اور اسکا کھانے کی قدر توں سے پیدا کرنا اسکا
 کا اور اتارنا پانی کا اور شیرابا پانی کا زمین میں اور پیکر نابا غو کا کھجور و انگور سے اور کالنا اکثر میوہوں کا اس سے اور کالنا درخت زیتون کا طور سیار سے اور
 پلانادودہ کا بطون انعام سے اور خوراک آدمیوں کی اس سے اور سوار ہونا جانوروں پر اور کشتی پر اور قصص اضیہ سے قصص نوح علیہ السلام کا اور ہود اور موسیٰ بن مریم
 کا علیہم السلام اور خطاب جمیع انبیاء کے طرف اور حکم طبیات کی کہانیکہ اوصل صالح اور تقویٰ اور توحید کا املو اور صفات اہل خیر سے خوف خدا اور یقین کرنا اللہ کے آیتوں
 پر اور احتراز کرنا شرک سے اور خوف کرنا خدا سے باوجود اتفاق مالکی اور احوال آخرت کے گمراہ ہونا منکون کا آخرت کا اور انکار اہل مکہ کا اور شرک کے اور حسرت کافروں
 کے وقت موت کی اور ازاد و حیات کے واسطی عمل صالح کے اور ثبات بزرخ کا اور اٹھنا جانا منکون کا فح عیب سے اور موقوف ہونا طبع کا عمل نیک کی کران
 پھر پراور جلس جانا مومنوں کا دوزخ کے الگ سے اور اقرار کرنا دوزخوں کا اپنے شقاوت کا اور دعا کرنا انکا اور خطاب کرنا اللہ کا بلخط خواہ و لا حکم لہن ساردا

خصوصاً سید الانبیاء کا کہ اپنی حدیث کی بات نہ لکھی اور روایت آویں) یہ میں متوجہ ہوئی اپنی ٹکی طرف اور میں نے کہا تم جواب دو حضرت کو انہوں نے بھی کہا میں آپ کی آگے
 کیا عرض کروں کہا ام المؤمنینؓ نے کہ یہ حبیب کچھ جانتا ہے ان دنوں نے شہر ڈیر ماٹن اور حدوٹا کی اسکی جیسے اسکے ذات مقدس کے لائق ہے یہ میں نے کہا اللہ کے قریب
 میں کہوں کہ میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہی کہ میں بھی ہوں حبیب یہی بات بھی فائدہ دینگی تمہاری الکی اسلئے کہ تم اسکو بول چکی اور تمہاری دل اس سے رنگ لے
 اور اگر میں کہوں کہ میں نے کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم کہو گے کہ اقرار کر لیا ہنسی اپنی تصور کا اور اللہ کے قسم ہے میں نہیں جانتی تھا کہ اور یہی
 لے کوئی کہ بات کہا ام المؤمنینؓ اور سوچنا میں نے یعقوب کا نام پہر وقت میرے خیال میں آیا مگر میں نے کہا یوسف کی باپ کے (یعنی الکی) کہ بات برابر ہے) جب کہا
 انہوں نے فصیح جیل والہ الاستحسان علی التصقون یعنی صبر ہی بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اسے جسے تم بیان کرتے ہو کہا ام المؤمنینؓ اور وحی نازل ہوئی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی وقت اور ہم چپ ہو رہی تھیں چالی رہی آثار وحی کے اور دیکھی نہیں خوشی الکی موندہ میں اور وہ اپنی پیشانی سے پسینا پونچھتی تھے اور فرماتے
 تھے بشارت ہو چکی تھی عائشہ کہ اللہ نے اناری پاکیزگی میری ام المؤمنینؓ سنی اللہ عنہا کی کہ میں بڑے غصہ میں تھی کہ مجھے میرے ان باپ نے کہا کہ کھڑی ہو حضرت
 کے الکی (یعنی شکر پر حضرت کا اوپر) میں نے کہا کہ میں نے نہیں قسم ہے اللہ کی میں انکا شکر ادا کرئی کہ یہی کھڑی ہو گئی اور نہ تعریف کر دئی اور نہ تمہاری دونوں ٹکی تعریف کر دئی
 یہ تعریف کر دئی اللہ کی حسی میرے پاکیزگی اناری تم لوگوں نے تو میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار کیا اور نہ اسکو روکا اور ام المؤمنینؓ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا
 کرتی تھیں کہ زینب حج کے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے سچا یا اسکی دینداری کے سبب اور کبھی سنی اس مقدمہ میں مگر اچھی بات یہ ہیں الکی حسنہ وہ ہلاک ہو گئی ہلاک ہو گیا اللہ کے
 ساتھ یعنی شریک بہتان ہو گئی اور جو اسکا چرچا کرتے تھے وہ سب اور سان بن ثابتؓ اور عبد اللہ بن ابی منافقؓ اور وہ اسکا ذکر نکالتا تھا پہلے سے پہلے انہا اور اسے
 اس بات کا برا بوجھ اٹھایا اور حسنہ بنی کہا ام المؤمنینؓ کی کہ قسم کہا الی البکر نے کہ اب نفع نہ دینگے کہ سطر حکام سب کو کہی ہو اتاری اللہ تعالیٰ اس پر آیت والا یکن
 اولو الفضل منکم و اسحق یعنی قسم نہ کہا وین بزرگی اور کشائش الی تم میں اور مراد اس البکر میں کہ نہ دینگے قرابت والو کو اور ساکن اور مہاجرین کو جنہوں نے
 اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور مراد اس سے سب سے پہلے انک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا تحجون ان یغیر اللہ لکم واللہ عفو رحیم یعنی کیا دوست نہیں کہ میں تم کو اللہ تعالیٰ
 بخشد ہوئی ہو اور اللہ بخشنی والا ہر مان کہ کہا البکر نے بیشک قسم ہی اللہ کی ہی رب ہمارے دوست رکھتے ہیں کہ تو بخشنی ہو اور پرہیز لگی سب کو جو دیتی تھی **ف**
 یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے شام بن عروہ کی روایت ہے اور وایت ہے یونس بن یزید اور عمر اور کئی لوگوں نے زہریؓ انہوں نے عروہ بن زہریؓ اور سعید بن سبیح
 اور علقمہ بن وقاص لشی اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن سبک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث شام بن عروہ کی روایت ہے پوری اور لیبی حدیث روا
 کے ہے ہندار بنی انہوں نے ابن عباسؓ انہوں نے حماد بن انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکرؓ انہوں نے عمرو بن انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے حبیب نازل
 ہوئی طہارت میرے کھڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور ذکر کیا اسکا اور قرآن پڑھا یہ حبیب سے اترے دو مردوں اور ایک عورت کو حکم کیا کہ انکو بارش میں ہدف نہ
 کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے انہیں جانتے ہیں اسے کہ محمد بن اسحاق کے روایت ہے متبرک رحمہ اللہ اس حدیث میں تصدیفانک مذکور ہے کیفیت مفصلہ کے یہی کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں جاتے قرعہ اٹھاتے یہ حبیب عروہؓ مرسلیم پیش آیا قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا یہ وہ حضرت کے ساتھ تھیں بعد نزول حجاب کے
 اور ہودج میں لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اٹھاتے تھے اور ہودج سمیت اوٹے اٹھاتے یہ حبیب حضرت عروہؓ سے لڑی اور دیکھتے قریب ہو چکی حکم دیا رسول خدا
 اللہ علیہ وسلم رات کو طے کا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں شکر کے باقی قسمی حاجت کو لگی اور جب وہاں سے کوٹ کر اپنے فرد گاہ میں پہنچی تو میں نے اپنے سینہ کو ٹوٹا
 اور ایک ہار جو میرے گلے میں تھا اسکو نیا یا اور میں اسی ڈھونڈنے لگی اور جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے وہ آئی اور ہودج میرا اوٹ پلا دیا اور اس وقت میں عورتوں
 ملت طعام کے سب سے نہایت ہلکی ہلکی تھیں کہ لوگوں کو نہ معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا غرض انہوں نے ہودج لا دیا اور شکر چلا گیا جب میں اپنی جگہ پہنچی تب خیال
 ہوا کہ لوگ ڈھونڈنے آئے اور میں اسکو دھونڈنے لگی اور جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے وہ آئی اور ہودج میرا اوٹ پلا دیا اور اس وقت میں عورتوں
 تھا اللہ والا ایسا چون پڑا اور لکے آواز سے میں جاگی اور سو اس کے کچھ کلام انہوں نے مجھے لکے اور میں انکے اوٹ پر سوار ہو گئی انہوں نے اوٹ لکے میں پہنچا دیا اور منافق
 لوگ اپنا موندہ کا لاکر لے لگے باقی قصہ یہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو لوگ اس تہمت میں شریک تھے انہی کو شہرے حداری

اور اللہ تعالیٰ فی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور برکت میں کتنی ہی عین آثار میں اور انواع و اقسام کی طہارت کو طہیات فرمایا اور مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ کیا اور فرمایا کہ ہم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا پر فرمائی بہنیں لکھی باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ کسی عورت کو بہنیں خیانت فرمائیں موائے پیلے کی جبریل الہی تصویر ایک یا دوسری تصویر کے پاس لائی اور کہا یہ تمہاری بیوی ہیں اور مروجی کہ تصویر انکی پیشے میں منقش ہوئی تھی دوسرے کہ حضرت کوئی باکرہ عورت نکاح نہیں کیا سوائے پیشے کے وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سزا کا لکھی گود میں تھا چرتے تھے یہ آپ نہیں گھر میں دفن ہوئے یا جو نبی سیدکے حضرت بروہی تھی اور آپ انکے کلمات میں ہوتی تھیں چھپے یہ اترتی برات لکھی آسمان ساتویں سیرکہ دہشتی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول کے آپہوں یہ کہ اللہ تعالیٰ فرمایا تو نبی کے اللہ وعدہ کیا انکے ہی مغفرت اور سدق کریم کا اور سروق جب روایت کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہتے روایت کی مجھ سے صدیقیہ فی جو حدیث کے بیٹی میں رسول اللہ کی بیوی ہیں جنکی برات اللہ نے نکال ہے اترتی ہے ہذا خلاصہ انی النجوى ابی سلمہ سی روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امی عائشہ یہ جبریل میں کہ تم کو سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ نے کہا آپ سلام ہے اور رحمت اللہ کی محدث روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور انہیں سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے تین بار کو خواب میں دیکھا اور فرشتہ تمہارے تصویر پارہ حریر پر لایا تھا اور کہا تھا یہ الکی بیوی ہے یہ حریب میں تھا اور کہا کہ تو مروجی صورت پائی جو خواب میں دیکھے تھے یہی ہر غیب اپنے دل میں کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اسکا ظہور ہوگا روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور سب طرح بہت سی روایتیں لکھے فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ہم تصور وارو کا خسر لوم النشور میں انکے ساتھ کری اور ہر خضیات اور سیات کو بخشنے اترے یارب العالمین حبب الصالحین دست منہم لعل اللہ یزنی صلاحا ام المؤمنین کو اللہ تعالیٰ نے علم الیہ اعانت فرمایا تھا کہ ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارہویچو حدیث شکل ہوئی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے اور انکے پاس اسکا علم وارد ہوتا ہے اور موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں کوئی شخص نہ دیکھا کہ تر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ان دونوں کو تر مذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب اللہ تعالیٰ دفعہ درجہ فی اعلیٰ علیین وا لکرم من اولادہ الدین والذین وانزلنا منک ما کاد کان منک حیر المؤمنین امین یارب العالمین خاتمہ سورہ نور ششم بدور انکھونکا نور اور دلونکا سرور سی اسکی آیات کو افعال چہرہ خود میں اور وحانی و مطالب چراغ بیت العمور اشارات و کمالات نمونہ تجلی طور سیات منزلی سے امین بہت کچھ مذکور ہے اور حدود شرعیہ کی اکثر مسطورہ مجملہ انکے سے تزانہ اور زانی کے اور حکم انکے نکاح کا اور اسی کوڑی ہونا حد قاف کے اور حکم لعان کا اور آداب گھر میں جانکے سلام استیذان کے اور نبی خالی گھر و نبین خالی ہی بخیر و نون ہلک کے اور جواز بیوت غیر مسکونہ میں جانیکا کہ جس میں اپنا سامان رکھا ہوا اور حکم غرض بصر کا اور خط فرج کا اور نبی عورتوں کو اپنے زینت ظاہر کرنے کی اور امر کو نہ نکٹ نکالنے کا اور بیان محرمونکا جیسے شوہر باپ دادی یا خسر وغیرہ میں اور نبی تیر پٹم کر چلنے کی عورتوں کو کہ آواز زبور کی معلوم ہوا اور حکم رانڈونکے نکاح کا اور امر مکتات کر دہی کا اور غلام کو اور نبی لوندیونکے زکا لکھی اور امر مجازت چاہنے کا گھر میں آنیکے لئے تین وقتوں میں قبل صلوٰۃ فجر کے اور دوسرے وقت اور بعد نماز عشاء کی اور انکے ہوا اور قبول میں جواز آمد و رفت کا اہل بیت کے لئے اور امر طفال کے اجازت لگنے کا مثل بانوں کے جب وہ بالغ ہو جاویں گھر میں آتی وقت اور جواز قناعت کر دینا تھوڑے گھر پر پڑھو کے لئے اور جواز کہنا کہانہ کالے گھر و نبین اور اپنے باپ دادوں کے اور ماؤں وغیرہ کے گھر و نبین اور جواز نگر کہانیکا اور جدا کہانیکا اور حکم سلام کا وقت گھر میں آنیکے اور جاز نہ ہونامی کے بغیر اذن کے چلے جانا الکی محض ہے اور قصص سے مذکور ہے قصہ انکے و برات ام المؤمنین کا اور صفات انہی سے مذکور ہے پیش لکھے نواسر کے ساتھ ایک طاق کے کہ جس میں ایک چراغ ہوا اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہوا اور موجود ہوا انکے نور کا ان گھر و نبین جہان صبح و شام انکے پاکی ولی جاتی ہے اور وسیع اہل حیات و ارض کے اور ملکیت اس تعالیٰ کے سب پر اور قدرتیں الکی جیسے دلیو کا چلانا اور پانی کا ان ہی برسا اور برف اور اولونکا گرا اور میل نہ ہونا کا بدلتی آنا اور ملکیت اور علم اسکا اور مخلوقات کے اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے ازال آیات مینات کا اس صورت میں اور احسان کہنا نزول آیات کے ساتھ اور نونا نور الہیہ کا ان لوگوں میں جنکو تجارت اور بیع ذکر کر کے سے غافل نہیں کہتے اور تمثیل اعمال کفار کے سراسر اور تمثیل دوسرے ظلمات اور یہ خانا عیان ایمان کا جلا اور رسول کے اخلاص اور فضیلت ان لوگوں کی جو خدا اور رسول کے حکم پر مینا اور لطفنا کہتے ہیں اور قسم کہاں مافقونکار رسول کے لگے کہ اگر آپ جہاد کا حکم فرمادیں تو ہم سبے جلیں اور وعدہ خفیہ کر دینا اس زمین صالحوں کو اور امر فامنت صلوٰۃ اور تیار زکوٰۃ اور اطاعت رسول کا اور وعید ناکہ کافروں کے لئے اور جمعہ اور جمعہ و جہاد اور

ماری کا شہر تھوڑے عرصہ میں مائتہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہ جب آیات اتری داند غشیہ تک لاقربین یعنی ڈراوی اسی ہی اپنی قرابت والوں کو
فرمایا جو اسے علیہ السلام کی مائتہ (۱۰۰) حضرت کے پہلے ہی میں (۱۰۰) عبدالمطلب کے اسی فاطمہ بی بی محمد کی اسی بی بی عبدالمطلب کے بیشک میں اختیار نہیں کرتے
انکے درگاہ میں تمہارے کسی چیز کا مال تو تم میرے مال میں جو چاہو دینے آخرت کا سالہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے شفاعت ہی بغیر اس کے کام کے نہیں ہو سکتی و
یہ حدیث حسن ہے اور اسی سے روایت ہے کہ وہ کسی لوگوں میں یہ حدیث مشام بن عمرو کے انہوں نے اپنے اپنے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی محمد بن
عبدالرحمن ثنوا کی روایت کے امتداد روایت کے بعضوں نے مشام بن عمرو کے انہوں نے اپنے اپنے انہوں نے سے مرسلہ اور نہیں ذکر کیا اس
سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور سابقین علی اور عباس کے بھی روایت ہے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَانْزِلَ عَسَدُكَ الْاَقْرَبَيْنِ جَمْعُ رَسُولِ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَيْتَا خَصْرًا وَعَمَّ قَالَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا وَانْفِكَ مِنْ النَّارِ فَاَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا
انْفِكَ وَانْفِكَ مِنْ النَّارِ فَاَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا وَانْفِكَ مِنْ النَّارِ فَاَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا
مَعْتَرِفَتِهِمَا وَانْفِكَ مِنْ النَّارِ فَاَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا وَانْفِكَ مِنْ النَّارِ فَاَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا
صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا وَانْفِكَ مِنْ النَّارِ فَاَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا وَانْفِكَ مِنْ النَّارِ فَاَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا
والو کو جمع کیا جو علیہ السلام نے قریش کو اور فاعل کے نصیحت ہر ایک کو الگ الگ اور عام ہی کی اور فرمایا اسی گروہ قریش کے چھوڑ دو تم اپنے جانوں کو اس سے
اسلئے کہ میں اختیار نہیں کرتا انکے درگاہ میں تمہارے ضرر کا نفع کا اسی گروہ نبی عبد مناف کے چھوڑ دو اپنی جانوں کو اس سے پہلی کہ میں اختیار نہیں کرتا اللہ کے
درگاہ میں تمہارے ضرر کا نفع کا اسی گروہ نبی قسبی کے چھوڑ دو تم اپنے جانوں کو اس سے پہلی کہ میں اختیار نہیں کرتا تمہارے ضرر کا نفع کا اسی گروہ نبی عبدالمطلب کے چھوڑ دو
اپنی جان کو اس سے پہلی کہ میں اختیار نہیں کرتا تمہارے ضرر کا نفع کا اسی فاطمہ بی بی محمد کے چھوڑ دو اپنی جان کو اس سے پہلی کہ میں اختیار نہیں کرتا تمہارے ضرر کا نفع کا
کا تیرے قرابت کا مجھ پر جو سو میں اسکو داروں کا دینے دنیا میں باقی رہی آخرت میں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے یہ حدیث غریب ہے اس سے روایت ہے
علی بن حجر نے انہوں نے شعیب نے انہوں نے عبد اللہ کے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابی ہریرہ کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مشور کے موافق **عَنْ**
الْاَقْرَبَيْنِ جَمْعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْفِكَ مِنْ النَّارِ فَاَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا
صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا وَانْفِكَ مِنْ النَّارِ فَاَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا وَانْفِكَ مِنْ النَّارِ فَاَنَّ لَكَ مِنَ اللَّهِ صِرًا وَلَا تَقْعَا بِمَعْتَرِفَتِهِمَا
یہ حدیث غریب ہے اس سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص انہیں کا تو تم کو ڈراتا ہے یا صبا جا کہتا ہے اور چونکہ شکر لوط کو اکثر بجا ہو چکا ہے سلمیٰ مطلق شکر کے لئے یہ حکم کہنے ہیں خاتمہ
سورہ شعراء میں قصص قصہ موسیٰ علیہ السلام کے فرعون لطیف جان کا اور لشکر لوطی اور ہارون کے فرعون کے ربوبیت الہی کے باب میں اور
مقابلہ سورہ کا اور خطابانی اسرائیل کا اور پارہ جو جانا دریا سے اور غرق ہونا فرعون کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور لشکر لوطی اصنام کے باب میں اور توصیف
بار تعالیٰ کے خلق اور بار اور طعام اور سختی اور شفا دینا مرض کے وقت اور بار اور جانا اور طلب ایک مغفرت کے اس سے اور قصہ نوح علیہ السلام اور دعوت
انکے اور قصہ ہود اور صالح اور لوط اور حبیب علیہم السلام کا اور بیت سے نواز مغفرت جیسے خطاب پر کہنے کو کہ لوگوں کے ایمان لانیکہ لئی اپنی جان مارو کی اور بار
کا فرود کا ذکر جدید اور بیان قیامت کا اور نفع دنیا مال و اولاد کا اسدن اگر قلب سلیم کا اور خطاب مشرکوں کے ساتھ کہ جو تمہارا کہان کے اور کوئی شہر
و جیم ہونا مشرکوں کے واسطی اور نزول قرآن کا بواسطہ روح الامیں کے قلب سول پر اور ذکر ایک کہ جو ہونا کتب سابقہ میں اور پچانے اسرائیل کا انکو اور ہودانہ
کا بہرہ میں اور خطاب نبی کو اور نبی اشراک نے الا لوہیت سے اور حکم قرآن کے ڈرائی کا اور بار و جہنم کا مومنوں کے لئے اور کمراتہ توکل کے خدا پر اور دیکھنا اسکا
نہج کو وقت قیامت کے آرزو دل شیطانی گناہ کا دھم پر اور عا دہو مابین جان شعرا کا اور سرگردانی انکے جہنم میں اور خدمت الہی استثنائی مومنین کا

[illegible]

رہی یہاں تک کہ وہ جو ان ہو گئی اور انکو زید بن محمد کہتے تھے سو اتاری اللہ تعالیٰ نجات اور عظمیٰ نے مومنہ بولی بیٹوں کو پکارا تو انکی باپ کی طرف منسوب کر کے
 لینے چکے وہ غلط فہم ہیں یہی انصاف کے باعث اللہ کے نزدیک ہر اک کو معلوم نہوں انکے باپ تو وہ تہا ہر ہائی میں دین میں اور تہا ہر فریق میں لینے یوں پکارو کہ
 فلاں رضی ہے فلاں کا اور فلاں ہائی فلاں کا بیٹے کے باعث اللہ کے نزدیک لینے عدل کے **ف** یہ حدیث مروی ہوئی داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے روایت
 کے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وحی
 آسانی سے کچھ چہا تے تو بیشک یہ کہتے چہا تے **وَإِذْ يَقُولُ لِلَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَيْنَا سِيقًا أَخْرِتِ لَنَا أَدْرَسَ حَدِيثَ كَوْنِ طُولِ كَسَاةِ رَوَايَتِ هُنَّ كَيْدُ رَوَايَتِ**
 سے حدیث مذکور عبداللہ بن رضاح کوئی نے انہوں نے عبداللہ بن اور اس نے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور کہا تہا مذہبی ہے خبری ہو محمد بن ابان نے انہوں
 نے روایت کی ابن ابی عدس سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وحی آسانی سے کچھ چہا تے تو اس آیتہ مبارک کو چہا تے **وَإِذْ يَقُولُ لِلَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَيْنَا سِيقًا أَخْرِتِ لَنَا أَدْرَسَ حَدِيثَ كَوْنِ طُولِ كَسَاةِ رَوَايَتِ**
عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو نَزِيلَ بَيْنَ حَارِثَةَ الْأَزْدِ بْنِ هُجْرٍ حَتَّى تَزَالَ الْقُرْآنُ أَدْعُوهُمْ لَا بَأْسَ بِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ تَرْجِمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ سے روایت
 ہے انہوں نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ بلکہ پکارتے تو یہی کہتے زید بن محمد یہاں تک کہ قرآن اتر کر پکارو تم انکو انکے باپوں کی طرف منسوب کر کے
 یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالیٰ کی نزدیک **عَنْ** عامر الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَكُونَ مِنْ رَجُلٍ كَمَا قَالَ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَكُونَ مِنْ رَجُلٍ كَمَا
 فَيَكُونُ وَلَدُكُمْ فَتَرْجِمُهُمْ بِمَنْ شِئْتُمْ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَكُونَ مِنْ رَجُلٍ كَمَا قَالَ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَكُونَ مِنْ رَجُلٍ كَمَا قَالَ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تَكُونَ مِنْ رَجُلٍ كَمَا
 کا صادق آجائے کہ محمد کیے باپ نہیں تہا مرد و عین سے **عَنْ** اُمِّ عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَرَى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا
لَا رَجُلٍ وَمَا أَرَى لِنِسَاءٍ يَدُ كَوْنٍ لِيَشِيءُ فَذَلِكَ هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّ السُّلَيْمَانَ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْآيَةَ تَرْجِمُهُ عَارِضًا كَيْفَ أَنْ تَخْفِرَ
 اس حاضر مومن اور عرض کے کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتے ہوں کہ سب چیزیں مردوں ہی کے لئے ہی اور قرآن میں عورتوں کا ذکر کہیں نہیں آتا یہ آیت اتری ان المسلمین
 آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اور اس حدیث کو ہم اس سند سے جانتے ہیں **عَنْ** النَّسَائِيِّ قَالَ لَمْ تَزَلْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي ذِيكَ بَلَتْ تَحْتِ
فَلَمَّا قَضَى نَبِيُّهَا وَكَرَأَوْهَا فَحَاكَا فَكَانَتْ تَقْفِي عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَقُولُ رَوَّحُكُنَّ أَهْلُكُمْ وَرَوَّحُنِي اللَّهُ مِنْ قَوْقِ
 سب سے نکالتے ترجمہ انس نے کہا جب یہ آیت اتری زینب بنت جحش کے خا میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فلما قضیٰ نبيها وكرأوها فحاكاهما فكانت تقف على نساء النبي صلى الله عليه وسلم فقال تقول رويكن أهلكم ورويكني الله من قوق
 سے بیاہ دیا ہے اسکو میرے ساتھ کہا راوی نے کہ یہ وہ خبر کرتی تھیں ارزاہ شکر کے حضرت سب بیویوں پر کہ نکاح کیا تہا تہا عریزوں اور میر نکاح کیا ہے اللہ تعالیٰ
 نے کہ ساتویں آسان کے اوپر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم اس حدیث صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ساتوں آسان کے اوپر ہے اور
 حضرت کی سب بیویوں کا جو امہات مومنین میں ہیں یہی عقیدہ تھا کہ سب سب کو ملکر سپرد کرتی تھیں اب جو اسکے خلاف عقیدہ رکھی وہ ناخلف ہے **عَنْ** اُمِّ
هَارِثَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَادَ رُتَالِي فَقَدْ رَفَعَنِي ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّا أَعْلَلْنَا لَكَ أَرْوَاحَ الْأَلَاءِ أَلَيْتِ
أَجْرُ رَهْنٍ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ وَاللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ الْآيَةَ قَالَتْ
فَلَمَّا كُنَّا أَهْلًا لَهُ لَا يَفِي كَرَاهَا لِحُرِّكَ مِنَ الطَّلَاقِ تَرْجِمُهُ ام ہانی سے روایت ہے جو بیٹے بن ابیطالب کے لینے حضرت کے چھری ہیں انہوں نے کہا کہ حضرت نے
 مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں نے عذر کیا کہ میرے پاس چھوٹی چھوٹی لڑکی ہیں روتے بیٹے انکو شاید ناگوار ہو آپ میرے عذر قبول فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے
 آیات اتاری انا اعلنا لك اروح من آلہ کہ یہاں کہ یہ میں آپ پر حلال نہیں ہوئی اسلئے کہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی میں ان لوگوں میں تھی جو قسم کے
 اسلام لائے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو کہ حدیث کے روایت سے اسی سند سے مترجم پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے طلال
 کے بہتے تیرے لئے یہ بیان تیری جبکہ تم نے دیا اور وہ جسکے الگ بہتے رہے ہاتھ لینے لونڈیاں جو عنیت میں عنایت فرمائیں اللہ نے تم کو اور تیرے
 چچا کی بیٹیاں اور تیری بہنوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں ان میں سے خالوں کی بیٹیاں ان میں سے جو ہجرت کر کے آئیں تیرے ساتھ لینے جنہوں نے

ہجرت نہیں کی وہ حلال نہیں آخریت تک **ع** اَنْ قَالَ لَمَّا تَزَكَّ هَذِهِ الْاَلَاءُ وَتَخَفَى فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُدْبِرُهُ فِي شَأْنِ رَيْبِكَ لَيْسَ خَشٍ
 جَاءَ زَيْدٌ لَيْسَ لَكَ فَفَصَحْطًا لَقِيَا فَاسْتَأْمَرَ لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ رَوْحُكَ وَاتَّقِ اللَّهَ مَرْجِعُهُ اَنْ
 کہا جب یہ آیت اترتی و تخیفی فی نفسک یعنی جیسا تھا تو اسی نبی اس چیز کو کہ اس کا کہنے والا تھا اور یہ آیت ریب بنت جحش کے شان میں اترتی اور زید
 اُن کے شوہر آئے اور ارادہ کیا انہوں نے طلاق دینی کا اور مشورہ طلب کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا روک رکھو تم انہی بیوی انہی بایں میں طلاق
 مت دو اور درود الہی **ف** یہ حدیث میں صحیح ہے مگر صحیح ہے حضرت کے دل میں تھا کہ اگر زید کو طلاق دیا تو میں ان کے دلجوئی کے لئے اُن کی گنج
 کرونگا مگر لوگوں کے شرم کے مری اس امر کو ظاہر نہ کرتی تھی البتہ اس کو ظاہر کر دیا البتہ کسی شرمناک نہیں **ع** اِنْ عَبَّاسُ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ رَسُوْلُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِ النَّسَاءِ كَمَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الطَّاهِرَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النَّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبْدُلَ بِهِنَّ مِنْ أَرْوَ
 كُوهُ عَجَبُكَ حَسْبُكَ لَا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَأَحَلَّ اللَّهُ فِتْيَانًا لِمَنْ مَنَابِتُ وَأَمْرًا مَوْصُوَّةً أَنْ وَهَبْتَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتٍ دُونِ عَوْرَتِ
 الْأَسْلَافِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ هَذَا حَيْضُ عَمَلِهِ وَهُوَ فِي الْأَحْزَانِ مِنَ الْخَبَرَيْنِ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَنْفَاحَ اللَّائِي أَلَيْتَ
 أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ خَالِصَهُ لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَرَّمَ مَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ أَصْحَابِ النَّسَاءِ رَحِمَهُ ابْنُ
 عباس نے کہا منہ کے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی اقسام سے مگر جو مومنہ ہوں ہجرت کی فرمایا اس کے نی لا یحل لک النساء من بعد یعنی طلاق
 نہیں تجھے اسکے بعد اور عورتیں اور نہ یہ کہ بدلے میں عورتوں میں سے یعنی جواب تیرے نکاح میں ہیں اگر تجھ کو پسند آوی خواہے تو ان کی مگر جو عورتیں کہ مالک
 ہوں ان پر تیرے ہاتھ (یعنی وہ حلال ہیں) اور حلال کہیں اللہ تعالیٰ جو ان عورتیں ایمان والیاں اور عورت ایمان الی کہ بخشدی اپنی جان ہی کو اور
 حرام کیا اللہ تعالیٰ نے ہر دین والی عورت کو سوا اسلام کے پہر فرمایا اللہ سے جو منکر ہو ایمان کا ضائع ہو گئے اسکے عمل نیک اور عورتیں وہ فقہان والو نہیں ہیں اور زید
 اسے اسی نبی حلال کی جس نے تیرے لمبی عیال تیری کہ جبکہ مہر تو نے دیدیا اور جو تیری ہاتھ کی ملک ہوں جو اللہ نے عنیت میں عنایت فرمایا میں تجھ کو
 چھوٹا فرمایا خالصہ لک یعنی یہاں کہ جو عورت مومنہ بخشدی اپنی جان اور ارادہ کہی ہی اسکے نکاح کا وہ حلال ہے نبی کو یہ حکم خاص تیرے لئے ہی نہ اور مومنوں کے لئے
 (یعنی اور ان کا نکاح بغیر مہر نہیں ہو سکتا) اور حرام کہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے سوا اور مومن عورتوں کی **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم اس کو عبد الحمید بن بہرام ہی کی روایت
 سے جاتے ہیں سائینج احسن حسن ہے وہ کہتے تھے کہ احسن بن خلیل نے کہا کہ عبد الحمید بن بہرام جو روایت کرتے ہیں حوش ہے انہیں کچھ نہ تھا البتہ نہیں **ع**
 عَائِشَةُ قَالَتْ مَا فَاتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النَّسَاءُ مَرْجِعُهُ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا وفات نہیں ہوئی رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ حلال ہو گئیں آپ کے لمبی سب عورتیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مگر صحیح صحابہ کرام کا اختلاف تھا کہ آنحضرت پر
 اور عورتیں بھی حلال ہوئیں یا نہیں حضرت عائشہ کا مذہب اس حدیث میں گذرا انس فرماتے ہیں کہ آخر عمر تک عورتیں آپ پر حرام ہی رہیں یعنی موجود مسنون
 کے سوا اور سے نکاح جائز نہ تھا جیسے فرمایا اللہ نے لایکل لک النساء من بعد یعنی اب ان کے بعد اور عورتیں تجھے حلال نہیں عکرمہ اور ضحاک کہتے ہیں کہ عد طعن
 سے یہ ملادہی کہ سوا ان عورتوں کے جبکہ آیہ احلنا لک انما جب میں حلال ہونا مذکور ہے اور عورتیں حرام ہیں اور اختلاف کیا ہے علمائے اہل حق میں یہی کہ
 نکاح بلفظ مہر اس کے حق میں جائز ہے یا نہیں مثلاً عورت کہی کہ میں نے اپنے جان تجھے مہر کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہیں پس اکثر اہل حق نے کہا کہ نکاح
 صحیح ہوگا جب تک نکاح یا زوج کا لفظ نہ کہا جاوے اور حید بن سبب اور زہری اور مجاہد اور عطاء کا یہی قول ہے اور ربیعہ اور مالک اور شافعی بھی اس کی را
 میں اور کچھ اہل حق نے کہا کہ بلفظ مہر اور تملیک بھی صحیح ہوگا یا ہی اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ نے اخاف کا اور جبکہ نزاک نکاح بغیر
 لفظ نکاح یا زوج کے جائز نہیں ہوتا ان کا اختلاف ہے نکاح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ آنحضرت کا نکاح بلفظ مہر ہی جائز ہو جاتا ہے
 اور یہ فاضل ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خالصہ لک من دون المؤمنین اور دوسرا گروہ اس طرف گیا ہے کہ صحیح نہیں ہوتا بغیر
 لفظ نکاح یا زوج کے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان راو النبی ان یتنکھا یعنی نبی کے واسطے ہی اللہ تعالیٰ نے نکاح ہی کا لفظ فرمایا مگر مخصوص حضرت کے

تو بڑی خوبیوں والا بزرگ رکھتا اور فرمایا سلام تم پر چاہے جان چکے ہو یعنی التجات میں **ف** اسبا میں علی بن حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبد اللہ اور ابی حمید اور زید بن خارجہ سے یہی روایت ہے اور انکو ابن جریج بھی کہتے ہیں اور برید کہے روایت بھی یہی حدیث حسن ہے معجم ہے ہشتر چھم حضرت پر درود بھیجے گا حکم اس آیت میں ہوتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتُهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَیْكَ یَا اَبَا اَلْحَسَنِ یَا اَبَا اَلْمَدَنِ اَمَّا اَنْتُمْ اَصْلَاحُ عَلَیْہِ وَسَلَامٌ عَلَیْہِ اَیْنَ اللّٰہ اور فرستے اسکے درود بھیجتے ہیں نبی پر ایسی ایمان والو درود بھیجتم یہی اُس پر اور سلام بھیجو نبی سلام بھیجا اور اللہ تعالیٰ اس آیت میں کمال تحریف اور ترغیب کے درود بھیجنے کی طرح سے ایک تویہ کہ فرمایا اللہ درود بھیجتا ہے دوسرے فرشتے بھی اسکے پس معلوم ہوا کہ اقل الذلک ضرور ہے تیسرے سینہ مضارع کا فرمایا یعنی یصلون کہا کہ جو دوام اور تیشگی پر دلالت کرے یعنی عادت الہی اور عادت ملائکہ ہے کہ درود نبی پر بھیجے میں نہیں کہ علی سبیل الشکر و برہان سے صادر ہو چوتھے خطاب کیا لوگوں کو توبہ و توبہ ایمان معلوم ہوا کہ درود بھیجا صفات مومنین ہے اور شیوہ ہے کامل الایمان لوگوں کا آپچہرین عینہ لہر کا فرمایا یعنی سلوا کہ مثبت وجوب کا ہے چوتھے منضم کیا اسکے ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمون کا ساتویں تسلیم اسکے تاکید کی اور یہ اتہام شاید کسی اور نیک کے لئے نہ فرمایا ہوگا پس معلوم ہوا کہ درود افضل الحسنات ہے اور احسن العبادات و ذلک المقصود **ح** اِنِّیْ مُرْسِلٌ عَلَیْہِ عَلَیْہِ وَسَلَامٌ اِنَّ مَوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَنِیْئًا سَدِیْقًا مَّامِرًا مِّنْ جِلْدِہٖ شَیْءٌ اَسْتَحْبَا اَمَّنْہٗ فَاَذَاہُ مِنْ اَدَا مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَقَالُوْا مَا یَسْتَاوِیْہٗذَ السَّلَامُ لَا مِنْ حَبِیْبٍ مَّخْلُوْہٍ اِمَّا بَرُّ وَاِمَّا اَدْرَہٗ وَاِمَّا اَفَہٗ وَاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ یَّجْعَلَ لَکُمْ اٰیٰتٍ وَّاَنْ مَّوْسٰی خَلَا یَوْمًا وَّحَدَّ لَہٗ فَوْصَعًا تَبَاہَ عَلَیْہِ حَجْرًا ثُمَّ اَعْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ لَیْلًا یَاخُذُہَا وَاِنَّ الْحَجْرَ عَلَیْہِ بَنَیْ فَاَخَذَ مَوْسٰی عَصَاہُ فَطَلَبَ الْحَجْرَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ تَجِدَیْ حَجْرًا تَوَدُّنِیْ حَجْرًا تَجِدَیْ اَنْتَہٰی لَیْلًا مَّلَآءَ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَرَاوْہُ عَمْرًا یَا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَاَمْرًا مِّمَّا کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ قَالَ وَفَاہُ الْحَجْرُ فَاَخَذَ تَوْبَہٗ فَلَیْسَہٗ وَطَفُوْا بِالْحَجْرِ صَرَّ یَا بَعْضَاہُ فَاَللّٰہُ اَنْ بِالْحَجْرِ لَدُّ بَاہُ اَنْ عَصَاہُ تَلَا نَا اَوْ اَزْبَا اَوْ حَا فَاِنَّ لَکَ قَوْلَہٗ یَا اَبَا اَلْحَسَنِ اَمَّا اَنْتُمْ اَصْلَاحُ عَلَیْہِ اَذَا مَوْسٰی فَاَبَاہُ اَللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَاَنْ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِیْہُ اَحْمَدُ اَبِی ہریرہ سے اس حدیث سے اس حدیث سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرد بجا پر و پوش تھے کہ انکے بدن کو کوئی دیکھتا نہ تھا مارے شرم کے سو انکو ایذا دی جسے ایذا دی نبی اسرائیل میں سے اور کہنے لگے یہ جو بیا بدن ڈھانچتے ہیں تو اسلئے کہ انکے بدن میں کوئی عیب ہے برص ہو یا خضیر بڑے ہون یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالیٰ نے جاہل انکے تہمت سے بری کر دے سو موسیٰ ایک دن اکیلے اپنے کپڑے پہن کر کہہ کے نہا رہے تھے دیکھتے رہتے پہر جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے وہ پہر بہا گا آپکے کپڑے لیکر سو مٹے نے اپنا عصا لیا اور اسکے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے میرے کپڑے اسی پہر میرے کپڑے اسی پہر بہا تک کہ پہن چکیا وہ نبی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور انہوں نے اکیوننگا دیکھ گیا کہ صورت شکل میں سب لوگوں سے بہتر ہے اور اللہ انکو بری کر دیا انکی تہمت اپنے فرمایا کہ پہر وہ پہر کٹا ہو گیا اور موسیٰ نے اپنے کپڑے لیکر پہن لئے اور پہر کو عصا مارنے لگے سو قسم ہے اللہ کی پہر میں برتین پڑ گئیں انکے عصا کا اثر سے تین اپا یا یا پنچہ بھی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا لینے لے ایمان والوں مت ہو مثل ان لوگوں کے کہ جنہوں نے ایذا دی موسیٰ کو اور پاک کر دیا اللہ نے اسکو اس تہمت سے کہ انہوں نے لگا لی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرو والا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور موسیٰ ہوئی ہے کئی سندوں کے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **خاتمہ** سورہ احزاب میں بہت فوائد جدیدہ اور مضامین پسندیدہ اس ترتیب مذکور ہیں کہ خطاب نبی کو اور امر تقویٰ کا اور نبی منافقوں اور کافروں کی طاعت سے اور نہاد و دل کا کیسے سینہ میں اور حکم زمان مطاہر کا اولیٰ اور مقدم ہونا نبی کا مومنوں کے جان سے اور مومنوں کی جان ہونا آپکے بیویوں کا اور دنیا مامی انبیاء سے زمین قصہ جنگ خراب کا اور آجانا کفار کے فوجوں کا ہر طرف سے اور اتلا مومنین کے اور ملامت اور گہرا نامنا فتنوں کا آیت تحذیر ازواج تعلیم ازواج مطہرات کو بات کر نیکی ایتہ تطہیر اور وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا و س چیزوں پر لینے اسلام اور ایمان اور نفوس اور صدق اور صبر اور خشوع اور صدقہ اور صوم اور حفظ فروج اور ذکر لکھنے بے اختیار ہو جانا مومنوں کا جب خدا اور رسول کا حکم آجائے اور باطل ہو جانا تقلید کا جب حدیث پہنچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی آمد کر کشیر کا اور تسبیح کا صبر اور شام اور درود بھیجا اللہ اور ملائکہ کا مومنوں پر شاہد اور مشہور اور نذر اور داعی الی اللہ اور سرچ منیر ہونا رسول کا قبل مس حکو طلاق دین اسکو عدت کا نہونا تحلیل ازواج مطہرات اور نو طہی کی نیکی لے اور تحلیل مہاجرات کے جو انکی قرابت رکھتے ہوں اور تفصیل انکے اور تحلیل اسکے جو اپنے نفس کو مہر کرتے خاص نبی کے واسطے

و صحابہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کیا رکے ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہو گئی آیت فرمائی کہ تم اسکو جاہلیت میں کہا کرتے تھے جب کہتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص بڑا مرتبہ ہے یا کوئی بڑا پیدا ہوتا ہے تب یہ ٹوٹتا ہے آخر حضرت نے فرمایا کہ یہ کیسے موت و حیات کے سبب نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا پروردگار کرشمی کرتا والا ہے نام اسکا اور بلند ہستی ذات اسکی جب وہ حکم کرے کہ کس کام کا بیج کرے میں عالم ان عرش پر بیج کرتے ہیں اس آسمان الی فرشتی جو عرش کے فرشتے ہیں جو اس سے قریب ہیں یہاں تک کہ شہزادہ و خلعہ بجان لہر کا اس آسمان تک پہنچتا ہے پھر چھٹا آسمان کے فرشتے ساتویں آسمان الی تو جتنے ہیں کہ کیا فرمایا تمہاری پروردگار نے پھر انکو وہ خبر دیتے ہیں پھر سید طرح ہر نیچے آسمان کے اوپر کی آسمان الی تو جتنے جاتی ہیں یہاں تک کہ دنیا کی آسمان پر خضر پہنچتی ہے اور جن ایک کرتا جاہلیت ہے ہیں سوانیر پڑتی ہے اور وہ کچھ بات لاکر ڈالتے ہیں اپنے یاروں کی طرف سے جو کہ میں ہیں پھر حکوہ جیسے ہی ایسی ہی پہنچاتی ہیں وہ خبر تو سچ ہوئے مگر وہ اسکو بدلتے ہیں اور بڑھا گئے دیتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی علی بن حسین انہوں نے اس عباس سے انہوں نے انصار کے کئی مردوں کے کہ ان انصار میں سے کہا کہ انکے انکے ماضی تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آخر حدیث تک خاتمہ سورہ بایں عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ پہلے حمد و ثناء کی بعد اس کے انکار کرنا کافروں کا قیامت پروردگار مغفرت اور نیکو کاروں کے لئے جانا عالموں کا کہ قرآن جس ہے اور ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کے طرف تعجب کا فرد کا اور پر فرشت کی دانا کا فو کو زین بیٹھے سے اور آسمان کرنے سے قصہ داؤد علیہ السلام کا اور سلیمان کا اور یونس کا اور نوح کا اور ہود کا اور ابراہیم علیہ السلام کے سیر کا اور تابی کا چشمہ ہوا انکے لئے اور بانا جنوں کا محاریر اور تائیل اور جہان اور قور زاسیات وغیر ذلک اور قصہ بل سبا کا اور کیفیت انکے باغوں کی مالک ہونا مبعودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان وزین اور نہر و شافعت کا بلے اذن خدا کے کیفیت اللہ کے حکم اتر نیکی عرش سے قایل ہونا مشرکوں کا بھی اللہ کے کی رزاقیت پر اور فضلہ شکر کون اور موجود کا قیامت میں تمام ہونا حضرت کے رسالت کا کاؤ ناس کے لئے اور بشیر و نذیر ہونا انکا اور طبعی کرنا کافروں کا قیامت کے لئی انکار کا فو کا قرآن اور کتاب سابقہ سے منکر کرنا ہر قریہ کے امیروں کا کثرت سوال و اولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ کے ہاتھ میں ہونا اموال و اولاد کا موجب قریب آہی ہونا اسکا ایمان و عمل صالح کے وعدہ خدا کے منکرات کی لئے پوچھنا اللہ کا فرشتوں کے کہ لوگ نکلو پوچھتے ہیں اور جواب انکا کافروں کا قرآن سننے کی وقت کہنا کہ یہ شخص بہا کر باپ دادا کے موجودوں کے رکھتا ہے عطا ہونا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے ہلاک ہونا انکے جھٹلانیوں کا باوجود کثرت سوال و اولاد کے خطاب کا فو کو کہ ایک ایک اور دود و فکر کریں اور رسول میں اور جانی کہ اسے جنون نہیں حق کا اترنا آسمان سے حق آتی ہی باطل کا ہلاک جانا کہنا نبی کا اگر میں مگر وہ ہوں والی مجھ سے میرا اطاعت میں تمہارا کیا نقصان کا فو کا گہرا انا آخرت میں سورۃ الفاطر **عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ثَمَرٌ ثَلَاثَةٌ ثَمَرٌ أَنْ تَأْتِيَ الْكِتَابَ الَّذِي أَصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ** بَارِئُ اللَّهِ قَالَ هَؤُلَاءِ كَلَامُهُمْ عَنِ الْوَلَدَةِ وَكَأَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ تَرَجَمَ ابْنُ سَيِّدٍ رَوَيْتُمْ كَمَا نَبِي صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں **ثَمَرٌ ثَلَاثَةٌ** الْكِتَابَ الَّذِي أَصْطَفَيْنَا سے بَارِئُ اللَّهِ تک یعنی ہر وارث کیا ہے کتاب کا ان لوگوں کو پسند کیا ہے اپنے بندوں سے سوائے ان کے بعض ظالم ہیں اپنے جان کے لئے اور انہیں سے بعض متوسط ہیں اور انہیں سے بعض نیک ہیں انکیوں کے ساتھ اللہ کے حکم سے سو فرمایا آپ یہ سب اسلام میں برابر ہیں اور سب جنت میں ہیں **ف** یہ حدیث غریبہ حسن ہے متبرک رحمہما بن زہر سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا یہ تینوں گروہ اسی امت ہی ہیں اس آیت سے بڑے فضیلت قرآن پڑھنے والوں کی ثابت ہوئی اور عمر بن خطاب نے یہ آیت منبر پر پڑھی اور فرمایا کہ میں نے حضرت سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ پڑھنے والی ہر مین کا وہ تو ان کے پڑھنے والا ہے اور متوسط نجات پانی والا اور ظالم نجات نجات الی ثابت سی روایت ہے کہ انکو دخل ہوا مسجد میں اور اسنے دعا کی کہ اے اللہ رحم کر میری غربت پر اور اس نے میری رحمت میں اور غایت کر مجھ کو ایک مہلکین نیک سوا بود را جو صفا ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر تو نے سچی دل سے یہ دعا کی ہے تو میری صحبت سے ہم زیادہ سعادت پائیں گے نسبت تیرے کہ ابوردرانی سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پڑھتی تھی تم اور شن اور فرمایا سابق اخیر داخل ہو گا جنت میں بغیر حساب کے اور مقصد کا حساب ہو گا آسانی سے اور ظالم النفس ہو گا جاوید قیامت کے میدان میں اور فکر میں پڑ جاوید داخل ہو گا

کہا انہوں نے کیا بوجہ ہم کیلئے ایک اند کو کہنے تو یہ اگلی دو کو نہیں نہیں سنایا یہ نبائی ہوئی بات ہے تو وہی کہا ہرگز ان کے حق میں قرآن ص والقرآن ذی الذکر سے اخلاق تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مگر ہم پوری آیتیں یوں ہیں ص والقرآن ذی الذکر کہل الذین کفروا فی غنم و شقائق حکم اھلکم ان قبلہم من قرآن فنادوا واکلات حین مناص و یحییون ان جاءہم منذر منہم وقال الذکرون ہذا کبر کذاب اھل الایۃ الہا و احدا ہے ان ہذا الشیء عجائب و انطلق الذکاء منہم و ان مشوا و اصبروا علی الہتک و یحییون ان ہذا الشیء یزاد ما سمعنا ہذا فی الدلۃ الاخرہ ان ہذا الا اختلاف لینے قسم ہے قرآن نصیحت کرینا لیکی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں سرکشی میں ہیں اور ضد میں کتنی ہلاک کئے ہم نے پہلے ان سے سنگتیں پس پکارتی بہرتی اور نہیں تھا وقت خلاص کا اور تجب کیا انہوں نے کہ آیا ان کے پاس خدا نوالا انہیں کا اور کافروں کہایہ جادو کرے جو ہلاک کر دیا اُن سے سب جود و نوالیک معبود بیشک یہ ایک چیز ہے تعجب کے اور چلے سرور انہیں کہتے ہوئے کہ جلا و صبر کرو اپنی معبود و نہر تحقیق سہا متین کہہ غرض معلوم ہوئی ہے نہیں سنی تھے یہ بات پچھلی دین میں نہیں ہی یہ مگر دلی نبائی ہوئی بات **ح** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ما فی الیلۃ ربی تبارک و تعالیٰ فی احسن صلوۃ قال احسبہ قال فی المناہر فقال یا محمد ہل تدرفیم یحکم الملاء الاعلیٰ قال قلت لا قال ہو صمد بیدہ بن لقی حی و جدت بردہا بن ندی او قال فی کھری فعلت ما فی السموات و ما فی الارض قال یا محمد ہل تدرفیم یحکم الملاء الاعلیٰ قلت نعم فی الکفار و الکفار ان الملت فی المسجد بعد الصلوۃ و الملتی علی الارض الی الجعالت و استماع الوصو فی المکار و فی فعل ذلک عاش یحیرو مات یحیرو کان من خطیبہ کبیر و ولدہ امہ و قال یا محمد ادا صلیت فقل اللهم انی اسئلك و قل الخیرات و ترک المنکرات و حب المساکین و اذارت یعادک فتمتہ فافضی الیک غیر مقنون قال والدراجات اثناء التکرم و طعاع الطعاع و الصلوۃ باللیل والناس نیکو ترجمہ ابن عباس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو میرے پروردگار آیا اچھی صورت میں راوی نے کہا گمان کرنا ہو نہیں کہنے فرمایا خواہ میں اور فرمایا اسی محمد جاتا ہی تو کہس میں جہگڑتے ہیں بلند گروہ کی فرشتے نیچے کہا نہیں پیرایا ہاتھ اند سے شانوں کے چھین کر کہا کہانی میں نے اسکی ٹھنڈک اپنے چہاتو نہیں یا فرمایا اپنی منہلی میں سو معلوم کر لیا میں نے جو ہی آسمانوں اور زمین میں پیر فرمایا اسی محمد تو جانتا ہے کہ میں جہگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں فی کہا ہاں کفار و نہیں اور کفارہ سجد میں بعد نماز کے ٹھہرے اور جاعتو کھیر طرف پیدل چلتا ہی اور تکلیف نہیں وضو کا پورا کرنا ہے جسے یہ کام کیا ہے ہمیشہ زندہ رہا خیریت اور خیریت اور اپنے گناہوں پاک رہا جیسے اُسیدن مانجے جانا ہی پیر فرمایا اسی محمد جب تو نماز پڑھے تو کہہ اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھے نیک کام کرنا اور بے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں اور جب ارادہ کرے تو اپنی بندو کو نکالے کا تو موت دی مجھے بغیر بجلائی فرمایا اپنی اور درجات سلام کا پہلایا اور کہا نا کہلانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوتی انہوں **ف** ذکر کیا ہے نبی ص رواد نے ابی قلابہ اور ابن عباس کے چھین لکھ کر کس سند میں اور قادیانی ابی قلابہ سے روایت کے انہوں نے خالد سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہم سے محمد بن ثارنی انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے فی قادیانی انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے خالد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آیا میرے پاس پروردگار میرا اچھی صورت میں اور فرمایا کہ اسی محمد میں عرض کے حاضر ہو نہیں ہی رب میرا اور مستعد ہوں تیری فرمائش میں فرمایا کہ میں جہگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں فی کہا اسی رب میں نہیں جانتا سو کہا ہاتھ اپنا میرے شانوں کے چھین کر پائی میں اسکی ٹھنڈک اپنے چہاتو نہیں سو جان لیا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہیں سو فرمایا اسی محمد میں عرض کی حاضر ہو نہیں اور مستعد ہوں تیری فرمان بردار میں فرمایا کہ میں جہگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں کہا درجات میں اور کفارات میں اور جاعتو کھیر طرف پیدل جانا میں اور تکلیف نہیں پورا وضو کر نہیں اور ایک نماز کے بعد دوسرے انتظار کر نہیں اور جو اسکے حفاظت کرے خیریت بھی اور خیر میری اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک رہی گویا اُسیدن جانا اسکی جان فی **ف** یہ حدیث غریبہ حسن ہے اس سند اور روایت کے یہ حدیث معاذ بن جبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طول کے ساتھ اور فرمایا اپنی اس روایت میں کہ میں سو گیا اور خوب سو گیا تو میں نے دیکھا اپنے رب کو اچھے صورت میں اور فرمایا اُس تعالیٰ فی کس میں جہگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے آخر حدیث تک خاتمہ سورہ میں

إِلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ كَافِرًا يَتَّبِعُكَ مِنْ أَفْجَى الْأَرْضِ وَمِنْ كَيْفَى الْأَرْضِ فَإِذَا تَوَلَّى سَازِجُ الْأَعْيُنِ وَمِنْ عَمَلِكُمُ الْقِيَامِ فَذُكِّرُوا كَمَا تَلَا تَزِيلُ
 مجلس تہ قال اذ اسئل احدكم عما يعلم فليقل به واذا سئل عما لا يعلم فليقل الله اعلم قال الله قال نبيته قل ما اسئلكم عليه من حرقنا منا من التكرور ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رأى في ثيابه تنصوا عليه قال اللهم
 اعني عليه سبع كسبه يوسف فاخذ ثوبه سنة فاحصت كل شئ حتى كمل الحلو والميتة وقال احد ما اعظم قال وجعل محمد بن مينا رضي الله عنه
 اللذان قال فانما انا ابن سفيان فقال ان فيك قد هلكوا فادع الله لهم قال فهذا لقوله يوم تاتي السماء مدخان من فضائها تنسج هذا عذابا للذين قال مفضل
 هذا لقوله ربنا انك انت عذاب العذاب فعل يكف عذاب الاخر قال مصى البطشة والذراع والذراع في الجحيم قال لاسفر او ترجمه من
 کہا ایک شخص ایہ عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ ایک عذاب بیان کرتا تھا کہ ایک گارین میں سی ایک دیوان سے قیامت کی قریب اور کافروں کے کان بکریگا اور موسیٰ کو
 زکما ہو جاویگا سرور سے کہا کہ غصہ ہو گئے عبداللہ اور تیکہ لگا سی سوتے تھے اٹھ بیٹھے اور کہا جب کسی بوجی جاو اسی بات کرو جاتا ہے تو کہہ منسوب کہا جو اس
 حدیث میں کہ خبر کردی اسے اور جب پوچھا جاو اس بات میں کہ نہیں جانتا تو کہہ اسدوب باتا ہی سہی کہ یہ بھی آدمی علم کی بات ہی کہ جب سے ال ہو اس سے
 اسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہہ اللہ خوب جانتی اللہ ہی سہی کہ اللہ اپنے نبی ہی کیا کہہ تو نہیں جانتا میں جی فردوسی اور بدین میں اپنی دل سے بات سنا
 اصل اس میں کہ یہ کہہ کر رسول اللہ علیہ السلام نے جب کہا کہ تشریف لے کر نہا نہیں جاتی دعا کی یا اللہ و میرے پیڑ سات برس کے خطاسی یوسف علیہ السلام
 زمانہ کے نام نہا تو پھر خطا پڑا اور سب خیر ہو چکے یہاں تک کہ کہا لیں اور فردوسی کہانے لگے اور عشر اور حضور دونوں راویوں میں ایک نے کہا کہ بیان ہی کہانی ہے
 اور کہا عبد اللہ نے زمین سے دیوان سلانے لگا کہا راوی نے پیرا یا حضرت کے پاس باو سفیان اور عرض کے کہ اپنے لوگ ہلاک ہو گئی اللہ ہی دعا کرو لکھ لکھی کہا عبد
 نے ہی فردوسی اس آیت سے یوم تاتی السما سے جہن لاویگا آسمان کہا لا دیوان کہ دھاپ لیو گیا لوگو کو یہ کہہ کہہ کی مار سے منسوب کہا یہی مراد ہے اس
 آیت سے ربنا انکشف عنا العذاب لیسے کہہ لاری سے عذاب سو کیا کہہ لا جاویگا عذاب آخر نکالنے وہی تھا کہ دیوان مراد عبد اللہ کہا کہ زکریا بابت اور رام اور
 دغان اور عشر اور حضور دونوں راویوں میں ایک نے کہا کہ گذر گشت جہا قمر کا اور دوسرے کہا اور مغلوب ہو مار دم کا کہا اب عیسے کے لازم ہی مراد
 وہ قتل جو بدر کے دن ہوا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے متبرہ حکم دغان نے دیوان جب کا ذکر یوم تاتی السما بہ بیان میں ہے اس میں حضرت کے رد قول میں ایک
 دی جو اس آیت کے آخو میں مذکور ہوا دوسرے کہ وہ دغان قریب قیامت کے ظاہر کا اور اس سے بخیر نکو کام اور کافروں کو اسد و مسامحہ کا جیسا اول راوی میں مذکور
 اور بطشہ سے اشارہ ہے اس آیت کے طرف یوم تبطش البطشة اللہ کے سے جہن کے پڑنے کے ہم لکھ سخت پڑ نامہ اور اس سے واقعہ ہے کہ اور رام میں اشارہ ہے اس
 آیت کے طرف فسوف کیوں لا لائے اب ہوگی کہو پڑا اس سے ہے مراد معاملہ بدست اور دم میں اشارہ ہی الم غلبت الردم طرف یعنی خیر سے اس میں دوم کے مغلوب
 ہوئیے اور یہ ہی حضرت کے وقت میں ہو چکا حسن ان بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مؤمن الا وله بائان اب انصت
 حنه علمه وابان بئر منه ردة فاذا مات بكيا عليه فذلك قوله ما انك عليهم السام والامراض وما كانوا منظرين ترجمہ الش بن مالک نے
 کہا کہ رسول خدا علیہ السلام نے فرمایا کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ اس کے لیے نہیں ہو موانہ یعنی آسمان میں ایک دروازے کے عمل نیک چڑھتے ہیں دوسرے دروازے
 اترتا ہے جب وہ مر جاتا ہے دونوں سپر رہتے ہیں یہ فرماتا ہے اللہ کا کہہ روئی آپر لے کر آسمان اور زمین اور نہ تھے وہ بہت پائو اسے ف یہ
 غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو فرج کر اسے سندسی اور موسیٰ بن عبیدہ اور زید بن ابان قاشی ضعیف ہیں حدیث میں حاتمہ سورہ دغان میں یہ مضامین بہ
 ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں ربوبیت اور الوہیت اور احیاء اور اموات اس تنکا کی بطش کرے کا بیان بیان قوم فرعون کا
 کچھ تہذیب اسرا حال قول منکران بعث کا پیدا ہونا آسمان وزمین کا کہل کے لئے اور اموات بعث کا اسے بیان شجرہ قوم کا بشارت مقام میں اور جات اور عیون
 اور سندس اور شہر کی لباس کے اور جو عین تہذیب کے اور فو کہ کی متقیوں کے لئے آسمان ہوا قرآن کا نبی کے زبان پر سورہ جاثیہ کو اگر یہ توفیق جتہ
 اللہ علیہ نے نہیں کہا مگر اسکا خلاصہ مضامین یہ ہے ان کتاب کا رب الارباب کے طرف سے قدریں کی جی آسمان میں کا بنا اور انسان اور جاہالیوں کا

برابر سے عقدہ انکوشی کا پر پڑی آپ نے اذرا سنا ہے یا درو جب بھی ہم نے اپنے بچے حسین کو خیر سے پھونکتی تھی جیسے آتی تھی مگر دیتی تھی اسکو جو اساف
 روایت کی یہ حدیث گئی لوگوں نے سلام الی المندسی انہوں نے حاصم بن ابی النجودی انہوں نے ابی داؤد سے انہوں نے حارث بن حسان سے اور انکو حارث بن زید سے
 کہتے ہیں **عَنْ حَارِثِ بْنِ زَيْدٍ الْبَكْرِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْمَدَنِيِّ قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَوَدَّاهُ فَغَاصَ بِالْأَنفِ وَأَدَارَا نَاتٌ سَوْدٌ خَفِيفٌ وَأَدَارَا نَاتٌ مَقْطُوعٌ**
الْتِفَافِي يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَمَسَّنِ النَّاسَ قَالُوا أَيْ يَدُكَ تَبِعَتْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَجَعَلَهَا وَكَرَّ كَحَدِّ نَبِيٍّ يَطْبُقُ لَهُ عَجْرَتُنْ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْنَاهُ وَنَقَلَ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانٍ تَرْجُمَهُ حَارِثُ بْنُ زَيْدٍ كُنِيَ كُهَا مِّنْ مِّتَةِ أَبِي أَوْسَجِدٍ مِّنْ كُيَا كَ لَوْ كُأْسِدِينَ بَرَكَةُ بَرَكَةٍ
 اور کالی پر پڑی ہے اور بلال تلوار پر تلے میں لٹکائی ہوئی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لگے ہاتھ کے کہا کیا حال ہے لوگوں کا کہا ارادہ ہے حضرت کا کہ ہمیں عمر
 بن حاص کو گھسیٹنے پر کر کے حدیث اپنی طوں کے ساتھ سفیان کے روایت کے انداز میں ہم نے اور حارث بن زید کو حارث بن حسان ہی کہتے ہیں خاتمہ سورہ
 والذاریات میں مضامین ذیل مذکور ہیں صدق وعدہ قیامت آسمان کے قسم کا فرونگا سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ جنت کا مقبول کی آیات قدرت پسلی پڑ
 اور جان میں رزق آسان میں ہے، منسل کلام کہے کی ہمارے کلام کے ساتھ قصہ صیف ابرہہ کا ہلاک قوم لوط کا تذکرہ موسیٰ کا حال کے تذکرہ عاذ کے ہلاک کی تذکرہ آسمان کے
 کی اور اس کی طرف ہل گئے کا ساحر و جہنم کہنا اذبا کو یہ اگر جان و اس کا عباد کے تھی راقیت اور قوت اور مسامت اس تنگی کی بیان عذاب کا سورہ
الطُّورِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا بَارَأَ اللَّهُ الْخَلْقَ قَبْلَ الْخَلْقِ وَادَّارَا نَاتٌ سَوْدٌ خَفِيفٌ وَادَّارَا نَاتٌ مَقْطُوعٌ
 انھوں نے فرمایا جہنم کے پیچھے ملو اس کے دو رکعتیں ہیں فجر کے قبل کے یعنی ستین اور سجدہ کے بعد ملو ہیں دو رکعتیں منبر کے بعد کی **ف** یہ حدیث عربیہ ہیں
 جانتے ہیں اسے مرفوعہ مگر اس سند میں محمد بن فضل کے روایت سے کہ وہ رشید بن کر سے روایت کرتے ہیں پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشید بن کر کے بڑا
 کا حال کہ کون انہیں زیادہ فقہ ہے تو انہوں نے کہا وہ دونوں ایک ہی ہیں اور محمد سے نزدیک راجح تر ہے اور پوچھا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے ان دونوں کا حال
 تو انہوں نے کہا کہ وہ دونوں ایک سے ہیں اور رشید بن کر سے زیادہ راجح میں خاتمہ سورہ طور میں یہ مضامین مذکور ہیں قسم طور وغیرہ کی وضع خدا
 پر آقا قیامت کے میں وہاں ضعیف کے جوابی فائدہ دنیا صبر کا دوزخ میں جہات و نیم کا وعدہ مقبول کے لئے وعدہ ذریعہ الحاق کا انکے آباؤ کے ساتھ آبدار و جہنم کے فائدہ
 حکم وغیرہ سے نفی کہامت اور جہنم کے نبی سے شاعر و مغتری کہنا کا فرونگا تھی کو بندہ امترعلق رسالت اور قرآن کے اور جواب انکا اگر آسمان ٹوٹ پڑی کا ذرا بیان
 کا نہ آنا کا فرونگے مگر کا قیامت میں تمبر اور تسبیح و تحمید کا حکم سورہ لا الہ الا اللہ عن ابن مسعود قال لما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سدره جنة قال
أَنْتُمْ أَلِفَا أَلِفٍ مِّنَ الْأَرْضِ وَأَلِفَا نِيلٍ مِّنَ فَوْقِ عَطَاكَ اللَّهُ عَذَابًا لَا تَأْلَفُ فِيهِمْ بَدِيًّا كَانَتْ قَبْلَهُ فُرْصَتٌ عَلَيْهِ السَّلَوةُ وَجَمَاعَةٌ أُعْطِيَ حَقُّهُمُ سُوْرَةُ
الْبَقَرَةِ وَخَمْسَةُ الْخِطَابَاتِ مَا كُنْتُ لَوْ أَنَّ اللَّهَ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ إِذْ بَدِئَتْ السَّيِّدَةُ مَا بَعَثَ قَالَ السَّيِّدَةُ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ وَأَشْرَفُ
وَأَشْرَفِيْنَ يَمْكُوهَ فَاَرْعَدَ هَاوَالُ بْنُ مَوْحِلٍ أَيُّهَا يَتَعَفَى عَلَيْهِ الْخَلْقُ لَا عَلَيْهِ لَوْ كُنْهُمَا فَوْقَ ذَلِكَ تَرْجُمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ كَمَا جَبَّ بِلَ خَدَّيْهِ
 حدیث سدرہ المنتہی تک پہنچے شرب معراج میں کہا عبد اللہ کہ منہ سے ہوتی ہے اس تک جو چیز چڑھتی ہے ہی میں سے اور جو اترتی ہے اور سے سوغات فرما میں انکو اللہ
 تعالیٰ نے تین چیزیں کہ نہیں دین وہ کسی نبی کو اسے پہلی فرض ہو میں اپنے راجح نمازین اور غایت ہوا انکو خاتمہ سورہ بقرہ کا بخشے گئے انکی امت کے کہ یہ لڑا جب تک
 کہ میں اللہ کے ساتھ کہیں جو اس مسعود پڑ پا دینے السدرہ یعنی جب وہاں پہنچ رہی تھی سدرہ کو جو چیز وہاں پہنچ رہی تھی کہا انہوں نے کہ سدرہ چڑھے آسمان میں سے سفیان نے
 کہا وہاں پہنچ رہی تھی اسکو پودانے سوئے اور اشارہ کیا سفیان سے اپنے ہاتھ سے اور ملایا انکو یعنی اس طرح اُڑ رہی تھی اور مالک بن موعز کے سوا اور لوگوں نے کہا کہ اسی تک
 منتہی ہوا ہے علم خلق کا نہیں علم کہتے کوئی مخلوق اس کے اوپر کا **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر حم سدرہ المنتہی ایک درخت ہے کہ اسکو طوبی ہی کہتے ہیں اور وہ
 درخت ہے ہر اسکے ٹکڑوں کے برابر جیسے ہاتھ کے کان بڑا ہے حضرت کے کہ میں سے ایک ایک تلخ اُکی برختی کے کہ میں شب معراج میں اپنے سر پہی ہوئے اُڑتے تھے اور
 گئے انکی ام کے گاہ کہ یہ دینے لگے سب سے خلوفی انداز ہوگا اگر وہ دوزخ میں کچھ دن عذاب ہو **عَنْ التَّبَّانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ زَيْنَ بْنَ جَحْشٍ عَنْ قَوْلِهِمْ**
جَلَّ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جَارِيَةً مِّنْ لَّهْ سَبِيًّا تَرْجُمُهُ شَبَابِي لَمْ يَكُنْ يَرَى

تفسیر قرآن

تفسیر قرآن

[illegible]

آبادی ہے۔ انتخابِ مبین
ملان میدانِ مبین
کمرے معلومِ مبین
جہادِ ایک حقِ مبین

ہر بات ایک ایک نورانی اثر مضامین منورہ الٰہی یہ ہیں قرب قیامت کا اور انشاق قمر کا بیان حشر کا بیان کچھ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہوا قرآن کا بیان
 آیت سی یا ابرار یاں ہوا قوم عاد کی ہلاکت تکذیب ثمود کے اور ہلاکت الٰہی بیان قوم لوط کا بیان آل فرعون کا فحشی روز قیامت کے توح محفوظ کا ذکر جات و نہر
 کا ذکر **سُورَةُ الرَّحْمٰنِ عَنْ** خبار قال خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقہر علیہم سورۃ الرحمن من اولیٰ الی آخرھا فسلکوا
 فقال لقد فرأینا علی النبی کلمۃ النبی فکما لو انہ منہ وکذا منہ کنت کما انیت علی قولہ فیاہی الا کما رینکما لکن ابان قالوا لکن شیئ من ربک ربنا لکن
 فکالک لکن ترجمہ جاری ہے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب کے طرف نکلی اور ان کے الٰہی سورہ رحمن اول سے آخر تک پڑھی اور اصحاب چپ ہی تھے اپنے
 فرمایا میں نے یہ سورہ رحمن کے الٰہی پڑھی تودہ مجھ پر چھا جواب نبی والی تھے تم سے جب میں پہنچتا تھا اللہ تعالیٰ کے اس قول پر فیاہی الا کہ میں نے کس کس نعمتوں کو
 اپنے رب کے چھٹا دے گا تم دونوں وہ کہتی تھی نہیں چھٹا دے میں ہم تیرے نعمتوں میں کسی چیز کو امی رب ہمارا اور سب تعریف تجھی کی ہے یہ حدیث غریبہ
 ہے نہیں جانتے ہم اسکو مروید بن مسلم کے روایت ہے کہ وہ زہر بن محمد سے روایت کرتے ہیں احمد بن حنبل نے کہا زہر بن محمد جو شام کو گئے ہیں شاید وہ نہیں ہیں
 جیسے عراق کے لوگ روایت کرتے ہیں لکن اس کے وہ دوسرے شخص ہیں کہ لوگوں نے انکا نام بدل دیا اسلئے کہ وہ لوگ اس سے منکر تھے روایت کرنی پر ان مسائین
 میں محمد بن اسماعیل بخاری کہتے تھے شام کے لوگ روایت کرتے ہیں زہر بن محمد ہی منکر روایتیں اور اہل عراق انسی روایت کرتی ہیں حاشین قریب صحت
 خاتمہ سورہ رحمن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اس میں تذکیر بالآلہی بہت کچھ مذکور ہے چنانچہ مضامین کے بہ ترتیب بیان مسطور میں تعلیم قرآن کی انسان کے
 بیدارششمن قمر و نجم و شجر کا بیان تیز کن و زمین کا بیان شکایت اللہ کی نعمتوں کی چھٹا لینی اکیس مقام میں ایک لیت سی بیدارششمن جن و انس اور ربوبیت
 اللہ کے پناہ دیا و نکاح موتی و مرجان کا کھنا کشتیوں کا جلا زین کے فاکہ خبر قبای ذات الٰہی وعدہ قیامت کا ذکر ہونا انس و جن کا کہ آسمان و زمین سے نکلیا کر
 آسمان کا بیٹنا قیامت میں سوال ہونا جن و انس سے حال مجبوروں کا وعدہ جنت کا ذکر نبیوں کے لئے اور بیان کے نعمتوں کا جیسے نہیں اور مسک اور فراس اور
 حورین اور نخل اور زمان اور عرف اور عقری ہے اور بکت اللہ کے نام کے **سُورَةُ الْوَاقِعَةِ عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم یقول اللہ اعزمت لہما دعا الصلحین کما عین دات ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر فاقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس لہما فیہ
 من قوۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون و فی الحجۃ یحییٰ لیراک رب فی ظلمنا مائة عام لا یقطعھا واقرؤا ان شئتم وظل ہمدود و موضع سوط فی الحجۃ حابر
 من الدنیا و ما فیھا واقرؤا ان شئتم فہن ترخرج عن النار و ادخل الحجۃ فقد فاطم و ما الحجۃ الدنیا اکام متاع النمرق بر ترجمہ
 روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کی ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی
 چیز کہ نہ کہے آگاہ نہ دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی دل میں اسکا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو فلا تعلم نفس لہما یعنی یہ چیز
 جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اس کے لئے انہوں کی ٹہنڈک سی بلا اس کے علموں کا اور جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار کے سایہ میں
 سو برس تک چلا جاوے اور اسکو طے نہ کر کے تمہارا جی چاہے پڑھ لو وظل ہمدود یعنی جنتیوں کے لئے ہے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت
 میں بہتر ہے دنیا سے اور جو اس میں ہے تم چاہو تو پڑھ لو فہن ترخرج عن النار جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل مواجنت میں وہ اپنی ہر اکو پہنچا
 اور دنیا کی زندگی تودہو کے کی ٹٹی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابی انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الحجۃ
 لشجرة لیبرا لراکب فی ظلمنا مائة عام لا یقطعھا واقرؤا ان شئتم وظل ہمدود و ما مہم مسکوب ترجمہ انس سے روایت
 ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار کے سایہ میں سو برس چلا جاوے اور اسے طے نہ کر کے تمہارا جی
 چاہے تڑپو تو وظل ہمدود و ما مہم مسکوب یعنی اور ان کے لئے ہے سایہ دراز اور پانی بہا یا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اباب میں ابی سعید
 سے یہ روایت ہے **عَنْ** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وقرش مرقعۃ قال ارتقا عھا کما بان السماء والارض و مہم مہم
 مہم مہم حسانہ عہ ترجمہ ابی سعید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے تفسیر میں روایت کیا وقرش مرقعۃ یعنی چھوٹے اونچے (یعنی جنتیوں کے)

عَنْهُ قَالَ أَذْهَبَ إِلَى مَا جِبَ صَدَّقَ بِي رَدِّقَ فَقُلْ لَهُ قُلَيْدُ قَهْطِ الْيَدِ فَطَحْمُ عَنْكَ مَعَهُ أَوْ سَقَا سِدْرَيْنِ مَسْكِينًا ثُمَّ اسْتَحْنَبَا قَوْمَ عَمْرِو بْنِ لُحَيْشٍ
عِيَالُكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَ الْكَلْبِيِّ دَسْوَةَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّعَّةَ وَالْبَرَكَةَ أَمْرِي
بَصَدِّقِكُمْ فَأَذْهَبْتُ إِلَى طَلْحَةَ هَالِي ثُمَّ جِئْتُ سَلَمَةَ بْنَ مَخْرَمَةَ فَسَمِعْتُ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ بَنِي إِسْمَاعِيلَ تَهَانُكَ جَاعٌ مِنْ سِغَرِ أَيْ مَالَتِ مَتْنِي كَرِهِي كَرِهِي
بِحَرْبِ رَمْضَانَ أَيَا طَهَارَ كَمَا مَنَعَتْ بَنِي يَهُودِيٍّ (یعنی کہا کہ تو مجھے ایسی حرام ہے جسے مان کی مٹیہ) یہاں تک کہ گزری رمضان اس خوف سے کہ اگر کہیں
شرع کروغین اس سے جاع راگو تو تار بند ہا رہ گیا اسکا میر لطیف سی یہاں تک کہ جادی مجھ پر دن اور نہ ہو سکیگا مجھ سے کہ میں اسکو چھوڑوں تو اذکرات و دیگر
خدمت کر رہی تھی کہ کھل گئی اسکی کوئی چیز (بعض روایت میں ہے کہ کھل گئی بازرب آگئی) اور میں اسکو داریے جاع کیا اس سے (یہ حرب مجھ کوئی
انہی قوم کے پاس آیا اور انکو اپنی حال سے خبر دی اور میں نے کہا میرا تہ چلو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تاکہ میں اپنی حال سے انکو خبروں تو میرے
قوم نے کہا ہم تجاؤنگے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو اے ہماری حق میں قرآن یا فراوان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی بات کہ اسکا
ادلہا باقی رہے ہم پر لیکن تو جادو جو مناسب ہو کر کہا راوی نے کہ یہ نکلا میں اور حاضر ہوا آپ کے پاس اور خبر دی میں نے انکو اپنی حال کی آپ کی فرما تو فرم
نے ایسا کیا میں نے کہا میں نے ایسا کیا فرمایا آپ نے تو یہی ایسا کیا میں نے کہا میں نے ایسا کیا میں نے ایسا کیا اور میں نے ہا
ہوں جاری کیجئے اللہ کا حکم مجھ پر میں اس پر ثابت رہی والا ہوں اپنی فرمایا آزاد کر ایک بروہ کہا راوی نے کہ میں نے اپنے چہرہ گردن پر ہاتہ مارا اور عرض کی کہ قسم ہے
اس پر درکار کے جسے انکو چاہے ساتھ بھیجا ہے میں مالک نہیں ہوا اس کے کسی دوسرے کا فرمایا اپنی کہ یہ روز نہ رکھہ دو مجھ سے کانیں سے عرس کے اسی سوائی کی مسیت
جو مجھے ہوئی ہے یہ روزی ہی میں تو ہوئی ہے فرمایا اپنی کہ یہ کہاد سارہ مسکینوں کو میں نے کہا قسم ہے اللہ کے جسے انکو حق کے ساتھ بھیجا کہ ہم خود انکے رات ہو
رہی کہ اٹکا کہا اسکا پاس تھا فرمایا آپ نے کہ جس کے پاس جو بنی زریق کے کوۃ تحصیل ہے اور کہہ کہ کو کہ دی وہ جہاں کو کہلا د تو اس میں سے اپنی طرف سے سارہ
مسکینوں کو اور باقی اس میں سے خرم کر تولیے اور اپنے خیال پر کہا راوی نے کہ یہ گنا میں اپنے قوم کے پاس اور کہا میں نے کہا پائی میں تھا رہے پاس مکی اور بنی نجر
اور پائی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسادگی اور برکت حکم کہا ہے مجھ کو کہ تم لوگ اپنی زکوۃ مجھ کو سودی انہوں نے اپنی زکوۃ مجھ کو
ہے کہا محمد بن سیامان بن یار نے نہیں سنا میرے نزدیک سلمہ بن مخرمہ کہ انہوں نے سلمہ بن مخرمہ کو سلمان بن مخرمہ کہتی ہیں اور باہمیں خولہ بن خلیفہ ہی
روایت ہے مخرمہ رحمہ اللہ میں تفسیر ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا اور بعض روایتوں میں سلمہ بن مخرمہ کا نام نہیں آیا فقط راوی نے یہ کہا کہ ایک شخص
ایا اور نے یون بیان کیا الی آخر حدیث میں جنہوں نے ان دونوں روایتوں کو جدا جدا شخصوں کا قصہ سمجھا ہے اور ایک کو محمول کیا ہے ظہار پر ایک کو روزہ رمضان کے
کفارہ پر بعض محققین کے نزدیک دونوں ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ ہی ایک ہے پس استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار یا روزہ نہیں پائی کوئی تفسیر روزہ
رمضان کے کفارہ کے اور سبق ایک ٹوکرا ہے کہ ساتھ صلح کھجور میں اتی ہے عَمْرُو بْنُ الْوَدَاعِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ
فَقَالَ لَنَا عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بَدَلْتُمْ مَا قَالْتُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَا وَكُنْتُمْ
كَذَّابِينَ كَذَّابُونَ عَلَى قَوْلِهِ فَقَالَ قُلْتُ أَلَيْسَ عَلَيْكُمْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَلَصَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قَوْلُ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ قَالُوا وَكَذَا جَاءَ وَكَذَا جَاءَ مَا لَمْ يَحْتِجْ بِهِ اللَّهُ جَرَّجَهُمْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَمِعْتُ رَوَيْتُ أَنَّ رَأْسَ يَهُودِيٍّ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوَّاهُ يَأْتِيهِ يَأْتِيهِ
الاسم عليك (یعنی مری ٹرسے نہیں) اور جواب دیا لوگوں نے اسکو کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم جانتے ہو کہ انے کیا کہا انہوں نے کہا کہ اللہ اور رسول اسکا خوب خاتم
سلام کیا ہے انے اسی نبی اللہ کے اپنے فرمایا نہیں بلکہ انے ایسا دیا کہا سو تم مجھے جواب دو صحابہ نے انکو جواب دیا یہی سنت کی انکو جواب دینے کی کہ وہ لائق جواب نہ تھا
یہاں نے اس یہودی سے پوچھا کہ تو نے اسام علیکم کہا ہے اسی کہا ہاں فرمایا اللہ کے نبی نے اس وقت سی کہ جب سلام کرے تیر کوئی اہل کتاب سے تو تم اتنا ہی کہو کہ جواب
میں علیک مالت یعنی تجھی پر ہے جو تیرے کہا اور پھر ہی اپنے بیات و اذاجاؤں نے جب اتی ہیں تجھ پاس یعنی اہل کتاب و عادی ہیں مجھ کو ایسی جو نہیں
دی تجھ کو اللہ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَمْرُو بْنُ الْوَدَاعِ قَالَ لَمَّا تَرَيْتُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا مَا جِئْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِمْوا بَيْنَ يَدَيْهِمْ كَمَا

قسم کہا کہ میں نے یہ بات نہیں کہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھٹلایا اور اسکو سچا جانا سو مجھے ایسا رنج ہوا کہ کہی دیا نہ ہوتا اور میں نے کبھی نہیں کہا سو میرے
 چہرے کے ماتھے پر یہ بات تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھٹلایا اور تجھ پر خاموشی سواتی اور اللہ تعالیٰ نے یہ سورت ادا جاکر منافقوں سے آخر تک سولہ ماہ بعد رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اور پھر یہی کہ یہ سورت پھر فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے یہ سورت پھر فرمائی ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَهُ النَّاسُ مِنْ الْأَعْرَابِ وَكَانَ الْأَعْرَابُ لَا يَتَّقُونَ اللَّهَ فَكَانُوا يَتَّقُونَ النَّاسَ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ
 حَوْلَهُ حِجَابًا وَيَجْعَلُ اللَّهُ عَلَيْهِ حِجَابًا حَتَّى يَخْفَى عَنْهَا كُلُّ رَجُلٍ مِنْ الْأَعْرَابِ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ
 فَرَقُوا الْأَعْرَابُ فِي حَشِيَّةِ صَبْرٍ بِمَا رَأَوْا مِنْ الْأَعْرَابِ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ
 قَالَ لَا تَفْهَمُ عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَفْهَمُوا مِنْ حَوْلِهِ يَعْنِي الْأَعْرَابَ وَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ
 عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ
 قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَمَّتُ عَبْدًا لِلَّهِ فَاحْبَرْتُ عُمِّي فَأُتِلِقَ فَأَحْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْسَلَنِي إِلَيْهِ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَفَ وَحْدَهُ قَالَ فَصَلَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ حِجَابٌ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ
 رَسُولِي مِنَ الْعَرَبِ إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ
 كَحَقِّي فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَاكَ أُدْنِي وَصَحَّكَ فِي وَجْهِ فَقَالَ لَنْتَبَرَّ لَكَ حَقِّي عَمَّ فَقُلْتُ
 لَهُ امْشِكْ فَوَدَّ أَنِّي لَمْ أَكُنْ مَعَهُ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ فَكَانُوا إِذَا تَلَعُوا الْقُرْآنَ يَتَّقُونَ النَّاسَ
 کے ساتھ رہنے غزوہ بنی المصطلق میں اور ہمارے ساتھ کچھ گاؤں کے لوگ تھے سو ہم بانی بردھڑنے لگے اور گاؤں کے لوگ ہم سے آگے پانی پر پہنچے سو ایک گنوار اپنی مہاجر
 سے آگے پہنچا پس آگے بڑھتا ایک عربی اور حوض بہرہ اور گدا کے تہر لگتا اور سپر ایک ٹھراؤں دیتا اسلئے کہ آجاوین بار کے رات اور حوض پانی نہ ملے گی یہ
 ایک انصاری اس گنوار کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کے مہار شکا دی کہ وہ پانی پی لے سو اس گنوار نے پانی نہ پینے دیا اور نکال دیا انصاری نے پانی کی روک کر
 رہنے تہر وغیرہ رو کر دی کہ پانی بہہ جاوے سو عربی نے ایک لکڑی ٹھہرائی اور انصاری کے سپر ماری اور اسکا سر پٹ گیا پس آیا وہ انصاری عبداللہ بن ابی کے پاس
 جو نہ دراز تھا منافقوں کا اور خبر کے اسکو اور وہ انصاری اسکی باریوں میں تھا سو غصہ میں آیا عبداللہ بن ابی اور کہا امت خرم کرو ان لوگوں پر جو رسول اللہ کے
 ساتھ ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جاوین وہ اس کے پاس سے مراد لیتا تھا وہ ان کے اعراب کو اور حاضر موتی تھے اعراب سولہ خدائے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا نیکی وقت کہا
 عبداللہ بن ابی نے جب اعراب علی جاوین محمد کے پاس سے تم کہا نا لیکر جاؤ محمد کے پاس کہ وہ اور جو ان کے پاس میں کہا وین یہ کہ کہانی اپنی باریوں کے اگر ہم لوگ
 جاوین مدینہ کی طرف تو چاہئے کہ نکال دیوین غرت والی لوگ ذلیل لوگوں کو لینے اعراب کو زید نے کہا اور میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوا تھا اور میں
 عبداللہ کی بات سن کر نے چچا کو خبر کی اور انہوں نے جاکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی سو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کی طرف کسکھو بھیجا اور اسنے انکر
 قسم کہا کہی اور انکا کیا کہا زید نے یہ سچ جانا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جھٹلایا جھک کر ہارنے کہ یہ میرے چچا میرے پاس آکر کہنے لگے تو نے یہی جاتا تھا کہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تجھ پر غصہ ہوں اور تجھے جھٹلاوین وہ اور سب مسلمان کہا زید نے یہ سچ ایسا رنج ہوا کہ کہی دیا نہ ہوتا اور میں نے کبھی نہیں کہا سو میرے
 کے ساتھ چلا جاتا تھا سفر میں اپنا سر جھکا ہی ہو ماری غم کے کہ اسی سیکر پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ملیر کان اور مٹھا اور میرے سامنے ہنسنے سو مجھے اگر ساری دنیا
 کی زندگی ملتی رات اور ایک نسخہ میں کہ کہ ہر شے کی خست ملتی جب یہی میں آنا خوش ہوتا یہ میرے ابو کے لئے اور پوچھا کہ تم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا
 میں نے کہا کہ یہ کہ تو نہیں مگر میرا کان ملا اور میرے رو برو ہنسنے تو کہا ابو کے لئے کہ تجھے بشارت ہو پھر ملے عمر اور اسنے یہی میں نے کہی کہا ابو کے لئے کہ کہا تھا یہ جب میرے ہوئے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ منافقین پڑھی **عَنْ** اَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَثِيرٍ الْقُرَظِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ

سنہ یحییٰ عن زید بن ارقم عن عبد اللہ بن ابی مال فی عمر وہو یسئل عن رجلا من المدینۃ لیس فیہ من الاغتر منها الا ذل قال فاذلت الذی علیہ علیہ وسلم قد کثر ذلک لہ فقلت ما قالہ ولا معنی فی فی فقالوا ما اردت الی ہذا فاذلت البیت ومنت کتبنا عنہا فانی انہی عنی اللہ او انتہ فقال ان اللہ قد صدق قال فانزلت ہذا الایۃ ثم الذین یقولون لا یتفقوا علی من عبد رسول اللہ حتی یقتضوا ترجمہ عتیبہ نے کہا سنا میں نے کعب قرظی سے چالیس برس پہلے کہہ کئے تھے یہی زید بن ارقم نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی نی غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوگوں جاسیکے تو عزت والی لوگ دلت والو کو نکال دیں گے یعنی عزابی اصحاب کو زہد میں کہا یہاں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے انہی ذکر کیا اور عبد اللہ نے کہا کیا کہ میں نے تو کہا ہی نہیں اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگی تو کیا جانتا تھا یعنی اس جھوٹ بولنی کسی سو میں گھر میں آیا اور علی بن ابی طالب اور ابی جہمہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم بایں آپ کے پاس گیا اور فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچا کیا کہا زید نے اور اسی ریت ہم الذین سچ آئیں کہ میں کہتے تھے یہ مت خیر کرو ان لوگوں پر جو رسول کے پاس ہیں یہاں تک کہ منسخر ہو جاوے آخرت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد اللہ یقول کتانی عن اقر قال سفیان یونان عن اقر وہ بنی المصطلق فکسر رجل من المهاجرین رجلا من الانصار فقال المهاجر بالہاجرین وقال الانصار قال لا نصار فصرح ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال دعوی الجاہلیۃ قالوا رجل من المهاجرین کسر رجلا من الانصار فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم روضہا فاما مونتہ فمہ ذلک عبد اللہ بن ابی ابنہ سؤل فقال او قد ضلوا واللہ لان رجلا الی المدینۃ لیس فیہ الاغتر منها الا ذل فقال عمر یا رسول اللہ دعنی اخصب عوق هذا المنا فی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعه لا یحدث الناس ان یجحدوا یقتل اصحابہ وقال غیرہ عنہ فقال لہ اریۃ عبد اللہ بن عبد اللہ واللہ واللہ لا تنقلب حتی تقب انک الذی یسل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغری ففعل ترجمہ حابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ ہم ایک جہاد میں تھے ہمسایہ نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ غزوہ نبی المصطلق تھا سو ایک مہاجر نے ایک انصاری کے چڑ پر گھونسا مارا اور مہاجر بیکار اسی مہاجرین اور انصار نے کہا اسی انصار کی لوگوں حضرت فی یہاں سے سفر فرمایا جاہلیت کی کہا کیوں ہو لگی لوگوں نے کہا ایک مہاجر نے کسی انصار کے گھونسا مارا آپ فرمایا اس گھار کو جانے دو خراب ہے جب عبد اللہ بن ابی نے سنا کہا ان لوگوں نے ایسا کیا جب ہم مدینہ جاوے گئے عزت دار لوگ ذلیل ہو گئے ان کے عمر نے کہا اسی رسول اللہ کے مجھے چھوڑے کہ گردن ماروں اس سانپ کے آپ نے فرمایا جانے دو لوگ گھینکے کہ مجھ اپنے یار کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویوں نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی کی بیٹے عبد اللہ نے کہا ہم مگر نہ بانی بنی ہاشم جب تک تو فرما کہ سے کہ تو دس ہے اور آنحضرت عزت والی اُسے افر کیا رجاء اب منافق بیاموئن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال من کان لہ مال یسلعہ حج بیت ربہ اویحب علیہ ذکاۃ فلیفعل یشال الرجۃ عند المؤمن فقال رجل یا ابن عباس ان اللہ فاما یشال الرجۃ الکفار فقال سائلوا علیک قرأنا یا ایہا الذین امنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون وانفقوا مہار ذلکم من قبل ان تأتي احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتہ الی اجل قریب فاصدق الی قولہ واللہ خیر مما یعملون قال فما یوجب الزکوۃ قال اذا بلغ الممال مائتین فضلا علی مال فما یوجب الحج قال الزاد والبعث ترجمہ ابن عباس نے کہا جبکہ تامل ہو کہ حج کو جاسکے یا واجب ہو اس پر زکوۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوۃ تو وہ موت کے وقت آرزو کر گیا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا اسی ابن عباس اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کر گئے تو کہا ابن عباس میں تم پر قرآن پڑھتا ہوں یا ایہا الذین سچ باتوں تک یعنی اسی ایمان والوں غافل مکرر دسی تم کو مال و اولاد تمہارا اللہ کی یاد سے اور جسے یہ کیا وہی لوگ ہیں ٹوٹا یا نیوالی اور خرچہ کر جو دنیا میں نہ ہو سکی اس سے کہ آدمی نہ کہ موت اور وہ کہنے لگے اسی پروردگار میرے کیوں نہ مہلت دے مجھ کو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا آخرت تک ایک بے پوجہا کہنے مال میں واجب ہوئی زکوۃ کہا ابن عباس سے جب دو سو درہم ہو جاوے یا زیادہ ایک بے پوجہا کہ حج فرض ہوتا ہے کہا جب تو شد اور سوا ہی ہو **ف** روایت کے ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الزراق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن ابی حمید سے انہوں نے مناک سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فمن لا یؤتی فی حقہ من عند ربہ لعلہ یشکر لہ فیما رزقہ منہ من قبلہ لعلہ یشکر لہ فیما رزقہ منہ من بعدہ
اور کہی تا یہ فضیلت استخار کی آسمان سے منبر کا بسا اُن کا رہنا بیوقوفی کثرت باخو نک سہر مواند یو کا ہر نور ہر بایاں آسمان اور چاند و سورج کا بسا
انسانی بیدار اُن کا آسمان نور کا قوم نوح کے نبی و دروس و غوث و یقوت و شہر کا بیان بدو جانوح علیہ السلام کے مشرکوں کے اور استخار و منور
کے نبی و منور رسول اکرم ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجن ولا راحہ انطلق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفة من اصحابہ عامدین الی سوق عکاظ وقد حیل بین الشیاطین و بین خیر السماء و الارض و ارسلت علیہم الشہب فخرج
الشیاطین الی قومہم فقالوا ما لکم قالوا حیل بیننا و بین خیر السماء و ارسلت علیہم الشہب فقالوا ما حال بیننا و بین خیر السماء الا من حذر
فاضربوا مسارق الارض و معاریضها فانظروا ما لہذا الذی حال بینکم و بین خیر السماء قال فانطلقوا یضربون مسارق الارض و معاریضها
بلعن ما لہذا الذی حال بینکم و بین خیر السماء فانصرفوا اولئک النفر الذی توجہوا نحوہم اذ انزل اللہ علیہ وسلم و هو
یخلق عامدا الی سوق عکاظ و هو یصلی باصحابہ صلوۃ الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا لہ فقالوا لہذا واللہ الذی حال بینکم و بین خیر
السماء قال فہذا لک رجوع الی قومہم فقالوا یا قومنا اناسمخنا قرانا فجاءنا الی الرشد فامنا بہ و کن شرک ربنا احد فانزل اللہ تبارک
و تعالیٰ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اوحی الی انہ استمتم نقر من الجن و انما اوحی الیہ قول الجن و ہذا الارسناد عن ابن عباس قال قول
الجن لقومہم لما فرغ عبد اللہ بدعوہ کا دو ابکون علیہ لیداع قال لما لہ یصلی واصحابہ یصلون یصلوہ و یسجدون لیسجدہم قال
تعبوا من طواعیہ اصحابہ کہ قالوا لقومہم لما فرغ عبد اللہ بدعوہ کا دو ابکون علیہ لیداع عن ابن عباس کہ کہ انہ قرآن پر رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں پر نہ انکو دیکھا رسول خدا نے اپنی ماریوں کے ساتھ عکاظ کے بازار جاتے تھے (وہ کہہ دینے کے معنی لگتا تھا) اور جنوں آسمان کی خبر کر رہے
تھے اور اپنے شہر سے تھے ہی (لئے آسمان پر) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے انہوں نے کہا کیا یہی جنوں کا آسمان کے خبر سے رک گئی ہے اور ہم شہر ماری جاتی ہیں
اُن نبوی والوں نے کہا یہ خبر کا رکنا کیسے امر کے سبب ہی سو تم مشرق اور غرب میں دیکھو کہ کیوں کی ہے جسے خبر آسمان کی سو وہ جلی مشرق
اور مغرب کو ڈھونڈتے ہوئی کہ کون خیران ہوئی ہے انکو خبر سے ہر جگہ وہ ملک تھا کہ جلا تھا حضرت یاس ہو چکا آپ مقام تلخہ میں تھے عکاظ کے بازار کو جا
ہوئی ادب آپ نماز پڑھتے تھے اپنے ماریوں کے ساتھ فجر کے ہر جب جنوں قرآن سُنا کان لگا کر سننے لگی اور بولی کہ اس کی قسم ہے یہی حایل ہوئی ہے تمہارے
اور آسمان کے خبر میں ہر کسی جگہ ہی اپنی قوم کی طرف لوٹ گئی اور کہنے لگی ہاں قوم! اسمعوا لایہ لیسنے سے سننا ایک قرآن عجیب کہ چہ راہ بتا رہی سو ہم سہر
ایمان لائی اور شرک نہیں کرتے ہم اپنے رب کے ساتھ سکھو اللہ تعالیٰ اُتار دیا انہیں کا قول اپنے نبی پر قل اوحی الی انہ اور اسی آسمان کی مروی ہے کہ ابن
عباس نے کہا یہی جنوں کا قول ہے کہ انہوں نے اپنے قوم سے کہا لما قام عبد اللہ بدعوہ کا دو ابکون علیہ لیسنے جب کہ ہر جگہ وہ ہے اللہ کا بندہ اسکو بکار نے
لوگ اسے شہر پہنچے ہو جاتی ہیں جب انہوں نے حضرت کو دیکھا نماز پڑھتے اور اصحاب کے ایک ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے سجدہ کے ساتھ وہ بھی سب سجدہ کرتے تو عجیب کیا
انہوں نے اصحاب کے اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہی گئی لما قام عبد اللہ الایہ ف یہ حدیث حسن صحیح ہے عن ابن عباس قال کان الجن یصعدون
الی السماء لیسمعن الوحی فاذا سمعوا الکلمۃ زادوا فیها تسعاً فاما الکلمۃ فکون حقاً و اما ما زادوا فکون باطلاً فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم منجیاً مقادیرہم و ذکرہ اذ لک لا یلبس و لکن ان النجوم مرئیة یحافل ذلک فقال لہم ابلیس ما لہذا الا من امر قد حدتہ فی
الارض فبعث جنودہ فی جد و ارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائماً یصلی بین جبلین اداہ قال عیلة فلقیہ فاحبروہ فقال لہذا الحدیث
الذی حدتہ فی الارض ترجمہ ابن عباس کہ کہا جن آسمان کی طرف چڑھتے تھے آسمان کے خبر سے کہ ہر جب وہ ایک بات سننے تو باقیں اس میں بڑھ دیتی تو
وہ ایک سہر پہنچا اور جو انہوں نے بڑھائیں تھیں جو پڑھتے تھے ہر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ان کے ٹھیکہ چین گئی انہوں نے ابلیس پر بلبلین
اسکا ذکر کیا اور اس کے قبل تارے نہ ٹوٹتے تھے ابلیس نے کہہ یہ نہیں ہوا اگر کسی نئی حادثہ کے سبب جو زمین میں ظاہر ہوا ہے سوائے اپنا لشکر طرے

تفسیر قرآن

تفسیر قرآن

نہ پہلے اپنے نبی سے (یعنی اس میں کوئی بات نہیں) یہود تو اس بڑے نبی کی بات اپنی نبی سے پوچھ کر کہہ لیا وہ کہو اللہ کو کہنے والا اللہ کے دشمنوں کو
 میں نے اپنی پوجتہ ہوں کہ جنت کی مٹی کا ایک سہہ اور وہ سہہ ہے ہر جہ سے ہونے والی لکڑی پاس پاسی پوجا جاتی ہے اور اس جہنم کے خراجی کتے ہیں اپنے ہاتھ سے اشارہ فرما دیا
 ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ہونے کو انہوں نے کہا ہاں ہر حضرت نے اپنے پوجا کہ جنت کی مٹی کا ایک سہہ ہے وہ تو ہری ہری جہنم سے ہر کتے کے
 روٹی کی ہے اس بابا اس جہنم سے فرمایا یہ روٹی ہے **ف** اس حدیث کو نہیں سمجھ سکتے مگر کسی سند سے حمالہ کے روایت سے **عَنْ** اَبْنِ مَالٍ عَنْ رَسُوْلِ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنَّهُ قَالَ فِيْ هٰذِہٖ الْاَیَّۃِ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمُتَّقٰی قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اَهْلُ اَنْ اَنْفِیْ فَرِیْنِ اَتَقَانِیْ فَلَمْ
 یُخَلِّ مَعِی الْاَهْلَ اَنَا اَهْلُ اَنْ اَعْقِرَ کَہْ مَرْجَمِہٖ اِنْ ہُنَّ مَکِی سِی رَوٰی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ہواہل التقویٰ یعنی وہ اللہ
 کے لائق ہیں کہ اس سے دین اور لائق ہے بخشنے کی فرمایا حضرت کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ بندے مجھے دین اور جو مجھے ڈر اور سیرکوا کی وجہ سے
 نہ ہیرا یا تو مجھے لائق ہے کہ میں اسے بخشدون **ف** یہ حدیث حسن و غریب اور ہر اہل کچھ قوی نہیں حدیث میں اور ہر اہل ہی یہ حدیث ثابت روایت کی ہے
 حاتم سورہ مدثر میں ہے ڈرائیکا حکم اور بکیر و طہارت اور ترک شرک کا اور نبی تم سے بہت تنگبار کے تفسیر صور اور تکلیف قیامت کے نکلت ایک فرس کے حکم
 ولید بن مخیرہ تھا اور اس خراجی جنت کے قیامت کا بیان چار چیزیں داخل جہنم کے جو قرآن سے ہاگین وہ کہ ہے میں سخت ترس اور مغفرت کا ہونا اور دگر کا
وَمِنْ سُوْرَةِ الْاٰیٰتِ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا نَزَلَ عَلَیْہِ الْقُرْآنُ یُحَرِّکُہٗ بِلِسَانِہٖ یُرِیْدُ اَنْ
 یُخْطَہُ نَزَلَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَا یُحَرِّکُہٗ لِسَانُکَ لِیُخَلِّ بِہٖ قَالَ فَکَانَ یُحَرِّکُہٗ شَفِیْہُ وَحَرَّکَ سَفِیْہُ مَرْجَمِہٖ اِنْ ہُنَّ مَکِی سِی رَوٰی کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن نازل ہوتا اپنی زبان ہلاتے کہ اس کو یاد رکھیں رسول خدا کی اُماری یہ آیت مت ہلاتا اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کی ساتھ سے
 جو راوی ہیں ہلاتی تھیں اپنی دونوں ہونٹ اور سفیان بن عیینہ نے ہلاتی اپنے ہونٹ (یعنی طرح حضرت ہلاتے تھے قبل نزول آیت کے) **ف** یہ حدیث حسن و غریب ہے
 بن مریم نے کہا سحلی بن سعید طحان کہ اس سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھے موسیٰ بن ابی عائشہ کو **عَنْ** اَبْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
 عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنْ اَدْنٰی اَهْلَ الْبَحْثِ مَازِلَہٗ لَمْ یَطْرُقْ اِلَیْہِ جَنَابُہٗ وَاَوْفَیہٗ وَخَدَمُہٗ وَسِرْدُہٗ سَبَاۃَ الْاَلْفِ سَنَۃٍ وَاَزْوَاجُہٗ عَلٰی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ یَنْظُرُ
 اِلَیْہِمْ غَدُوۃً وَعَشِیۃً ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَحُجَّۃً یَّوْمَ مِثْلَ نَاصِیۃِہٖ اِلٰی رِیْقَہٗ نَاطِرَہٗ مَرْجَمِہٖ اِنْ ہُنَّ مَکِی سِی رَوٰی کہ رسول خدا صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنہوں نے اپنی درجہ بالا دیکھا ہے اپنے باغ اور میوے اور خادموں اور تختوں کو نہر پر سکے راہ سے اور انہیں برسے ربہ والا اللہ کے نزدیک وہ شخص
 جو دیکھا ہے اللہ کے مونہہ کی طرف صبر اور شام ہر پر ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا نبیہ وجہ سے آخر تک اپنے بہت مونہہ اس دن تازہ ہونگے اور اپنے رب کو دیکھتے
 ہونگے **ف** یہ حدیث غریب اور شاید یہ کہی لوگوں نے ہر اس سے مثل کے مرفوع اور وایک عبد الملک بن یحییٰ نے ثور سے انہوں نے ابن عمر سے قول انکا اور فرما
 بنی اسکا اور روایت کی انہی نے سفیان انہوں نے ثور سے انہوں نے مجاہدی انہوں نے ابن عمر سے قول انکا اور مرفوع کیا انہوں نے اور کئی اس سند میں مجاہد کا نام
 نہیں آیا سو اُور کی حاتم سورہ قیامت میں مذکور ہے قیامت کا اور نبی قرآن جلد پڑھنے سے آدرا اب نزول وحی کے نبی کے لئی شکایت دنیا کی محبت کی دیدار ہے
 کا بیان حکمت موت کا بیان شکایت انسانی عدم تصدیق کی اور ترک صلوة اور تکذیب اور مونہہ موڑنے کی تہدیش انسان میں سے اور ثبات بعثت کا رسول
دَہْرُ کا خلاصہ مضامین یہ بیان خلقت انسان کا شاکر و کافر ہونا انسان کا وعدہ سلاسل و اعلاں کے کافروں کے لئے صفات براء کے جزائی نیکان نجات اور
 سرور و نصرت و رحمت و حریر وغیرہ میں چیزیں نزول قرآن کا بیان آخر بصرہ مذکور و سجدہ و تسبیح و نعت محبت دنیا کے اور خلعت کرشمے آخر سے خلق انسان کا بیان
 موقوف ہونا ہدایت کا مشیت ازودی پر وعدہ عذاب الیم کے ظالموں کے لئے غرض اس صورت میں جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہی **سُوْرَةُ الْمَوْعِظَاتِ**
 میں قسم ہے فرشتوں کی اور انار میں قیامت کے اور خرابی کے جہلا موالوں کے دن جگہ اور ہلاک مجربان اولین و آخرین انسان کے پیدائش کا بیان سجا جانا احیا اور
 موتی کا زمین میں قیامت میں ہو گا قبول ہونا عذر کافروں کا قیامت میں آدرا جمع ہونا اولین و آخرین کا اس دن ظلال اور عیون
 ذوالک کا وعدہ متعینوں کے لئے تہوڑی اور خوار سی مجرموں کی آدرا انکا انکا کوخ سے **سُوْرَةُ نَبَاۃٍ** میں پوجہ پوجہ اور اختلاف لوگوں کا قیامت کے باہر اس سے

سورۃ ناس کا تفسیر

سورۃ ناس کا تفسیر

سورۃ ناس کا تفسیر

سورۃ ناس کا تفسیر

کے قدرت کی نشان دہانی جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑوں کا اور پیدا کرنا آسمانوں کا اور پیدا کرنا انسانوں کا اور پیدا کرنا
آبادیوں کا اور نکالنا حب و نبات کا اور باغوں کا میقات ہوا یوم الفصل کا آثار قیامت جیسے نفع و ضرر اور عینا و دونا اور گہنا آسمان کے دروازوں کا اور پہاڑوں کا
پہاڑوں کا و جہنم کے شہر کے لئے اور جہنم و عذاب کے مکتوب ہونا ہر جزا کا محض من حدائق اغاب اور کوا عبا تراب و کاس دہاق مقبول کے لئے
نہر ہونا روح و ملائکہ کا حشر میں اور ہونا شفاعت کا بی اذن خداوند کا کہ آرزو کرنا کافر کا کہ کاش خاک ہو جانا قیامت کے دن **سُورَةُ النَّازِعَاتِ**
میں، قسم فرشتوں کی چند جامعوں کی تیان نفخہ اولی کا تعجب کرنا کافروں کا مردوں کے جیسے پروردگار موسی علیہ السلام کا اور پکارنا اللہ کا انکو وادی مقدس طور
میں اور حکم فرعون کے طرف جانیکا بیان آسمان کے بلند کرنا اور اترنا اور زمین کا تیان قیامت کا و جہنم کے سرکشوں کے لئے وعدہ جنت کا و دنیا لوگوں کے لئے ہونا
علم قیامت کا نبی کو قلیل جاننا اہل مشرک دنیا کی زندگی کو **وَمِنْ سُوْرَةِ عَبَسَ عَنْ** عائشہ ؓ قالت انزل عیسیٰ و توئی فی ابن امیہ مکتوب
الاعی انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یقول یا رسول اللہ اشد فی وعید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجل من عظماء المشرکین
فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض عنه و یقبل علی الآخر و یقول اتری بما اقول یا ساقی فقول لا یخفی هذا انزل ترجمہ ام المؤمنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عیسیٰ توئی نازل ہوئی عبداللہ بن ام مکتوم کے واسطی کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے دیکھ کر راہ
نہائی اور آپ کے پاس ایک بڑا مشرک تھا آپ سے سمجھا رہا تھا کہ وہ عبداللہ کا کہتے تھے اور اس کی طرف متوجہ ہوتی تھی اور عبداللہ کہتے تھے کہ کیا میرا ت میں مجھ
برائی ہے آپ فرماتی تھی نہیں پہنچی پہنچی یہ سورۃ اتری **ف** یہ حدیث غریبہ اور روایت کے بعضوں نے یہ حدیث شہام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باب سے کہا
کہ اتری عیسیٰ توئی عبداللہ بن ام مکتوم کے لئے اور زمین دگر کیا اس بند میں حضرت عائشہ کا **عَنْ** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اخذوا
حذاء عمر لکسر لا فقال امرأۃ ابصر و اویء بعضا عوا ثم بعض قال یا فلانہ لیکل امرأۃ شان یغنیہ ترجمہ ابن عباس کہہ انحضرت صلی اللہ
وسلم نے فرمایا لوگ حشر میں آئینگے ننگے پیرنگے بدن بی ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ ہر ایک دوسرے کا ستر دیکھ گا اپنی فرمایا اسی بخلافی ہر ایک کو ستر دین ایسا ایک ستر
ہو گا کہ غافل کر دینگا اسے خبر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں میں ابن عباس کا حاتمہ سورۃ جس میں تعلیم نبی کی اور مذکور ہوا
اس قرآن کا اور تحریر اسکے صفحہ مکرمہ میں اور شکایت انسان کے انکار کی اور انکار انسان کے کہانیکا خوب اور انکو درزیتوں وغیرہ حال قیامت کا اور کام نہ لانا ان باتیں
کا اور دشمن ہونا بعض چہرہ کا اور سیاہ ہونا بعض کا **وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوْرَتْ** عن ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من سرک ان ینظر الی یوم یلقیہ کأنہ دای عین فلیقل اذا الشمس کورت والکھواء انفطرت واذا السماء انشقت ترجمہ ابن عمر کہتے تھے کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قیامت کو انہوں سے دیکھے تو وہ پڑے ادا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت حاتمہ سورۃ مکتوب میں آنا
قیامت سے مذکور ہے لیتنا شمس کا کہ کورت اور دنی سیر پہاڑوں کی کہنے پہاڑا گاہن اونٹنی کا اٹھا ہو جانا چرند کا چھوٹے کا بادیا و نکا جوڑے لگا آدھو نکا و دیکھ کر اسی سوڈ
پیلنا نامہ عالموں کا ستر ہو جانا آسمانوں کا چھوٹے کا ناچیم کا قریب ہونا جہنم کا علم ہر ایک کا اپنے علم پر صفت قرآن اور جبریل کے اور توحہ اور قرب حق انکا اور طالع
اور امین ہونا نفی جنوں کے نبی کے اور دیکھنا انکا جبریل کو اور قول شیطان نہ ہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سار جہان کا اور موقوف ہونا استقامت کا مشیت ایزدی پر
سُورَةُ الْفُطُورِ میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھٹنا آسمان کا جھڑپنا آسمانوں کا لہجنا آدھو نکا اٹھنا مردوں کا خطاب انسان کو اور حال اسکی پیدائش کا شک
یاد رکھنے کی تیان ارام کا تہن کا وعدہ نعم ابرار کے لئے اور عید جیم خمار کے لئے کل مختار ہونا اللہ کا قیامت کے دن **وَمِنْ سُوْرَةِ قِيلَ**
لَهُ طِفْلَانِ عَنْ ابن ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا خطا خطیۃ فکنت فی قلبہ ثلثہ سوڈاء فاذا
هو نزع واستغفر و کتاب سئل قلبہ وان عاد زید فحاشی یعلق قلبہ وهو الرآن الذی ذکر اللہ کلا بل بان علی قلوبہ ما کأنوا
یکونون ترجمہ ابی ہریرہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب کوئی گناہ کرے تب ایک نکتہ سیاہ اسکے دل میں پڑ جاتا ہے پھر چران ودا سنے
پڑو یا اور استغفار کی اور پھر پڑو یا اسکے دل کی مقبل ہو گئی اور اگر پھر گناہ کرے گناہ کیا سیاہی بڑھ گئی ہر ایک کی اور وہی ران ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس

[illegible]

انما السالكين الى حقيق

داسا، ذات البرج کی مہتر

فِي صَوْمَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ جَعَلَ الْغُلَامُ بَيْنَ ذَلِكَ الرَّهْبِ كُلِّمَا صَرَّ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَخْبَرَهُ فَقَالَ
 إِنَّمَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ جَعَلَ الْغُلَامُ بَيْنَ ذَلِكَ الرَّهْبِ كُلِّمَا صَرَّ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَخْبَرَهُ فَقَالَ
 الرَّهْبُ إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ أَهْلِي وَإِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلَى ذَلِكَ
 إِذْ مَرَّ بِمَعَاذِ بْنِ النَّاسِ كَثُرَ قَدْحُ حَسَنَتِهِمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَنَاتِ الدَّابَّةِ كَأَنَّتِ اسْدًا قَالَ فَأَخَذَ الْغُلَامُ حِجْرَ أَهْلِهِمْ وَكَانَ مَأْمُورًا
 بِالرَّهْبِ حَتَّى فَاسْتَأْذَنَ أَنْ يَقْتُلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا وَأَوَّلَ الْغُلَامُ فَنَزَعَ النَّاسُ فَقَالُوا أَقْدَعَهُ هَذَا الْغُلَامُ عَلَى الرَّهْبِ
 أَحَدٌ قَالَ فَهَمَّ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ إِنَّكَ رَدَدْتَ بَصَرِي ذَلِكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا أُرِيدُ مِنْكَ هَذَا وَكُنْ رَجُلًا بَصِيرًا أَوْ تَقْرَأُ
 بِاللَّيْلِ رَدُّكَ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ فَوَدَّ عَلَيْهِ بَصَرًا فَأَمَّنَ الْأَعْمَى فَلَمَّا مَلَكَ الْأَمْرَ مِنْهُمْ فَجَعَلَ يَبْجَعُ فَأَتَى بِهِمْ فَقَالَ لَا قَتْلَ كُلِّ وَاحِدٍ
 مِنْكُمْ قَتْلُهُ لَا أَقُولُ بِهَا صَاحِبَهُ فَأَمَرَ بِالرَّهْبِ وَالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوَضَعَ الْمِشَارَ عَلَى مَقَرِّ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتْلَ الْآخَرَ بَقِيَّةً أُخْرَى ثُمَّ
 أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ أَنْطَلِقْ بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَالْقَوْمُ مِنْ رَأْسِهِ فَأَنْطَلَقُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا اسْتَوَوْا إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادُوا أَنْ
 يَأْتُوا مِنْهُ جَعَلُوا يَتَنَاقَشُونَ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَيَرْتَدُّونَ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُمْ مِجْمَعَةُ الْغُلَامِ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقَ إِلَى الْجَبَلِ
 فَيَقْتُلَهُ فِيهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى الْجَبَلِ فَحَقَّقَ اللَّهُ الَّذِي كَانَ قَوْمًا مَعَهُ وَأَتَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ يَا بَنِي كَلَّ قَتَلْتَنِي حَتَّى تَصْلُبْنِي وَتُرْمِثَنِي بِسَمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
 رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَصَلَبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ يَسُوهُ اللَّهُ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ حِينَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ
 النَّاسُ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ مَا عَلَيْهِ أَحَدٌ فَأَنَا نَوْءٌ مِنْ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيلَ لِلَّذِينَ أَخْبَرْتُمْ أَنَّ خَالَتَكُمْ ثَلَاثَةٌ هَذَا الْغُلَامُ كَمَا صَدَّقَ خَالَتُكُمْ
 قَالَ فَمَنْ أَحَدُ هَؤُلَاءِ الَّذِي هُوَ الْحَطَبُ وَالنَّاسُ ثُمَّ جَعَلَ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ الْقِيْلَ فِي هَذَا النَّارِ جَعَلَ الْقِيْلُ
 فِي ذَلِكَ الْأُحْدُودِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ قَتَلَ أَصْحَابُ الْأُحْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوقِ حَتَّى بَلَغَ الْعَرَبُ نَبِيَّ الْمَسِيحِ قَالَ فَأَمَّا الْغُلَامُ فَأَتَاهُ
 دُفْنٍ قَالَ قَدْ كَرِهْتُ أَنْ أُخْبِرَ فِي رَمَضَانَ عَنْ النَّطَابِ وَأَصْبَعُهُ عَلَى صَدْرِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ ثُمَّ رَجَعَ رَأْسُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 عَصْرُهُ نَازِلُهُ جَعَلَ تَهْتِكُهُ بِرُتْبَتِهِ أَوْ بَعْضُ النَّاسِ كَمَا هِيَ كَسْفُهُ بَوْتُ هَلَاكَ يَدَاهُ بَاتَ كَرْتُهُ مِنْ تَوَلُّوهُ كُنْ عَرَضَ أَمِي سَوَّلَ اللَّهُ حِسَابَ عَصْرِهِ بِكَيْفِهِ مِنْ رُسُلِهِ
 مَبُوثَ الْهَاتِي مِنْ أَيْسَرِهِ فَمَا يَكُنِي أَيْسَرُ بَعْضُ النَّاسِ كَمَا هِيَ كَسْفُهُ بَوْتُ هَلَاكَ يَدَاهُ بَاتَ كَرْتُهُ مِنْ تَوَلُّوهُ كُنْ عَرَضَ أَمِي سَوَّلَ اللَّهُ حِسَابَ عَصْرِهِ بِكَيْفِهِ مِنْ رُسُلِهِ
 كَرُونِ يَا نَبِيَّ كَوْنِي رُشْمَنَ سَاطِرُونَ بِرُتْبَتِهِ بَلَاكُ كَوْنِ تَارِكِي أَوْ أَمْنُهُ أَمِيرُوتِ سَهْمِي تَوَانِي سَهْمِي أَمِيرُوتِ سَهْمِي تَوَانِي سَهْمِي أَمِيرُوتِ سَهْمِي تَوَانِي سَهْمِي
 فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي
 تَجْوِيزُ كَرْتِي وَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ
 بِرَأْسِ لَكُمْ كَرْتِي وَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ
 مِينَ مَحْمُودِ رَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ
 بِهَاتِي كَرْتِي وَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ
 سَهْمِي كَرْتِي وَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ
 غَرَضُ وَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ
 رَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ
 نَعَمْ لَكُمْ كَرْتِي وَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ
 كَرْتِي وَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ كَرْتِي فَرَأَيْتُ لَكُمْ سَاعَةَ وَدُخْرَ حَدِيثِ سَهْمِي بَيَانِ

فرمایا اٹھائے اور ایک شخص شیر بذات زبردست قوت والا اپنی قوم میں شل ابی نوحہ کے پیر سامنے آگیا کہ ذکر کرتے ہی عورتوں کا اور فرمایا کیوں کوڑی سار
کوئی تم میں کہنے عورتوں کو غلام کی طرح اور شاید کہ دیکھ کے ساتھ سوئے آخر زمین پر نصیحت کی انکو کہ نہ ہنسو گویا پراو کیوں ہنستا ہی کوئی تم میں کا اس جواب کرنا ہے
ف یہ حدیث حسن ہے **خاتمہ** سورہ وائش میں مذکور ہے قسم میں تم نہ بار وکیل غیر کے اور فلاح اہل ترکیہ کے اور محمدی اہل غلال کے اور مذہب
نور کے اور عقائد کا اور ہلاک قوم کا **وَمِنْ سُورَةِ الْبَلَدِ** **عَنْ** **اِذَا يَغْشَىٰ عَنَ** **عَلَيْهِ** **قَالَ لَنَا فِي حَنَافَةِ فِي الْبَقِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ **فَحَسْبُ وَجَلَسْنَا مَعَهُ وَمَعَهُ عَمَّا يَنْتَكِبُ فِي الْأَرْضِ قَرَضَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ هَالِكًا مِمَّنْ نَفْسُ مَعْقُوسَةٍ إِلَّا قُلُوبًا مَدْحَلًا هَالِكًا الْقَوْمُ**
بَارِئُ اللَّهِ أَفَلَا تَنْتَكِلُ عَلَى كِتَابِنَا **فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يَجْعَلُ لِلْعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَجْعَلُ لِلشَّقَاءِ قَالَ بَلْ أَعْمَلُوا أَكْثَرَ**
مَيْسَرًا مِمَّا مَنَ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَمْلِكُ لِلْعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَمْلِكُ لِلشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ
وَصَدَّقَ وَلَيْسَ فَنَسِيرًا لِلْيُسْرِ وَأَمَّا مَنْ كَفَرَ وَاسْتَعْنَىٰ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ترجمہ حضرت علیؑ نے کہا ہم ایک جبار کے ساتھ تھے شیخ میں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہر تشریف لائی اور سہارا ساتھ بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ ایک لکڑی تھی کہ اس سے زمین کریتے تھے پہر آپ نے اپنا سر اسان کی طرف اٹھایا اور فرمایا
کوئی جان ایسی نہیں کہ جکا کھانا کھا نہ ہو (یعنی روز زمین یاخت میں) سولوگوں نے کہا اسی رسول اللہؐ ہم پہر دیکھا کیوں کر زمین پر اپنے لیے پہر جو نیکی والا ہو گا اس
سے اچھا معاملہ کیا جاوے گا اور جو بد ہو گا اس سے بُرا معاملہ ہو گا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عمل کرو تم راہک پارساں پہر جسکے لئی وہ بنا ہے جو نیکی والا ہو سکے لئی نیکی
آسان ہے اور جو بدی والا ہو سکے بدی آسان ہے پہر آپ نے بیات پڑھی تا مامن اعطیٰ عسیٰ عسرے تک **ف** یہ حدیث حسن ہے **خاتمہ** وائش میں مذکور
ہے قسم میں نہ بار وکیل و وعدہ آسانی کا سخی اور متقی کے لئے اور عید سر کے بخل کے لئے کام میں نہ آنا کہ زبان قرآن کے مال کا خوف شقی اور مذہب قرآن کے اور
نجات سخی اور فری کے قبول نہ ہوا عمل کا بغیر خلاص کے **وَمِنْ سُورَةِ الْفُتُوحِ** **عَنْ** **جُنْدَبِ بْنِ الْجَحْدِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
فِي غَارٍ فَذَمِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَيْتَ إِلَّا أَصْبَحَ دَمِيئًا وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ كَالْقَيْتِ قَالَ فَلَا بُدَّ أَعْلَيْهِ جَبْرِئِيلُ فَقَالَ الْمُرْسَلُونَ
قَدْ وَجَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ تَعَالَىٰ وَأَدْعَاؤُكَ رَبُّكَ وَكَافَىٰ ترجمہ جب علیؑ نے کہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک غار میں خود غون نکل آیا ایک آنکلی میں
رہنے کسی حدیث سے ہوا ہے فرمایا تو ایک آنکلی سے تیرے خون نکلا خدا کے راہ میں ترجمہ ہو پورا ہوئی کہا اور دیر تک نہ آئی بلکہ پاس جبریلؑ تو مشرکوں نے کہا کہ محمدؐ جو رہے
گئے اللہ اس پر رایت اتاری ماورع کے نہیں چھوڑ دیا جھکو تیرے رہے اور نہ ناخوش ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت ہے یہ شعبہ اور ثوری نے اس کو
جبریشہ میں قیں کے **خاتمہ** سورہ وائش میں قسم ہے سخی کے اور رات کی پہر کہ خدائی نبی کو چھوڑ نہیں دیا اور آخرت نبی کے دیا سے ہترے اور وعدہ اللہ کے راضی کرے
کا اور احسان جبار بیت اور بیت اور خدا کا اوپار و نبی تیم کے قہر سے اور سال کے چہرے سے اور نعمت الہی کے بیان کرنا حکم **وَمِنْ سُورَةِ**
الْمُنَافِقِينَ **عَنْ** **الْحَسَنِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْبَةَ رَجُلٍ قَوْمِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْمَيْمَنَةِ بَيْنَ النَّاسِ**
وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ لِحَدَاثَيْنِ الثَّلَاثَةِ فَإِلَيْكَ بَطْنُ مَنْ ذَهَبَ فَمَا كَأَنَّ زَعْمَ فَتَحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ فَتَأَذَّيْتُ فَلَمْ أَكُنْ
مَالِغِي قَالَ يَا سَفْلَ بَطْنِي قَالَ فَاسْتَحْجَرَ قَلْبِي فَفَضَّلْتُ قَلْبِي بِمَا زَعَمَ ثُمَّ أَعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حَسِنِي إِيمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ بِرَحْمَةِ
النَّاسِ بْنِ الْمَالِكِ سے روایت کے جو ان کے قوم کے ایک آدمی میں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بیت اللہ کے پاس کچھ سو کچھ جا کتا تھا کہ میں نے ایک
شخص کے آواز سنے کہ دو شخص اور کے ساتھ تھے اور میرے پاس ایک پشت لائی کہ زعم تھا اور میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ سیدھا کہا میں نے قادی سے پوچھا کہا
انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا یہ کچھ نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکلا اور زعم سے دھوپا پہر میں رکھ دیا اور بیان و حکمت سے بہر دیا اور اس حدیث میں ایک
طویل قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور کہا میں ابی ذر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت محمدؐ نے معراج کا اسکی بعد رات سخی ذکر کیا ہے معراج کا
اور تفصیل اس کے کتب میں مذکور ہے **خاتمہ** اور اس سورہ میں نبی کے شرح صدر کا بیان اور بوجہ اتارنے اور ذکر بلند ہونی کا بیان اور حکم پروردگار
کی طرف رجوع ہونیکا مذکور ہے **وَمِنْ سُورَةِ التَّائِيْنِ** **عَنْ** **أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ التَّائِيْنِ وَالزُّمَرِ فَقَدْ أَكْبَرُ اللَّهُ**

سورہ وائش کی تفسیر

سورہ وائش کی تفسیر

سورہ وائش کی تفسیر

سورہ وائش کی تفسیر

مسحور ہیں اندی حدیث کے الی کبر بن عباس سے عن ابی ہریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یسأل عنہ یوم القیامۃ لعلی العبد من النعم ان یقال لذلک النعمۃ کجسمک وترویک من الماء البارد ترجمہ الی ہریرہ کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے جس چیز کا سوال ہوگا پھر سے قیامت کے دن یہ کہ اس سے کہا جاوے گا کہ کیا تھے تیرا بدن درست نہ کہا اور تجھے ٹھنڈی پانی سے سین کیا یہ حدیث عربیہ اور ضحاک عبدالرحمن کے بیٹے میں وہ عزب کے اور انکو ابن عزم ہے کہتے ہیں خاتمہ اس سورہ میں بیان ہے ان کی غفلت کا اور اس کے طلب مال کا اور قیامت میں ہنسنے کے سوال کا سورہ صافات

پیش ہے عصر کے آدھے سرائین میں ہونا ہر انسان کا سماوی صالحین صابرین کی سورۃ الہنیز میں شکایت ہے ہر غیبت کرنوالی طعن کرنوالی کے آواز بھل کے آدھی جملہ کے اُسکے لئے اور چمکانا دوزخ کے آگ کا دلونیر اور بند ہونا اسکا ساتھ ستونوں کی سورۃ فیل میں مذکور ہے قصہ صاحب نیل کا سورۃ قزیش میں کوئی کرنا لگا کر می اور جاگو میں تو لاہر رب کہیہ کے عبادت کا اور تمیں امن مکہ کے ساتھ سورۃ الماعون میں مذمت کذب دیک کے اور در کرنا اسکا یتیم کو اور غربت نہ دلانا اسکا مسکین کے کہلانے پڑائی ناز سے غفلت کرنوالوں کے اور یہ کار دیک اور جو ملنے کی چیز کوئی نہ سے سورۃ الکوتر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجحیم قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایت بہ فی الجنة حافاً لآ قباب الکولوع قلت ما هذا یا جبرئیل قال هذا الکوتر الذی اعطاکہ الله ترجمہ انس نے صلا اللہ علیہ وسلم سے گوئے کہ تفسیر میں روایت کے کہ آپ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت میں اور فرمایا آپ نے دیکھی مریچ ایک نہر جنت میں کہ اس کے دونوں طرف ختم تھے موتی کے منبج کہا ابھر چلا سرکہ کہ اس نہر کے کنارے پرانے گھر تھے۔

یہی ہیں ایت ہرست میں کہنے دو نون طرف سے موی کے میں کہا اسی جبریل یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ کے تہنیں دی ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے حسن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لينا انا اسير في الجنة اذ عرض لي كاهن حافا قال قلب اللؤلؤ قلت للبلات ما هذا قال هذا اللؤلؤ الذي اعطاه الله قال ثم ضرب بيده الى طيئنه فاستخرج من مكانه رقت لي سدره المنقى فوايت عندها نور اعظماء ترجمہ اس نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے چلا جاتا تھا جنت میں کہ یہ بیچا ایک نہر کہ ان کے دونوں طرف نیچے تھے موتی کے نیچے جبریل سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ کے تمکو دی ہے بہر انہوں نے ماتہ ڈالا اور اس کے ٹٹے نکالی تو وہ مشک تھی یہ میرے آگے آئی سدرہ المنقبہ اور میں نے اس پر ایک ٹٹا نور دیکھا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں میں انس سے مروی ہوئی ہے حسن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللؤلؤ نهر في الجنة حافاه من ذهب وفضة على الدبر والياقوت زينة الحبيب من النساء وماؤه اخصى من العسل وابيض من الثلج ترجمہ عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت میں کہ اس کے دونوں طرف سونیکے میں اور پانی اس کا موتی اور یاقوت پریتا ہے مٹی کے مشک سے زیادہ خوشبودار اور اس کے ٹٹے سے نکلنے والا پانی اس کا موتی اور یاقوت پریتا ہے مٹی کے مشک

سے زیادہ خوبوار اور پالی اسکا شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ سفید یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ اس سورہ میں بیان ہے کہ کثر کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے حضرت کے دشمن کے **سُورَةُ الْكَافُرُونَ** میں بیان ہے کہ کافروں کا مبعوث اور ہے اور مسلمانوں کا اور **سُورَةُ الْفَتَنِ** ابن عباس قال کان محمد بن أبي بن الحنفی مع أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال له عبد الرحمن بن عوف انما هو اية الله وكننا بنون مثله قال فقال له عمر انه من حيث تعلم فساله عن هذا الآية اذ جاء نصر الله والفتح فقلت انما هو اجل رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم اية الله وقورا السورة الى اخرها فقال له عمر والله ما اعلم منها الا ما تعلم ترجمہ ابن عباس کہ کہ حضرت عمر مجھے شکہ ہو چکا کرتے تھے اصحاب کے سامنے سو کہا اے عبد الرحمن بن عوف نے آپ ان سے پوچھتے ہیں اور ہمار بہت بڑے ہیں مانند اسکے تب کہا اے حضرت عمر نے تو خوب جانتا ہے جس وجہ سے پوچھا ہوں اور پوچھا اے مطلب اس آیت کا اور جابر السدوقی کہ اس میں خبر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے خبر دئی اسکے اللہ کے اور پڑھی یہ سورت خیر تک میر کہا حضرت عمر نے اس کے قسم میں سے یہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کے مجھے محمد بن زبیر نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شیبہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے مگر اس میں مذکور ہے کہ عبد الرحمن نے کہا انما وانا ابن شکہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ اس سورہ میں حکم ہے تسبیح اور استغفار کا وقت نزول نصرت آئے کی اور اشارہ ہے حضرت کے وفات کا **سُورَةُ الْبَقَرَةِ** ابن عباس قال صعد رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم على

12/15/90

سوره نوره و احسان سوره ایلخ و کریم سوره المیزه

سید محمد رفیع

۴۴
مکرمه
در دکانی که با یک
مکتوبه می‌تواند را به
مکتوبه می‌تواند را به

سورہٴ نبیہ

ہو امین تیرا چاہئے تیرے الٰہی کان میرے اور گونا گونا گویا اور تیری میرے چہرے سر اٹھاتے فرماتی اللہم ربنا سے من شیء نیک یعنی میرے اللہ رب ہمارے تیری کو ہر
تعریف آسمان اور زمین پر جو اس کے چاہئے اور جتنی جو چاہئے کہ بعد پر جب سجدہ کرتے فرماتی اللہم ربنا سے من شیء نیک یعنی میرے اللہ رب ہمارے تیری کو ہر
تجربہ پر ایمان لایا امین اور تیری الٰہی ہوا سجدہ کیا میرے ہونے اس کی الٰہی جتنی سے بنایا اور اس کے تقدیر کنیجی اور اس کے کان اور گونہیں کہو لیس سو بڑی برکت والی سب
بنائی والو اس کے اجا پر اس کے آخر میں شہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللہم اغفر لی میں آخر تک یعنی یا اللہ بخیر ہی اس کو جو میں الٰہی کیا اور جو تجھے کیا اور جو چاہا یا اور
جو کہو لا اور جو تو مجھے زیادہ جانتا ہے میرے علموں میں سے تو ہی ہے مقدم کرنا لا اور جو کرنا لا کوئی معبود نہیں تیرے سوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع**
عَنْ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلدِّينِ فَطَرَتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ
إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ لَا خَيْرَ إِلَّا بِكَ وَأَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَصْرِفْ عَنِّي
سَيِّئًا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئًا إِلَّا أَنْتَ لَبِيكَ وَسَعْدَايَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَايِكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظْفِي وَإِدْرَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مَلِكًا لِسَمَاءٍ وَ
مَلِكًا لَأَرْضٍ وَمَلِكًا لِمَا بَيْنَهُمَا وَمَلِكًا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَاسْجُدْ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدْتُ وَجَّهْتُ لَكَ فِي خَلْقِهِ وَ
صُورِهِ وَشَقِي مَعَهُ وَبَصْرُهُ تَبَارَكَ اللَّهُ لَخَيْرِ الْخَلْقِ ثَمَّ يَقُولُ مَا بَيْنَ التَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا
أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ **ترجمہ** یا اللہ میں نے تجھے حضرت علیؑ سے اللہ عنہ سے کہہ کر سونچا صلی اللہ علیہ وسلم جب
کہنے ہوتی نماز میں اپنے بعد کبیرہ کر کے فرماتے وجہت وجہی سے و اتوب الیک تاک اور معنی اس کے اوپر گزری مگر لنگ و سدیا سے آخر دعا کے منہ یہ ہیں کہ حاضر ہوں
میں تیرے خدمت میں اور بوقت کی میں تیرے اطاعت کی ساتھ اور خیر بالکل تیرا ہے میں سے اور تیرے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہو میں تیرے ہی اور اعتماد کرو کہ ہوں
اسی رب ہمارا اور بلند ہے تو مغفرت ملتا ہوں میں تجھے اور تو برکات ہوں تیرے الٰہی پر جب کہنے کرتے اللہم ربنا سے من شیء نیک یعنی میرے اللہ رب ہمارے تیری کو ہر
میں گدے پر جب سجدہ کرتے فرماتے اللہم ربنا سے من شیء نیک یعنی میرے اللہ رب ہمارے تیری کو ہر
آخر تک اور معنی الٰہی ہی اوپر کے حدیث میں گزرتے فقط امین ایک لفظ دعا تشریف زیادہ ہے اور اس کے منہ جو کہ زیادہ بڑا میں نے اس کو بھی بخند کے **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع** شَرِّحُ الشَّرِّحِ الْإِيكُ كَمَا مَعْنَى مِنْ جَانِبِ مَجْمَعِ الْبَارِئِينَ هُوَ كَمَا دَرَسَ فِي هِيَ كَمَا تَرَى تِيرَى زَوْدِي حَالِ نَهْنِ هُوَ تِيرَى
رضا مندی نہیں ملتی یا شری تیری طرف چڑھتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑھ جاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے ادب کے بندگی کو لازم ہے کہ شر کا ترک باطنی کو
جانے اور خیر لے کر طرف سے تجھے کہ اس کی توفیق اسی کی جانب سے ہوئی یہ مقصد نہیں کہ شر اس کی تقدیر یا خلق کے باطنی بلکہ یہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے ہر
کلمہ کو کتوں یا سوز کا رب نہ کہنا چاہئے اگرچہ وہ رب العالمین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض بات واجب ہوتی ہے مگر اس کی تعمیر میں ایک سو ادب ہے پس ایسی تعمیر سے
احترام لازم ہے اور یہاں غلطی شیطانی صوفیہ کی معلوم ہو گئی کہ جو کلام انکا مشعر سو ادب کا ہے اس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہ بھی منہ ہو سکتے ہیں کہ شر
نسبت تیری طرف نہیں یعنی اگرچہ تو فائق شر کا ہے مگر خلق شر کا نہیں تیری الٰہی جیسے کتاب اور کتاب شر کا ہمارے شر سے **ع** عَنْ أَبِي طَالِبٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَهُ يَدَيْهِ حَذَّ وَمَنْكِبَيْهِ وَيَضَعُ ذَلِكَ إِذَا أَقْبَلَ قَوْلَهُ وَادَّارَ أَنْ
يُكْرَمَ وَيَضَعُهُ إِذَا رَفَعَهُ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ وَلَا يَرْفَعُهُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَوَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَهُ يَدَيْهِ كَذَلِكَ قَلْبُهُ وَيَقُولُ
حِينَ يَقْبِضُ الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلدِّينِ فَطَرَتِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَ
اعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ لَا خَيْرَ إِلَّا بِكَ وَأَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَصْرِفْ عَنِّي
سَيِّئًا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئًا إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئًا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئًا إِلَّا أَنْتَ

[illegible]

از ارضین طایفه دنا مین

مبارک و دعا

نہیں جانتے ہم اسکو اس مسئلہ اور خلیل بن مروان کے قوی نہیں محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسماعیل بخاری کہہ کر کہ نہ اس حدیث ہی عن ابی ذر کہ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي دُرِّ صَلَاحٍ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانٍ رَجُلِيْهِ قُلْتُ اَنْ تَتَكَلَّمَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اَلَا اِنَّ الْمَلِكَ وَلَهُ
 الْمَحْرُومُ يَحْيٰى وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبْتُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَنُحِيَ عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَئِذٍ ذَاكَ
 كَلَمَةً فِيْ خَزَائِنِ كُلِّ مَكْرُوْبٍ وَخَرَسَ مِنَ الشَّيْطَانِ اَنْ يَدْبَغِيَ لِرَبِّهِ اَنْ يَدْرُسَ كَلَمَةً فِيْ ذَلِكَ الْيَوْمِ اِنَّ الشَّيْطَانَ بِاللّٰهِ مَرْجُوْمٌ رَاَيْتُ ابِي زُرَّارَةَ ابْنِي زُرَّارَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَرَايَا جَسَدِيْ كَيْفَ بَعْدَ كَيْفٍ اَوْ رَوَاهُ ابْنُ يَافُوْنَ مَوْطَرٌ مَّرِيْعٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَيْمُونٍ مِّمَّنْ مِثْلًا تَهَاوَسَ بِاللّٰهِ سَيِّدِيْكَ لَكُنْ بِاُمِّيْكَ اِسْكُنِيْ
 دُنْ نِيْكَ اِنْ اَوْ شِئْتَ اِنْ جَاوَيْتُكَ اِسْكُنِيْ دُنْ بَرِيْانٍ اَوْ رَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ
 سَے اور ملا کہ اگر کسی کو اسکو اسدن کوئی گناہ سوا شرک کے نہ کرے اگر شرک کرے تو ملا کہ ہو گا اور گناہ معاف ہو جائیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے
کاف مَا جَاءَ فِيْ جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ تَفَرُّقِ الدَّعَاوِ كَمَا بَيَّنَّ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ السَّكَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْهُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ
 لَهُ كُفُوًا اَحَدًا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللّٰهُ بِاسْمِهِ اَلَا عَظُمَ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهِ اُجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهِ اَعْطِيَ قَالَ زَيْدٌ وَذَكَرُوْهُ لِرَبِّهِمْ
 مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَبِيْنُ فَقَالَ اَبُوْ اُمِيْيَا عَنْ مَالِكِ بْنِ مَخُوْلٍ قَالَ زَيْدٌ ثَمَّ ذَكَرُوْهُ لِقُعَيَّانِ فَقَدْ شَيْءٌ عَنْ مَالِكٍ مَّرْجُوْمٌ رَاَيْتُ بَرِيْدَةَ بِنْتِ
 كُرَّانٍ اَنْتَ كُنْتِ تَجْعَلِيْ كُوْنِيْ مَجْرُوْمَةٍ مِنْ هَذِهِ النَّفْسِ اَوْ رَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ
 نے کہ پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پر وہ گار کہ کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اسے انکا اللہ رکھے اسکا اسم اعظم کے ساتھ کہ حبیب دعا
 کے جاوے اس سے تو قبول کیا جو اسے اور حبیب انکا جاوے اس کے وسیلہ سے تو غایت کرے کہ ہا زید نے جو راوی حدیث ہیں کہ ذکر کی گئیں یہ حدیث نہرین
 معاویہ کی برکت سے کہ تو کہا انہوں نے کہ روایک مجھے ابو جراح نے انہوں نے روایک مالک بن مغول سے کہ ہا زید نے پہر ذکر کیا میں اسکا سفیان بن ابی ہشام ہی روایت
 کے مالک سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایک شریک نے یہ حدیث ابی جراح سے انہوں نے ابن ربیعہ سے انہوں نے اپنے باب سے اور میں ہے یہ روایت ابو جراح
 نے مالک بن مغول سے **ع** اسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِسْمُ اللّٰهِ اَلَا عَظُمَ فِيْ هَاتَيْنِ الْاَيَاتِيْنَ وَالْحُكْمُ اِلٰهُ الْوَاحِدُ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا هُوَ اَلَمْ يَزَلْ يَدْعُوْهُ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلَمْ يَزَلْ يَدْعُوْهُ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلَمْ يَزَلْ يَدْعُوْهُ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلَمْ يَزَلْ يَدْعُوْهُ
 دَوَائِمًا مِّنْ رَّحْمَتِهِ وَفَاتِحَةُ اَلْعَمْرَانِ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلَمْ يَزَلْ يَدْعُوْهُ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلَمْ يَزَلْ يَدْعُوْهُ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلَمْ يَزَلْ يَدْعُوْهُ
 بَيِّنَاتٍ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا اِذَا دَخَلَ رَجُلٌ فُصِّلَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاصْبِرْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ اِيْهَا الْفَصِيْلُ
 اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاتَمَّ اللّٰهُ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَصَلَّ عَلَى ثَمَّ اَدْعُهُ قَالَ ثَمَّ رَجُلٌ اَخْرَجَهُ ذَلِكَ فَجَدَّ اللّٰهُ وَصَلَّ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْهَا الْفَصِيْلُ اَدْعُ عَجَبٌ مَّرْجُوْمٌ رَاَيْتُ بَرِيْدَةَ بِنْتِ كُرَّانٍ اَنْتَ كُنْتِ تَجْعَلِيْ كُوْنِيْ مَجْرُوْمَةٍ مِنْ هَذِهِ النَّفْسِ اَوْ رَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَرْثَدَةَ
 وارحمی یعنی یا اللہ بخش ہو کہ اور رحم کر سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدی کی تو نے اسی نازی حب نماز پر کہ بیٹھے تو توہم کر اسدی کہ جیسے اسکو لائے ہے اور درو
 بیچ مجھ پر دعا کر اللہ بجز نماز پر ہے دوسرے شخص نے اس کے بعد اوجہ کے اسکی اور درو پھار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پوچھا تو اس سے آپ نے اسی نمازی دعا کرتے ہو
 قبول ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایک یہ حیوہ بن شریح نے ابی ہانی سے اور ابی ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابی علی المجنبی کا نام عمرو بن مالک ہے **ع** ابی ہشام
 قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْعُوا اللّٰهَ وَانْتُمْ مَوْفُوْنٌ بِالْاِحْسَانِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبُ غَافِلٍ لَا هِيَ مَرْجُوْمَةٌ رَاَيْتُ
 ابِي جَرِيْدَةَ كَفَرَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَرَايَا جَسَدِيْ كَيْفَ بَعْدَ كَيْفٍ اَوْ رَوَاهُ ابْنُ يَافُوْنَ مَوْطَرٌ مَّرِيْعٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَيْمُونٍ مِّمَّنْ مِثْلًا تَهَاوَسَ بِاللّٰهِ سَيِّدِيْكَ لَكُنْ بِاُمِّيْكَ اِسْكُنِيْ
 یہ حدیث غریب ہے نہرین جانتے ہم اسکو اسکی روایت سے **ع** فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْهُ فَاِذَا لَمْ يَصِلْ اِلَى

مغفرت دعاؤ کا بیان

اسم اعظم کا بیان

اس کا بیان کہ دعا اور درو میں فرق ہے

یَعْلَمُ هَذَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلَّ عِلْمِهِمْ السُّجُودَ مِنَ الْقُرْآنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ جَهَنَّمِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَ
 أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْحَيَاةِ الْمَمَاتِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عباس کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یکویرہ عالمی سکھانے تھے جس کی کوئی سورت سکھانے کو
 قرآن کے انہیں سے آخر تک نیچے یا اللہ میں تیرے پناہ میں آتا ہوں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے مسیح دجال کے اور پناہ میں آتا ہوں
 میں فتنہ سے زندگی اور موت کے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدُّعَاءِ**
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْغُيُوبِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ
 بِمَاءِ الْبَرِّ وَالْبَرِّ وَأَتَّقِ قُلُوبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اتَّقَيْتَ التَّوْبَةَ لَا بَيْضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْلِ وَالْهَمْرِ وَالْمَأْتَمِرِ وَالْمَغْرَمِ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے یہی اللہ سے آخر تک نبی اللہ
 میں تیرے پناہ میں آتا ہوں اگلے فتنہ سے اور اگلے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور میری فتنہ سے اور غیبی کے فتنہ سے اور سحر دجال کے شر سے
 یا اللہ وجود میری خطاؤں کو برف اور اولوں کی بانی سے اور صاف کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کرتا ہے تو سفید کپڑے کو سیل جیل سے اور دوزخ والے سے
 اور میرا گناہوں میں جیسے کہ دوزخی ڈال دی تو نے مشرق اور مغرب میں یا اللہ میں تیرے پناہ میں آتا ہوں الکساہٹ اور پڑ پاپے اور گناہ اور جہنم سے **ف** یہ
 حدیث حسن صحیح ہے **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ وَقَائِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَذْهَبِي وَلِخَفَّتِي بِالرَّفْقِ لَا يَطُ**
 ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کہا انہوں نے کہنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے وقت فرماتے تھے اللہ سے آخر تک یعنی یا اللہ
 بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور مجھ کو فتنے سے سی یعنی بلند کردہ یعنی فرشتوں کی اجاعت انبیا سے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **بَابُ عَشْرُونَ**
 قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً لِي الْخَبْثُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ نَهَى مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَضَعَهُ يَدِي عَلَى قَلْبِهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ
 بِرِضَاكَ مِنْ مَخْطَاكَ وَمَعَا فَالِكَ مِنْ عَقْقُ بَيْتِكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَبِيِّكَ ترجمہ روایت ہے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 کہ فرمایا انہوں نے میں سوئی تھی ابو میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے آپ کو اٹھایا اور ٹوٹا تو میرا ہاتھ لپکے پیروں پر پڑا اور آپ سجدہ میں تھے اور فرماتی تھے اعود
 آخر تک نیچے پناہ میں آتا ہوں میں تیرے رضائی تیرے حصے اور پناہ میں آتا ہوں تیرے عفو کے تیرے عذاب سے نہیں پوری کر سکتا ہوں تعریف تیرے تو ویسا ہی جیسا آپ
 اپنے ذات مقدس کے تعریف کے ہے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور مروی ہے یہی کسی سندوں حضرت عائشہ سے روایت کے ہے قتیبہ نے انہوں نے لکھا انہوں نے
 یحییٰ بن سعید کے اسی سنا وہی ہاں اسکے اوّل میں یہ الفاظ زیادہ ہیں وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ لِيْخَ نَافَا مَكَامُ مَوْنٍ مِّنْ تَهْنِئَةِ تَبَرُّعِ سَائِرِ
 اور تعریف نہیں کر سکتا تیرے **بَابُ عَشْرُونَ** اِنِّيْ هُرَيْرَةُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ احَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اَنْ سَلِّتَ اللَّهُمَّ اَحْسِنِيْ اِنْ
 سَلِّتَ لِيْغْفِرْ لِيْ سَائِرَ مَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ رَحْمَةٌ رَوَيْتُ ابِيْ بَرٍّ كَافَرًا بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذِبَ كَوْنِيْ تَمَرِيْنِ دَعَايْنِ كَمَا يَاسِيْ السَّيْرِ خَشَنَ جَمْلًا اَرْتَوِيْ اِيَّاهُ
 مجھ پر اگر تو چاہے جا رہی غیر ملکی کے مال کو کیونکہ نہیں کوئی اگر دوزخ والے کے لئے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **بَابُ عَشْرُونَ** اِنِّيْ هُرَيْرَةُ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ دُبَا كُلِّ لَيْلَةٍ لِيْ السَّمَاءُ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْقِيَ ثَلَاثُ اللَّيْلِ اَلْاُخْرَى فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيبُ لَهُ مِنْ لَيْسَانِيْ فَاُعْطِيْهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرْ فَاُغْفِرْ
 کہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتنا ہے رب ہمارا ہر رات آسمان دنیا پر جب باقی رہتے ہی تہائی رات آخر کے اور فرماتا ہے کون کہہ کر
 کرے مجھے کہ میں قبول کروں دعا اسکے کون کہ سوال کرے مجھے تاکہ میں دوں اس کو اور کون کہہ کہ غفرت مال کی کہ بخشہ دینا اس کو **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور
 ابو عبداللہ الاثر کا نام سلمان اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن سعد اور ابی سعید اور جبر بن مطعم اور فاطمہ جہنی اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے ہے روایت ہے
عَنْ اَبِيْ اَصَامَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّيْ الدُّعَاءُ اَتَمُّهُ قَالَ جَوَّفَ اللَّيْلَ الْاُخْرَى وَدَبَّرَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَاتِ ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں
 نے کہ عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے فرمایا اپنی کہ دعا آخر رات کے اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی **ف** یہ حدیث
 حسن ہے اور مروی ہے ابی دہس اور ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے دعا آخر رات کے بہت افضل ہے اور امید ہے قبول ہونیکے اور ہاں اسکے

مگر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ ابی الزنادی انہوں نے ابی ہریرہ انہوں نے ابی ہریرہ بنی علی علیہ السلام کہ فرمایا اپنے کہ اللہ کے نام سے جو انکے یاد رکھے داخل جہنم میں اور اس روایت میں ہے ذکر اسکا وہاں نہیں یعنی تفصیل اسکی مذکور نہیں غرض تفصیل اسکا کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں ہوئی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے یہاں ابی الیمان شیبہ نے انہوں نے ابی الزنادی سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسکا کہ متبرک اسم اس حدیث کی تعلق کئی فراموشی کے ہو گا دانا ضرور ہے اور نہایت مفید اول یہ کہ علمائے یہاں ایک بحث مشہور ہے کہ ہم میں سے کسی یا غیر مسلمی اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام میں ہے کہ ایسے مباحث خوشی ابطال میں داخل نہیں اور گفتگو اس میں محض لالچ اور دھڑلے میں دار و مدار ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے سے فرمایا اپنے سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو حاکمین اور شاہ فرمایا ہے کہ وہ کہیں گے وگناہ کو خاص مگر انہیں نصیب پس مومن کامل کو چاہئے کہ ایسی بحث میں لبد نہ کہوے اور لا نعم کہہ نبوی اور گفت و شنید اس میں خلاف سلف جاوہم یہ کہ جسے اسما میں علماء کی دوقول میں جمہور تو سیطر گئی ہیں کہ اسما ہی اللہ ہے اس سے زیادہ ہی ہیں لیکن دخول جنت کا وعدہ انہیں تنانوسے ہی خارج ہے اور بعضوں نے کہا ہی کہ اسما حسن اسی بند میں محصور ہیں مگر خود ہی نے جمہور کے قول پر اتفاق علماء کا نقل کیا ہے اور ابن خود کی روایت جبکہ احمدی نکالا ہے اور ابن جابر صحیح کہا ہے وہ بھی اسکی مؤید ہے کہ اس میں یہ لفظ نہیں و اسکا لک بکرا انیم شیت بہ نقسک اور ایک روایت میں ہے و انما لک باسما لک الخس ما علت منها وما لک اکلہ کہ یہ صاف ذلت کرتے ہیں کہ اس تو کے ہوا اور یہی نام میں اس نکاشا کی سووم یہ کہ احصاء حدیث میں وارد ہوا اس کے کیا مراد ہے علماء کی اس میں کئی اقوال میں اول یہ کہ احصاء ظاہر کے نزدیک معرفت الفاظ اور معانی کی ہے و دوم اہل اللہ کے نزدیک تعریف ہونا ان صفات سے اور تعلق باخلاق الہی ہونا اور ظہور کے حقائق کا ادراک اور ان کے نتائج کا قلب کا پیکر کر کیا ان تینوں قول کو مساوی نہ جاشیہ جلالین میں اور حافظ ابن حجر نے اس میں چار قول ذکر کر کے ہیں پہلا یا دیا کہ کسی تفسیر کی ہے بخاری نے اپنی صحیح میں اور مسلم نے نزدیک ہے ہی ہے و سہرا کہ معنی اسکی ہوائے اور سپر جان لادی پتھر ایک کہ جتنا ممکن ہے اس کے معنوں پر عمل کیا اور ان کے ساتھ مل کر ہوا چوتھا یہ کہ اسراقرآن پڑھ گیا اس کے قرآن ان سب اسکا کو شامل ہے اور سیطر گئی ہیں ابو عبد اللہ زہری چھام معانی ہوائی الہی میں اللہ علیہ فی کہا ہے کہ یہ کہ اکبر الہا ہی اور جمع انکا اور وہ مشابہ اسمائی علامت موضوع غیر مشتق اور معنی اس کے قدیم پوری قدرت والا اور جائز نہیں اس کے سوا کہ یوں اللہ کہ نہیں اور سیویہ ہی مروی ہے کہ وہ ہم مشتق ہے اور خلیل سے دو روایتیں ہیں اور فیضا و سخی اسکو کئی لفظوں کے مشتق کہا ہے کہ یہ مقام اس کے ذکر کا نہیں بوجہ اول کے غرض اقوال اصحاب غربت اور نحو کے اس اسم مبارک میں بہت میں اور بقی نے کہا ان سب قولوں کے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسم علم ہے اور مشتق نہیں مثل سائر اسماء مشتق کے الرحمن الرحیم قول متبرک یہ کہ یہ دونوں اسم رحمت مشتق ہیں اور رحمن میں زیادہ رحمت بوجہی جاتی ہے رحیم سے کہ اس میں پنج حرف میں اور رحیم میں چار اور بعضوں نے کہا کہ رحمن اسم عبرانی ہے اور آمار میں وارد ہوا کہ وہ دونوں اسم رقیق ہیں اور ایک میں تحت زاد ہے بہ نسبت دوسرے کے املاک سبکا اور ثناء اور نیام حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں بھی القدر وس بر عیب نقصان پاک السلام خور سلامت اور عالم کا سلامت رکھنے والا المؤمن اپنے دین حق کا باور کرنا لایا مومنین کو یہ قول قیامت سے نجات دینی والا اور امن میں رکھنے والا المؤمن شامد انت اذ حافظ الغیر غالب غرت والا انکسار زبردست ٹوٹے ہوئے کا جو نیا والا انکسار عظیم نشان گنبد والا انکسار الحق عدم سے پیدا کرنا والا انکسار کے بے نمونہ دیکھنے عالم کا بنانے والا انکسار صورت گرم مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا بنانا والا انکسار اپنے بندوں کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور ان کے برائیوں کو دیکھنے والا انکسار سب پر غالب الوهاب بی عوض کثرت بخشنی والا الکرزاق روزی غنی والا الفتاح رزق اور رحمت روزے کہوئے والا العلیکم بہ چیز مانے والا القابض بند کرنا والا ارجح اور روزی کا اور مخلوقات کو اکٹھے میں لے لینے والا الکفایہ کفایت کرنے والا کریم الا رزق کا اور جاری کرنا اور جو کچھ نہیں انجا فرض بہت کرنا اور ضرورت کا اور زیر کرنا اور اسکو شکر کا اور ارفع بلند کرنا والا اوشین منکسرین کا اور دست کرنے والا زیر دستوں کا المعجز غرت دینے والا المذل ذلیل کرنا والا السميع ہر آواز کو سننا البصیر ہر چیز کو دیکھنا احکم فیصلہ کرنا والا العدل منصف عالم اللطیف مہربان باریک دان الخیر اگلے پیلے ہر چیز سے خبردار

روایت ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا وہ انگلیوں کو تو انھیں فرمایا ایک سے دعا کر ایک سے دعا کر **ف** یہ حدیث غریبہ اور مروث کی ہے کہ جب اشارہ کرے آدمی عامر بنی شہدین تو ایک انگلی سے اشارہ کرے **احادیث شہیدی من ابواب الدعوات متفرق حدیثین دعاؤکی عن** رفاعہ قال قال ابو بکر بن الصديق على المنبر فربما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا قول على المنبر ثم بگا فقال سلوا الله الحق والعافية فان احلوا يحط بعد البعدين خيلوا من العافية ترجمہ روایت سے کہا انہوں نے کہ کھڑے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر بیروئے اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال میں یعنی چھ کھڑے ہوئے اور بتا دیا کہ مالگو اللہ سے عفو اور عافیت اسلئے کہ بعد یقین کے کہ کسی کو کوئی چیز نہ ملی تہر عافیت سی **ف** یہ حدیث حسن ہے ترجمہ روایت اس سے ابی ہریرہ سے **باب عن** ابی بکر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اصر من استغفر ولو مائة في اليوم مائة مرة ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے استغفار کرنے کے لئے گناہ پرستے اصر کیا اگر چہ تیرکب ہو گناہ کا دین تیرا رہے **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں ہے ترجمہ روایت ہم اس کو ابی نصیر کی روایت سے اور اسناد کے قوی نہیں **عن** ابی امامہ قال قال ليس عمر بن الخطاب شوا باحد يد فقال الحمد لله الذي كافي ما اوارى به عونا في في حياتي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ليس ثوا باحد يد فقال الحمد لله الذي كافي ما اوارى به عونا والتمس في في حياتي ثم عمل الى التوب الى الذي اخلق فصدق به كان في كف الله وفي حفظ الله وفي سدا لله حيا وميتا ترجمہ روایت ابی امامہ سے کہ حضرت عمر میاں کر سنا اور کہا الحمد للہ فی حیاتی تک پر کہا کر سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو اپنے نیا کر اور کہے تب تعریف ہے اس اللہ کو کہ اپنا اپنے چھو کا لیا کپڑا کر چھپا ہوں میں اس سے اپنا سزا دینا ہوں میں اس سے اپنے زندگی میں بہر پرانہ کثیر امتداد دیدا ہو گا وہ اللہ کی حفاظت میں اور پناہ میں اور پودہ میں زندگی اور موت میں **ف** یہ حدیث غریبہ اور روایت یحییٰ بن ابی یوسف عبد اللہ بن زحر سے انہوں نے روایت کی علی بن زید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابی امامہ سے **عن** عمر بن الخطاب ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث بعثا قبل بعثي فبعثني غيا غيا كذا وكذا وبعثني في الرجعة فقال رجل من من كذا وكذا ما لنا بعثنا اسرع رجعة ولا افضل غيمة من هذا البعث فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا ادلكم على قوم افضل غيمة واسرع رجعة فمروا به فاصلا الصبح ثم سبوا ان كذا الله حتى طلعت الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غيمة ترجمہ روایت عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر بخبر کبریٰ اور انہوں نے بہت غنیمت حاصل کیں اور جلدی لوٹ آئے ہوا ایک شخص نے کہا جو ان کے ساتھ نہیں نکلا تھا کہ میں کوئی شکار یا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لاوی اس سے بڑھ کر سو فرمایا نے سید اللہ علیہ وسلم نے کیا میں بتا دوں تم کو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت لائی ہوں اور ان سے جلد لوٹے ہوں اور وہ لوگ میں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں یعنی جماعت میں پہر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ کتاب بخلا سو وہ لوگ میں ان سے جلد لوٹنے والی ہوں اور ان سے افضل غنیمت لائے والی **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم اس کو اگر اسی سند سے اور حاد بن ابی حمید و محمد بن حمید بن اور ابی ہریرہ انصاری سے میں اور دوسری حدیث میں **عن** عمر انہ استاذك النبي صلى الله عليه وسلم في العرة فقال اي احب انشر كنافي دعائك ولا تكتنا ترجمہ روایت حضرت عمر سے کہ انہوں نے اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر کی تو آپ نے فرمایا ہے میرے چہوٹے بہانے شریک کرنا ہو کہ وہی دعائیں اور ہونا نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علي ان مكاتبا جاءه فقال اني قد تجرت عن كتابي فاعني قال لا اعلمك كتابا علي بن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صيدنا ادا الله عنك قال فله الحمد الفني بخلافك عن واخبرني بغيرك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ روایت حضرت علی سے کہ آیا ان کے پاس ایک کتاب کا تباؤ اس نے کہا میں اپنا دعائے کتاب سے عاجز ہو گیا سو میرے دیکھنے آپ نے فرمایا میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو سکھائے جبکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تجھ کو میرے برابر قرآن ہو تو وہی ادا ہو جاوے تو کہہ لے اللہم سے آخر ان کے بعد اللہ کا کہہ دو اور کہہ جو اپنے حرام سے طلال دیکھ اور بے پروا کر دے جبکہ اپنے غیر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ **عن** علي كنت شاكيا فمررت رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول الله عان كان اجني قد حضر فارحني وان كان متاخرا بازفني وان كان بلا فاصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال فاعاد عليه ما قال قال فسر به برجله وقال الله عاف او اشفع شعبه لك قال فما استكثرت وخبني بعد ترجمہ روایت حضرت علی سے کہ کہیں میں عاجز ہوا اور حضرت میرا اس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ اگر میرے موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے تھرا دے یعنی تندرست کر دے اور اگر امتحان منظر ہو تو

اس حدیث کو نہیں جانتے ہم کہ روایت کی ابی بن عثمان کے اور روایت کیا اسکو محمد بن یحییٰ ابی بن عثمان عن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا غلبت اعداؤه انت عصیا وانت کثیرا ویک قال فی ترجمہ روایت انس کہ ابی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاوے کہتے اللہ سے آخر تک نبی اللہ تبارک و تعالیٰ اور یہی ہے میرا مددگار اور تیری مدد سے تراہو نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب **ع** عن عمرو بن سعید عن ابیہ عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حذر الناس ان یؤخروا عن عرفة وکثیر ما قلت انا والنبیون من قبل لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ لہ الملك وله العرش وهو علی کل شیء قدیر ترجمہ ہند مذکور حدیثی مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتدریج عرفة کے دعا ہے اور بتدریج میرا اور لکھنے غیر نکالا لا الہ الا اللہ آخر تک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اس سیکر اور تادین مجید محمد بن ابی ہیکل بن ابی ابرہہ تصدیق اور وہ قوی نہیں محدثین کے نزدیک **باب عن** عمر بن الخطاب قال علی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل اللہوا جعل سیرتی خیرا من عکانتی فاجعل عکانتی صالحا اللہم انی اسألك من صالحہ ما یقوی الناس من المال والاهل والى الدار غیر الضال ولا المضل ترجمہ روایت عمر بنی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ اللہ سے آخر تک ہے یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے ظاہر تک کر دے یا اللہ میں انکما ہوں تجھ سے بہتر اُس میں کا جو دنیا ہے تو لوگوں کو مال اور بیوی اور رزق کے کہ نہ خود گمراہ ہوں نہ کسی کو گمراہ کریں **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو گرامی سند سے اور اسناد کی قوی نہیں **ع** عن عامر بن کعب النخعی عن ابیہ عن جابر قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یطبخ وقد وضع یدہ فی الدلیس ووضعت یدہ فی الدلیس ووضعت یدہ فی الدلیس وهو یقول یا مقبل القلوب بیت قلبی علی ذریعتک ترجمہ ہند مذکور حدیثی مروی کہ آپ نماز میں یا ان ہاتھ بائیں ان پر اور دھنا ہاتھ دہنی ان پر رکھ کر انگلیوں کو بند کر کے اور انگشت کھولے کہتے تھے یا مقبل القلوب بیت قلبی علی ذریعتک یعنی بیضی ہاتھ کے پیر والی میرا دل اپنے دین حق پر جاوے **ف** یہ حدیث غریب اس سیکر **ع** عن محمد بن سائر ثنا ابی النبی قال قال جابر یا محمد اذا اشتکت فضع یدک حین تشکی ثم قل بسم اللہ اعوذ بعزیز اللہ وقد رتبہ من شری ما اجد من وجعی هذا ثم ارفع یدک ثم اعد ذراک ورا وان انس بن مالک حدثنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا یدک یدک ترجمہ روایت محمد بن سالم سے وہ روایت کرتے ہیں تابت سے کہ کہا انہوں نے مجھ سے کہ اسے محمد جب درد ہو تو جھک کر ہاتھ رکھ جہاں درد ہو پھر کہہ بسم اللہ ہاتھ اٹھائے اللہ کے نام سے پناہ میں آنا ہوں انکے غرت اور قدرت کے اس درد کے شر سے جوڑا ہو پھر پٹا پٹا ہاتھ پھر ایسا ہی کرتا کہ حدیثی تین بار یا پچ بار یا سات بار اسے کہ انس بن اللہ نے روایت کی مجھ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انے ایسا ہی بیان فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اس سیکر **ع** امر سلمۃ قالت علی بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قولي اللہم هذا استقبال لی لک واستند بارتکاک واصوات دعائک وحسن صلواتک انک تعفی عی ترجمہ روایت ام سلمہ سے کہ انہوں نے کہا کہ اسکا مائی محمد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا اللہ سے آخر تک ہے یا اللہ یہ تیرے رات کے ایک وقت ہے اور دن کا ایک اور تیرے پکا زیوالہ کی آواز کا اور تیرے نمازوں کے فانی ہو گیا سو میں سائل ہوں تیرے مغفرت کا **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو گرامی سند سے اور حدیثی کثیر کہ ہم نہیں جانتے نہ انکے آپ کو **ع** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال عبد لا الہ الا اللہ قط فخلص لا فحقت لہ ابواب السماء حتی یفقی فی العرش ما اجتنب الکباثر ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عبد لا الہ الا اللہ کہتا ہے خالص دل سے کہہ دے جاتے ہیں اس کے لئے دروازہ آسمان کے یہاں تک کہ پہنچتا ہے عرش تک اور یہ پڑنا کلمہ کا جب ہی کہ ہم کہہ کر اسے پچا رہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اس سند سے **ع** زیاد بن علاقۃ عن عیۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہوا فی اعو ذیک من مشکرات الاخلاق والاعمال الخ لک عن ترجمہ ہند مذکور حدیثی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ میں پناہ انکما ہوں تجھ سے بری عادتوں اور برے علموں اور بری خواہشوں سے **ف** یہ حدیث غریب اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطیب بن الکلب ہے اور وہ صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **ع** ابن عمر قال لیا اھن یصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال رجل من القوم اللہ اللہ کبرا و سبحان اللہ کبرا و اویلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القائل کذا قال کذا فقال رجل من القوم انما رسول اللہ قال یحبت لکما فحقت لکما ابواب السماء قال ابن عمر ما تر لھن من جمع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ابن عمر سے کہ ایک بار ہم نماز پڑھتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ کہہ سے اصالا تک یعنی اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسکو ہی سارا

[illegible]

اُسے بڑا مہون بھان اسیہ آداب تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کے قلوب کی اور طبایع سلیمہ میں بخلاف انہوں نے اس کے گناہ پر جب کوئی امر وہی حضرت کے پیش کیجاتی ہیں اور وہ ان کے مذاہب مجتہدہ اور شارب متدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوراوب کا اظہار کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ حدیث پر عمل کس سے ہو سکتا ہے اور اس میں یہ مطلب نکلا کہ حضرت حالات کا حکم فرماتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجھ سکتا ہے اسکا یہ مطلب ہوا کہ حضرت کے باتین خلاف عقل ہوتی ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر طباحت و شوار اور شکل ہے اسکا یہ مطلب کہ حضرت کے حکو سخت شکل میں ڈالا کوئی کہتا ہے یہ حدیث ہمارا نام نہیں لی ہر اس پر کوئی عمل کریں اسکا یہ مطلب کہ حضرت کے قول کا اعتبار نہیں اور اس پر عمل جاری نہیں جب تک امام حکم دین غرض ایسی ہے خرافات میں کہتے ہیں اور محدثین متبعین کے طرف سے تعجب سے کہتے ہیں اور سرگزنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب و تعظیم پر نظر نہیں کرتے وکل ذلک من سوء الادب بخیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی کا ہے
 ما جاء فی بدء منی و النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابی ابدائی نبوت کے بیان میں عن ابی موسیٰ الاشعری قال خرج ابو طالب الی الشام و خرج معہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اشیاخ من قریش فلما اشر فوا علی الراهب حبیط فخلوا رجا لہم فخرج الیہم الراهب و کانوا قبل ذلک یؤمنون بہ فلا یخرج الیہم و لا یلقون قال فخرجوا من رجا لہم فخرج الیہم الراهب حتی جاء فاحداً یبذل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال هذا سید العالمین هذا رسول رب العالمین یتبعہ اللہ رحمۃ اللعالمین فقال لہ اشیاخ من قریش ما علمک فقال انکم حین اشر فوا من العقبة کہتے ہیں صحرا و لا یخرج الیہم الا لنبی و انی اعرفہ فخرج الیہم النبی اسفل من عضوف کتفہ من الشحاح ثم رجع فصنع لہم طعاماً فلما اناہم بہ فکان ہو فی رعیۃ اعراب فقال رسول اللہ فاقبل و علیہ عامۃ نخلہ فلما دنا من القوم و جدہم قد سبقوا الی فی الشجرۃ فلما جلس مال فی الشجرۃ کر علیہ فقال انظر الی فی الشجرۃ کر مال علیہ قال فبینما ہو قائم علیہم و ہو یأشدہم ان لا یذہبوا الیہ الرور فان الرور من راوۃ عرفو کما الصفۃ فقیلتوا فالتفت فاذا بسبعۃ قد قبلوا من الرور فاستقبلہم فقال ما جاء بکم قالوا احبنا ان هذا النبی خارج فی هذا الشجرۃ فلو یق طریقی الا بعث الیہ باناس و اما قد اخبرنا خبراً یجئنا فی طریقنا هذا فقال هل خلقکم احد ہو خیر منکم قالوا انما احبنا ناخبرنا بطریق یق قال فوا یم امر اراک اللہ ان یغنیہ ہل یستطیع احد من الناس ردہ قالوا لا قال فابعوہ و اقاموا معہ قال اسندکم باللہ انکم ولیہ قالوا ابو طالب فکم نزل ینا شد لا حتی ردہ ابو طالب و بعث معہ ابی بکر بلال و زودہ الیہ من الکعب و الذین ترجمہ را ہے ابی ہریری شاعری کہتا ہے کہ ابی طالب شام طریف یعنی تجارت کو اور نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ ان کے ساتھ اور بڑے لوگ بھی قریش کے پہر جب پہر پہنچے پھر الیہ پاس وہ اپنے صومے آرا اور ان لوگوں نے اپنے کجاو اونٹوں کے آٹار سے سودہ راہ لے کے پاس آیا اور ہمیشہ یہ جب وہاں جاتے تھے تو وہ کہتے ان کے پاس نہ آتا تھا اور انکی طرف التفات نہ کرتا تھا سودہ اپنے کجاو آٹار سے تھے کہ راہ لے کے یہیں گئے اس آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ سوار ہے سب جہان کے لوگوں کا یہ رسول ہے رب العالمین کا بھیجکا اللہ اسکو سار جہان کے لوگوں پر رحمت کے لئے سو بڑی بڑی قریش کے لوگوں کے کہلکھ تو کیا جانے آخر کہا جب تم آئے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور تہہ باقی نہ رہا مگر گرہ اسجد میں اور یہ دونوں بچہ نہیں کرتے مگر نبی کو اور میں بھیجتا ہوں اسکو مہربوت سے جو ایک قدر ہے تاہنہ ریشل سیکے پہر صومہ میں گیا اور طیار کیا ان کے لئی کہا یہاں پہر جب ان کے پاس لایا اسوقت حضرت اونٹ چرانے گئے تھے پہر راہ لے کہا سیکو بھیج ان کو بلا و سوائے حضرت اور پرنہی سایہ کے ہوئے تھے پہر جب ان کے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے تھے پہر جب آپ بیٹھ تو سایہ اسکا آپ پر جب گیا سوار ہے کہا کہ دیکھو سایہ درخت کا آپ پر جب گیا کہا لودی پہر وہ ان کے پاس کہڑا انکو قسم دیکر کہہ رہا تھا کہ انکو روک نہ لیا و اسلے کہ روم کے لوگ اگر انکو دیکھیں بھیج ان کے لئی ان کے اوتار کڑا لینگے پھر جو ہوا تو دیکھا کہ سات آدمی لگے الی ہی وہ دم تھو تھو ہوا ان کے طرف اور نے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے کہا ہم اس نبی کے لئے آئی ہیں جو اس شہر سے گئے والا ہے اور راہ پر پہر کہ لوگ بھیج گئے ہیں اور جب پہر تھاری طرف کی خبر لگی تو ہم تھاری راہ پر بھیج گئے اسنے پوچھا کوئی اور تھارے پیچھے ہے جوتے اجہا ہوئے عقل و شعور میں انہوں نے کہا ہاں کہ راہ کی خبر لگی اور ہم بھیج گئے اسنے کہا ہاں دیکھو تو جس کام کا اللہ راہ کرے اسکو کوئی پہر سکتا ہے انہوں نے کہا نہیں اسنے کہا یہ نہایت کرو لیکن اس نبی سے اور اس کے رفاقت میں رہو پہر وہ ان کے طرف مخاطب ہوا لیکن اہل مکہ طریف اور کہا کون ان کے خدمت کرتا ہے لوگوں نے کہا ابو طالب پس ہ انکو قسم دیا رہا ہاں کہ پہر انحضرت کو ابو طالب نے ادا ہو کر نبی کے ساتھ کر دیا ان کے ملاں کو اور توشہ دیا انکو راہ لے لکھ اور یہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

ابتداء سے بہت کا بیان

تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ فَدَّ عَارِضُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ فَكَادَ فَاسِكُهُ لَأَعْرَابِيٍّ
 ترجمہ روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا کہ یوں کہ جانتوں میں کہ آپ نبی ہیں آپ فرمایا اگر میں بلادوں اس شخص کو کہ جو کہ اور وہ گواہی دی کہ میں رسول ہوں
 جب تو جانیکا پہر لایا آپنی اور وہ کہ جو کہ تر کر حضرت کے الی اگر گڑھی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جاو چلے گئے پس وہ اسلام لایا **ف** یہ حدیث حسن ہے عربیہ صحیح ہے **عَنْ**
 ابْنِ دِينَارٍ أَخْبَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُلُّ عَلَى وَجْهِهِ وَدَحَالَتِهِ قَالَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَخَمْسِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي ذَلِكَ اسْتِعْيَارٌ
 ترجمہ روایت ہے ابی ندر سے کہ ہاتھ پیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر منہ پر اور دھال کی سیر لئے غرہ نے کہا جو راوی حدیث میں کہ ابی زید المکی میں ہیں
 اب نذر رہے اور ان کے سر کے الی ایک بال سے زیادہ سفید تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے عربیہ اور ابوزید کا نام عمر بن خطاب صحیح **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ
 ابُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سَلِيمٍ لَقَدْ بَعَثْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتًا عَرِيفًا فِيهِ الْخَمْرُ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ رِجْلِهَا
 ثُمَّ أَخْرَجَتْ جَارِهَا فَكَلَبَتْ الْخَبْرَ بَعْضُهُ ثُمَّ دَسَّ فِي يَدَيْهَا وَرَدَّتْنِي بَعْضُهُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُهْبِتُ بِهِ إِلَيَّ فَوَجَدْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَجْلِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكِ ابُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَطْهَرُ فَقُلْتُ نَعَمْ
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قَوْمًا قَالَ فَاظْلَعُوا فَاظْلَعْتُ بَيْنَ يَدَيْهِمْ حَتَّى جِئْتُ ابَا طَلْحَةَ فَخَذَتْهُ فَقَالَ ابُو طَلْحَةَ يَا أُمِّ سَلِيمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعُهُمْ قَالَتْ أُمِّ سَلِيمٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَاظْلَعُوا ابُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي مِنْكُمْ مَا عَيْدُ لِي فَاتَتْهُ يَدَا ابْنِ الْخَبَرِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَتْ وَصَعَتْ أُمِّ سَلِيمٍ بَعْلُهَا فَادَمَّتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ الْخَبَرِ لَعَنَ قَوْمًا
 لَهُمْ فَكَوْهُ حَتَّى شَبَعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ابْنُ الْخَبَرِ فَادَمَّتْهُ ثُمَّ قَالَ ابْنُ الْخَبَرِ فَادَمَّتْهُ ثُمَّ قَالَ ابْنُ الْخَبَرِ فَادَمَّتْهُ ثُمَّ قَالَ ابْنُ الْخَبَرِ فَادَمَّتْهُ
 الْقَوْمُ فَكَوْهُ وَشَبَعُوا وَالْقَوْمُ شَبَعُوا وَتَمَّ تَوْنُ رَجُلٍ رَحِمَهُ اللَّهُ اسْمُ بَنِي كَثَرٍ كَثَرُ بَطْنِهِ كَمَا اسْمُ سَلِيمٍ مِثْلِي آواز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ضعیف و معلوم ہوئی اگر کوہک سچ
 تمہارا بیچ انہوں نے کہا ہاں کالی کئی و بیان کی ہر ڈھنسی میں پکیر سیر ماتین چہارین کی پکیر ڈھنسی چھی یا چھی ہی ہر چہار چہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس درین جلی کی پس
 گیا اگر کوہک میں بہت لوگ کئی ساتہ بیٹا یا ہر میں کئی پس کہ ہر ہوا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا جبہ ابوطلم نے بھیجا ہی مینی کہا ہاں فرمایا کہا یا ایک مینی عرض کی ہاں
 اپنے اپنے ساتھیوں سے فرمایا ابوہریرہ علیہ اور میں ان کے آگے تھا ہر جبہ ابوطلمہ کے پاس آیا میں اور میں نے انکو خبر دی ابوطلمہ نے کہا اسی ام سلمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گونج
 ساتہ تشریف لائے اور ہر پاس کچھ موجود نہیں لگا کہ کوہلا دین ام سلمہ نے کہا کہ اللہ اور رسول اسکا خوب نام ہے سو ابوطلمہ نے یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سوائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوطلمہ کے ساتھ تھے ہاں تک کہ انڈر لے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ام سلمہ لاؤ جو تمہارے پاس ہے سو وہی روٹیاں اپنے
 آگے لائیں اور حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ توڑی گئیں اور اونڈا دی ام سلمہ نے کئی کئی کچی اور چکنا کر دیا اسکو پہر پر ہاں پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
 نے پا ہر فرمایا ابو دوس شخصوں کو سو لایا اور وہ کہا کہ سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا ابو دوس کو پہر وہ کہا کہ سیر ہو کر بیٹھ گئی پھر فرمایا ابو دوس کو اور وہ بھی کہا کہ سیر ہو کر
 چلے گئے عرض سارے لوگ کہا کہ سیر ہو گئے اور سب لوگ تریا سہی تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَاتَ صَلَواتُ الصَّلاةِ وَالنَّاسِ الْوُضُوءَ فَكَمَحَجِدًا وَأَقْبَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوْضُوعَ قَوْصَةٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَمِعْتُ يَدًا فِي ذَلِكَ لِأَرَاءِ وَأَمْرُ النَّاسِ أَنْ يَتَوَضَّعُوا وَابْنُهُ قَالَ رَأَيْتُ لَمَّا يَنْبَغُ مِنْ خِثَاءِ صَابِغٍ قَوْصَةً النَّاسُ حَتَّى تَوْضَّعُوا مِنْ عِنْدِ أَخْرِجْ ثُمَّ رَحِمَهُ اللَّهُ
 اس بن مالک سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز عصر کا وقت آچکا تھا اور لوگوں کے وضو کا پانی ڈھونڈا اور پتیا سوا لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم کے پاس ایک وضو کا پانی اور اپنے اس برتن میں ہاتھ رکھ کر اور لوگوں کو فرمایا کہ وضو کریں پھر میں نے دیکھا کہ انکے انگلیوں کے پانی جوش اترتا تھا اور لوگ وضو کرتے
 تھے یہاں تک کہ جو انکے آفرین تھے انہی وضو کر لیا اس میں عمران بن حصین اور ابن جود اور جابر سے ہی روایت ہے حدیث اس کے حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** **عَنْ** عَائِشَةَ
 أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا ابْتَدَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّبِيِّ تَوَضُّعًا أَرَادَ اللَّهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ وَابْنُ الْخَبَرِ لَا يَدْرِي لِمَا أَجَاءَ مِنْ تَلَفُظِ الصَّحَابَةِ فَقُلْتُ عَلَا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أَخْتِي وَجَّهًا فَسَمِعْتُ بِرَأْسِي وَدَعَا إِلَى الْبُرْجَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضْؤِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَطَرْتُ إِلَيْهِ
 الْحَنَّاكَ بَيْنَ كَفَيْهِ فَأَذَا هُوَ مَثَلُ رَجُلٍ حَيٍّ رَوَيْتُ عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدٍ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ
 سَائِبُ بْنُ يَزِيدٍ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ
 شَانُوهُ جَمْعٌ مِنْ جَيْسِهِ كَبْدُ هِيَ هَوَتْ بِهَا جَبْرِ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اور عمر بن خطاب اور ابو سعید سی ہی روایت ہے بہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَالِدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ يَخْنُقُ النَّاسَ بَيْنَ كَفَيْهِ قَدْ أَذَا هُوَ مَثَلُ رَجُلٍ حَيٍّ رَوَيْتُ عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدٍ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ الْكَلْبِ
 تہی وہ ایک نہ دو تہا سرخ رنگ جیسے اندا کو ترکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَالِدُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَسَلَّمَ يَخْنُقُ النَّاسَ بَيْنَ كَفَيْهِ قَدْ أَذَا هُوَ مَثَلُ رَجُلٍ حَيٍّ رَوَيْتُ عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدٍ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ الْكَلْبِ
 علیہ السلام کے دونوں ہڈیوں میں بائیں تہی اور آچا ہنسانہ تھا مگر مسکرانا اور جب میں آگاہ دیکھتا خیال کرتا کہ دونوں آنکھوں میں سر نہ لگتا لیکن وہاں حالانکہ سر
 نہ تھا یعنی خود آنکھوں کے پیٹے اندر سے سیاہ تہی کہ معلوم ہوتا تھا کہ سر نہ لگا ہوا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ**
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَشْهُوسَ الْعُقْبِ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تہی اور عرب کے نزدیک یہ جو ہے اور آنکھوں کے دور سے سرخ اور اڑیوں میں گوشت کم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ**
 آنکھوں کے جعفر سے آنکھوں کے شعبے سے آنکھوں کے ساک بن کر ہے آنکھوں کے جابر بن سمرہ کہہا تہی رسول خدا علیہ السلام ضلیع الفم اشکل العینین مشہوس العقب
 کہا میں نے ساک سے پوچھا ضلیع الفم کیا ہے آنکھوں کے کہا سادہ وہاں میں نے کہا اشکل العینین آنکھوں کے کہا حدیث چشم کلان یعنی بڑے آنکھوں کے اور یہ نہایت حسن ہے
 میں نے کہا مشہوس العقب آنکھوں کے کہا کڑی میں گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ**
أَخْبَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ النَّفْسُ تَخْرُجُ فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْعَى فِي مَشْيِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا مَا أَلَا
تُحَوِّلُهُ لَهُ أَنَا لَيْسَ لِي نَفْسًا وَلَا تَهْذُوكَ كَثُورٌ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ الْكَلْبِ
 چہرہ پر بہتا رہنے ایسا دشتان اور تابان تھا اور کیونکہ کہا میں نے اسے زیادہ جلد ملنے والا گویا میں نے اس کے لیے لپیٹی جاتی تہی ہر لمحے جانوں کو شقت میں ڈالتے تھے
 یعنی اس کے ساتھ ملنے کو اور وہ بے پروا پہلے جلتے تھے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ الْكَلْبِ**
مَوْلَى صَرَبٍ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَوْعَةٍ وَرَأَيْتُ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبَ النَّاسَ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شِبْهَ عَرُوقَةَ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ أَرَاهِمَ فَإِذَا
أَقْرَبَ مِنْ رَأَيْتُ شِبْهًا صَاحِبَهُ لِيَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جَابِرَ سَيْلٍ فَإِذَا أَقْرَبَ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شِبْهَ حَاجَةِ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ
 انبیاء نے شب حراج میں تو موسیٰ علیہ السلام ایک چہرہ جوان تھے جیسے قبیلہ شہو کے لوگ ہوتی ہیں اور دیکھا میں نے عیسیٰ بن مریم کو تو اسے بہت مشابہہ لوگوں کے عرو
 بن سعود میں اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اس سے بہت مشابہہ تھا اس صاحب نے ہر دلیت تھے آپس میں تین اور دیکھا میں نے جبریل کو تو اسے بہت مشابہہ وحی کی
 میں اور وہ اصحاب میں بہت خوبصورت تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ الْكَلْبِ**
مَاتَ ابْنُ عَمْرٍو بَيْنَ يَدَيْهِ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ
 سے کہ وفات پائی رسول خدا علیہ السلام نے جب وہ پیشہ برکت تھے **ف** روایت کے جسے نصر بن علی نے آنکھوں کے بشر بن غفل سے آنکھوں کے خالد خدا سے
 آنکھوں کے عمار سے آنکھوں کے ابن عباس سے کہ وفات پائی رسول خدا علیہ السلام نے جب وہ پیشہ برکت تھے یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح ہے **عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ**
صَاحِبٍ قَالَ مَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَاةً ثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يُخَالِي إِلَيْهِ وَيُؤْوِي إِلَيْهِ وَهُوَ أَوْفَى بِلَاكِهِ وَفِيهِ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ كَيْدُ الْكَلْبِ مِثْلُ خَالِدِ بْنِ مَسْلَمَةَ
 علیہ السلام کے مکین تیرہ برس یعنی بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ پیشہ برکت تھے **ف** اس میں حضرت عائشہ اور انس بن مالک اور غفل بن جطلہ سے

بہت مشابہہ لوگوں کے عرو بن سعود میں اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اس سے بہت مشابہہ تھا اس صاحب نے ہر دلیت تھے آپس میں تین اور دیکھا میں نے جبریل کو تو اسے بہت مشابہہ وحی کی میں اور وہ اصحاب میں بہت خوبصورت تھے

نے خرید کئے اور ان کے زمانہ مدی کے لئے آؤ گئے کہ انہیں میں میں بلال اور عامر بن نبیر اور حبیبہؓ آیتہ قاضیہ باؤمتر اُتریں اور حضرت فی الجہار دعوت کا قصد کیا ابو بکر صدیقؓ نے یہ خبر پڑھنے پر نہ لیا اور شب عجمیہ قریش پر پڑھا اور انہوں نے بہت ایذا میں لگے دین اور اس پر بار برسے اور یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام میں پڑایا اور قریش نے اسے بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا میں پہنچا مکیا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیقؓ نے اپنی جان آپ پر فدا کی اور ان بلیات و آفات میں آپ کے نفس نفس کا وقار اور سپر بنے چنانچہ تفصیل کے کتب حدیث اور ازالۃ اجضا وغیرہ میں مذکور ہے اور جب قریش آپ کی ایذا پر مجتمع ہوئے حضرت صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرکاء اور رسے اور پہلے جسے اسلام میں مسجد بنائی ابو بکر میں لکھا انہوں نے اپنے گھر کے انگنائی میں مکہ میں مسجد بنائی اور قرآن کے قرار میں مشغول ہو کر روایت کیا ابونوہاریؓ اور اعلیٰ کے کتب اللہ کے لئے عمار بنارے اور دم میں انہوں نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور سیاسی ہوا احمد شد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وقت جحدہ صدیقؓ کے گھر تھے اس قدر اور کہیں نہ تھی چنانچہ مکہ میں ہر روز آپ صبح و شام لگے گھر تشریف لاتے اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو صدیقؓ کے گھر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ نے جو بھی ہے ہم سب کو نہیں نہیں ہوتے اپنے فرمایا مجھے مہر کا خیال ہے پس ابو بکرؓ نے ساڑھے بارہ واقعہ چاندی لگے پاس بھیجا اور آپ نے وہ مہر پاس روانہ کیا اور مجھ سے ہم سب کو ہے اور نہ صدیقؓ کے معراج کی ابو بکرؓ سے اول کسی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب موسم حج میں اپنے تین اصحاب عرب پر پیش کیا کہ کون آپ کی مدد کرے تو ہر بار حضرت صدیقؓ کے لئے رفیق رہے چنانچہ ریاض نصرت میں یقیناً مفصل مذکور ہیں اور جنگ بدر میں جو افضل مشاہد اسلام تھے حضرت صدیقؓ اکبرؓ اثر نمایان حاصل ہوئے اول یہ کہ حضرت عائشہؓ میں آپ سے یہی دوسرے کہ الہام عجیب آپ کے دل پر ہوا کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ابو بکرؓ نے کہا کافی ہے ابکو پہنچنے لائی پراور فرماتے تھے مَسْجِدُ مُحَمَّدٍ وَوَكُوفُ مُحَمَّدٍ وَوَكُوفُ مُحَمَّدٍ حضرت صدیقؓ کو الہام ہوا کہ دعا قبول ہو گئی تیسرے یہ کہ زانی میں میمنہ لشکر صدیقؓ اکبرؓ کو غایت کیا اور میکائیلؑ کو لنگے پہرہ فرمایا اور مسیحؑ حضرت ہرقلیؑ کو اور اسرافیلؑ کو لنگے ساتھ کیا چہرے یہ کہ اسیران ایک حق میں مشورہ حضرت صدیقؓ اکبرؓ کو ابوبکرؓ بنادیا اور اسی پر کار بند ہوئے اگرچہ آخر میں فضیلت حضرت عمرؓ کے ظاہر ہوئی اور سبط جگ احمد میں ابوبکرؓ بہت سی آثار جمیلہ ہاتھ لگے چنانچہ حضرت خدمت میں اسد میں سبیلہ کجا گنا چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب اصحابؓ کے منتشر ہو گئے پہلے جو لوگ حضرتؓ کے پاس آئی اُن میں ابو بکرؓ تھے یہی کہا ابو بکرؓ نے اور کہا کہ جب میں لوٹا میں نے دیکھا ایک اور شخص کو اپنے ساتھ مکہ وہی حضرت کی طرف آتا ہے اور وہ ابو عبیدہ بن جراح تھے روایت کیا ابوبکرؓ ماکہ نے اور کفار قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکرؓ کو گنتے تھے چنانچہ جب ابو سفیانؓ نے تھخص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہیں میں شخصوں کو پوچھا پہلے کہا کیا لشکر میں مجھ میں تو آپؐ نے فرمایا اسی جواب مذکور ہے پوچھا کہ ابن خطابؓ میں پہلے کہنے کہا یہ تینوں قتل ہو گئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے پہر حضرت عمرؓ کے اور فرمایا اپنے چہرے تو امی دشمن اللہ کے اللہ نے تیرے لمی بچا رکھا ہے اسی چیز کو جو ذلیل کر گئی تھکوا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد احد تعاقب کفار کیا حضرت صدیقؓ اس معرکہ میں حاضر تھے اور اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ کے بشارت میں شامل اور ہی طرح جنگ خندق میں ایک جانب لشکر کے حضرت صدیقؓ کو غایت ہوئی کہ اب تک سچا کہیے خندق کے نزدیک موجود ہے اور حقیقت میں وہ موضع نزول تھا حضرت صدیقؓ کا غزوہ خندق میں اور سبط غزوہ درمیں جب حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا پر منافقوں نے تہمت لگائی اور جن مسلمانوں نے بارت صدیقہ میں توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیقؓ کو ان میں فضائل نمایان نصیب ہوئے مجذوبہ اول کہیہ اُس واقعہ ہوش با میں کمال افتیاد اور تسلیم اور فدا اپنے ظاہر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں چنانچہ تتبع روایات سے معلوم ہوتا ہے ثانی یہ کہ جب بارت عائشہؓ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی اللہ نے اُس بارت میں اُنکو یہی شریک کیا اور فرمایا اُولَئِكَ مَبْرُؤُنَ مَا يَبْقَى لَوْ نَاثَ یہ کہ حضرت صدیقؓ سطح میں اٹا کہ کچھ خرچہ دیا کرتے تھے اور جب شرکت پہلی انگ میں ظاہر ہوئی آپؐ نے ہاتھ روکا اوقات اللہ کے حضرت صدیقؓ کو اول الفضل فرمایا اور یہ آیت اِزْلَ مَبْرُؤُی وَکَیَا تِلْکَ اُولَی الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَکَاسْتَعْرَضْنَا لَوْ لَی الْقُرْآنِ اُولَی الْقُرْآنِ اور حضرت صدیقؓ نے کہا میں اللہ کے مغفرت دوست رکھتا ہوں اور نفقہ جاری کر دیا اور سبط صلی اللہ علیہ وسلم میں اُنکو آخر جمیلہ حاصل ہوئے اول کہ عودہ بن سعدؓ نے جب حضرتؓ کے گناہی کی حضرت صدیقؓ نے ہکود و شام سخت اور ظہار ملاوت اور جرات کو کام فرمایا کہ وہ بھر صلی ہوئے اور جب حضرت فاروقؓ کو غیرت نے گھیرا ابو بکرؓ نے لکھو وہی جواب یا جو نبی نے دیا تھا اس سے کمال قرب اور محاذ انکسائی کے ساتھ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ میں جب صحابہ کا خلاف ہوا حضرتؓ نے انہیں کے مشورہ پر عمل کیا اور سبط غزوہ خیبر میں حضرت صدیقؓ حاضر رہے اور آپؐ نے

۱۱

کہا کہ فاطمہ حضرت فاروق کی بہن اور ان کے شوہر سعید بن زید کی بیٹی ایمان لائے تھے جب انکو خبر ہوئی کہ ان کے اہل بیت اور اپنے بہنوئی کی بہت امانت کے اور بہن کا سرتوڑ دیا کہ خون آلود ہو گئیں بہرے کے ولین حرم اور سورہ طہ جو ان کے پاس تھی لیکر پڑھی اور احوال اسلام ان کے دل میں آیا اور حضرت کے خدمت میں حاضر ہو کر اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی کہ یا اللہ ان کے دوسرے شر نکال دے اور ایمان بڑھ کر اور ان کے سینہ پر ہاتھ مارا روایت کیا اسکو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنے اسلام کو شائع اور ظاہر کیا اور ایک محفل نہ چھپا یا اور جو جو تکالیف اس راہ میں پیش آئیں انکو شہد و شکر کھڑا کر دیا گیا یہاں تک کہ عبداللہ بن عمر سے مروی ہے جب وہ مسلمان ہوئے لوگوں کے کہا کہ کون ایسا ہے جو بات کو جلدی مشہور کر دے لوگوں نے کہا جلیل بن عمر صحیحی حضرت فاروق صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا کہ اسی جلیل بن مسلمان ہو گیا اور ان کے کچھ جواب دیا اور چادر نہیچا ہوا باہر نکلا حضرت عمر ان کے ساتھ ہو کر عبداللہ کہتے ہیں کہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ حبشہ مسجد الحرام کے دروازہ پر پہنچا اُسے پکارا کہی گروہ قریش کے اور وہ اپنے مجلسوں میں بیٹھتے تھے جو کہیں کہیں گزرتے تھے ان میں ابن خطاب عالمی ہو گیا یعنی اپنے باپ دلو کا دین چیلے بیٹھا اور بنیادین اختیار کرنا اور حضرت عمر ان کے پیچھے تھے اور فرماتے تھے تو جو بڑا ہے میں مسلمان ہوا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق نہیں بجز اللہ کے اور محمد ان کے نیک اور رسول ہیں اور لوگ انکی نظر نہ دیکھتے اور وہ لوگوں سے لڑتے تھے اور لوگ اُسے لڑتے تھے یہاں تک کہ قاتل ان کے سر اٹھا کر چرب آپ تہا گئے بیٹھ گئے اور لوگ انکو گھیر کر لے گئے تھے اور وہ فرماتے تھے کہ میں اللہ کی قسم کہتا ہوں کہ اگر ہم لوگ تین سو ہوتے یعنی مسلمان تو نہ چھوڑ دیتے یعنی ہجرت کر جاتے یا تلوار نکالتے کہ تم سے لڑا وہ اسی حال میں تھے کہ ایک بوڑھا یمنی چادر کا جوڑا پہنی آیا اور ان کے بدن پر ایک نقش گزرتا تھا اُسے کہا کیا ہے لوگوں نے کہا عمر صابی ہو گیا اُسے کہا یہ کیا ہوا ایک مرد نے ایک کام اختیار کیا ہر تم کیا چاہتے ہو کیا تم نبی صابی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنے قوم کے آدمی تلو دیدہ تھے اپنے مال کے کٹے کچھ تعرض نہ کرینگے اگر اسکو اندازہ نہ ہو چلو چھوڑو اسکو کہا عبداللہ نے وہ ایسے ان کے پاس سے پھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے اور میں نے اپنے باپ سے ہجرت کے بعد پوچھا کہ وہ بوڑھی کون تھی انہوں نے فرمایا کہ بیٹے وہ عاص بن داکل تھی وہی تھی اور اگر چاہے اسلام حضرت عمر کا باعث ہے چھوڑے برس ہوا اور وہ بہت کھلوانے اُسے فوت ہو کر مرنے لگی تھی ان کے حوض قیام حقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط انکا امت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے در بیان نشر علوم میں اور ترویج دین میں ایسا خدایت کیا کہ اول امر میں اگرچہ وہ حضرت ابو بکر صدیق سے معقول تھے مگر آخر امر میں ان کے ہمنام و ہمیم ہو گئے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں امر کو بخوبی بیان فرمایا ہے امر اول کو اس طرح کہ جب تم غیر آپس میں ملکر ہوئی اپنے حضرت عمر کو خطاب باعجاب فرمایا اور فرمایا کہ میں نے کہا تھا میں نے سول ہوں اللہ کا تمہاری طرف سو تم سب مجھ کو جھٹلایا اور ابو بکر صدیق نے میرے قصد حق کے روایت کے یہ بخاری غرض امین سبقت اسلامی ابو بکر کے مذکور بھی اور رویا ہی حدیث کے روایتیں آپنی فرمایا کہ ابو بکر نے ڈول لیا اور ان کے پیچھے میں منفع تھا اور اللہ انکو بخیر نیکار پہنچا کر نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہو گیا سو میں نے کوئی ایسا کرل جو ان نیکار ہو ان کے برابر کام کرتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیر کر کے پانی کے گرد بٹھا دیا روایت کیا اسکو شیخین وغیرہ نے اور اسمین کا گلداری ایام خلافت عمر کی مذکور ہے اور جب حضرت فاروق ایمان لائے تو منوں کے عزت بڑ گئی ابن مسعود سے مروی ہے کہ ان کا اعتراف تھا کہ عمرؓ رواہ البخاری اور انہیں سے مروی ہے کہ ہم حرم میں نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر اسلام لائے اور انہوں نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی کہ یہ کہے نزدیک اور کمال شجاعت اور ملکوتیت حضرت عمر کے یہ بھی کہ حضرت سے پیشتر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا توطیہ اور مقدمہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کا غرض اور فضائل اور حسنات ان کے بہت ہیں کہ تفصیل ان کے دراز ہیں شاعر غلیہ رجح الی الزلزالہ انھار مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ولا کلتین ان یقال ابو عمر و ابو عبد اللہ مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے اور انکی دو گتین ہیں ابو عمر اور ابو عبد اللہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حراۃ فابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و الزبیر فخر کتب الصحیحۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھدا فمأ علیک الانبی اوصیائے اوشید شریحہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چار سے کہ ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور ابو بکر و عمر و عثمان و علی اور طلحہ اور زبیر ان کے ساتھ تھے پس وہ پہاڑ تلخینے جس پر رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کہ تمہیں سوانہی یا صدیق و شہد کے اور کوئی نہیں ف ابابہ بن عثمان اور سعید بن زید اور ابن عباس اور سہل بن سعد اور انس بن مالک اور زبیرہ سلمی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح ہے باب عن طلحہ بن عبد اللہ قال

چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل و جلاصیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہوئے تھے اسی نظر سے اس مصری کو بھی اُنسے بلگانی تھی اگرچہ عبداللہ بن عمر کو اللہ
 خاص فیروز کے کہ انہوں نے خوب اُنکی تسلی کر دی اور سب کے زمانہ کے روافض کو بھی بابت کر کے وہ اسبابِ شتم کے ذمہ دات میں گستاخانِ مکررین میں تیار اب العالمین
باب جابر قال فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یجوز ان یجوز فی رجل یصلی فاکمل فیصلہ فیکمل یا رسول اللہ ما رأیناک ترک الصلوۃ علی احدٍ قبل
 لهذا قال انہ کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ ترجمہ روایت جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس ایک جنازہ لائے تھے تار کے لیے اپنے بازو پر تھی لوگوں نے عرض
 کے کہ یا رسول اللہ نہ کہی نہ کیا ہوا کہ کسی جنازہ پر میں اپنے فرمایا و بغض رکھتا تھا عثمان سے اور اللہ نہیں کہتا ہے اس سے **ہ** یہ حدیث غریب نہیں جانتے
 اسکو اگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحبِ میمون بن ہرمان ضعیف میں حدیث میں بہت اور محمد بن زیاد صاحبِ ابی ہریرہ وہ ثقہ میں اور کنیت اُنکی ابو الحارث
 سے اور محمد بن زیاد اہلانی صاحبِ الامتدۃ میں شامی کنیت اُنکی ابو یفیان ہے **ترجمہ** یہ حدیث اگر غریب ہے اگر و بغض معونین کا حضرت امی النور میں سے
 مدوت رکھنا باوجود ان کے روایات کے اس سے زیادہ غریب ہے **ترجمہ** انی موسیٰ الاشعری قال انطلقت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما دخل حائطاً لاد
 ففطنی حاجتہ فقال یا ابا موسیٰ املاک علی الباب فلا یدخل علی احدٍ الا باذن رجاء رجل حضرت انساب فقالت من هذا قال ابو بکر فقلت یا رسول اللہ
 هذا ابو بکر یسأذن قال اذنان لہ ولشیرۃ بالجنۃ فدخل وجاء رجل اخر فکرت الباب فقالت من هذا فقال عمر فقلت یا رسول اللہ هذا عمر یسأذن قال
 اذنان لہ ولشیرۃ بالجنۃ فدخل وجاء رجل اخر فکرت الباب فقالت من هذا فقال عثمان فقلت یا رسول اللہ هذا عثمان یسأذن قال اذنان لہ ولشیرۃ بالجنۃ
 ابوبکر یسأذن قال اذنان لہ ولشیرۃ بالجنۃ فدخل وجاء رجل اخر فکرت الباب فقالت من هذا فقال عثمان فقلت یا رسول اللہ هذا عثمان یسأذن قال اذنان لہ ولشیرۃ بالجنۃ
 اپنے اور مجھے فرمایا اسی ابو موسیٰ تم دروازہ پر نہ کہ کوئی داخل نہ ہونے پاوے بغیر اُن کے ہوا ایک شخص آیا اور اپنے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر
 میں نے کہا یا رسول اللہ ابو بکر اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا انا و اذن دو اور بشارت دو جب کے سو وہ داخل ہو گیا پھر دوسرے شخص آئی اور انہوں نے دروازہ ٹھونکا میں نے
 کہا کون ہے انہوں نے کہا عمر میں نے عرض کے یا رسول اللہ عمر اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا انا کے لئے دروازہ کھلا دو اور بشارت دو انہیں جنت کی دو دروازہ کھولا میں نے
 اور بشارت دی انکو جب کے پہر ایک اور شخص آئے انہوں نے دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عثمان میں نے عرض کے یا رسول اللہ عثمان میں اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا
 کہول دو انکے لئے اور بشارت دو انکو جب کے ایک سو چوبیس پر دو کا اور وہ بکودہی آخر خلافت کا حسین آپ شہید ہوئے **ہ** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں
 عثمان نہایت مروی ہوئی ہے اور اسباب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **ترجمہ** انی سئل قال قال فی عثمان یوم الدار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قد عہد انک عہداً فانما صائر علیہ ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ فرمایا مجھ سے حضرت عثمان نے جب وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے میں اس پر صابر ہوں **ہ** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مکرر نہیں بن اہی خالہ کے روایت ہے **ترجمہ** مکرر مجید اور حجاز
 حسن حضرت عثمان ذی النور کے بھی بہت ہیں انانجلہ یہ ہے کہ قریش میں ایک نسب بہت عالی تھا تمیمیاں اور دو ہیال دونوں طرف سے استیجاب غیر میں
 کہ عثمان بن عفان بن لای العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصہ میں اور اللہ انکے آرومی بنت کریم بن ربیعہ بنت حبیب بن عبد الشمس اور ان کے
 کے ام انکا بیٹا ہے کہ وہ ان میں حکیم بنت عبد المطلب کے جوہر بھی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے او قبل اسلام ہی قریش میں ثروت و جاہت رکھتے تھے اور
 متصف بہ سخا تھے بعض لوگوں نے کہا ذی النورین انکا لقب بھی ہوا کہ دو سخا دین کہیں ایک قبل اسلام ایک بعد اسکے اور عظمت علیہ لیکے بہت امور جاہلیت سے انور و
 مہجور تھی اور یہ دلیل ہے کہ وہ اہل فطرت میں تشبہ بالانبیاء رکھتے تھے استیجاب میں ہے کہ جاہلیت میں شراب انہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور یاس میں ہے کہ انہوں
 نے فرمایا میں نے زمانہ میں کیا جاہلیت میں اسلام میں جوہر کے اور وہ سابق مسلمین سے ہیں ابو عبیدہ بن جراح اور عبدالرحمن بن عوف سے یہ کہ وہ پہلے ایمان لائے ہیں
 بلا لیت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اس جماعت میں ہیں انہ انصام عمر سے انکے چالیس عدد پورے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی بنا جزا دی تھیں کہ
 انکے کج میں دیا اور انکے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و متوج رہے اور جب انکے اہل اسلام کے ایذا پر کہہ باز ہی انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہ پہلے شخص
 ہیں کہ اپنے زود کے ساتھ انہوں نے ہجرت کے بعد اہم اور نور علیہ السلام اور حضرت انکے خبر کے ہمیشہ منتظر رہے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دینہ میں تھے اور

یہ لنگہ ساتھ اپنی باپ سے چپکے جاتے اور وہاں نماز ادا کرتے شام تک اکیدن ابو طالب میرے گھر آدھ دو نوں نماز ادا کرتے تھے انہوں نے حضرت سے بوجہ کہ یہ کونسا رکن
جس پر تم چلتے ہو حضرت نے فرمایا اکیسی چپا لنگہ کا اور فرشتوں کا اور رسولوں اور سجادہ ادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین اور لنگہ مجھے اسکے ساتھ معیشت کیا ہے اور انکو دعوت کے
انہوں نے کہا اسی سیر پہنچے یہ تو مجھے نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے مان باب کا دین چھوڑ دوں مگر قسم ہے اللہ کے کہ جب تک میں جیو گا کوئی بہنیں ایذا نہ دیکھا اور مردی
ہے کہ انہوں نے حضرت علی سے کہا کہ اسی بیٹے یہ کیا دین جس پر تم چلتے ہو انہوں نے کہا اسی سیر باب میں ایمان لایا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تصدیق کے ہے
انکے اور انکے ساتھ نماز پڑھتا ہوں اور انکا تابع ہوں تو ابو طالب نے کہا وہ تمہارے خیر کے سوا اور کچھ نہ بتا دیکھا سو تو انکا ساتھ کیے نہ پھوڑنا سبحان اللہ کیا ایسے بات کہی اور
جب ابو طالب کا انتقال ہوا اور حضرت علی نے انکو غسل دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کے لئے ایسے دستاویز دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں وہ دعا ہے
سرخ اونٹوں کے بچے زیادہ پائے ہیں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علی کو فرمایا کہ سیر بستر پر سو رہو وہ سوے اور اپنے جان عزیز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم قربان کی اور انکی رند مبارک اور وہی کہ کافر کو دھوکا دیا اور حضرت قتل کر لیا لیکن پھر بعد چند روز کے علی بھی ہجرت کر کے حاضر خدمت ہو گئے اور جب
صحابہ میں موافقت واقع ہوئی حضرت فی انکو اپنا بہائی فرمایا چنانچہ روایت ایک اور گزری اور شہد بر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہو کر اور
یہ کہ جب موضع بدر میں پہونچے چند لوگوں کو آپ نے خبر کفار دریافت کر لیا وہ انکی حضرت علی ہی انہیں تھے ثانیاً یہ کہ تنہا مقام قتالہ جب تین کفار لشکر سے نکلے اور مسلمان
نے انکا رافض کیا حضرت علی بھی انہیں تھے ثانیاً یہ کہ جبریل اور میکائیل انکے ساتھ تھے روایت کیا اسکو حاکم نے اور بڑی فضیلت اکیسی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے تخت جگر و چشم پر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو انکے نکاح میں دیا اور شہداء میں بھی انکو بڑے فضائل ہاتھ آئے چنانچہ جب مصعب بن عمیر صاحب لشکر
ہوئے حضرت نے لڑائی محمدی انکے ہاتھ میں دیا اور حضرت علی نے قریش کے صاحب لوگو و اہل جنم کیا اور بعد ختم عروہ کے جب ختم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دھوا جاتا
تھا تو خدمت آپاشی کی حضرت علی کو تھما اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئے حضرت علی کمال شجاعت و عزم و جہد و ذکر و تہجد و جہنم فرمایا اور اس کے کفار
کے کمر ٹوٹ گئے اور بجزہ الرضوان میں پہونچے حاضر تھے اور انہیں صلح کے دست مبارک سے لکھا گیا فقیر ترجمہ کرتا ہے کہ میں نے اس روایت کو لکھا ہے اللہ کا فضل بہت وسیع ہے
اسی کہ مجھے بھی اس سے زبردانی کا درجہ عنایت فرماؤ اور عروہ و جبریل میں رات ختم آپ کے ہاتھ میں تھا چنانچہ روایت ایک اور گزری اور اس عروہ میں آپ نے بڑی شجاعت
اور لادری فرمائی کہ سیر کے ٹوٹ گئی تھی آپ نے اسکے حوض ایک دروازہ کھلا دیا اور سپہ سالار یا ہا تک کہ فتح نمایان ظاہر ہوئی ابی رافع فرماتے ہیں کہ ہم سات آکر
جاتے تھے کہ اسکا اولین تو اسے اٹھ سکے اور مابہ کے وقت اپنے انکو اپنا اہل فرمایا چنانچہ تفصیل اسکے اور گزرسے غرض فضائل اور محارکے بہت ہیں جہاں
غایہ انجوار **مناقب ابی طلحہ** بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مناقب طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اور کنیت انکے
ابو محمد ہے **عن** الزبیر قال کان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد در عین فھض إلى العنقرۃ فلم یتطعم فأقعد تحتہ طحۃ فصعد
الشیء صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوی علی العنقرۃ قال فتوعد الشیء صلی اللہ علیہ وسلم یقول أوجب طحۃ من خمرہ رایتہ بربر سے کہ رسول خدا
اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں پہونچے ہوئے تھے اور ایک پہر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے پس بٹھایا طلحہ کو اپنے نیچے اور اُس پر چڑھ گئے سو سنا دینے کہ فرماتے تھے
وامبہر بوجہ طلحہ کے لئے یعنی جنت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مہمتر **عن** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ غنئی میں اور جو معاملات انکے اور حضرت سے
کے درمیان گزرسے ان سے معاف کرنا والا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ستر لہ ان یتطعم لہ الشہید
یشہد علی وجہہ الا درض فلیتطعم لہ طحۃ بن عبد اللہ ترجمہ روایت جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاکر خوش بگ کہ شہید کو زمین پر چنا کر
طلحہ بن عبد اللہ کو کہی **ف** حدیث غریب نہیں جاتی ہم کو کہ صحت بن ساریک و اس کے اظہار کیا انہیں بعض اہل علم و ضعیف کہا ہی انکو اور کلام کیا انہوں نے حاج بن ساریک سے کہ
برائے اہل بیت **عن** زبیر بن جریج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طحۃ والزبیر جارا و فی حدیث ترجمہ روایت علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے سیری ان کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ پر سے فرماتے تھے طلحہ اور زبیر دونوں ہمایہ میں یعنی جنت میں **ف** یہ حدیث غریب ہے کہ نہیں جانتے ہم کو کہ اسی سند سے
عن موسیٰ بن طلحہ قال دخل علی عاتوۃ فقال لا التبرک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طحۃ من مہن قضی تحۃ ترجمہ روایت

مناقب طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

پیارے فرمایا حسن اور حسن نے فاطمہ سے فرمائی تھی کہ بلاؤ و ماکہ لئے اپنے دونوں بیٹوں کو اور انکو سونپتے تھے اور اپنے کچھ سے لگاتے تھے **ف** یہ حدیث غریبہ انس کے روایت **ع** ابی بکرؓ قال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر فقال لعلي هذا سيدنا فليصل الله على يدنا وبيننا فبيننا ترجمہ روایت ابی بکرؓ کے کہا کہ چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر اور فرمایا یہ بیٹا میرے امیر ہے امام حسنؓ کہ سلام کر کیا اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھوں سے درگاہوں میں **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے اور وارث اس امام حسنؓ میں مہر جمع ہے دو گروہ مسلمانوں کے اچھین انکے سب سے صلح کر لینگے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھا کہ امام حسنؓ کے ساتھ اور خلافت کا رزم تھا پھر حضرت امام حسنؓ نے خلافت چھوڑ دی اور مسلمانوں کو قتل منع ہی کیا اور برا کام کیا جزاؤں سے عافیت اور **ع** ابی بکرؓ قال صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم بخطبنا اذ جاءنا الحسن والحسين عليهما قبيصا يا اخرا ان يحشيان ويعذران قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من الميعر فحماهما ووصفهما ما بين يديه ثم قال صدق الله انما امواكم واواكم اذ كفتم فقتلوا الصديقين يحشيان ويعذران فلو انما احسن قطع حديثي ورفضهما ترجمہ روایت ابی بکرؓ کے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے کہ امام حسنؓ اور حسینؓ آئی اور وہ دونوں کرتے سرخ پہنے ہوئے تھے چلتے تھے اگر گر پڑتے تھے اپنے منہ پر مٹی اور منہ کے سب سے سوتاری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اور ان دونوں کو اٹھایا اور اپنے آگے بٹھالیا یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہارا فتنہ ہے میرے آرائش دیکھنا میں ان دونوں لڑکوں کو کہ چلتے تھے اور گتے تھے سو میں نہ سکایا تھا کہ میں نے اپنی بات کاٹی اور لڑکے اٹھالیا **ف** یہ حدیث حسنؓ غریبہ نہیں جانتے ہم اسکو لکھ حسین بن واقدی روایت مہر جمع انس کے کہ جب حضرت امیرؓ کو اس قدر محبت اور اہانت تھی کہ اسکے سامنے ظالموں نے کیا بدسلوکی کی اور کسی ایذا اور تکلیف دی اور دانا امیر راجوں **ع** یحییٰ بن مرزوق قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسين ميت وانا من حسين احب الله من احب حسينا حسين سبط من لا نسب له ترجمہ روایت یحییٰ بن مرزوق کے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا حسین مجھ سے اور میں حسین سے اور میں حسین کے دوست رہتا ہے اور اسکو جو دوست رکھے حسین کو حسین ایک نواسا ہے نواسوں میں سے **ف** یہ حدیث حسنؓ **ع** ابی بکرؓ قال لکن جلد مضطرب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الحزن عني ترجمہ روایت انس بن مالک کے کہا انہوں نے کہ لوگوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت زیادہ کوئی تھا **ع** ابی جحیفہ قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان الحسن بن علي يشبهه ترجمہ روایت ابی جحیفہ کے کہ انہوں نے کہا ایسی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو ان کے مشابہت میں علی رضی اللہ عنہما تھے **ف** یہ حدیث حسنؓ ہے اور اسامین ابی بکر صدیق اور ابن عباس اور ابن الزبیر سے بھی روایت **ع** ابی بکرؓ قال كنت عند ابن زياد فحدثني عن ابي الحسن بن علي بن ابي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الحسن بن علي يشبهه ترجمہ روایت ابن عباس کے پاس تھا اور اٹھے وہاں سر امام حسینؓ کا لینے کر بلا سے سو وہ لکے تا کہ میں چھری مارتا تھا اور کہتا تھا میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا اور یہ کیوں نہ کہ کیا جاتا ہے روایت کے کہا کہ میں بولا وہ سب لوگوں سے زیادہ تر مشابہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ حدیث حسنؓ ہے صحیحہ ہے غریبہ مہر جمع بخاری کے روایت میں یہ لفظ میں فحش سبکت وقال في حسنه شئ عني في خبري مارتا تھا اور لکے حسن میں عیب لگتا تھا اور اس روایت کے تطبیق ترمذی کے روایت کے مطر ہو سکتی ہے کہ یہ جو آئے کہا کہ میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا یہ کہ اس نا بجا کا بطریق طعن ہے ہزارہو **ع** ابی بکرؓ قال الحسن اشبه رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين الصديقين الى الواس **ع** ابی بکرؓ قال كان اسئل من ذلك ترجمہ روایت ابی بکرؓ کے کہ امام حسنؓ سے زیادہ تر مشابہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے سے سر تک اور امام حسینؓ کے نیچے **ف** یہ حدیث حسنؓ غریبہ **ع** ابن عمرؓ قال لما حيي براس عبيد الله بن زياد واصحابه فصدت في المسجد في الخبر فاصحيتهم وهم يقولون قد جاءت قد جاءت فاذا حية قد جاءت ففعل الروس حتى دخلت في مفر من عبيد الله بن زياد ففعلت ففعلته فخرجت ففعلت حتى تعليت ففعلوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلك مرتين او ثلاثا ترجمہ روایت ابن عمرؓ کے کہ جب عبيد اللہ بن زیاد اور اسکے لوگوں کے سر مسجد میں لا کر ڈال دیے جو رجبہ میں تھی اور وہ نام ہے ایک مقام کا سو میں وہاں گیا اور لوگ کہنے لگے ڈال دیا

اور دو ایک سائب تہا کہ لوگوں میں سی ہو کر آیا اور عبد اللہ بن زیاد کے نہیں من میں تھوڑی دیر گہسار ہا نہر کھلا اور دیکھا گیا اور غایت ہو گیا ہر لوگوں الی کہ کیا کیا آیا اور یہ گہسا اسطرح میں بار گیا اور بار بار یہ ہو رہا تھا کہ خدا کے خدا کے واسطے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **باب** حدیث **ف** قال سألته عن متى عهدك لعنني بالنبي صلى الله عليه وسلم فقلت له اذ عني ابي النبي صلى الله عليه وسلم فاصلى معه المغرب واسأله ان يستغفر لي واذا قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم فصلت معك الف فصل حتى صلى العشاء فقلت فبقيت فبينما هم فقال من هذا حديث فقلت نعم قال كاحاجتك عن الله لك ولا منك قال ان هذا ملك لا يزل الا وض قط قبل هذا والليله استاذن ربته ان يسلم على ويلشربني بان فاجبه سيدا له نساء اهل الجنة وان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة ترجمہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے صحیح کہہ کر پھر جابہ سے کہے کہ میں نے تو حضرت کے خدمت میں کب پایا کہ اسے میں نے کہا اتنی روزوں کے میں کوئی حاضر کا وقت مقرر نہیں دیکھ کر غریب حاضر رہتا ہوں تو وہ مجھ پر بہت خاموش ہیں میں نے کہا اب جانی دو میں نے حضرت کے خدمت میں حاضر ہو کر مغرب کے ساتھ پڑھ لیا اور حضرت کے سوال کرو گا کہ میں اور تمہاری لمبی مغفرت الین میں ہیں آپ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب کے ساتھ پڑھتا ہوں آپ نے فرمایا اے نبی پڑھتے رہے یہاں تک کہ غشا پڑے اور کوئی اور میں آپ کے ساتھ چلا سو کر آواز سنی اور فرمایا کون خلیفہ ہے میں نے کہا جی فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے مجھے بخیر لکھو اور تمہاری مانگو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا کہ زمین پر کبھی نہ اترتا تھا اب آج رات اسے اجازت ملے گی کہ مجھ پر سلام کرے اور شہادت دی کہ فاطمہ سر دار جنت کے عورتوں کے اور حسن اور حسین سر دار میں جنت کے جوانوں کے یعنی جہنم میں جو ان تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسرائیل کے روایت **حقن** البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ برحنا وحسنا فقال اللهم اني ارجو ما فاجهنا ترجمہ دیتے ہیں کہ اس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا حضرت امام حسن اور امام حسین کو اور کہا کہ یا اللہ میں انکو دوست رکھتا ہوں تو بھی انکو دوست رکھہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **حقن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاملا الحسن بن علي على عاقبة فقال رجل نعم المركب ركبت يا غلام فقال النبي صلى الله عليه وسلم ونعم الزاكي هو ترجمہ دیتے ہیں کہ ابن عباس کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بن علی کو اپنے کندہ پر لے ہوئے سو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے اسی لڑکے بنی سلمی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سواری کیا خوب ہے **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر سند سے اور زید بن اسلم کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے **حقن** البراء بن عازب قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم واضعاً بن علي على عاقبة وهو يقول اللهم اني ارجو ما فاجهنا ترجمہ دیتے ہیں کہ براہ بن عازب نے انہوں کو کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ حسن بن علی کو اپنے کندہ پر لے ہوئے اور فرماتے تھے یا اللہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو بھی اسکو دوست رکھہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مناقب اہل بیت** **بیت النبي صلى الله عليه وسلم مناقب اہل بیت کے** راضی ہو اللہ نے عن جابر بن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة يوم عرفة وهو على ناقرة القصو عني خطيب فيمعه يقول يا ايها الناس اني تركت فيكم من ان احل لكم ان تصلوا كتابا لله وعائري اهل بيتي ترجمہ دیتے ہیں کہ جابر بن عبد اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حج میں عرفہ کے اردو اپنی اونٹنی پر سوار کیا نام قسمی تھا اور خطبہ پڑھتے تھے سوسنا میں نے کہ فرماتے تھے اے لوگوں میں تمہارے اسی خیر چو کہ جاتا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گی کہی گرا نہ گے ایک کتاب اللہ کے دوسرے عمرت یعنی اہل بیت اپنی **ف** اسامین ابی زرارہ ابی سعید اور زید بن اسلم اور زید بن اسلم ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور زید بن اسلم سے سعید بن سلمان اور کئی اہل علم نے روایت کی ہے مگر ترجمہ تو پستی کی کہا کہ عمر کے کسی معنی میں اسلی حضرت نے فرمایا کہ لو اسے اہل بیت میں تاکر معلوم ہو جاوے کہ قصور اسے آپ کی نسل اور بی بیان و درایت قرینہ الی میں اور پکڑی رہی ہے مراد انکی محبت رکھنا اور انکی حرمت کی حفاظت کرنا اور انکے روایات پر عمل کرنا اور انکے اقوال حسب اعتقاد کرنا اور یہی معاملہ کتاب سے ضرور ہے کہ اسکی حرمت نگاہ رکھنا اور سب پر حال رہنا اور کو کجا لانا اور نواہی سے باز رہنا **حقن** عمر ابن ابی سلمة رتب النبي صلى الله عليه وسلم قال تركت هذا والاية على النبي صلى الله عليه وسلم انما يريد الله ليذيق عباده الجنة اهل البيت ليكفرهم تطهيرا في بيت ارسلة فدعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة وحسنا وحسينا فبصمهم بكساء وعلى خلف ظهره فبصمهم بكساء

سے اسلئے علیہ السلام کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میری بہائی زید کو میرے ساتھ روانہ فرمائیے آپ نے فرمایا وہ یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جاؤ تو میں کہے کہ تمہارا
 زید نے کہا یا رسول اللہ میں اپنے معیت چھوڑ کر کسی محبت اختیار نہیں کرتا جیسے کہ کہا کہ میں نے دیکھا کہ راسی میری بہائی کی فضل تھی میری راسی سے یہ حدیث
 حسن ہے غریبہ نہیں جانتے ہم اسکو گرا بن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن ہشیر روایت کرتے ہیں **ح** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بعث بعتا وامر علیہما اسماء بن زید قطع الناس فی امرہ فقال ان نطعن فی امرہ فقد کتم نطقہ فی امرہ وایہ من قبل قایم اللہ ان کان الخلیع
 بلکما رجو واکان من احب الناس الی و ان لکما من احب الناس الی بعد کا ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر روانہ کیا اور اساتذہ
 بن زید کو اپنے امیر کیا سو لوگ انکے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپ نے فرمایا تم انکے امیر ہونے پر طعن کرنی ہو تو کیا ہوا انکے باپ کے امیر ہونے پر بھی تو طعن کرتے
 اور قسم ہے اللہ کے کہ وہ سختی زیادہ تمہارا مت کا اور بہت پیارا تھا میرا سب لوگوں میں اور یہ بھی بیٹے اسامہ زیادہ پیارا ہے میرا سب لوگوں میں بعد کے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت ہے علی بن مجبر نے انہوں نے اخیل بن جعفر نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ حدیث مالک بن انس کے بیٹے جواد عبد اللہ مروی ہوئی **ص** اسماء بنت زید رضی اللہ عنہ **ساق** اسماء
 بن زید رضی اللہ عنہ کے **ح** اسماء بنت زید قال لما نکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حبطت وھبط الناس المذینۃ فدخلت علی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم وقد اقصت فاکثر شکرم فجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضرب یدہ علی وی رفعہما فاغرف انہ یأذون فی ترجمہ روایت ہے اسماء بن زید
 کہ جب میں مرض شدید ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آرا میں اور چند لوگ مدینہ میں بیٹھے جرف سے جو ایک مقام ہے اور وہاں لشکر کا ٹھکانا تھا جو حضرت نے روانہ فرمایا
 تھا اور اہل ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کچھ زبان بند ہو چکے تھے ہی نے مرض موت میں پہنچنے کے کچھ کلام کیا اور اپنا ہاتھ مجھ پر رکھتے تھے اور
 اٹھاتے اور میں جانتا تھا کہ میری دعا کرتی ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ ہے مترجم اس حدیث میں معلوم ہوا کہ مجھ پر دعا دینے کے لئے آپ ہاتھ اور پی
 اٹھاتے تھے اور یہی عقیدہ تھا نامی اصحاب انبیا کا **ح** عائشۃ ام المومنین قالت اذ اذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یحیی محاطا اسماء قالت عامۃ
 دغنی حتی انا الی فی افعول قال یا عائشۃ اجبتہ فانی اجبہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین سے کہا انہوں نے ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پوچھیں
 زینب اسماء کی تو حضرت عائشہ نے عرض کی کہ آپ چھوڑ دیں میں پوچھتی ہی ہوں آپ نے فرمایا اسی عائشہ کو دوست رکھو کہ میں انکو دوست رکھتا ہوں **ف** یہ
 حدیث حسن ہے غریبہ ہے **ح** اسماء بنت زید قال کنت جالسۃ اذ جاء علی و العباس یستاذنان فخلا یا اسماء استاذنا لکنا علی رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ علی و العباس یستاذنان قال اندرفی ما جاء بهما قلت لا فقال لکنی ما ذریتہ ائذ ان لھما فدخلوا حالاً یا رسول اللہ
 جئناک نساک ائی ما ھلک لک لک قال فاطمۃ بنت محمد فاکما جئناک و نساک عن اھلک قال احب الھل الی من قد انعم اللہ علیہ و انعمت علیہ اسماء
 بن زید فاکما ثم من قال ثم علی بن ابی طالب فقال العباس یا رسول اللہ جعلت عنک اخرھم قال ان علیا سبقتک بالفتح ترجمہ روایت ہے اسماء بن زید سے کہ
 میں بیٹھا تھا کہ علی اور عباس آئی اور اجازت مانگی اور مجھ سے کہا اسی اسماء جازت تو ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ علی اور عباس اجازت
 چاہتے ہیں آپ نے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیوں آئی ہیں میں نے عرض کی کہ نہیں آپ نے فرمایا میں نے غیب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئی ہیں اجازت دے دو انکو پہر ان دونوں نے عرض کی
 کہ یا رسول اللہ میں اسلئے حاضر ہوں کہ آپ سے دریافت کریں کہ اپنی اہل سے انکو کون زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا فاطمہ بیٹی محمد کے انہوں نے کہا ہم آپ کے اولاد کو نہیں پوچھتے آپ
 اگر والوں کے سوال کرتے ہیں آپ نے فرمایا اگر والدین مجھ سے زیادہ پیارا ہے اللہ اور میں نے انعام کیا اور وہ اسماء بن زید سے پہر ان دونوں نے عرض کی کہ بعد کون پیارا
 ہے آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب عباس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو سب سے خیر دیا میں نے کہا آپ نے فرمایا علی نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے صبر جم الامام
 ہی انکا عباس سے اول ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے ہیں **ص** جابر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ **ساق** جابر
 بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے **ح** جابر بن عبد اللہ قال ما حجبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذ اسلمت ولا رافی الا فحکما ترجمہ روایت ہے جابر
 بن عبد اللہ سے کہ انکا کہہ رہی ہوں کہ کسی عطا نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میں ایمان لایا اور جب کچھ مجھے آپ نے فرمایا ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت ہے

اسامہ بن زید

ساق جابر بن عبد اللہ بجلی

حسن، میرے عن جابر قال استغفرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ البعیر حساً وعشرین مرة ترجمہ روایت جابر بن عبد اللہ کہ انہوں نے کہا میرے
 بانی میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی رات چھپیں بار یہ بیس مرتبہ میرے لیے اور اونٹ کے رات وہ شب مراوسے کہ جو کئی سندوں کے مروی
 جابر سے کہ وہ کسی سفر میں ساتھ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انہوں نے اپنا اونٹ حضرت کے ہاتھ بچا اور شرط کی کہ مدینہ تک میں سوار ہو گیا اور جابر ہمیشہ کہا کرتے
 تھے کہ جس رات میں گئے ہاتھ اونٹ بچا اُس رات حضرت میرے لیے ہمیں بار مغفرت ملے گی اور جابر کے والد ماجد عبداللہ بن عمرو بن حرام خلیفہ اُمّیہ بن شہید ہوئے
 تھے اور کئی لوگ بیان چھوڑ گئے تھے کہ جابر انکی پرورش کرتے تھے اور انکو خر دیتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیشہ سلوک کیا کرتے تھے اور ان پر رحم
 فرمایا کرتے اس وجہ سے ایسا ہی مروی ہے جابر سے ایک روایت میں **مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ** مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
 عنہ **عن جابر** قال ما جازنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحی وجہ اللہ فوضوا اجرنا علی اللہ فہنا من مات لہ ما کل من آخرہ شیئاً ومنا من مات
 ایتھ لہ عمرہ فہو یجد یوماً وان مصعب بن عمیر مات وکثر یتذکر الاثقال کاغذا اذا غطوا بہ راسہ حرخت رجلاً واذ غطوا بہ ریحہ حرخت رجلاً
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غطوا راسہ واجعلوا علی ریحہ الا ذخر ترجمہ روایت جابر کہ انہوں نے کہا میرے نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 ساتھ اللہ کے رضامندی ڈھونڈنے کو اور جابر ہمارا اللہ پر سو کوئی ہم میں ایسا کر گیا کہ اسے اپنی اجر میں دینا میں کچھ نہ کہا یا اور کوئی ہم میں ایسا کہ اس کا رحمت
 امیدوار اور ہوا اور اس میں پہل کہا رہا ہے اور مصعب بن عمیر نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ چھوڑا انہوں نے کچھ نہ کہا ایک کیر ایسا کہ جب اس کا سر ڈھانپتے تھے
 پیر کھل جاتے تھے اور جب سر ڈھانپتے تھے سر کھل جاتا تھا سو حضرت فرمایا کہ انکا سر ہاں پ دو اور انکے سر یا ذخر کہد کہ وہ ایک کہاں ہے کہ کی **ف**
 یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہے ہمارے انہوں نے ابن ادریس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی وایس سے انہوں نے جابر بن ابی اندلیک سے
 صحیح ہے بعض صحابہ ہمارے ہیں ایسے وقت میں انتقال فرمایا کہ مسلمانوں کو فراغت مال کی نہ تھی اور بعض جیسے کہ انہوں نے غلام کثیر اور اموال وافر پائے
ہنا نقب البراء بن مالک رضی اللہ عنہ مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ عن ابن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وکثر من استغاث بعمری بن لایق بالہ الا فاسم علی اللہ لا یروا منہم البراء بن مالک ترجمہ روایت ابن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا بہت پریشان بال غبار آلودہ ہو کر کئی کئی طرف کی کشتی نہیں کرتا ایسے میں کہ اگر وہ ادیکے بہرے سے رستم کہا بیہوش تو اللہ کی قسم سچی کہ
 انہیں میں میں براء بن مالک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب، **مناقب ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مناقب ابی موسیٰ**
 اشعری رضی اللہ عنہ کے **عن ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم** انہ **قال یا ابا موسیٰ لقد اعطیت مزاراً من مزار امیال ذود ترجمہ روایت**
 ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی ابو موسیٰ نکرا ایک آواز خوش گئی ہے آل داؤد کی آواز میں ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور اس میں
 بریدہ اور ابی ہریرہ اور انس سے ہے روایت **مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ** عن سہل بن سعد
 قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخیر الخندق ونحن نقول الذباب فہم یقال اللہم کا علیش الاخرۃ فاعفوا ولا تنصروا
 والما کخر ترجمہ روایت سہل بن سعد کہ انہوں نے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ خندق کھدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے تھے سو حضرت
 سب سے پاس آتی تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا آخر کے عیش کے سو مجھ سے انصار اور مہاجرین کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سے
 اور ابو حازم کا نام مسلمہ بن دینار عزم راہ ہے روایت ہے محمد بن بشیر نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شیبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا عیش آخر کے سو بزرگی دی انصار اور مہاجر کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ انس سے کہ
 سندوں کے **باب ما جاء فی فضل من راعی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحیہ باب صحابہ کے فضیلت میں عن جابر بن عبد اللہ یقول لسمعت رسول اللہ**
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تمس انار مسلدا فی او را فی من را فی قال طلحہ فقد را یت جابر بن عبد اللہ وقال موسی وقد را یت طلحہ
 قال یحیی وقال لی موسی وقد را یت یحیی ونحن نرجوا اللہ ترجمہ روایت جابر بن عبد اللہ کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے دوڑم کے

مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

مناقب براء بن مالک

مناقب ابی موسیٰ اشعری

مناقب سہل بن سعد

مناقب جابر بن عبد اللہ

اُسے ایذا ہوئی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عمن بريدته قال كان أحب الناس إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة ومن الرجال علي قال إبراهيم بن اهل بيته ترجمہ روایت ہے بیکہ کہ انہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ تھیں اور مرد میں حضرت علی ابن ابی طالبؓ اپنے اہل بیت سے یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر کسی سند سے عمن عبد اللہ بن الزبیر ان علیا ذکر بنت ابی جحل فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال إنما فاطمة بضعة مني يؤخرني ما إذاها ويصني ما انصبها ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن زبیر سے کہ حضرت علی نے ذکر کیا ابی جحل کے لڑکے سے نکاح کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کے فاطمہ میرا جگر گوشہ ازیت دینی ہے مجھے جو اسے ازیت دے اور عقب میں دیتی ہے مجھے جو اسے عقب میں ڈالتی ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسطرح کہا انور سے کہ روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر کے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسودہ اور قتال سے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں روایت کیا ہوا اسکو اور روایت کے عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسودہ بن خثیمہ سے ریش کی روایت کے مانند عمن زيد بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي وفاطمة والحسن والحسين انا خير من حاربتهم وولوا من سلمهم ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے میں لڑیوا لا ہوں اُس سے جس سے تم لڑو اور لڑنے والا ہوں اس سے جس سے تم ملو یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر کسی سند اور صحیح مولیٰ ام سلمہ کے کچھ معروف نہیں ہیں عمن أم سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم جعل علي الحسن والحسين وفاطمة كماء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بيتي وحامتي اذهب عنهم الرجس وطهر شعورهم افا قالت أم سلمة وانا معهم يا رسول الله قال انك علي خير ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار دربار دی ام حسن اور ام حسین اور علی اور فاطمہ پر پھر فرمایا اللہ یہ لوگ میرے گھر والی ہیں اور خاص لوگ ہیں میرے گھر والی نجاست دور کر دے اور پاک کر دے انکو جو بی یعنی اطلاق خسیہ اور عادات زریعہ سے دور کہہ سولہ سلمہ نے عرض کے کہ میں ہی انکے ساتھ ہوں اسی رسول اللہ کے اپنے فرمایا تم خیر مچو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حسن ہے ان روایتوں میں جو کہ ہر ایک باہن اسباہن اس اور عمرو بن اسلمہ والی انحرار سے یہی روایت ہے عمن عائشة أم المؤمنين قالت ما رأيت أحدا أشبه سمتا وودا وهذا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم في قيامها وقعودها أمر فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كانت إذا دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فأمر لها فاقبلها وأجلسها في حجره قالت أم سلمة إذا دخل عليها قامت من مجلسها فجلسته في حجره فلما أمر من النبي صلى الله عليه وسلم دخلت فاطمة فأجلسها عليه فجلسته ثم رفعت رأسها فبكت ثم رفعت رأسها فجلسته ففعلت إن كنت لا طن أن هذا من أعقل نسائنا فإذا هي من النساء فلما توفي النبي صلى الله عليه وسلم قلت لها أرايت حين البست علي النبي صلى الله عليه وسلم فرفعت رأسك فبكت ثم رفعت رأسك ففعلت ما فعلت علي ذلك قالت لي إذ نزلت أخبرني أنه ميت من وجوه هذا فبكت ثم أخبرني أنني أسمع أهلها يحو قايه فذا حين ضلكت ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین سے کہ انہوں نے کہا انہیں کیا میں نے چال اور چلن دیکھا میں نے اپنے میں مشابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ سے زیادہ جو شبی تھیں ابی اور حضرت کے یہ عادت تھی کہ جب وہ آتیں آپ اٹھ کر بیٹھے ہوئے تھے محبت کی راہ سے اور انکا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ میں بٹھاتے اور حضرت کے سب انکے پاس تشریف لاتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر ہری ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپکا اور بیہاتین آپکا لپٹنے جگہ میں ہر چہ حضرت پیار کو حضرت فاطمہ امین اور آپ پر گریز و بوسہ لیا آپکا پھر اپنا سر اٹھایا اور رونے لگیں ہر آپ پر گرین اور سر اٹھا کر منہ لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں کے زیادہ عقل والی ہیں مگر انکے منہ پر بھی کہ وہ یہی آخر عورتیں تو ہیں یعنی یہ کونسا موقع منہ کا ہے ہر چہ حضرت کے وفات ہوئی میں نے اُسے پوچھا کہ کیا سب تہا اسکا کہ میں نے ٹکودیکھا کہ تم گرین حضرت پر اور سر اٹھا کر رونے لگیں ہر گرین اور سر اٹھا کر منہ لگیں انہوں نے کہا میں نے حضرت کے حیوے میں یہ بہت چھپایا کہ افشائی را زانچا مناسب نہیں بات تھی یہ پہلے آپ نے مجھے خبر دی کہ انکا انتقال ہونے والا اس مرض میں پہر مجھے خبر دی کہ انکے گہرا لون میں سب سے اول میں اُسے لنگی سو ہی پر میں منہ سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند اور مروی ہوئی یہ حدیث کی سند وہ حضرت عائشہ سے عمن جبير بن عمير التيمي قال دخلت مع عمتي علي عائشة فسلت عن الناس كان أحب إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فاطمة فقيل من الرجال قالت زوجها ان كان ما علمت صورا فاقوا ما ترجمہ روایت ہے جبر

[illegible]

[illegible]

جمع کا نشہ نہایت اجتہاد پر دلالت کرتا ہے اور یہ حدیث صحیح تفہیم اور صحیح تفسیر اور صحیح تفسیر میں موجود ہے مگر ایک وقت میں دو صورتوں یا تین کر شامل نہیں ہو سکتا خواہ ان میں ایک ہی راوی اس کے فعل مثبت میں قسام پر اپنے علم نہیں ہو جیسے کہ مختصر الفتاویٰ اور ان کے شرح میں نیز تفسیر کی ہی اور غایت اس میں اور اگر کتب اس میں بن کر رہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو انہیں سے کوئی صحیح متعین نہیں ہو سکتا مگر دلیل اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ صحیح صحیح موری ہی چنانچہ نسائی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نماز پڑھے میں بنی سالی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی جیسے اور تاخیر کے آتی ظہر میں اور تخیل کے عصر میں اور تاخیر کے مغرب میں اور تخیل کے عشا میں اور اس کے مؤدبہ جوابی الشعا ابن عباس کے راوی سے مروی ہے کہ ان سے ابن عباس نے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ پہلے نماز میں تاخیر کی ہوگی اور دوسرے میں تقدیم تو انہوں نے کہا میں یہی گمان کرتا ہوں اور اس کی تائید کرتی ہے روایت ابن سعد کی یہی کہ مالک اور بخاری اور ابی داؤد اور نسائی اس کو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعود کہ میں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کہی پڑھی ہوا آپ نے کوئی نماز غیر میقات میں مگر نماز میں کہ صحیح کین آپ نے مغرب اور عشا مرفوعہ میں اور نماز پڑھے آپ نے اس دن فجر کے قبل میقات اس کے کہ ابن مسعود نے اس میں مطلقاً نفی کے صحیح کی اور صحیح جامع کو مرفوعہ میں باوجود اس کے کہ وہ صحیح بالحدیث کے روا ہے میں عرض یہ سب مؤدبہ میں اس امر کے کہ صحیح بالحدیث صحیح موری ہی اور اگر حمل کرین اس کو صحیح حقیقی پر تو ابن مسعود کے دونوں روایتوں میں ناقص لازم آوے گا اور اگر یہ ناقص ہے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر سے مروی ہے وہ بھی اس امر کی تصریح چنانچہ مروی ہے ابن عمر سے کہ نکلے میر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تاخیر کرتے تھے ظہر میں اور تخیل کرتے تھے عصر میں اور دونوں کو جمع کرتے تھے اور تاخیر کرتے تھے مغرب میں اور تخیل کرتے تھے عشا میں اور جمع کرتے تھے ان دونوں کو اور یہ وہی صحیح موری ہے اور ابن عمر ہی صحیح بالحدیث کے روا ہے میں عرض صحیح بالحدیث صحیح موری ہے جو وہ نہ بخط القادس ہے انا قال المتبرحم اور کہا ابو عیسیٰ رحمہ اللہ علیہ کہ جو ذکر کیا ہے اس کتاب میں مذہب فقہاء کا اس میں ہے جو قول ہے سفیان ثوری کا تو اکثر اس میں ہے روایت کیا ہے محمد بن عثمان کو فی نے انہوں نے روایت کی عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے اور بعض اس میں ہے روایت کی ہے ابو الفضل کنز بن عباس ترمذی نے انہوں نے روایت کی محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے سفیان سے اور جو اس کتاب میں مالک بن انس کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہے اس کو اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن بن عیسیٰ فراری سے انہوں نے مالک بن انس سے اور جو اس کتاب میں ابواب صوم سے اس کی خبر دی ہوگی ابو مصعب مدینی نے انہوں نے روایت کی مالک بن انس سے اور بعض کلام مالک کے خبر دی ہوگی موسیٰ بن خازم نے ان کو عبد اللہ بن مسلم قصبی نے ان کو مالک بن انس سے اور جو اس کتاب میں ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہے احمد بن عبدہ آلی نے انہوں نے روایت کی ابن مبارک کے صحابہ انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہوگی ابو اسطیٰ بن مبارک سے اور بعض ابو اسطیٰ بن الحسن اور بعض روایات کے ہے عبد اللہ بن سفیان نے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض ہوگی ابو اسطیٰ بن حبان کے ابن مبارک سے اور بعض روایات کے ہے وہب بن زعفران نے انہوں نے فضالہ بن ابی اسحاق سے اور عبد اللہ بن المبارک سے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت کی نیوالی اور یہی ہیں سوائے جو ہم نے ذکر کیے اور جو اس کتاب میں امام شافعی کا قول ہے تو اکثر کے اس میں ہے خبر دی ہوگی حسن بن محمد عفرانی نے انہوں نے روایت کی امام شافعی سے اور جو وہ نہ اور مالک کے باب میں اس کی خبر دی ہوگی ابو الولید مدینی نے امام شافعی سے اور بعض روایات ہوگی ابو اسطیٰ بن مبارک سے انہوں نے روایت کی یوسف بن عیسیٰ قرشی بو بلیسی نے انہوں نے امام شافعی سے اور ذکر کی ابو اسطیٰ بن مبارک نے انہوں نے امام شافعی سے اور کہا ابو اسطیٰ بن مبارک نے کہ اجازت دی ہوگی ان خبروں کی رسید نے اور کہہ رہا ہے اگر طرف اور جو انہیں امام احمد بن حنبل اور اسحق بن ابراہیم کا قول ہے اس کے خبر دی ہوگی اسحق بن منصور نے انہوں نے روایت کی امام احمد بن اسحق سے مگر جو انہیں سے مذکور ہے ابواب چار روایات اور حدود میں اس کو میں نہیں سنا اسحق بن منصور بلکہ خبر دی اس کی ہوگی محمد بن سہو الاعم نے اسحق بن منصور نے انہوں نے احوال اسحق سے اور بعض کلام اسحاق کے خبر دی ہوگی محمد بن علی نے انہوں نے روایت کی اسحق سے اور بیان کر دیے ہیں یہ اسناد بخوبی اس کتاب میں کہ اس کتاب میں موقوف روایتیں ہیں یعنی وہ اس میں ترمذی کے ساتھ اور اس کتاب میں علی بن حذیفہ کی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اس کو دیا ہے میں کتاب تاریخ سے یعنی بخاری کے اور اکثر علل ایسے ہیں کہ میں نے خود مناظرہ کیا ہے اس میں محمد بن اسماعیل بخاری کے اور بعض ایسے ہیں کہ مناظرہ کیا میں نے اس میں عبد اللہ بن عبد الرحمن اور ابو زرعہ اور اکثر خیرین محمد بن اسماعیل بخاری کی اور کچھ بڑی عبد اللہ اور ابو زرعہ سے اور میں نے جو بیان کیے اس کتاب میں اقوال فقہاء اور علل عادیث کی تو اس کا سبب یہ ہوا کہ لوگوں نے مجھے اس کی فراموشی کے اور ایک تک پہنچا دیا کہ یہ حقیقین

شہان تہی اور روح بن مسافر اور ابی شیبہ طاعون ثابت ہے اور ابوب بن خوط اور ابوب بن سوید و نضر بن طریف ابی جز واد و حکم اور حبیب حکم کی اور واثق کے عبداللہ بن مبارک نے ایک حدیث حبیب حکم سے کتاب المرقا میں یہ چوڑی حدیث حبیب بن یزید کہ ابراہیم بن حبیب نے اور سنا میں عبد اللہ بن مبارک نے پڑھیں شہان بکر بن خفیس کے اور آخر میں جب ان حدیثوں پر گذرتے تھے اُسے اعراض کرتے تھے اور پھر نکاح ذکر کرتے تھے اور کہا احمد نے اور بیان کیا ہے ابوہریرہ کے عبداللہ بن مبارک کے اگلی نوگوں کے ایک شخص کا نام دیا کہ وہ حدیث میں وہم کرتا تھا تو عبد اللہ کہا اگر میں رہنبری کروں تو بہتر ہے اس کے کہ اُس شخص سے روایت کروں اور خبر دی جو حکم موسیٰ بن حزام نے کہا انہوں نے کہ سنا میں یزید بن ہرون کہتے تھے کہ کیا حلال نہیں کہ روایت کرے سلیمان بن عمر غنی کوئی ہے اور سنا میں احمد بن حسن کہتے تھے کہ تھے ہم احمد بن حنبل کے پاس تو ذکر کیا لوگوں کے جمعہ کس پر واجب ہوتا ہے اس ذکر کیا لوگوں کے قول بعض علما کا تابعین وغیرہم سے تو میں کہا کہ اس بار میں ایک حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ام سلمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں نے کہا ہاں اور کہا میں نے روایت کی ہے حاج بن یزید انہوں نے معاویہ بن ابی انہوں نے عبداللہ بن سعید بقری نے انہوں نے اپنے پاس انہوں نے ابی ہریرہ کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبہ فیہ من جو راگوں کو راگوں کو راگوں کہہ کر اس کے کہا احمد بن حنبل کے غصہ ہو گئے اور روایت کو سنکر امام احمد بن حنبل اور دوا بھر ہے کہا کہ مغفرت ہاگ لکھ اور انہوں نے اسلئے یوں کہا کہ تصدیق نہ ہوئی انگو اس روایت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ضعیف ہنا کے غرض کہ انہوں نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حجاج بن نصیر ضعیف میں حدیث میں اور عبداللہ بن سعید بقری کو بھی بہت ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہو اور وہ ہم پر لینے کذب و دھس کے ساتھ یا ضعیف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کی اور اس حدیث کا کوئی راوی نہ ہو سوائے تودہ قابل احتجاج نہیں اور روایت کے اس میں ضعیف راویوں کے اور بیان کر دیا احوال انکا لوگوں کے روایت کی ہے ابراہیم بن عبد اللہ نے انہوں نے یحییٰ بن عبیدہ کہا لینے کی کہ کہا ہے ضعیف ہے کچھ کلیے سے سو لوگوں کے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اُس سے تو کہا انہوں نے کہ میں پہچانتا ہوں اُس کے سچ کو جو سے اور خبر دی جو محمد بن اسحاق نے انہوں نے روایت کی ہے یحییٰ بن یزید نے انہوں نے عفان نے انہوں نے ابی حواریہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے انکی کلام کے خواہش کے سو ڈھونڈنا شروع کیا میں نے انکے اصحاب سے سوا میں ابان بن عیاش کے پاس اور اسے جو کچھ پڑھا سب حسن ہے روایت کیا لینے جو اُس سے پوچھتے تھے جس سے روایت کرتا تھا اور وہ محض جو ہوتا تھا کہا ابو حواریہ نے کہ پہر میں اُس کے کوئی روایت کرنا حلال نہیں جانتا اور روایت کے ہے ابان بن ابی عیاش سے کسی اماموں نے اگرچہ اس میں ضعیف اور غفلت ہے جیسا کہ بیان کیا ہے ابو حواریہ وغیرہ نے سو تو مغرور بہت ہو اپہر کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں لینے بعض ائمہ فقہ اور اعتبار کے لئے ضعیف کی حدیث بھی لکھ لیتے تھے کہ اس میں نظر اور غور کریں تو اس کا ثقہ ہونا لازم نہیں آتا اسلئے کہ ابن سیرین مروی ہے کہ انہوں نے کہا بعض شخص جو ہے روایت بیان کرتا ہے اور میں اسکو متہم نہ ہوتا لیکن جہتہم جانتا ہوں اُس سے پوچھ کے راوی کو اور روایت کی کوئی لوگوں نے ابراہیم بن یحییٰ سے انہوں نے حلقہ سے انہوں نے عبداللہ بن سعید کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ہر آدمی کو کچھ ایسا ہوا کیا سفیان نے ابان بن عیاش کے اور واثق کے بعضوں نے ابان بن عیاش سے اسناد سے اسناد کے اور اس میں زیادہ کیا کہ عبداللہ بن مسعود کہا خبر دی جو کچھ اس نے کہ وہ راگوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو دیکھا انہوں نے انکو کہ قنوت پڑھانے قبل کو کچھ کے درمیں اور ابان بن عیاش اگرچہ عبادت اور ریاضت کے ساتھ موصوف تھا اگر حدیث میں اسکا یہی حال تھا لینے جو ہر جہت ہوتا تھا اور بہت لوگ اصحاب حفظ تھے میں اور اکثر آدمی صالح تھے میں مگر شہادت کے یاقوت نہیں رکھتے نہ اسکو یاد رکھتے ہیں غرض جو ہم ہو مذکور کے ساتھ حدیث میں یا غافل ہو یا کثیر الخطا پس لایق ہے کہ اسکی روایت کے ساتھ شمول نہ ہوں یہی مختار ہے اکثر ائمہ حدیث کا لینے اُس سے روایت نہ کریں کیا دیکھا نہیں تو نے کہ عبداللہ بن مبارک ایک قوم سے اہل علم کی حدیث لی اور پھر جب اپنے انکا حال اچھل گیا تو چوڑا دیا اُنسی روایت کرنا اور کلام کیا ہے بعض میں نے بڑے بڑے علما پر اور انکو ضعیف کہا ہے سو حفظ کے سببے اور توثیق کی ہے انکی بعض ائمہ نے بسبب جلالت شان کے اور صدق کے اگرچہ اُن سے وہم ہو گیا ہے بعض روایتوں میں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو میں اور پھر اسے روایت کی ہے روایت کی ہے ابو بکر عبدالقدوس بن محمد الطحا انہوں نے اپنے شیخ سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن عمرو میں ملنے کا تو کہا انہوں نے کہ تو ارادہ عفو کا رکھتا ہے یا تشدید کا میں نے کہا نہیں بلکہ تشدید جانتا ہوں انہوں نے کہا کہ وہ اُمین نہیں ہیں جب کا تو ارادہ رکھتا ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اشیا ہمارا بوسلیمہ یعنی محمد بن عمرو اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب

ہیں کہا جیسے بن سعید بن ابی اور یوحنا بن مالک بن انس سے حال محمد بن عمرو کا سوائے حق میں انہوں نے ہی سے ہی بات کہی جو پیش کیے تھے کہا جیسی کہ کہا جیسی بن سعید
 کہ محمد بن عمرو بہتر ہیں اسل بن ابی صالح سے اور وہ سیر نزدیک عبدالرحمن بن حرمہ سے ہی وجہ میں اور میں نے بہتر کہا علی بن مدینی سے پہر کہا میں نے جیسے ہی کیا کہا
 تھے عبدالرحمن بن حرمہ سے انہوں نے کہا کہ اگرچہ ہمیں کہ تھقین کروں تو کہتا ہوں علی نے کہا کہ وہ تھقین کے جلتے تھے بجلی کی کہا ان کہا علی بن مدینی نے اور
 انکی بیوی نے شریک سے اور ابی بکر بن جاسک سے اور نبیج بن سیم سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے کہا ابو علی نے فی اور کئی نے جولنے روایت لینا چوڑا تو اس نظر سے
 نہیں کہ وہ ہتھم کذب تھے بلکہ اس نظر سے کہ انکا حافظہ خوب تھا اور ذکر کیا گیا جیسے بن سعید کہ انکا قاعدہ تھا کہ جب آدمی ایک بار اپنے خط سے روایت کرے ایک طور پر
 اور دوسرے اور دوسرے تو اسکی کوئی روایت ثابت نہ جانتے تھے اور اس سے روایت لینا چوڑی تھی اور جن لوگوں سے جیسے بن سعید قطان سے روایت لینا چوڑا دیا ان سے عبدالرحمن
 مبارک اور دیکھ بن جراح اور عبدالرحمن بن ابیہ وغیرہ اور امامون نے روایت کی ہے اور اس طرح کلام کیا ہی بعض محدثین سے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور
 بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور انکے مانند اور لوگوں میں انکے قلت حافظہ کے سبب انکی بعض روایتوں میں اور پہلے روایت کے ایہ حدیث فی مقبرہ حم خلاصہ کہ مولف نے
 علیہ اس طرف اشارہ کیا کہ رواد و قسم میں ایک وہ کہ تہم کذب ہیں انے تو روایت نہ لینا چاہئے اور دوسرہ کہ تہم کذب نہیں ہیں صدوق ہیں مگر انکے حافظہ میں
 فرق ہے انے لوگوں نے روایت کی ہے اور انکا سو حفظ ہی بیان کر دیا ہے انتہی ما بال الترمذی قال المولف رحمۃ اللہ علیہ وایت کہ ہے بن علی علق
 فی انہوں نے بن مدینی سے کہا سفیان بن عیینہ ہم سہیل بن صالح کو ثبت جلتے تھے حدیث میں روایت کی ہے ابن ابی عمر نے کہا سفیان بن عیینہ فی محمد بن
 عجلان ثقہ تھی امامون نے حدیث میں اور کلام کہ ہے بجلی بن سعید قطان نے سیر نزدیک محمد بن عجلان کی روایت میں جو انہوں نے سعید مقبری سے روایت کی ہے جانچ روایت
 کی ہے ابوبکر بن علی بن عبد اللہ انہوں نے کہا کہ کہا جیسے بن سعید محمد بن عجلان کی حدیث میں سعید مقبری کی روایت سے جیسے قلیہ میں کہ محمد بن عجلان سعید سے روایت کی
 ہیں انہوں نے ابی ہریرہ اور جیسے لیے ہیں کہ سعید سے روایت کی ہے اور انہوں نے روایت کی ایک سیر کہ انہوں نے ابوبکر سے کہا محمد بن عجلان کہ کہ دونوں قسم کے حدیث میں
 ہر گز نہیں سب حدیثوں کو سیر کر دیا سعید انہوں نے روایت کی ابوبکر سے مقبرہ حم غرض مولف کے یہ ہے کہ جیسے بن سعید قطان جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب کا
 یہ تھا کہ انہوں نے کہا میرے پاس دو قسم کے حدیثیں تھیں ابوبکر کے ایک میں فقط سعید کا وہ خط تھا وہ دوسرے میں سعید اور ابوبکر کے بھیجیں ایک اور راوی تھا اور جب وہ دونوں قسم
 بھیجے تھے مگر گئیں تو میں سبکو ابوبکر سے فقط وہ خط سعید روایت کرنے لگا اسلئے کہ پہر مولف اسکی تفسیر فرماتے ہیں انتہی قال المولف غرض سیر نزدیک جیسے
 بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اسی سبب ہوا اور اوصاف اسکے روایت کے ہیں سچے ابن عجلان سے بہت حدیثیں اور سیر جسے کلام کیا اسکی ابی علی میں تو فقط حضرت
 کے سبب کہا علی نے کہ کہا جیسے بن سعید روایت کے شعبہ نے ابن ابی لباب انہوں نے اپنے بہائی سے جیسے ہیں انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے انہوں نے ابی ایوب
 سے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے چھینک کے باب میں کہا جیسے انی کہ پہر ملا میں ابن ابی لیلی سے تو روایت کے انہوں نے اپنے بہائی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی
 لیلی سے انہوں نے علی سے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابو عیسیٰ فی اور ابی لیلی کے روایتوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کہی کہی روایت کرتے ہیں کہی کہی
 اسناد کے اور فقط فقدان حافظہ کے سبب ہے اسلئے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکھتے تھے اور جسے لکھی تھے تو بعد سماع کے لکھی مقبرہ حم غرض کہ عدم کتابت
 حدیث موجب ہو تھے ایسی خطا نکال جانیے ابی لیلی ایک روایت میں ابی ایوب کا نام لیا ایک بار علی کا اور کتابت ہی کہیں ہوتی تھی تو بعد سماع کے قال المولف
 اور سائیں احمد بن حسن کہتے تھے سائیں احمد بن حنبل سے کہتے تھے ابن ابی لیلی ان میں خلی روایت قابل احتجاج نہیں اور ایسا ہی کلام ان علماء کا جنہوں نے
 کلام کیا ہے مجالد بن سعید اور عبداللہ بن ابیہ وغیرہ میں کہ کلام کیا انہوں نے انہیں سبب سے وہ خط کے اور بہت کثرت خطا کے اور روایت کی ان لوگوں سے کہتے ہے
 امامون نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہوں کسی روایت کے ساتھ اور اسکا کوئی تابع نہ ہو تو وہ قابل احتجاج نہیں ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلی کے روایت قابل
 احتجاج نہیں اور ملا اس سے وہی روایت ہے جو لیلی نے ابی لیلی روایت کر میں اور انکا سماع کوئی تھا اور سب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتجاج کی اسکے روایت میں جو اسناد
 یاد رکھے اور اسناد میں کچھ بڑا دی یا اسناد بدلی ہے ایک حدیث کی اسناد دوسرے میں لگا دی یا متن میں ایسا تغیر کر دی کہ جس سے معنی میں فرق آجائے
 اسکی روایت ہرگز قابل احتجاج نہیں اور جو شخص اسناد کو برابر بیان کرے اور اسکو یاد کرے اور کسی ایسی لفظ میں تغیر کرے جس سے معنی میں تغیر آئے تو قابل علم کے نزدیک

کچھ مضائقہ نہیں مختصر حجم پر بیان تشریح کی طرف رحمۃ اللہ علیہ کہ روایت بالمعنی جائز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنوں میں فرق نہ آویں روایت میں طعن نہیں وارد ہوتا تفصیل اس کے یہ کہ روایتی درجہ میں خالی نہیں تا وقتہ الفاظ کے دلالت سی اور کئے مقاصد اور خبر نہیں رکھتا اس کے معانی اور محال کے اور معرفت کامل نہیں لیکن مقاصد دقیق الفاظ کی پس جائز نہیں اسکو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضروری اسکو کہ وہی لفظ کہے جو سنا ہے اور دوسرا دیکھ کر ان سے واقف ہے تو ایک گرد و احباب حدیث اور فقہ اور اصول کا اس طرف گیا ہے کہ اسکو بھی روایت بالمعنی جائز نہیں اور آئین میں اور قلب اور دیگر راوی حقیقہ میں اسکو گئے ہیں اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور جائز کہا ہے بعض نے اس کے لئے روایت بالمعنی کو اور جو ہر صلف و خلقت کے ائمہ اربعہ ہیں آئین میں اسکا جواز بیان فرمایا ہے اور مولف رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف میں غور کرنے کے جو آئین کی سیطرہ کا شک اور شبہ نہیں رہتا ہے اسکی کہ وہ قصہ واحد کو الفاظ مختلف میں روایت کرتے تھے اور اس مسئلہ خاص میں ایک حدیث مرفوعہ ہی وارد ہوئی ہے کہ ابن منذر نے سفرۃ الصحابہ اور طبرانی نے کبیر میں عبداللہ بن سلیمان بن اکتبہ لیلیٰ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ جیسی آپ سے سنوں ویسی ادا کروں بلکہ ان میں کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھٹ جاتا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب کسی حلال کو حرام نہ کر دے اور کسی حرام کو حلال نہ کر دے اور جو بیچ کا تو مٹنے کو کچھ مضائقہ نہیں لیکن ایسا تغیر جس سے معنوں میں فرق نہ آویں اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آویں روایت میں کچھ قبح نہیں کرتا اور بیان کی گئی یہ روایت حسن ہے تو انہوں نے کہا اگر یہ حدیث نبوی تو ہم لوگ روایت ہی نہ کرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعی نے اس کے جواز ازالہ القرآن میں سبعة احرف ناقرا و تیسرے منہ سے اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور رافت کا تقاضا ہوگا کہ اپنی کتاب کو سات لفظوں پر آتا اور ان میں ایسی تغیر جائز رہی کہ جو معنوں میں فرق نہ آویں تو غیر قرآن اس کے جواز کے لئے اولیٰ ہے اور یہی ہے محمول سی روایت کیا کہ انہوں نے کہا داخل ہو امین اور ابو الازہر وائے بن اسحاق پر اور کہا ہے کہ اسی باب الاشیع ہے ایسی حدیث روایت کرو کہ نہی سے اللہ علیہ وسلم نے سنی ہو اور نہ ان میں ہم ہو نہ زیادت نہ نسیان سو انہوں نے کہا کہ تم میرے سے کسیکو قرآن یاد ہے مجھے کہا یا ان پڑھا تو ہے سننے قرآن مگر خوب یاد نہیں بلکہ بڑا دیتے ہیں ہم کہیں واؤ کو کہیں الف کو اور کہیں گھا دیتے ہیں تب انہوں نے کہا کہ قرآن تیار درمیان لکھا ہوا موجود ہے اور اسکو تم یاد نہیں کر سکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہم سے ان میں کچھ زیادت اور نقصان ہو جائے ہر پہلو حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو سننے سنی رسول خدا سے اللہ علیہ وسلم اور بعض حدیث ایک ہی یا سنی میں ہی کو کافی سمجھو کہ ہم روایت بالمعنی کرتے ہیں اور مثل تین جابر بن سے مروی ہے کہ حدیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں پہر بدل کرتے ہیں ہم بات کو نکلو اور مقدم و مؤخر کر دیتے ہیں اور شعب بن اسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا داخل ہو امین اور عبداللہ بن جابر پر اور کہا ہے کہ اسی باب السید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور میں کچھ کمی بیشی ہو جاتی ہے انہوں نے کہا جو قصہ ایسا کرے وہ کہ ہے اور جریر بن حازم نے کہا سائیں شخص کو کہ وہ بہت حدیثیں بیان کرتے تھے کہ مسنون اسکا کیا ہوتا تھا اور کلام مختلف دار بن عون نے کہا کہ حسن اور ابیہم شبی روایت بالمعنی کیا کرتے تھے اور ابی ادیس نے کہا پوچھا ہے نہ ہر سے تقدیم و تاخیر حدیث کو انہوں نے کہا یہ تو قرآن میں جائز ہے ہر حدیث میں کیوں نہ روا ہوگی اور جب تو سننے حدیث پر واقف ہو جاؤ اور کسی حرام کو حلال نہ آویں اور نہ کسی حلال کو حرام تو ان میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہ نقل بالمعنی سماع میں جائز ہے نہ مصنفات میں اگرچہ لفظ مغیر بالکل ہم معنی ہو قطعاً اور راوی بالمعنی کو ضروری کہ آنور روایت میں کہہ دے کہ اس کے اندھے یا شبیہ یا ہے الفاظ اور اکثر صحابہ کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سب زیادہ جاننے والی تھیں معافی کلام کو اور اہل سائنس چاہنے والے اور عالم اور احمد ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاعز و رقت عینا و واشتقت پہر کہا کہ حضرت نے یہ فرمایا یا اہل بکے یا مانند و شبیہ کے اور منہ دار وغیرہ میں کہ ابی الدرداء کے عادت تھی کہ وہ جب حضرت کے کچھ روایت کرتے تھے ہی اس کے بعد بخود او شبہ یہ کہتے تھے اور ابن ماجہ میں انس بن مالک ہی مروی ہے کہ کچھ روایت کے پہر گھبرا اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہی کہانی التدریب کہا کہ یا لیل رحمۃ اللہ علیہ

یہ ہے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے معویہ بن صالح سے انہوں نے علاء بن حارث سے انہوں نے محمول سے انہوں نے وائے بن اسحاق سے کہ کہا انہوں نے نے کافی ہے مگر ہمارو روایت بالمعنی اور روایت کی ہے مجھے ابن مسوی نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے

ابو سعید انہونے محمد بن سیرین کے کہا محمد بن سیرین نے میں مستاموں حدیث کو ذیل فظون مختلف ہی کہ معنی اسکے ایک ہی تھوہیں اور روایت کی جیسے احمد بن منیر نے
اُنے محمد بن عبداللہ انفاسی نے انہونے ابن عون کے کہا ابن عون کے برابر ہم نغی اور حسن اشعبی حدیثوں کو بالسنے روایت کیا کرتے تھے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین
اور جابر بن جودہ اعاذہ حدیث کیا کرتے تھے انہیں حروف پر جس سے پہلے بیان کیا تھا روایت کی جیسے علی بن خشرم نے خضص بن عیاض کے انہونے قاسم
احول سے کہا عام نے کہ کہا میں ابی عثمان نہدی کے آپ ایک بار ایک حدیث مجھے بیان کرتے ہیں پہلے سیکو دو سکر اور طرح بیان کرتے ہیں تو انہونے کہا تم
کو تو تم سماع اول کو روایت کی مجھے جاردونے لسنے دیکھنے لسنے اسی ربح بن مجہد نے لسنے حنفی کہ اس نے جب معنی حدیث ثابت ہو تو کافی ہے نیسے منع ارفا
نور نہین روایت کی جیسے علی بن جبہ نے اُنے عبداللہ بن مبارک نے انہونے سیف سے کہ وہ بیٹے ہیں سلیمان کہ اس سے سنائیں مجاہد کہ حدیث میں تو قاسم
تو کچھ کہتا دے مگر ہمت لینے کہلنے میں کچھ نقصان نہین کہ وہ وسر راوی سے بیان کر دیکھا تو ہی دوسر وقت بیان کر سکتا ہے مگر اپنے طرف سے بڑھانے میں
تو بآلفانہ متہم حم اشارہ کیا مولف رحمۃ اللہ علیہ اس روایت سے طرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جائز ہے لینے ایک ہی حدیث میں
راوی ایک لکڑا بیان کرے اور ایک نہین اور اس میں کہی مذہب میں محدثین کے بعضوں نے تو سکو مطلقاً منع کیا ہے بنا اعلیٰ منع الروایۃ بالسنۃ اور بعضوں نے اسکو
کہا ہے اگرچہ روایت بالسنۃ ان کے نزدیک جائز ہے مگر عدم حوازی کے اس وقت قائل ہو کہ اس روایت کو اسی راوی کی کسی اور نے قبل اسکے تمام بیان کیا
ہوا اور کیا رائے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کر دیا ہے تو راوی کہ پھر دوبارہ اسکا ایک ہی لکڑا بیان کریں اور بعضوں نے مطلقاً جائز کہہا ہے مگر نتیجہ یہ کہ اس میں تغیر
ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کا و ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بخبر مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروک میں ایسا علاقہ نہ ہو کہ خبر متروک کے ترک
سے اختلاف مینے کا لازم آوے مثلاً خبر متروک ہوا یا ثابت ہو یا شرط موخر من اسکے ترک سے دلالت مروی میں کچھ فرق نہ آوے تو حذف اسکا جائز ہے اور حوازی
اسکا یہی ہے جیسے اسکے خلاف میں عدم حوازی درج ہے اور اسطر طریقیہ کے ابواب متفرقہ میں جیسے محدثین کا وہاں ہے اقریب الصواب کہ کافی التدریس انہی مال
البرہم قال المؤلف رحمۃ اللہ علیہ روایت کے ہے ابو عمار حسین بن حریث نے زید بن جابر نے انہونے ایک روایت کے کہا اُنے کہ کلمہ ہر طرف سفیان ثوری سے
کہا اگر میں تھے کہوں کہ صیامین نے سنا ہے بعینہ ویسا بیان کرتا ہوں تو میری گزرتم سے ناجائز حقیقت میں وہ لکھنے میں ہے روایت کی جیسے حسین بن حریث کے کہا میں
نے کلمہ سے کہتے تھے کہ اگر میں نے وسعت نہ ہوئی تو لوگ ہلاک ہو جائیں سب اب روایت لازم آتا اور طرم منقول بالکل اٹھ جاتا اور تفاسل علی کا حفظ و اتقان
اور ثبت عند السماع کی جیسے ہی اگرچہ اکثر ائمہ باوجود حفظ کے خطا و غلطی نہیں کیے روایت کی جیسے محمد بن حمید رازی نے انہونے جریر سے انہونے عمار
بن قیس سے انہونے کہا کہ کہا مجھے ابراہیم نے جب روایت کرے تو در روایت کر اور زید سے جو بیٹے ہیں عمر بن جریر کے اسلے کہ انہونے مجھے ایک حدیث بیان
پہر پوچی میں اُنے دبیرس اید تو بار بیان کر کہ انہونے اور نہ گھٹا یا اسمین ایک حرف روایت کی جیسے ابو خص عمر بن علی نے انہونے لیجے بن سید قطان سے
انہونے سفیان نے انہونے منصوص کہنا منصوص کہہا میں نے ابراہیم سے سالم بن ابی الجعد کی حدیث سے زیادہ پوری کیوں ہوتی ہے انہونے کہا اسلے کہ وہ لکھتے
روایت کی جیسے عبد الجبار نے انہونے سفیان کے کہا کہ کہا مجھے عبد الملک بن عیینہ نے کہ میں جب حدیث لیتا ہوں تو انہیں سے ایک حرف نہین چھوڑتا روایت کے
ہے حسین بن مہدی نے انہونے عبدالرزاق نے انہونے معمر سے کہا کہ کہا قتادہ نے نہین ہی سیکر کانوں کوئی بات کر یا نہ کہہا ہو اسکو میر دل میں روایت
کی ہے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے انہونے سفیان بن عیینہ سے انہونے عمرو بن دینار سے کہا کہ انہونے کسی کو نہ دیکھا میں نے خوب بیان کرنا لا حدیث کا نہ
سے روایت کی ہے ابراہیم بن سید جوہری نے انہونے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ ابوب سختیانی نے میں کی سیکو اہل مدینہ علم حدیث میں تندرستی کیجے بن کثیر
سے بڑے کہ نہین جاتا روایت کی ہے محمد بن اسحاق نے انہونے سلیمان بن حرب نے انہونے حاد بن زید سے کہا کہ انہونے ابن عون حدیث بیان کرتے تھے
پہر جب میں اُنے بروایت ابوب کے خلاف بیان کرتا تھا وہ اپنے روایت چھوڑ دیتے تھے اور میں کہتا تھا کہ تم نے تو یوں ہی سنی ہے تو وہ کہتے تھے کہ ابوب ہم سے
زیادہ جانتے والی تھے محمد بن سیرین کی حدیث کو روایت کی ہے ابوبکر نے انہونے علی بن عبداللہ کہ انہونے کہا یحییٰ بن سعید کہ شہام دستاویز راوی سے
کون زیادہ ثابت ہے تو انہونے کہا مسمر سب لوگوں سے زیادہ ثبت ہیں روایت کی ہے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کے مجھے ابوالولید کہا سنا میں

یا طاووس کہ انہوں نے قریب بیٹن کو کھانے کی اور سنان بن عیسیٰ بن جحش کہتے تھے مرسلات ابی جحش کی نزدیک سکر لاشی حضرت بنی غیر تشریف لائے اور
 اور بنی اور بنی بن ابی کثیر کے اور مرسلات ابن عیینہ کے بل ہوا کہ بنی غیر متبر پر کہا قسم ہے اللہ کے اور عیان بن سکر درنگ الی بن ابی کہ انہوں نے بھی سے
 مرسلات مالک کے انہوں نے کہا یہ سکر نزدیک بہترین پر کہا کہ بنی لگو بن کیسی حدیث صحیحہ تھیں امام مالک سے روایت کی تھے ہوا بن عبد اللہ بن
 نے کہا انہوں نے کہ سنان بن عیسیٰ بن سعید کہتے تھے حسن بصری نے جس حدیث میں کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضروری تھے اس کی کوئی اصل ہوا
 ایک یاد و حدیث کہ کہا ابو عیسیٰ نے اور بن بزرگ نے مرسل کو ضعیف الی ضعیف کہا ہے کہ احتمال ہے اس میں کہ ایہ نقات فی الہک وغیرہ سے لیا ہوا ہے
 کلام کیا ہے حسن بصری نے معبد جنی میں اور بن نے روایت ہی کی چنانچہ روایت کے سے بشر بن ہاد بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبد الغزیز عطار کہ انہوں نے یہ
 باب اور چچا سے دونوں نے کہا سنان بن حسن بصری کے فرماتی تھے دور جو معبد جنی کے کہ وہ ضال اور ضل ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور مدوی سے انہوں نے
 کہا روایت کے سے مارت اور بن نے اور وہ کذاب تھا یعنی رافضی مقرر جم معبد جنی وہ شخص ہے کہ جسے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تھا نقص لطیف اور عیسیٰ
 رئیس تھا قدیرہ کا جو جس میں اس کے کہتے تھے کہا مولف نے اور سنان بن محمد بن بشار سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن مہدی کہتے تھے کہ تم مجھ میں کہتے
 موسیان بن عیینہ پر کہ میں نے چوڑ دیا یا جعفری کو بہ سبب اس قول کے جو ان کے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث میں زیادہ میں نے ہزار حدیث میں زیادہ جو ان سے
 مروی تھے چوڑ دی اور پھر ان سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشار نے اور چوڑ دی عبد الرحمن بن مہدی کی حدیث جابجائی کے اور احتجاج ہی کیا ہے سکر
 مکرر اس کے مقرر جم مرسل وہ حدیث ہی میں تابعی کہ قال رسول اللہ حضرت کی اور ان کے درمیان ایک راوی چوڑ گیا ہو یعنی صحابی اور معنفون کے کہا ہے
 دو راوی متروک کچھ وہ بھی مرسل ہیں اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیث بنی کے جامع حدیث کے نزدیک اور اکثر فقہاء اور اصولیوں کے نزدیک اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد
 کہتے کہ وہ صحیح ہے اور معنفون کے کہا صحیح مرسل سے وہ مرسل مراد ہیں جو قرون ثلثہ مشہورہ و باخبر سے ارسال کی گئی ہوں سنان کے عبدان زانوں کے خبر سے اوستی
 کہ کہ اور ان پر کہ انہوں نے اجماع ہے العین کا قبول مرسل پراد کہ کیا انکار سپرد کو بہترین اور نہ کسی ایسے سے اس پر انکار کیا ہے دوسرے مدعی تک قال مولف
 روایت کی ہے ابو عیینہ بن ابی السفر الکوئی نے اُسے سید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان بن عیسیٰ سے کہا سلیمان کے کہا میں نے ابراہیم بنی سے کوئی روایت
 متصل بیان کر دجھے جو مروی ہو عبد اللہ بن مسعود تو ابراہیم نے کہا جب میں تھے کہ بن عبد اللہ بن مسعود نے خود نے سنی ہے اور جب کہ بن
 قال عبد اللہ بن مسعود اور ان کی درمیان کوئی واسطہ ہیں اور مختلف ہے میں اہل علم تصنیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ اہلکی اسوا میں اور ان کے شعبہ ہی کا انہوں نے
 نے ضعیف کہا ابوالزبیر کی کہ عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبر کہ اور چوڑ دی نے روایت لیا ہے کہ لی روایت شعبہ نے ان لوگوں کے کہ جو حفظ و عدالت پر
 اُسے ہی کہتے تھے چنانچہ انہوں نے روایت جابجائی سے اور ابراہیم بن سلم بن جبر اور محمد بن عبد اللہ الغرمی اور کئی لوگوں کے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں روایت
 کے ہے محمد بن عمرو بن بہمان نے انہوں نے امیر بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چوڑ دی ہو تم روایت عبد الملک بن ابی سلیمان کے اور بنی ہو روایت محمد بن عبد اللہ بن
 سے انہوں نے کہا ان کہا ابو عیسیٰ اور شعبہ روایت کرتے تھے عبد الملک بن ابی سلیمان سے چوڑ دیا انکو اور کہا گیا ہے کہ چوڑ دیا انہوں نے اس کی کہ منفرہ ہو و اس حدیث کے ساتھ جو
 روایت عبد الملک نے عطار بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بنی انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا اپنے آدمی نبی شفعہ کا ستھ سے کہ اس کا انتظار کیا جاو اگر وہ غائب ہو جبکہ ان کو تو
 ایک ہوا ثابت کہا بنی اشکوئی انہوں نے اور روایت کے ہی ابی الزبیر اور عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبر سے روایت کی ہے احمد بن بنی انہوں نے شیم انہوں نے جامع اور بن
 لیکے انہوں نے عطار بن ابی رباح کہا انہوں نے تھے ہم جیسے تھے جابر بن عبد اللہ کے پاس تاکہ کہتے اسپن کی حدیث جو انکو اور ابوالزبیر سے زیادہ یا کہ وہ والی تھے حدیث کو روایت کی
 ہے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ کے کہا ابوالزبیر نے عطا جی کی کوئے جی بن عبد اللہ کے پاس تاکہ یا کہ وہ کہوں میں ان کے نے حدیث کو روایت کے تھے
 ابی عمر نے انہوں نے سفیان کے کہا سنان بن ابیوب بنیانی سے کہتے تھے روایت کے جبر ابوالزبیر نے اور ابوالزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی شہی بنی کہ کہا ابویو
 نے مراد اس سے یہ تھے کہ وہ اتقان و حفظ میں کامل تھے اور مروی ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہ سفیان شوری کہتے تھے کہ عبد الملک بن ابی سلیمان سفیان سے
 علم کے اور روایت کی ہے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبد اللہ کے کہا وہ چھاپنے کے لیے بن سعید کے حال حکیم بن جبر کا انہوں نے کہا ان کو شیعہ نے اس

بیان تصنیف رجال کا

اور ابوالزبیر

حدیث کے سبب کہ روایت کے انہوں نے مدد کے باہم اپنے حدیث عبداللہ بن محمد بن ابی سلمیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو سوال کرے لوگوں کے پاس اتنی ہی کہ کام
نکل جاوے تو قیامت کے دن اویگا کہ موندہ اسکا چہلا ہو گا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کتنا دل ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلتا ہی اور اسکو سوال کی حاجت نہیں ہوتی فرما
پچاس درہم یا اسکی قیمت کا سونا اتنی کہلے فی کہا بھیجے اور روایت کے حکیم بن حیر سے سفیان ثوری اور زائدہ بن ابی عاصی نے یہ بھی انکی حدیث میں کچھ غلطی
نہ دیکھتے تھے روایت کی ہے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حکیم بن حیر سے حدیث صدقہ کی کہا بھیجی بن آدم
پر کہا عبداللہ نے جو فرق میں شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اسکو روایت کرتا تو کہا اے سفیان کیا شعبہ سے روایت نہیں
کرتے انہوں نے کہا ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے زید کو کہ روایت کرتے تھے اسکو محمد بن عبدالرحمن بن زید سے کہا ابو علی نے فی اور جس حدیث کو اپنے حسن
کہا ہے تو سن بیکر نزدیک وہ حدیث ہے کہ اسکی اسناد میں کوئی متهم مذکور نہ ہو اور حدیث متاذیہ ہی ہو اور مروی ہو اور سند ہی ہی اس کے سوا ہر نزدیک حسن ہے
اور ہر کی ہے اس میں حدیث غریب تو جانا چاہئے کہ محدثین حدیث کو غریب جانتے ہیں کئی وجہ سے اور بہت سی حدیثیں جو غریب ہوتی ہیں اسکی کو مروی نہیں
ہوتیں مگر ایک سند سی جیسے حدیث حاد بن سلمہ کے جو مروی ہے ابی العشر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے پاس کہا کہ عرض کی ہیں یا رسول اللہ کیا ذبح نہیں ہوتا
گاہق اور لہبہ میں سو فرمایا اپنے اگر تو ہونکے اسکی رائیں تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ متفرق ہوئے اس کے ساتھ حاد بن سلمہ ابی العشر سے روایت کرتی ہیں
اور ابی العشر کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہے سوا اس کے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی عمل کے نزدیک تو حاد بن سلمہ کے روایت سی کہ نہیں جانتے ہم اسکو مگر انہیں کے
روایت سے لینے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اماموں کے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہیں ہے کہ وہ مگر اسکی روایت سے پہلے اس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے
ہیں اور وہ مشہور ہو جاتی ہے جیسے روایت عبداللہ بن دینار کے کہ روایت کے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچ سی والہ کے اور اسکی ہے
اور نہیں معلوم ہے مگر عبداللہ بن دینار کے روایت کے اگر کہ اپنے بہت لوگوں نے روایت کی ہے جیسے عبید اللہ بن عمر اور شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس فی
اور ان کے سوا اور کئی اماموں نے اور روایت کے یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے سو حکم کیا امین یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح
ہے کہ وہ مروی ہے عبید اللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہے روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر سے عبید اللہ بن
عمر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر اور روایت کے مول نے یہ حدیث شعبہ سے توشعبہ نے کہ اشیک میں آؤد کہتا ہوں کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے امانت
دی تو میں کہہ ہوا کہ اس کے سر میں بوسہ ہوں کہا ابو علی فی اور اکثر حدیثیں اس سے غریب بھی جاتی ہیں کہ ان میں کچھ زیادت ہوتی ہے یعنی ایسی زیادت جو ثقافت سے
مروی نہیں اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنی اس وقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کے مالک بن انس نے
نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا انہوں نے مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانوں سے ہو ایک صاع کھجور
سے یا ایک صاع جوہرے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث میں لفظ من المسلمین کا یعنی جو مسلمانوں سے ہو اور روایت کے ایوب سختیانی اور عبید اللہ بن عمر اور کئی
اماموں نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں ذکر کیا امین لفظ من المسلمین کا اور روایت کے بعضوں نے نافع سے ہی مثل روایت مالک کے کردہ
ایسے لوگ ہیں ان کے حافظہ پر اعتماد نہیں کیا جاتا اور بقسک کیا ہے کئی اماموں نے مالک کے حدیث سے اور احتجاج کیا ہے اس سے انہیں میں ہیں امام شافعی اور امام احمد بن
عجل کہ دونوں نے کہا جب کسی پاس غلام ایسے ہوں جو مسلمان نہیں تو انکی فطر سے صدقہ فطر اور استدلال کیا انہوں نے امام مالک کے اسی روایت سے غرض جب
زیادت ایسے حافظہ کی طرف سے ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثیں ایسی ہیں کہ کئی سندوں سے مروی ہوئیں اور ایک اسناد سے غریب
بھیجی جاتی ہیں جیسے کہ یہ روایت روایت کی ہے ابو کریب اور ابو ہشام اور ابو اسباب اور حسین بن ابوہدوہ چاروں نے کہا روایت کے ہے ابو اسباب نے انہوں نے
بریدہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کافر کہا ہے اسے سات آدمیوں اور
مومن کہتا ہے ایک کنت میں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسنادہ اور یہ ہے صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور صرف ابی موسیٰ کے روایت کے
غریب بھی جاتی ہے چنانچہ یوحنا بن ابی عمیر نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے کہا وہ روایت کے ابو کریب کے ابو اسباب سے اور یوحنا بن محمد بن اسماعیل بخاری

حال اسکا تو انہوں نے ہی یہی کہا کہ یہ حدیث ابوبکر کے جہود سے ابی اسامہ اور بنی جانتے ہم اسکو گواہی کریں گے روایت سے سوین کہلے کسی شخص کو کہ روایت کے
 ہی کہ سب ابواسامہ سے ملوی ہیں سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اسکو کہ روایت کے سویرا ابی کریں گے اور کہا محمد بن اسحاق بخاری کہ میں گمان
 کرتا ہوں کہ ابوبکر کے یہ حدیث ابواسامہ سے نہ کہ وہ میں نے بغیر روایت دینے کے اور کسی بحث میں سنے ۔ یہ یہی روایت کے روایت کی
 ہے عبد اللہ بن ابی زیاد اور کسی کو گونے شباہ بن سوار سے انہوں نے شباہ بن ابی انہوں نے بکیر بن عطار سے انہوں نے عبد الرحمن بن نفیر سے کہ بنی سلمیٰ عبد علیہ وسلم
 منع کیا دبا اور مرفق کے ہتھال سے یہ حدیث عرب سے اسناد کثیر سے اسلمی کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ شباہ بن ابی روایت کرتا ہو یا شباہ کے اور مروی ہوئی یہ
 بنی سلمیٰ عبد علیہ وسلم سے کئی سندوں کے کہ آپ نے منع فرمایا بئذ بنانے سے دبا اور مرفق میں اور حدیث شباہ کے اسی لمی غریب بھی جاتی ہے کہ اکیلے انہوں نے
 روایت کے ہے شباہ سے اور روایت کے شباہ نے اور سفیان ثوری نے اسی اسناد سے بکیر بن عطا سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی اسامہ سے انہوں نے بنی سلمیٰ عبد علیہ وسلم
 کہ آپ نے فرمایا انھیں عرفہ کے نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سے روایت کی ہے محمد بن شباہ نے انہوں
 نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے آپ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ بنی کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ساتھ جاؤ جنازہ کے اور ناظر ہے اسکو ایک قیراط ہے میں نے تو اب سے اور جو اسکے ساتھ رہے یہاں تک کہ فراغت کیا جو اسکی کام سے سو اسکو دو قیراط میں
 لوگوں نے عرض کے یا رسول اللہ دو قیراط کتنے ہیں آپ نے فرمایا چھوا انہیں کا مثل اُحد کے ہے روایت کی ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے مروان بن
 انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ بنی سلمیٰ عبد علیہ وسلم نے فرمایا جو ساتھ جاؤ جنازہ کے اسکو ایک قیراط ہے
 پہرہ و زکے حدیث مانند اس کے معنون میں کہا عبد اللہ بنی اور خبری حکوم و راجع معاذ بن ہشام سے کہ کہا یحییٰ بنی روایت کے مجھے ابو سعید مولیٰ المہرقی عمرہ سے یحییٰ
 میں سفینہ کے انہوں نے سائب سے کہ سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے بنی سلمیٰ عبد علیہ وسلم سے مانند اس کے کہا میں نے ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن
 سے کہ تمہاری وہ کوئی حدیث ہی جسکو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تم نے اسناد سائب ابو اسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بنی سلمیٰ عبد علیہ وسلم سے روایت
 ہے سو انہوں نے ہی حدیث مجھے بیان کی اور سنا میں نے محمد بن اسحاق سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن کہا ابو یحییٰ نے اور یہ
 حدیث مروی ہوئی کئی سندوں سے ابو اسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بنی سلمیٰ عبد علیہ وسلم سے اور غریب بھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کے
 راہ سے میں نے سائب کے روایت سے کہ وہ حضرت عائشہ سے وہ بنی سلمیٰ عبد علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں روایت کے ہے ابو یحییٰ عمرو بن ابی نے انہوں نے
 یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے معاذ بن ابی قرقہ السدوسی کہا انہوں نے سنا میں نے انس بن مالک سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ میں اونٹ کا لون
 بانڈ کر اس پر ہر دو سا کروں یا بے زانو بانڈ ہے ہر دو سا کروں فرمایا آپ نے زانو بانڈ اسکا اور ہر دو سا کہہ عمر بن سلمیٰ کہا یحییٰ بن سعید یہ حدیث ستر نزدیک منکر کہا
 ابو یحییٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو انس بن مالک کے روایت سے مگر اسی اسناد سے مروی ہوئی عمرو بن امیہ ثمری سے ہی بنی سلمیٰ
 عبد علیہ وسلم سے مانند اس کے اور معنی اس کتاب میں رعایت اختصار کی رکھے اسلئے کہ امید ہے اس سے نفع کے اور مانگتے ہیں کہ اللہ سے کفر سے اس کے معنی کے اور
 اسکو ہماری نجات و فلاح کی حجت ٹھہرادی اپنے رحمت کے اور اسکو وبال نہ ٹھہرا دیکھا اور اپنے رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف اللہ کو اکیلا ہے
 وہ جیسے اسنے انعام و افضل کئے اور صلوة و سلام جو جو اسکا سید المرسلین اچی پراور ان کے اصحاب ائی پراور کافی ہے بلکہ اللہ اور کیا اچھا کام بنانا والا ہے
 اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کر سکی مگر اللہ کثیر سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اسکو تعریف جو پوری اور بنی اور ان کے ائی اصحاب
 پر افضل صلوة و ارازی سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو سب کا مہمان ہونکا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
صحت نامہ جلد ثانی جائزۃ اشعوزی حمیتہ نوری پابن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲۰	مر	مروی	۳۰	۱۳	مصرف	مصرف	۴۵	۶	رودنا	رودنا
۲	۲	عید	عید	۱۷	۱۷	مصرف	مصرف	۴۰	۱	کیطرف	کیطرف
۳	۱۴	درند سے	درندی کو	۵	۵	اودے	اودے	۱	۱	اور وارث	وارث
۴	۵	جھٹھ سے	جھٹھ کو	۲۹	۳۱	سید	سید	۴۰	۱۲	ال	ال
۵	۱۸	گدہوں سے	گدہوں کو	۳۲	۰	نور بن زید بنی	نور بن زید بنی	۵	۲۳	فان	فان
۶	۵	چیر ہاڑ	چیر ہاڑ	۳	۳	یکتب	یکتب	۴۲	۱۷	الجراحات	الجراحات
۷	۲۰	سیاریہ	ساریہ	۱۱	۱۱	یکتب	یکتب	۵	۱۸	جسنے	جسنے
۸	۲۸	الملک	الملک	۳۳	۳۳	باطل پر	باطل پر	۴۵	۱	عقوبت زجر	عقوبت زجر
۹	۱	سوا	سوا	۳۷	۲۷	زار	زار	۴۸	۲۳	زمین میں	زمین میں
۱۰	۶	غیر محدود	غیر محدود	۳۷	۶	اور	اور	۴۹	۲	دایت	دایت
۱۱	۱۹	زہر	زہری	۵	۱۲	یر	یر	۸۱	۶	سونا	سونا
۱۲	۲۹	تہار کی	تہاری	۸۲	۱۱	خیمہ	خیمہ	۸۲	۵	قمن	قمن
۱۳	۳۰	او خرو	و خرو	۵	۲۷	ام مندر	ام مندر	۸۲	۲۷	معروف کر	معروف کر
۱۴	۱۸	کوڑی	کوڑی	۳۷	۱۲	چٹکارا	چٹکارا	۸۵	۲	لوگوں سے لینے	لوگوں سے لینے
۱۵	۱۶	بلحہ	بلحہ	۳۹	۱۷	نظر میں	نظر کے	۸۵	۲	آجی فرمایا پاس	آجی فرمایا پاس
۱۶	۱۶	الزادع	الزادع	۵	۲۳	پونچا	پونچا	۸۶	۵	اسفلھا یصلون	اسفلھا یصلون
۱۷	۱۸	بن حیان	بن حیان	۵۱	۵	غیر سی	غیر سی	۸۶	۵	اسفلھا یصلون	اسفلھا یصلون
۱۸	۱۹	الرجان	الرجان	۵	۲۷	کہا ہی کہ کماۃ	کہا کہ کماۃ	۵	۶	اسفلھا یصلون	اسفلھا یصلون
۱۹	۲	خیر	خیر	۵۳	۲۵	اعادنا	اعادنا	۸۷	۲۰	اخذ	اخذ
۲۰	۱۳	ابی البرزی	ابی البرزی	۵۵	۲۲	غسل	غسل	۵	۵	یحییٰ فونہ	یحییٰ فونہ
۲۱	۱۹	ہیں	ہے	۵۶	۹	وسلم	وسلم کے	۹۰	۱۲	رات اپنی	رات
۲۲	۹	قراٹ	قراٹ	۶۰	۲۰	فاققت	فاققت	۵	۲۷	گناہوں کے	گناہوں کی طرف
۲۳	۲۷	اسد	اسد	۶۲	۸	سے جدہ	جدہ سے	۹۱	۱۰	رنگ میں	رنگ آئین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
41	10	باز نکلیگا	باز نکلیگا	120	29	زراذہ	زراذہ	120	29	پس تقویٰ کو	پس تقویٰ کو
"	22	کم	کم	121	8	موقت	معرفت	121	12	دورۂ	حال دورۂ
93	4	بر	بر	"	20	منکرا	منکر کا	"	16	کامیابی	نکامیابی
"	11	فر دیتا ہے	فر دیتا ہے	"	21	مسجدوں	مسجدوں کو	129	27	بچا ہے	بچا ہے
"	26	املاج	املاج	"	23	عورتوں کی سیات	عورتوں کی سیات	131	5	تعالیٰ	تعالیٰ کا
94	13	نقص	نقص	"	"	غریبات کا سر	غریبات کا سر	"	4	تعالیٰ	تعالیٰ کا
95	14	کفر و شرک	کفر و شرک	"	24	میزوں	ممبروں	"	15	وغیر ذلک	وغیر ذلک
"	25	تلقوفی	تلقوفی	122	2	حکم بجا جاوے	حکم بجا جاوے	132	3	مشروط طریق	شرطین
96	11	غضب	غضب	"	4	اور رکون	اور رکون	132	1	ماخوذ	ماخوذ
"	14	کے دادا	بہر کے دادا	"	21	تبعیریابی تبصیر	تبعیریابی تبصیر	"	27	کرتا	کرتا
100	8	اسی لئے	اسی کے لئے	"	23	نقطہ میں اور کا	نقطہ میں اور کا	"	24	قیامت کے	قیامت کا
101	19	ترک کرو ترک کرو	ترک کرو ترک کرو	123	4	غملین کرتا ہے	غملین کرتا ہے	132	13	خریفا	خریفا
"	26	عنقۃ	عنقۃ	"	12	چھوٹا ہوتا ہے	چھوٹا ہوتا ہے	"	16	فرماتے تھے کہ	فرماتے تھے کہ
"	28	ربحاز	ربحاز	"	12	یعنی خواب کا لفظ	+	132	"	رہ	رہ
103	6	مغر	مغر	124	4	اسکا اسی	اسکی اثبات کا	"	18	لذیذ	لذیذ
"	9	حجم	حجم	"	5	دلات	ولایت	"	21	بقای	بقای
"	12	صحیح ہے	صحیح ہے	"	10	اشارہ	اشارہ ہے	134	4	ریاضت	ریاضت
"	16	بیچہ پرست	بیچہ پرست	125	2	عالم ملکوت	عالم ملکوت کا	"	25	بات یہ	بات
109	2	کرمان	کرمان	"	26	چھوٹ	چھوٹ	"	29	اللہ تعالیٰ کا	اللہ تعالیٰ کا
113	9	کہا تھے	کہاتے تھے	"	3	موافق اسکی ہجرت	موافق ہجرت	130	28	بچھوڑا	بچھوڑا
"	24	مان باب	باب	126	15	اور مرد پر ایسا	اور یہ گویا چڑیا	131	12	بڑھ جانا	بڑھ جانا
114	27	برائی اس چیز کے	برائی سی اس چیز کے	"	"	جیسے کسی سر پر چڑیا	کے سر پر ہے	131	21	چشم کو دینا دار	ایک چشم کو دینا دار
115	20	ترک ہی جاوے	ترک ہی جاوے	"	18	اور وہ مرد پر منبر لڑ	اور وہ گویا پرندہ	"	22	اب	رب
116	20	قائم ان عثمان کے	قائم ان عثمان کے	"	"	ایک پرندہ کے ہے	کے سر پر ہے	132	25	زمانہ مبارک	زمانہ مبارک
"	"	لشکر دین	لشکر دین	"	20	خواب منبر لڑ ایک	خواب پرندہ کے	132	14	وہذا	وہذا
120	8	قبض	قبض	"	"	پرندہ کے ہے	سر پر ہے	"	18	صلی	صلی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۹	۸	آخر تین	آخر تین	۳۰۲	۱۸	حساب	حساب	۳۲۶	۱۸	چاندی تہا	چاندی تہا
۲۵	۲۵	اس سطر پر جو شہید مرقوم ہے	اس سطر پر جو شہید مرقوم ہے	۳۰۵	۱۹	کی جاعت	کی اور جاعت	۳۲۸	۷	کافرون کو	کافرون کی
۲۶۰	۱۸	رہ کہ	رہ کہ	۳۰۷	۲۲	لداور فساد	لداور فساد	۳۲۹	۲۲	فی ہذہ	فی ہذہ
۲۶۱	۲۳	نام رہے	نام رہے	۳۰۸	۱۲	اقرتیک	اقرتیک	۳۳۰	۲۰	ماس	ماس
۲۶۲	۸	ابوالقاسم	ابوالقاسم	۳۰۹	۱۵	ارکان حج کیا	ارکان حج کیا	۳۳۱	۲۶	مورتو نکا	مورتو نکا
۱۱	۱۱	بگروہ	بگروہ	۳۱۰	۲۱	اینا عنا	اینا عنا	۳۳۲	۱۹	اسوقت کو	اسوقت کو
۲۶۴	۲۷	طری	طری	۳۱۱	۲۵	جاجک	جاجک	۳۳۳	۲۳	عمد	عمد
۲۶۹	۲۰	جب میں نے	جب میں نے	۳۱۲	۱	واہی	واہی	۳۳۴	۲۲	علیہ النور	علیہ النور
۲۷۰	۲۹	اور حکمتوں	اور حکمتوں	۳۱۳	۱۲	ارزہین	ارزہین	۳۳۵	۵	فہرغ	فہرغ
۲۸۳	۲۲	تم میں سے کا	تم میں سے کا	۳۱۴	۱۰	لا یحسبن	لا یحسبن	۳۳۶	۱۰	مسکرتی	مسکرتی
۲۸۴	۱۷	الخبیر	الخبیر	۳۱۵	۲۲	تیری	تیری	۳۳۷	۱۱	رہو مجھے	رہو مجھے
۲۸۵	۲۱	کہتے ہیں	کہتے ہیں	۳۱۶	۲۷	اولاد نہیں	اولاد نہیں	۳۳۸	۱۲	جوازے	جوازے
۲۸۶	۲۹	ابی امامہ	ابی امامہ	۳۱۷	۱۶	جینا	جینا	۳۳۹	۱۶	ہر جاو	ہر جاو
۲۸۷	۱۳	اوتھا	اوتھا	۳۱۸	۱۸	الدرتک لے	الدرتک لے	۳۴۰	۱۶	کتنے منافق	کتنے منافق
۲۸۸	۲۷	ہوا سکی	ہوا سکی	۳۱۹	۲۱	ہو جاتا ہے	ہو جاتا ہے	۳۴۱	۱۸	فقال	فقال
۲۹۰	۳۰	ثرا مرانی	ثرا مرانی	۳۲۰	۲۸	یصلون	یصلون	۳۴۲	۱۹	کھی اللہ	کھی اللہ
۲۹۱	۲۱	ولوقبضہ	ولوقبضہ	۳۲۱	۱	صحنان	صحنان	۳۴۳	۲۶	غروہ	غروہ
۲۹۲	۱۱	قبضہ بقی	قبضہ بقی	۳۲۲	۲	ادا کرے	ادا کرے	۳۴۴	۱	قصہ نسا	قصہ نسا
۲۹۳	۲۳	بقی بہ	بقی بہ	۳۲۳	۲۲	ما صنعت	ما صنعت	۳۴۵	۹	ندی ہے	ندی ہے
۲۹۴	۲۸	اور اعتمر	اور اعتمر	۳۲۴	۱۳	یہی	یہی	۳۴۶	۲۸	چوٹی	چوٹی
۲۹۵	۹	خوشی	خوشی	۳۲۵	۱۱	اپنی تلوار تک	اپنی تلوار تک	۳۴۷	۲۲	فرمایا	فرمایا
۲۹۶	۶	شیٹاکہ	شیٹاکہ	۳۲۶	۲۹	مخفص	مخفص	۳۴۸	۹	مسابقون	مسابقون
۲۹۷	۷	کہا لے	کہا لے	۳۲۷	۲۷	عمر	عمر	۳۴۹	۱۲	کہو نہیں	کہو نہیں
۳۰۰	۳۰	بعضاؤ	بعضاؤ	۳۲۸	۱	کہا برابر	کہا برابر	۳۵۰	۲۷	راویت	راویت
۳۰۱	۲۷	اور بعضی لوگ لگاتے	اور بعضی لوگ لگاتے	۳۲۹	۱۵	اوشاک	اوشاک	۳۵۱	۷	ثابت	ثابت
۳۰۲	۲۳	ایک گھبراہٹ کوئی دور	ایک گھبراہٹ کوئی دور	۳۳۰	۲۳	لا یضر کہ	لا یضر کہ	۳۵۲	۱۰	ہر جانب	ہر جانب

خرج	خرج	۲	۳۴۲	مددا	مددا	۵	۳۵۵	مین سنا	مین سنا	۱۱۵	۳۴۳
اور مخلوق کی نفی	اور مخلوق کے	۲۶	۳۴۴	قال قال	قال	۱۴	"	کہ کافرون	کہ کافرون	۲۴	"
طحاوی	طحاوی	۵	۳۴۶	رجلا وکیانا	رکبانا	۲۰	"	نبی کافرون	تھے کافرون	۲۷	"
وغیر ذلک	وغیر ذلک	۹	۳۴۷	اور نہ زاکر اور نہ قتل	اور نہ قتل	۲۱	"	انصار کا	انصار	۳	۳۴۸
"	"	۱۸	"	انکے حرام	بحوالہ حرام	۲۹	"	شان	شامل	۱۳	۳۴۹
مصبتوں پر	مصبتوں	۲۳	۳۵۰	قلت بالقرآن	قلت بالقرآن	۱۷	۳۵۶	احسنو	احسنی	۲۱	"
فخلاء	فخلاء	۵	۳۵۴	جائتین	جائتین	۲۶	۳۵۸	شیئا	شیئا	۲۲	"
اور حسین کو	اور حسین	۱۱	"	وغیر ذلک	وغیر ذلک	۱۲	"	قول اوہنیک	قول اوہنیک	۲۷	"
اسی سند	اسی سند	۱۶	۳۵۵	طبع یوہ طبع	طبع یوہ	۱۹	۳۶۰	ابا الدرداء	اما الدرداء	۲۸	"
مکہ کے دن	مکہ کے	۲۶	"	شر	شر	۶	۳۶۱	جرت	جرت	۱۴	۳۶۴
پہلو کا لٹا لٹا	پہلو کا لٹا	۱۳	۳۶۲	یزید بن جابر	یزید جابر	۲۲	"	آنا	آنا ہی	۱۳	۳۶۹
خیر میں ہے	خیر میں ہے	۲۷	۳۶۴	ہو جاتا ہے	ہو جاتا ہے	۱۹	۳۶۶	الحجاب	الحجاب	۲۴	۳۷۰
اور پیدا کرنا انسان کا	اور پیدا کرنا انسان کا	۲۵	۳۶۶	اور حشر	اور حشر	۲۸	۳۶۳	الحجاب	الحجاب	۲۷	"
دعا کرنا مشرکوں کا	دعا کرنا مشرکوں کا	۲۶	"	عرض	عرض	۷	۳۶۴	الحجاب	الحجاب	"	"
غیر خدا سے	غیر خدا سے			عبدالرحمن بن خلد	عبدالرحمن بن خلد	۱۳	"	جب	سب	۱	۳۷۱
اقرار اس کے	اقرار اس کے			کی روایت ہے اور	کی روایت ہے اور			قال قلت	قال قلت	۲	"
پہر لیا	پہر لیا	۶	۳۹۷	روایت ہے احمد بن	روایت ہے احمد بن			انہا	انہا	۷	"
جنہوں نے	جنہوں نے	۷	"	جنہوں نے عبدالرحمن	جنہوں نے عبدالرحمن			مسئلات	مسئلات	"	"
جیت اعد	جیت اعد	۲۵	"	بن غزوہ ان کے	بن غزوہ ان کے			مغول	مغول	۱	"
غصہ	غصہ	۱	۴۰۰	حدیث	حدیث			لنساہم	لنساہم	۲	۳۵۲
دروازے سے	دروازے سے	۲۳	"	اور انکو عرس کے	اور انکو عرس کے	۲۹	۳۶۴	کے دوئے	کے دوئے	۱۵	"
لوگوں نے	لوگوں نے	۱۰	۴۰۱	قبور کے میلے	قبور کے حیلے	۷	۳۶۵	وغیر ذلک	وغیر ذلک	۳	۳۵۳
پہاڑ کے	پہاڑ کے	۲۴	۴۰۳	لعمامة	لعمامة	۲۲	"	علیہ	علیہ	۷	"
کچھ	کچھ	۵	۴۰۴	کپڑوں	کپڑوں	۶	۳۶۷	اللہم انتا اھذا	اللہم انتا اھذا	۳	۲۵۴
ابو عیسیٰ نے	ابو عیسیٰ نے	۷	"	عناق	عناق	۴	۳۶۹	ابو ہریرہ	ابو ہریرہ	۱۵	"
وافد عا	وافد عا	۱۸	۴۰۵	امری	امرو	۱۵	۳۷۰	تین سو	تین سو	۲۱	"
کافروں کی عبادت	کافروں کی عبادت	۱۸	۴۰۶	فانقہر قفا	فانقہر قفا	۹	۳۷۱	جہری	جہری	۱۳	"

۲۲	۴۰۶	ادب کے	ادب کے	۲۲	۴۲۵	صفات ابرار	صفات ابرار	۲۶	۴۷۳	رکھتا ہے	رکھتا ہے وہ
۷	۴۰۷	اعظم القریۃ	اعظم القریۃ	۶	۴۲۶	شرکشن	شرکشن	۱۰	۴۷۴	پنایا	پنایا
۲۱	۴۰۸	حضرت نے	حضرت کے	۷	۴۲۷	مح	مح	۱۳	"	اسات	اس وایت
۱۰	۴۰۹	میں نے محمد	محمد	۱۰	۴۲۸	چہر کا	چہر کا	۱۲	۴۷۶	بذکر کی انگشت	بذکر کے اور کے
۲۹	"	چھوٹے کا	چھوٹے	۶	۴۲۹	آدم نے	آدم نے	"	"	کی انگشت	کی انگشت
۱۹	۴۱۰	بیان حث وفتا	مکر رہے	۱۹	۴۳۸	صرف	صرف	۲	۴۷۷	سنا ہے	سنا ہے
۱۷	۴۱۲	اپنی طرف سے	اپنی طرف سے	۲	۴۳۹	قلبا	قلبا	۱۲	"	ابی مرثیہ	ابی مرثیہ سے
"	"	ایک دست	ایک دست	۲۳	"	گٹھون	گٹھون	۶	۴۷۸	مقصود کی	مقصود کی
۱۱	۴۱۳	مومنوں کی	مومنوں کی	۲۷	"	گٹھون کی	گٹھون کی	۲۲	۴۷۹	عجلتہ	عجلتہ
۲۷	"	ابی ہریرہ سے	ابی ہریرہ سے	۶	۴۴۵	جتنے جو	جتنے جو	۲۶	۴۸۲	اشیم	اشیم سے
۷	۴۱۶	داخرین	داخرین	۲۷	۴۴۶	زیادہ	زیادہ	۲۷	۴۸۵	رکھتا ہے	رکھتا ہے
۹	۴۱۷	فاخر	فاخر	۲۸	"	عبداللہ	عبداللہ	۲۲	۴۸۷	تمہارے بقدر	تمہاری طرح
۱۰	"	خلف	خلف	۳	۴۴۷	ابی شیبہ	ابی شیبہ	۱۰	۴۹۱	بعضوں	بعضوں کے
۲۱	"	کہا ہے	کہا ہے	۲۵	۴۴۹	کہ حور	کہ حور	۲۷	۴۹۲	ہے	روایت ہے
۳	۴۱۸	حکیم	حکیم	"	"	یا بعد	یا بعد	۲۰	۴۹۳	ابن الذخنفہ	ابن الذخنفہ
۱۳	"	ایہ	ایہ	۱۶	۴۵۱	یہ حدیث ہے	یہ حدیث ہے	۲۱	"	گواہی	گواہی دی
۲	۴۱۹	منافقین	منافقین	"	"	بن لیلیٰ	بن لیلیٰ	۱۹	۴۹۴	چھوٹا ہے	چھوٹا ہے
۱۰	"	سواندنگانی ہے	مکر رہے	"	"	لیلیٰ	لیلیٰ	۲۷	"	دشنام سخت	دشنام سخت دی
"	"	آیتہ اتاری	رجا لکھ	۱۳	۴۵۳	رجا لکھ	رجا لکھ	۲۷	۴۹۹	ابی ہریرہ	ابی ہریرہ
۱۵	"	قد صفت	قد صفت	۲۱	۴۵۴	من ا	من ا	۳	۵۰۰	اھل	اھل
۲۵	"	قال فدخل	قال فدخل	۲۸	۴۵۶	انس بن	انس بن	۲۱	۵۰۱	یہ میرے بہہ	یہ میرے بہہ
۱۲	۴۲۰	پوچھوں	پوچھوں	۲۹	۴۵۹	ایمانین	ایمانین	۲۵	"	کہ اگر حدیث	کہ اگر ایک حدیث
۱۷	۴۲۳	رسول خدا نے	رسول خدا نے	۲۶	۴۶۰	انہوں نے روایت	انہوں نے روایت	۲۸	۵۰۲	بیۃ الرضوان	بیۃ الرضوان
۱۷	"	تخلہ	تخلہ	۱۶	۴۶۱	یہ کہ اکبر	یہ کہ اکبر	۱۲	۵۰۴	دونوں ہاتھ	دونوں ہاتھ
۲۷	۴۲۳	سنے تو	سنے تو	۲۹	۴۶۳	فرغ	فرغ	۲۱	"	اور دو غلین	اور دو غلین
۱	۴۲۵	بارسی لڑی	بارسی لڑی	۱۳	۴۶۹	وہ عجات	وہ عجات	۲۸	"	یقال ولہ	یقال ولہ
۱۸	"	برسی راہ سے	برسی راہ سے	۱۰	۴۷۳	اسیوقت	اسیوقت	۲۸	"	یقال ولہ	یقال ولہ
"	"	برسی راہ تک	برسی راہ تک	۱۳	"	بالذی العظیم	بالذی العظیم	۲۸	۵۰۷	امام حسین	امام حسین

۲۰	۵۱۱	پہر گئے	پہر گئے	۴	۵۳۴	کو تاہا	کو تاہا	۲	۵۵۰	علی بن خشرم	علی بن خشرم نے
۱۵	۵۱۲	عمر حبت میں	عمر حبت میں	۲۶	۵	دجہ بن خلیفہ	دجہ بن خلیفہ	۲	۵۵۱	کسی سے	کسی سے ایک حدیث
۴	۵۱۳	لیے دوست	لیے دوست			اور انہوں نے	اور انہوں نے	۴	۵	مگر جہان	مگر جہان
۱۶	۵	ابی ہریرہ	ابی ہریرہ	۹	۵۳۵	قالت	قالت	۱۳	۵۵۱	کر ہے تھے	کر ہے تھے
۲۲	۵	لا تقاتلوا	لا تقاتلوا	۵	۵۳۶	علیہ سلم	علیہ سلم	۱۴	۵	کہہ رہے تھے	کہہ رہے تھے
۲۵	۵	ہنہ بن جنت	ہنہ بن جنت	۴	۵	پہر تھے	پہر تھے	۱۳	۵۵۲	رفا کی	رفا کا
۲۶	۵۱۴	بی طالب	بی طالب	۱۱	۵۳۶	کرش یعنی	کرش فرمایا	۲۲	۵	بن داؤد سے	بن داؤد نے
۲۷	۵	دلیا	دلیا	۲۳	۵۳۹	واقفا	واقفا	۱۲	۵۵۳	القرأ	القرأ
۲۸	۵	ہنہ بن جنت	ہنہ بن جنت	۲۲	۵۴۰	ابی ہریرہ	ابی ہریرہ	۵	۵۵۴	بزرگوں نے	بزرگوں نے
۵	۵	معین	معین	۲۳	۵	بھو	بھو			ضیف	ضیف کہا ہے
۲	۵۱۵	گیڑا	گیڑا	۲۵	۵۴۱	سوالد	سوالد	۱۹	۵	حکیم بن جبیر	حکیم بن جبیر
۱۵	۵	اراذر بال	اراذر بال	۲۷	۵	تیردن	تیردن	۱	۵۵۵	غریب	غریب
۲۸	۵۱۶	حال	حال	۱۶	۵۴۳	نیلنا	نیلنا	۱۷	۵	عبداللہ بن یسار	عبداللہ بن یسار
۲۷	۵۲۰	ظالمین	ظالمین	۱۷	۵	فرمایا اللہ	فرمایا اللہ	۲۳	۵	ایسے لوگ ہیں	ایسے لوگ ہیں
۲۸	۵	بہی ہین	بہی ہین	۱۲	۵۴۴	مقصود	مقصود			ادوں کے	کہہ اُنکے
۴	۵۲۱	کہ اسے	کہ اسے	۵	۵	اپنی اوقات	اپنی اوقات			ہمارے شیخ طبع	
۶	۵۲۵	ابوالعالیہ	ابوالعالیہ	۲۰	۵۴۷	عیاش اسی	عیاش اسی				
۷	۵۲۶	کرگین	کرگین	۲۵	۵	عبداللہ بن مبارک	عبداللہ بن مبارک				
۱۱	۵	اضحیٰ	اضحیٰ	۶	۵۴۸	چوڑی تہی	چوڑی تہی				
۱۱	۵	فلکیت	فلکیت	۱۲	۵	ابی ہریرہ	ابی ہریرہ				
۲۵	۵۲۷	امیر کے	امیر کے	۹	۵۴۹	جب کسی حلال	جب کسی حلال				
۱۳	۵۲۸	ارت	ارت			کو حرام نہ کرو اور	کو حرام نہ کرو اور				
۲۵	۵	محمد بن جعفر	محمد بن جعفر			کسی حلال کو حرام	کسی حرام کو حلال				
۲	۵۲۹	موسیٰ بنی کہ	موسیٰ بنی کہ			نکرو	نکرو				
۲۱	۵۳۰	وسلم کے	وسلم کے	۱۸	۵	جابر بن	جابر بن				
۲۲	۵۳۱	ہنہ	ہنہ	۲۲	۵	ہے الفاظ	ہے الفاظ				
۲۷	۵	ہنہ	ہنہ			معانی	معانی				

اس نقطہ میں حضرت
فرما کر گئے کہ
ہم اس نقطہ سے
واقف نہیں رہے
نہیں

از مولوی محمد احسن صاحب صدیقی سیوانی مصر
قدس سرہ آخبر ترمذی باصلہ المدعہ و اجل
قدرة و شرح صدرہ و عافہ باجرہ -
جامع ترمذی ہوئی مطبوع
خلق کی ہے زبان پہ صل علی
ترجمہ اور حدیث کی تفسیر
ہے جلائے نظر بہ عین صفا
۹۹